

جنت کی معلومات لبریر مکمل، مدلل

جنت کے حیران کن مناظر

تالیف

مولانا امداد اللہ انور
استاذ جامعہ قاسم العلوم، ملتان
سابق شعبہ تحقیق ہفتی جیل احمد خانوی جامعہ شریفیہ



اللہ تعالیٰ کا دیدار

جنت کا حسن

جنتیوں کے درجات

مردوں کا حسن و جمال

خدمتگار لڑکے اور خادم

نعمتیں

محلات و قصور

حوریں اور عورتیں

باغات - نہریں - پہاڑ

کھانا - پینا - پہل - لباس

جنت کے حسین مناظر

امام احمد بن حنبل، امام طبرانی، امام بیہقی، امام ابن ابی الدنیا، امام ابن کثیر، علامہ سوطی،
علامہ ابن قیم، علامہ نور الدین سیبوی، امام غزالی، امام ابو نعیم، علامہ قرطبی اور دیگر محدثین کرام
رحمہم اللہ تعالیٰ کی سیکڑوں کتب حدیث سے ماخوذ۔

تألیف

مولانا امداد اللہ انور

اُستاد جامعہ قاسم العلوم، ملتان

سابق معین تحقیق ہفتی جیل احمد قانوی جامعہ شرفیہ لاہور

دارالمعارف

عنایت پور، تحصیل جلال پور، پیر والا، ملتان

نام کتاب
مصنف

جنت کے حسین مناظر

علامہ مفتی محمد امداد اللہ انور و امت برکاتہم
رکن تحقیق و التصنیف دار المعارف ملتان
استاذ العلوم و الفنون جامعہ قاسم العلوم ملتان
سابق معین تحقیق، مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور
سابق معین تحقیق مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کراچی
سابق معین مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان
سابق استاذ مفتی جامعہ العلوم الاسلامیہ لاہور

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر : 10255

عزیز اللہ رحمانی دار المعارف ملتان

جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ بمطابق اکتوبر ۱۹۹۸ء

۶۴۰ راعلی طباعت، خوبصورت جلد

۱۰ روپے

ناشر
تاریخ اشاعت
صفحات
ہدیہ

ملنے کے پتے

مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور جامعہ قاسم العلوم، گل گشت ملتان

مکتبہ عارفی جامعہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
مکتبہ امدادیہ نزد خیر المدارس ملتان
مکتبہ حقانیہ نزد خیر المدارس ملتان
مکتبہ مجیدیہ بیرون لاہور گیت ملتان
مکتبہ شرکت علمیہ بیرون لاہور گیت ملتان
انور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی
ادارہ بیت القرآن اردو بازار کراچی
مکتبہ فریدیہ جامعہ فریدیہ E/7-اسلام آباد
مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
منظری کتب خانہ، گلشن اقبال، کراچی
فیروز سنٹر، لاہور - کراچی

مکتبہ رحمانیہ اقراسنہ اردو بازار لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور
صابر حسین سبک ایجنسی لاہور
قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
مولانا اقبال نعمانی طاہر نیوڈیپٹر صدر کراچی
دارالاشاعت اردو بازار کراچی
مکتبہ زکریا پوری ٹاؤن کراچی
اسلامی کتب خانہ، نورجی ٹاؤن کراچی
مکتبہ مدینہ بیرون مرکز رانیوٹ
مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار اوپنڈی

اور ملک کے بہت سے دینی کتب خانے

کاپی رائٹ کے تمام حقوق محفوظ ہیں

جنت کے حسین مناظر

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر : 10255

ادنیٰ اور فنی تمام قسم کے حقوق ملکیت مولانا مفتی امداد اللہ انور صاحب کے نام پر رجسٹرڈ اور محفوظ ہیں۔ اس لئے اس کتاب کی مکمل یا منتخب حصہ کی طباعت، فوٹو کاپی، ترجمہ، نئی کتابت کے ساتھ طباعت یا اقتباس یا کمپیوٹر میں یا انٹرنیٹ میں کاپی وغیرہ کرنا اور چھاپنا مفتی امداد اللہ انور صاحب کی تحریری اجازت کے بغیر کاپی رائٹ کے قانون کے تحت ممنوع اور قابل مؤاخذہ جرم ہے۔

امداد اللہ انور

فہرست عنوانات

۳۴	تقریظ حضرت اقدس مولانا سید نفیس الحسنی دامت الطافہم
۳۵	تقریظ حضرت مولانا محمد ادریس انصاری رحمۃ اللہ علیہ
۳۶	تقریظ مناظر اسلام حضرت مولانا محمد امین اوکاڑوی دامت برکاتہم
۳۶	ترجمہ داعی اسلام حضرت مولانا محمد طارق جمیل صاحب مدظلہم
۴۰	تقریظ جانشین امام الہدیٰ حضرت مولانا محمد اجمل قادری زید شرفہم
۴۱	تقریظ حضرت مولانا محمد اکبر شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان
۴۲	اس کتاب کے متعلق چند ضروری وضاحتیں

آغاز کتاب

۴۷	جنت کے حاصل کرنے کیلئے ترغیبی مضامین
۴۷	جنت کی تجارت کیلئے اللہ تعالیٰ کی دعوت
۴۷	جنت کی طرف دوڑو
۴۹	تمہیں کیا معلوم تمہارے لئے کیا کیا انعام چھپا رکھے ہیں
۵۰	جنت کا مختصر سا نظارہ
۵۱	جنت کے شوق میں ایک صحابی کا انتقال
۵۱	جنت کا طالب طلب جنت کی محنت کرے
۵۱	جنت کی امید رکھنے والا جنت میں جائے گا
۵۳	جنت پر ایمان لانا فرض ہے
۵۴	جنت اور اہل جنت کی باہمی طلب
۵۵	اللہ تعالیٰ کا سامان تجارت
۵۶	حتی المقدور جنت کی طلب کرو
۵۶	خدا کا واسطہ دے کر صرف جنت مانگو
۵۷	دو بڑی چیزوں کو مت بھولو
۵۷	جنت اور دوزخ کا مطالبہ
۵۷	کلثوم بن عیاضؓ کا وعظ
۵۸	اکابر کی ایک جماعت کا عمل
۵۹	جنت کو تین حضرات کا شوق

- ۶ جنت نفس کے ناپسندیدہ اعمال کے پیچھے چھپی ہوئی ہے
- ۶۱ جنت اور دوزخ میں زیادہ تر کون سے اعمال لے جائیں گے
- ۶۳ جنت کے مستحق حضرات کے عادات و خصائل
- ۶۴ جنت دنیا کی تمام تکالیف بھلا دے گی
- ۶۵ جنت کی عظمت
- ۶۶ جنت کی معمولی سی جھلک بھی کیا ہے
- ۶۶ ایک کوڑے کے برابر جنت کا حصہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے
- ۶۷ خلاصہ
- ۷۲ جنت کہاں ہے ؟
- ۷۵ جنت پیدا ہو چکی ہے
- ۷۵ حضور ﷺ نے شب معراج میں جنت کو دیکھا ہے
- ۷۷ اب تو مجھے صرف جنت چاہئے
- ۸۰ مال و جان کے بدلہ میں جنت کے محل کی خریداری
- ۸۲ زندگی میں جنت کے گھر کی اطلاع
- ۸۳ جنت کی اطلاع ہو تو شوق سے جان نکل جائے
- ۸۳ ایک ملک ایسا بھی ہے جو ویران نہ ہو اور نہ اس کا مالک فوت ہو
- ۸۴ ایک حور اور اس کی خیمین کنیریں
- ۸۷ جنت کی نعمتوں کی تکمیل کے اسباب
- ۸۹ دو مخصوص جنتوں کی شان
- ۹۰ ملک کبیر (بہت بڑی سلطنت)
- ۹۰ فرشتے بھی جنتی کے پاس اجازت لیکر داخل ہوں گے
- ۹۱ حسن و پاکیزگی کی کوئی صفت بیان نہیں کی جاسکتی
- ۹۱ بادشاہوں کی منازل
- ۹۲ جنت بہترین بدلہ اور بڑا اجر ہے
- ۹۳ دنیا کو سامان عیش و عشرت سمجھنے والوں کیلئے عبرت

تعمیر جنت

- ۹۶ جنت کی زمین، گارا، کنکر اور عمارت

- جنت کی زمین ۹۷
- جنت کی زمین پر رحمت کی ہوا چلنے سے جنتی کے حسن میں بے پناہ اضافہ ۹۷
- جنت کی تعمیرات ۹۷
- لوٹ پوٹ ہونے کی جگہ ۹۸
- جنت کی چار دیواری (فصیل) ۹۹
- سونے چاندی اور کستوری کی دیوار ۹۹
- جنت کے ارد گرد سات فصیلیں اور آٹھ پل ۹۹
- جنت کی دیوار ۹۹
- جنت کی زمین چاندی کی ہے آئینہ کی طرح ۱۰۰
- احد پہاڑ جنت کی ایک عظیم جانب ہوگا ۱۰۰
- احد پہاڑ جنت کے دروازے پر ہوگا ۱۰۱
- جنت عدن کی زمین، کنکر اور تعمیر وغیرہ ۱۰۱
- جنت کی گرمی سردی، سائے اور ہوائیں ۱۰۳
- جنت میں نہ گرمی ہوگی نہ سردی نہ سورج نہ چاند ۱۰۳
- ہوا مشک اڑائے گی ۱۰۳
- جنت کا رنگ، نور اور رونق ۱۰۴
- جنت کا رنگ سفید ہے ۱۰۴
- اللہ کی قسم جنت چمکنے والا نور ہے ۱۰۴
- جنت کی رونق اور روشنی ۱۰۵
- بغیر دھوپ کے روشنی ۱۰۵
- آگے پیچھے سے نور چلتا ہوگا ۱۰۵
- جنتی کے جسم کی روشنی ۱۰۶
- جنت کی مختلف صفات ۱۰۶
- جنت کے صبح و شام اور رات دن ۱۰۷
- صبح و شام کیسے معلوم ہوں گے ۱۰۷
- قتل و قانوس ۱۰۸
- خوشبو ۱۰۹
- جنت کی خوشبو کتنی مسافت سے پہنچتی ہے ۱۰۹

- ۱۰۹..... کون سے لوگ جنت کی خوشبو سے محروم رہیں گے
- ۱۱۲..... جنت ہمیشہ رہے گی
- ۱۱۴..... جنت کے دربان اور محافظ
- ۱۱۴..... جناب صدیق اکبر کو جنت کے سب دربان داخلہ کیلئے پکاریں گے
- ۱۱۵..... ادنیٰ جنتی کے ہزار نام الا مور اور ان کا حسن
- ۱۱۷..... جنت کا راستہ
- ۱۱۹..... جنت اور دوزخ کا مناظرہ
- ۱۲۰..... جنت کون سے دنوں میں کھولی جاتی ہے؟
- ۱۲۰..... جنت کے دروازے دو دن کھلتے ہیں
- ۱۲۰..... جنت الفردوس ہر سو موافق اور جمعرات کو کھلتی ہے
- ۱۲۱..... جنت کے دروازے
- ۱۲۱..... قرآن پاک میں دروازوں کا ذکر
- ۱۲۱..... آٹھ دروازے
- ۱۲۲..... آٹھ دروازوں کے نام
- ۱۲۳..... باب الریان
- ۱۲۳..... مختلف اعمال کے دروازوں کے نام
- ۱۲۵..... باب الفرح (بچوں کو خوش رکھنے والے کا دروازہ)
- ۱۲۶..... چاشت کی نماز پڑھنے والوں کا دروازہ
- ۱۲۶..... ہر عمل کا ایک دروازہ
- ۱۲۶..... اکثر عمل والے دروازہ سے جنتی کو پکارا جائے گا
- ۱۲۷..... جنت کے دروازوں کی کل تعداد
- ۱۲۹..... دروازوں کا حسن و جمال
- ۱۳۰..... حضور ﷺ کا کنڈا کھٹکھٹائیں گے
- ۱۳۰..... جنت کا دروازہ کھٹکانے کا وظیفہ
- ۱۳۱..... جنت میں داخلہ کے وقت باب امت پر رش
- ۱۳۲..... جنت کے دروازوں کی چوڑائی
- ۱۳۲..... سات لاکھ آدمی بیک وقت داخل ہو سکیں گے
- ۱۳۲..... ہر دروازہ کے دو پہلوں کے درمیان چالیس سال چلنے کی مسافت ہے

- ۱۳۴ دروازوں کا درمیانی فاصلہ
- ۱۳۵ جنت کے دروازے اوپر نیچے کو ہیں
- ۱۳۶ ہر مؤمن کی جنت کے چار دروازے ہوں گے
- ۱۳۶ مؤمنین کو دوزخ کا مشاہدہ کرانے کی وجہ
- ۱۳۸ جنت کے دروازہ کی ایک عبارت

جنت کے اعمال

- ۱۴۰ جنت کی چابی
- ۱۴۰ کلمہ جنت کی چابی ہے
- ۱۴۰ چابی کے دندانے
- ۱۴۰ جہاد کی تلواریں جنت کی چابیاں ہیں
- ۱۴۱ نماز جنت کی چابی ہے
- ۱۴۱ لاحول ولا قوۃ جنت کی چابی ہے
- ۱۴۱ حکایت
- ۱۴۲ والد جنت کا درمیانہ دروازہ ہے
- ۱۴۲ ایک دروازہ پر لکھی ہوئی عبارت
- ۱۴۲ مساکین اور فقراء سے محبت
- ۱۴۴ جنت کے دروازوں سے گزرنے کے مستحق بنانے والے اعمال
- ۱۴۴ ایمان کا انعام
- ۱۴۴ جنت کے آٹھوں دروازے کھل گئے
- ۱۴۴ صحیح عقائد رکھنے والا مسلمان جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو سکے گا
- ۱۴۵ اچھی طرح سے وضو کرنے والا
- ۱۴۶ تین قسم کے شہداء کا انعام
- ۱۴۷ جنت کے آٹھ دروازے کھولنے والے اعمال
- ۱۴۷ چھین میں مرنے والے بچے جنت کے دروازوں پر ملیں گے
- ۱۴۹ پیاسے کو پانی پلانا
- ۱۴۹ تین کاموں کا بدلہ
- ۱۵۰ دو بیٹیوں یا بہنوں یا چھو پھیوں یا خالوں کی کفالت کا انعام

- چالیس احادیث کی حفاظت کا انعام ۱۵۰
- عورت کے چار کاموں کا انعام ۱۵۰
- ایک نیکی کی قدر و قیمت ۱۵۲
- والد کو ایک نیکی دینے والے کی بخشش ۱۵۲
- جنت کے اعمال ۱۵۵
- مرتے وقت کلمہ طیبہ ۱۵۵
- کلمہ کے معتقد کو بشارت ۱۵۵

رحمت اور بخشش

- جنت میں داخلہ اللہ کی رحمت سے ہوگا ۱۵۶
- رحمت خداوندی کی وسعت ۱۵۹
- قیامت کے دن رحمت کی وسعت ۱۵۹
- آخرت میں عذاب کس کو ہوگا ۱۶۰
- ابلیس کو بھی رحمت کی امید ہونے لگے گی ۱۶۱
- وَمَنْ كُنِيَ بِخَشْيَةِ كَابِهَانِهِ ۱۶۱
- اللہ کی رحمت پر یقین رکھنے والا نوجوان ۱۶۲
- برزخیوں پر رحمت ۱۶۳
- اور دوزخی جنت میں ۱۶۴

داخلہ کے مناظر

- جنت کا ویزا ۱۶۵
- جنت کی رجسٹری ۱۶۵
- جنت کا پاسپورٹ ۱۶۵
- جنتیوں کو اپنے منازل اور مساکن کی پہچان ۱۶۷
- جنتی اپنی بیویوں اور گھروں کو خود بخود جانتے ہوں گے ۱۶۷
- جنت میں داخلہ کے خوبصورت مناظر اور استقبال ۱۶۹
- عظیم الشان اونٹوں کی سواریاں ۱۷۱
- جنت میں داخلہ کے تفصیلی مناظر ۱۷۱
- جنت میں موت ہوتی تو خوشی سے مر جاتے ۱۷۲

- ۱۷۳ ستر ہزار خادم استقبال کریں گے
- ۱۷۳ فرشتہ جنت کی سیر کرائے گا
- ۱۷۴ جنتی بے ریش، بے بال، سرگیں تیس سال کی عمر میں ہوں گے
- ۱۷۴ جنت میں جانے کی اجازت پر خوشی سے جان نکلنے کو ہوگی
- ۱۷۵ جنت میں داخلہ کے بعد اطلاعات اور انعامات
- ۱۷۷ کافروں کی منازل جنت مسلمانوں کو وراثت میں دیدی جائیں گی
- ۱۷۷ جنت کی وراثت سے کون محروم ہوگا
- ۱۷۸ جنت میں داخل ہونے کے بعد کے کلمات شکر

منازل اہل جنت

- ۱۸۰ منازل انبیاء علیہم السلام اور اولیاء و شہداء کرام
- ۱۸۰ آنحضرت ﷺ کی جنت عالیشان
- ۱۸۰ انبیاء، شہداء اور صدیقین کی جنت
- ۱۸۱ جنت میں شہید کے مقامات
- ۱۸۳ حکایت
- ۱۸۴ حضرت خدیجہ، حضرت مریم اور حضرت آسیہ کے درجات
- ۱۸۴ بعض اکابر اولیاء کے درجات جنت
- ۱۸۷ جنت کا افضل ترین درجہ
- ۱۸۸ مصور ﷺ کا دیوانہ حضور ﷺ کے ساتھ
- ۱۹۰ ادنیٰ جنتی کے منازل اور درجات
- ۱۹۱ ادنیٰ جنتی اپنی جنت کو ہزار سال کی مسافت سے دیکھے گا
- ۱۹۲ ادنیٰ جنتی کی جاہ و حشمت اور قدر و منزلت
- ۱۹۲ دس ہزار خادم
- ۱۹۳ روئے زمین کے برابر جنت
- ۱۹۴ سات محلات
- ۱۹۴ دس لاکھ خادم
- ۱۹۴ اسی ہزار خادم، ۷۲ بیویاں اور عظیم الشان قبہ
- ۱۹۴ ایک ہزار عظیم الشان محلات

- ۱۹۶ کم عمل بیوی، بچے اور والدین بھی ساتھ ہوں گے
- ۱۹۶ اولاد والدین کے درجہ جنت میں
- ۱۹۷ اولاد اور بیوی، والد اور شوہر کے درجہ جنت میں
- ۱۹۷ کم عمل والدین زیادہ صالح اولاد کے جنت کے درجہ میں
- ۱۹۸ اولاد اپنے والدین میں سے بہتر کے درجہ میں ہوگی
- ۱۹۹ اولاد کی دعا سے درجات میں ترقی حاصل ہوتی ہے
- ۲۰۰ شفاعت سے جنت میں داخل ہونے والے

درجات جنت

- ۲۰۱ (تعداد، عظمت شان، مستحقین)
- ۲۰۱ مؤمنین کے درجات مختلف ہیں
- ۲۰۲ اعلیٰ درجہ کے بعض مؤمنین کے مقامات
- ۲۰۲ متحائنین فی اللہ کے درجات
- ۲۰۳ جنت کے سو درجے
- ۲۰۳ جنت کے درجات آیات قرآن کے برابر ہیں
- ۲۰۴ مجاہدین کے درجات
- ۲۰۴ جنت کے دو درجوں کا درمیانی سفر
- ۲۰۵ ادنیٰ جنتی کے درجات
- ۲۰۵ سب سے اعلیٰ درجہ
- ۲۰۶ جنت الفردوس عرش سے کتنا قریب ہے
- ۲۰۶ جنت کے درجات کس چیز کے ہیں!
- ۲۰۷ درجات بلند کرنے والے اعمال
- ۲۰۷ حافظ کا درجہ
- ۲۰۸ غیر حافظ کے درجات
- ۲۰۸ ہر آیت جنت کا ایک درجہ ہے
- ۲۰۹ حد آیات سے اوپر کوئی درجہ نہیں
- ۲۰۹ دوستوں میں افضل عمل والے کا درجہ
- ۲۱۰ دنیاوی تکالیف سے درجات بلند ہوتے ہیں
- ۲۱۱ غمگینوں کا خاص درجہ

۲۱۱	ایک خاص درجہ
۲۱۱	جمعہ کی برکت سے درجات میں ترقی
۲۱۲	دنیاوی درجات کی بلندی سے جنت کے درجات میں انحطاط
۲۱۲	غلام اور آقا کے درجات میں فرق
۲۱۲	دل پسند کھانے پر درجات میں کمی
۲۱۳	تین لوگ اعلیٰ درجات نہیں پاسکتے
۲۱۳	مجاہد کا بلند درجہ
۲۱۴	درجات بلند کرانے کے اعمال
۲۱۴	اولاد کے استغفار سے ترقی درجات
۲۱۵	مجاہدین کے ستر درجہ بلند درجات
۲۱۵	جنت کے زیادہ درجات کیوں ہیں ؟

تعداد جنات

۲۱۶	جناب الفردوس چار ہیں
۲۱۷	جنت الفردوس کی شان و شوکت
۲۱۷	جنت کی نہریں جبل الفردوس سے نکلتی ہیں
۲۱۷	اللہ تعالیٰ جنت الفردوس کو ہر رات حسن میں اضافہ کا حکم دیتے ہیں
۲۱۸	جنت الفردوس عرش کے نیچے ہے
۲۱۹	جنت کے نام اور ان کی خصوصیات
۲۱۹	جنت
۲۱۹	دارالسلام
۲۲۰	دارالخلد
۲۲۰	دارالمقامہ
۲۲۰	جنت الماویٰ
۲۲۱	جنات عدن
۲۲۱	دارالحیوان
۲۲۲	فردوس
۲۲۲	جنات النعیم
۲۲۳	المقام الامین
۲۲۳	مقعد صدق

- طوبی، ۲۲۳
 ۲۲۳ جنت عدن اور دارالسلام کی فضیلت
 ۲۲۵ اللہ تعالیٰ نے بعض جنتوں کو اپنے ہاتھ سے بنایا
 ۲۲۵ کن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا
 ۲۲۸ اہل جنت کی تعداد صفوف

سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے

- ۲۲۹ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونے والے
 ۲۳۰ ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں جانے والے
 ۲۳۰ چودھویں کے چاند کی طرح چہرے روشن ہوں گے
 ۲۳۱ ستر ہزار، اور اللہ تعالیٰ کی تین لکھیں مسلمانوں کی بلا حساب جنت میں
 ۲۳۲ 4900070000 مسلمان بغیر حساب جنت میں
 ۲۳۲ بغیر حساب جنت میں جانے والوں کی پوری تعداد کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے
 ۲۳۲ یہ ستر ہزار کون ہوں گے
 ۲۳۴ یہ حضرات حساب شروع ہونے سے پہلے جنت میں چلے جائیں گے
 ۲۳۴ امت کی بخشش کیلئے ایک لپ ہی کافی ہے
 ۲۳۵ شہداء بغیر حساب کے جنت میں
 ۲۳۵ جس کو اللہ تعالیٰ دنیا میں دیکھ کر ہنس دے
 ۲۳۶ بغیر حساب جانے والوں کی صفات
 ۲۴۰ سب سے پہلے جنت میں جانے والے
 ۲۴۰ حضور ﷺ اور آپ کی امت سب سے پہلے جنت میں جائیں گے
 ۲۴۰ سب سے پہلے انبیاء جائیں گے پھر آپ ﷺ کی امت
 ۲۴۱ انبیاء علیہم السلام کے بعد حضرت صدیق اکبر جنت میں پہلے جائیں گے
 ۲۴۱ حضرت بلال کی جنت میں سبقت اور حضرت عمر کا محل
 ۲۴۳ امت محمدیہ میں سب سے پہلے جنت میں جانے والے
 ۲۴۳ سب سے پہلے جانے والے گروپ کی صفات
 ۲۴۳ پہلے اور دوسرے درجہ کے جانے والے جنتیوں کی صفات
 ۲۴۴ داخلہ کیلئے سب سے پہلے کس کو پکارا جائے گا
 ۲۴۵ سب سے پہلے داخل ہونے والے تین قسم کے حضرات
 ۲۴۵ کون سے غلام جنت میں پہلے جائیں گے

- ۲۴۶..... سب سے پہلے امت محمدیہ داخل ہوگی
- ۲۴۶..... فقراء کی جنت میں سبقت
- ۲۴۶..... فقراء مہاجرین کی فرشتوں پر فضیلت اور جنت میں پہلے داخل ہونا
- ۲۴۷..... غریب امیروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے
- ۲۴۸..... جنت میں آدمیوں پہلے جانے کا کتنا عرصہ ہے
- ۲۴۸..... فقیر سے پیچھے رہ جانے والے جنتی کی حالت اضطراب
- ۲۴۹..... غریب مسلمانوں کا فرشتوں سے سوال جواب
- ۲۵۰..... غریب جنت کی نعمتوں میں، امیر حساب کی گردش میں
- ۲۵۰..... فقیر کون ہے اور غنی کون
- ۲۵۱..... فقراء کا ثواب جنت ہے
- ۲۵۲..... سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلنے والے
- ۲۵۳..... حضور ﷺ کی عظمت شان
- ۲۵۴..... بیوہ کا اپنے بچوں کی پرورش کرنے کا مرتبہ
- ۲۵۵..... اکثر جنتی کون ہوں گے
- ۲۵۵..... فقیر، مسکین
- ۲۵۵..... ضعیف، مظلوم
- ۲۵۶..... عاجزی کرنے والے، ضعیف
- ۲۵۶..... متوکلین، خائفین
- ۲۵۷..... سادہ لوح حضرات

جنت میں جانے والے دوزخی

- ۲۵۸..... دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کئے جانے والوں کے حالات
- ۲۵۸..... گیارہ گنا دنیا کے برابر جنت
- ۲۵۹..... اخیر میں جنت میں داخل ہونے والے کی حکایت
- ۲۶۰..... اخیر میں جنت میں داخل ہونے والے کی حکایت
- ۲۶۱..... دوزخ میں بلبلائے والے دو شخصوں کا جنت میں داخلہ
- ۲۶۲..... اخیر میں دو اور شخصوں کے جنت میں داخل ہونے کی حالت
- ۲۶۳..... اخیر میں دوزخ سے نکلنے والے ایک دوزخی کی عجیب حکایت
- ۲۶۶..... مؤمنوں کی سفارش اور اللہ کی ایک مٹھی سے مؤمن دوزخیوں کی بخشش

- ۲۶۸ دوزخ سے مؤمنوں کو نکالا جائے گا
- ۲۶۹ فرشتے بھی دوزخیوں کو دوزخ سے نکالیں گے
- ۲۷۰ گناہگار دوزخی شفاعت سے جنت میں
- ۲۷۰ دوزخ سے نجات پا کر جنت میں جانے والے ادنیٰ جنتی ہوں گے
- ۲۷۱ دوزخ میں مؤمنوں کی حالت
- ۲۷۳ اندھیری رات میں نماز کو جانے والوں کو دوزخ میں بند نہیں کیا جائے گا
- ۲۷۳ حضرت حسن بصری کا خوف
- ۲۷۴ اصحاب الاعراف
- ۲۷۵ اعراف میں کون جائیں گے
- ۲۷۶ اعراف میں دو آدمیوں کا حال
- ۲۷۷ جنت کیلئے نئی مخلوق پیدا ہوگی

مردوں کا حسن و جمال

- ۲۷۹ حسن یوسف
- ۲۸۰ حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کی داڑھی ہوگی
- ۲۸۱ حضرت ہارون کی بھی داڑھی ہوگی
- ۲۸۲ تاج کِ شان و شوکت
- ۲۸۳ جنتیوں کا قد اور شکل و صورت
- ۲۸۴ چاند ستاروں جیسی شکلیں
- ۲۸۵ کالی رنگت والوں کا حسن
- ۲۸۷ مردوں کی عمریں
- ۲۸۷ ۳۳ سال کی عمر میں ہوں گے
- ۲۸۷ ہمیشہ جوان رہیں گے
- ۲۸۸ چھوٹے اور بڑے ہر ایک کی ایک ہی عمر ہوگی
- ۲۸۹ چہروں پر نعمتوں کی تروتازگی
- ۲۹۰ ہنسنے مسکراتے چہرے

لباس و پوشاک

- ۲۹۱ لباس کی تیاری
- ۲۹۲ جنت کے ریشم سے دنیا کے ریشم کا کیا مقابلہ
- ۲۹۳ غلاف میں چھپے نفیس اور رنگارنگ لباس

- لباس کی رعنائیاں ۲۹۲
- ایک پل میں ستر رنگوں میں تبدیل ہونے والا لباس ۲۹۳
- کپڑے پرانے نہ ہوں گے ۲۹۴
- حوروں کا لباس ۲۹۵
- جنت کی عورت کا دوپٹہ ۲۹۵
- درخت طوطی کے پھلوں میں پوشیدہ لباس ۲۹۵
- جنتی پر لباس کا فخر ۲۹۶
- لباس کے مستحق بنانے والے اعمال ۲۹۷
- میت کو کفن کرنے والے کا لباس ۲۹۷
- مہیبت زدہ کی تعزیت کرنے والے کا لباس ۲۹۸
- خطیرۃ القدس کا سونے چاندی کا لباس ۲۹۸
- ریشم کے لباس سے محروم ہونے والے جنتی ۲۹۹
- سونے کی کنگھیاں اور اگر کی لکڑیوں کی انگلیٹھیاں ۳۰۰

سونے چاندی اور موتیوں کے زیور

- مشرق سے مغرب تک کی مسافت جتنا چمک دمک ۳۰۱
- جنتی کے زیور کا دنیا کے سب زیوروں سے کیا مقابلہ ۳۰۲
- زیور بنانے والا فرشتہ ۳۰۲
- کنگن سورج سے زیادہ روشن ہوں گے ۳۰۲
- عورتوں سے زیادہ مردوں کو زیور خوبصورت لگیں گے ۳۰۳
- خود ار موتی کا محل ۳۰۳
- جنت کا موتی دنیا میں دیکھا ۳۰۴
- انگوٹھیاں ۳۰۵
- اکثر گنیمت عقیق کے ہوں گے ۳۰۶
- جنت کے زیوروں میں اضافہ کرنے والے اعمال ۳۰۷
- کلائیوں میں کنگن کہاں تک پہنچیں گے ۳۰۷

جنت کی نعمتیں

- جنت میں غنیمت نہیں ہوگی ۳۰۸
- اگر کسی کا دل جنت میں غنیمت کرنے کو چاہے تو ۳۰۸

- جنت کی نعمت طلب کرنے کا لفظ، فرشتوں کا استقبالی جملہ، اہل جنت کا کلمہ شکر ۳۰۹
- جنت میں سب کچھ ملے گا ۳۱۳
- طلب نعمت کا کلمہ ۳۱۳
- خواہش کرنے سے درخت اور نہریں بھی اپنی جگہ سے پھر جائیں گی ۳۱۴
- ہر جنتی کی ہر طلب پوری ہوگی ۳۱۴
- جنتی کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے پسندیدہ تحفہ ۳۱۵
- جنت کی نعمتیں دنیا کے مشابہ ہوں گی؟ ۳۱۶
- کوئی نعمت دنیا کی نعمت کے مشابہ نہ ہوگی ۳۱۶
- دیکھنے میں پہلے جیسی، لذت میں نئی ۳۱۶
- فرشتے سلام کریں گے ۳۱۷
- فرشتے اجازت لیکر آسکیں گے ۳۱۸

حسین ود لکش نغمہ سرایاں

- خوش الحانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کا سماع ۳۱۹
- حسین ود لکش آواز میں حضرت داؤد حمد سرائی کریں گے ۳۱۹
- لڑکیوں کی آواز میں ترانہ حمد ۳۲۰
- درخت کی ترنم کے ساتھ تسبیح و تقدیس ۳۲۰
- درخت سے خوبصورت آواز کیسے پیدا ہوگی ۳۲۱
- روز قیامت فرشتوں سے ترانے سننے والے جنتی ۳۲۱
- دنیا میں گانے بجانے سننے والے جنت میں فرشتوں کا قرآن نہیں سن سکیں گے ۳۲۱
- گانا گانے والے فرشتوں کے ترانوں سے محروم ۳۲۲
- تمام قسم کے نعمات کی حسین آوازیں ۳۲۲
- حضرت اسرافیل علیہ السلام کی حسین ترین آواز ۳۲۲
- فرشتوں کی حمد و ثناء میں نغمہ سرایاں ۳۲۳
- ایک درخت کی دلکش ترنم ۳۲۳
- جنت میں صرف ذکر کی عبادت ہوگی ۳۲۴
- جنت کے حسن میں اضافہ ہوتا رہے گا ۳۲۵
- جنتی قرآن پڑھیں گے ۳۲۶
- سورۃ یس اور لمہ کی تلاوت کریں گے ۳۲۶

اہل جنت کو صرف ایک حسرت ہوگی ۳۲۷

محلات و قصور

- ۳۲۸ نبی، صدیق اور شہید کا محل
۳۲۸ ایک گھر میں چالیس محلات
۳۲۸ شان تعمیر محلات
۳۲۸ ہر مؤمن کے نو عالی شان محلات
۳۳۰ محلات کی سیر
۳۳۰ آنحضرت ﷺ کیلئے ایک ہزار محلات
۳۳۱ چار ارب نوے کروڑ مکانات
۳۳۱ نبی صدیق، شہید، امام عادل اور محکم فی فہرہ کے چار ارب نوے کروڑ مکانات
۳۳۱ محل حضرت ابراہیم علیہ السلام
۳۳۲ محل حضرت عمرؓ
۳۳۳ ایک عرب حور عین والا محل
۳۳۳ محلات کی مٹی اور پہاڑ
۳۳۳ دو کروڑ چالیس لاکھ دس ہزار حوروں والا محل
۳۳۴ ادنیٰ جنتی کے ہزار محلات
۳۳۴ ادنیٰ جنتی کا ایک محل
۳۳۵ ادنیٰ جنتی کے ہزار محل، حوریں اور خدام
۳۳۵ ادنیٰ، مؤمن کا گھر
۳۳۶ قبہ فردوس جس کے دروازے عالم کا فلم چلنے سے کھلتے ہیں
۳۳۵ بڑی شان و شوکت کا بالا خانہ
۳۳۶ قصر عدن
۳۳۷ محل حضرت خدیجہؓ
۳۳۷ محلات کی چھتوں کا نور

بالا خانے

- ۳۳۸ سامنے کن کیلئے ہوں گے
۳۳۹ غرفات والے افق میں چمکنے والے ستارے کی طرح ہوں گے
۳۳۹ غرفہ (بالا خانہ) کس چیز سے بنایا گیا ہے

جنت کے حسین مناظر ————— کا پی نمبر 2

- ۳۴۰..... ادنیٰ جنتی کے غرفہ کی شان
- ۳۴۰..... ایک ستون پر بالا خانہ
- ۳۴۱..... ایسے بالا خانے جو نہ اوپر سے لٹکائے گئے ہیں نہ ان کے نیچے ستون ہیں
- ۳۴۱..... چار ہزار خد متگار لڑکیوں والا بالا خانہ
- ۳۴۲..... ستر ہزار بالا خانے
- ۳۴۳..... بالا خانوں میں رہنے والے خاص حضرات

خیمے

- ۳۴۴..... ساٹھ میل کا خولدار خیمہ
- ۳۴۴..... خیمے کیوں لگائے گئے
- ۳۴۵..... پسندیدہ بیویوں کے خیمے
- ۳۴۶..... خیمہ کی بلندی
- ۳۴۶..... خیمے کیسے ہوں گے
- ۳۴۷..... خیموں کی نعمتیں اور عیش
- ۳۴۸..... قبہ

پنچھونے اور بستر

- ۳۴۹..... ریشم کے بستر
- ۳۴۹..... پنچھونوں کی بلندی اور درمیانی فاصلے
- ۳۵۰..... پنچھونوں کا اوپر کا حصہ نور جامد کا ہوگا
- ۳۵۰..... موٹے اور باریک ریشم کے درمیان فاصلہ کی مقدار
- ۳۵۱..... پنچھونے کتنے موٹے ہوں گے

تخت شاہانہ

- ۳۵۲..... لمبائی اور خوبصورتی
- ۳۵۳..... تخت کن چیزوں سے بنائے گئے ہیں
- ۳۵۴..... تختوں کی زیب و زینت (مسیریاں)
- ۳۵۴..... چالیس سال تک تکیہ کی ٹیک
- ۳۵۴..... ستر سال تک تکیہ کی ٹیک
- ۳۵۵..... مسیریاں کس چیز سے بنی ہوں گی
- ۳۵۵..... نیک عورت نے جنت کا تخت دنیا میں دیکھا
- ۳۵۷..... گدے اور قالین

نیک اعمال جن سے محلات تیار ہوتے ہیں

- بیت الحمد ۳۵۸
- جنت میں محلات بنوانے کا وظیفہ ۳۵۸
- مسجد بنانا ۳۵۹
- چاشت کی نماز ۳۵۹
- نماز چاشت اور ظہر کی چار سنتیں ۳۶۰
- فرض نمازوں کی مؤکدہ سنتیں ۳۶۰
- بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھنا ۳۶۱
- صلوۃ الاوائین کی دس رکعات کا انعام ۳۶۱
- چوتھے کلمہ کو بازار میں داخلہ کے وقت پڑھنے کا ثواب ۳۶۲
- عصر کی چار سنتوں پر ایک محل کا انعام ۳۶۲
- یا قوت احمر یا زبر جد اخضر کا ایک محل ۳۶۳
- چار نیک کام ۳۶۳
- سورۃ دخان کی تلاوت ۳۶۴
- نیک اعمال کرتے رہنے سے جنت کی تعمیر ہوتی رہتی ہے ۳۶۴
- جنت کے اعلیٰ، ادنیٰ اور درمیانے درجہ میں تین محلات ۳۶۴
- نماز کی صف کا خلا پر کرنا ۳۶۵
- گزارے کی روزی پر قناعت کرنے سے جنت الفردوس میں رہائش ۳۶۵
- جنت کے تینوں درجات میں محلات ۳۶۶
- یا قوت احمر کا محل ۳۶۶
- قبر کھودنے کا ثواب ۳۶۶

خدمتگار لڑکے اور خادم

- ۳۶۸
- ادنیٰ جنتی کے دس ہزار خادم ۳۶۹
- ستر، اسی ہزار خادم استقبال کریں گے ۳۷۰
- صبح و شام کے پندرہ ہزار خادم ۳۷۰
- غلاموں کی بہت طویل دو صفیں ۳۷۰
- ادنیٰ جنتی کے دس ہزار خادم جدا جدا خدمت کرتے ہوں گے ۳۷۰

حوریں اور بیویاں

- ۳۷۱ حور کے کہتے ہیں
- ۳۷۲ حور کی پیدائش
- ۳۷۳ خاص انداز سے بنائی گئی ہیں
- ۳۷۴ حور عین زعفران سے پیدا کی گئی ہیں
- ۳۷۵ حوروں کو پیدا کر کے ان پر خیمے قائم کر دئے گئے ہیں
- ۳۷۶ جنت کے گلاب سے پیدا ہونے والی حوریں
- ۳۷۷ مشک، عنبر، کافور اور نور سے پیدائش
- ۳۷۸ حور کی تخلیق کے مراحل
- ۳۷۹ حور کے بدن کے مختلف حصے کس کس چیز سے بنائے گئے ہیں
- ۳۸۰ قطراتِ رحمت سے پیدا ہونے والی حوریں
- ۳۸۱ لڑکیاں اگانے والی نہر بیدخ
- ۳۸۲ نہر ہرول کی کنواریاں
- ۳۸۳ حوروں کی عمر
- ۳۸۴ بڑھیا جوان ہو کر جنت میں جائے گی
- ۳۸۵ نو خواستہ عورتیں
- ۳۸۶ شرم و حیا اور اپنے خاوندوں سے محبت
- ۳۸۷ شوہروں کی عاشق اور من پسند محبوبائیں
- ۳۸۸ جنات اور انسانوں سے محفوظ حوریں اور عورتیں
- ۳۸۹ جنتی عورتوں کو جن وانس کے نہ چھونے کی ایک اور تفسیر
- ۳۹۰ حور کی طرف سے مسلمان کو اپنی طلب کی طرف ترغیب
- ۳۹۱ حور کا افسوس
- ۳۹۲ حور کب تک متوجہ رہتی ہے
- ۳۹۳ حوریں صبح تک انتظار میں
- ۳۹۴ اذان کی دعائیں حور عین کا سوال بھی کرنا چاہئے
- ۳۹۵ حور کی دعوت نکاح
- ۳۹۶ جنتیوں کیلئے حوروں کی دعائیں
- ۳۹۷ نکاح کیلئے حوروں کا پیغام

- ۳۹۰ جنت کے دروازوں پر حوریں استقبال کریں گی
- ۳۹۱ ملاقات کیلئے حوروں کا اشتیاق
- ۳۹۳ اکابر کا حوروں سے ملاقات کا شوق
- ۳۹۳ حضرت حسن بصری کا ارشاد
- ۳۹۳ حضرت ابو حمزہ کی حالت
- ۳۹۳ حور کا لشکارا
- ۳۹۴ حور کی تسبیح سے جنت کے درختوں پر پھول لگتے ہیں
- ۳۹۴ لعبہ حور
- ۳۹۵ ایسا حسن کہ دیکھتے ہی مر جائیں
- ۳۹۵ حور عین کے شوق میں حکیم بے ہوش ہو گیا
- ۳۹۶ حوروں کے شوق میں عبادت کرنے والوں کی حکایات
- ۳۹۷ حور کی طلب میں کوئی ملامت نہیں
- ۳۹۸ حوریں طلب کرنے والے بزرگ
- ۴۰۱ حوروں کے مستحق بنانے والے اعمال صالحہ
- ۴۰۱ غصہ پینے پر حور ملے گی
- ۴۰۱ حور لینے کے تین کام
- ۴۰۳ درج ذیل ورد کے انعامات
- ۴۰۴ حوریں چاہئیں تو یہ اعمال کرو
- ۴۰۷ حور کے ذریعے، تہجد کی ترغیب
- ۴۰۸ حور کو دیکھنے والے بزرگ کی حکایت
- ۴۰۹ جتنے آپکے اعمال خوبصورت ہوں گے اتنا ہی آپکی حوریں حسین ہوں گی
- ۴۰۹ پانچ صدیوں سے حور کی پرورش
- ۴۰۹ ایک نو مسلم کا انتظار کرنے والی حور
- ۴۱۲ جنتی کیلئے عورتوں اور حوروں کی تعداد
- ۴۱۲ ستر بیویاں
- ۴۱۲ ستر جنت کی دو دنیا کی
- ۴۱۲ ادنیٰ جنتی کی بہتر بیویاں
- ۴۱۳ دوزخیوں کی میراث کی دو بیویاں بھی جنتیوں کو ملیں گی
- ۴۱۴ ادنیٰ درجہ کے جنتی کی بیویوں کی تعداد

- ۴۱۴ ساڑھے بارہ ہزار بیویاں (۱۲۵۰۰)
- ۴۱۵ حوروں اور بیویوں کا ترانہ (۱۲۱۰۰)
- ۴۱۷ نہروں کے کنارے خیموں کی حوریں
- ۴۱۷ بادل سے لڑکیوں کی بارش
- ۴۱۸ جنتی مردوں کیلئے حوروں کا مزید انعام
- ۴۱۹ جنت کی حوریں مردوں سے زیادہ ہوں گی
- ۴۲۱ کیا دنیا کی بہت کم عورتیں جنت میں جائیں گی
- ۴۲۱ دنیا کی خواتین کے جنت میں کم ہونے کی وجہ
- ۴۲۳ جنت کی بیویاں
- ۴۲۳ جنتیوں کیلئے دو دو حوریں

حسن

- ۴۲۶ حور کی چمک دمک
- ۴۲۷ نزاکت حسن کی ایک مثال
- ۴۲۸ حوریں ہیں یا چھپے ہوئے موتی ہیں
- ۴۲۸ حور کے لعاب سے سات سمندر شہد سے زیادہ میٹھے بن جائیں
- ۴۲۹ جنتی خواتین کے حسن کی جامع حدیث
- ۴۳۱ ساری دنیا روشن اور معطر ہو جائے
- ۴۳۲ جنتی خاتون کا تاج
- ۴۳۲ بالوں کی لمبائی
- ۴۳۳ حور کے حسن کے کرشمے
- ۴۳۳ ہاتھ کی خوبصورتی
- ۴۳۳ حور کے دوپٹے کی قدر و قیمت
- ۴۳۴ حور کی مسکراہٹ
- ۴۳۵ حور کی جوتی
- ۴۳۵ حور کی خوشبو
- ۴۳۵ ہر گھڑی حسن میں ستر گنا اضافہ
- ۴۳۶ یا قوت و مرجان جیسا بلوری حسن
- ۴۳۶ ہمیشہ حسن میں اضافہ ہوتا رہے گا
- ۴۳۶ آخرت کی اور دنیا کی عورت کا مقابلہ حسن

- ۴۳۹ ازان کی آواز پر حور کا سنگھار
- ۴۴۰ دنیا کی عورتیں حوروں سے افضل ہوں گی
- ۴۴۱ دنیا کی عورت کے حسن کا نظارہ

حوروں کے حق مہر

- ۴۴۶ نیک اعمال کے بدلہ میں پاک بیویاں
- ۴۴۶ دنیا کا چھوڑنا آخرت کا حق مہر ہے
- ۴۴۶ مسجد کی صفائی حور عین کا حق مہر ہے
- ۴۴۷ راستہ کی تکلیف دہ چیز کا ہٹانا اور مسجد صاف کرنا
- ۴۴۷ کھجوروں اور روٹی کے ٹکڑے کا صدقہ
- ۴۴۷ معمولی سے صدقہ میں جنت کی حوریں
- ۴۴۷ چار ہزار ختمات قرآن کے بدلہ میں حور خریدنے والے کی حکایت
- ۴۴۸ حوروں کا طلب گار کیوں سوئے (حکایت)
- ۴۴۸ تہجد حور کا حق مہر ہے
- ۴۵۰ عبادت کے ساتھ بیدار رہنے سے حوروں کے ساتھ عیش نصیب ہوگا
- ۴۵۰ حضرت مالک بن دینار کا واقعہ
- ۴۵۱ حسن و جمال میں بنی ٹھنی لڑکیاں اور ان کا حق مہر

حوروں اور عورتوں سے مباشرت

- ۴۵۳ جنتی صحبت بھی کریں گے
- ۴۵۴ جنتی کے پاس سومردوں کے برابر طاقت ہوگی
- ۴۵۴ ایک دن میں سو عورتوں کے پاس جاسکے گا
- ۴۵۴ جنابت کستوری بن کر خارج ہوگی
- ۴۵۴ عورت صحبت کے بعد خود بخود پاک ہو جائے گی
- ۴۵۵ وہ پھر کنواریاں ہو جائیں گی
- ۴۵۵ ایک دوسرے سے سیر نہیں ہوں گے
- ۴۵۷ ایک خیمہ کی کئی حوریں
- ۴۵۸ بالطف بیویاں
- ۴۵۹ قربت کی لذت جسم میں ستر سال تک باقی رہے گی
- ۴۵۹ ہر دفعہ دیکھنے سے نئی خواہش پیدا ہوگی

- ۴۶۰ (۱۲۵۰۰) بیویوں سے قربت
- ۴۶۱ جنتی ایک سے ایک حور کی طرف پھرتا رہے گا
- ۴۶۲ نئی حور اپنے پاس بلائے گی
- ۴۶۲ حوروں کی جسامت کا ایک اندازہ
- ۴۶۴ حمل اور ولادت
- ۴۶۶ حضور ﷺ کی حوروں سے ملاقات اور گفتگو
- ۴۶۶ یہ حوریں کیسے کیسے خیموں میں رہتی ہیں
- ۴۶۸ حوروں وغیرہ کے ترانے اور نغمہ سرائیاں
- ۴۶۸ نغمہ سرائی کرنے والی دو خاص حوریں
- ۴۶۸ جنتی بیویوں کا ترانہ
- ۴۶۹ حوروں کا ترانہ
- ۴۷۰ عفافہ کی ہواؤں کے گیت
- ۴۷۰ حوروں کا اجتماعی گانا
- ۴۷۱ دنیاوی عورتوں کا حوروں کے ترانہ کا جواب دینا
- ۴۷۱ درخت اور حوروں کا حسن آواز میں مقابلہ

متفرقات

- ۴۷۳ حوروں کی جنت میں سیر و تفریح
- ۴۷۴ جنت کی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں دیکھ لیتی ہے
- ۴۷۵ حوریں حساب و کتاب کے وقت اپنے خاوند کو دیکھ رہی ہوں گی
- ۴۷۵ حوریں بیت اللہ کا طواف کر رہی تھیں
- ۴۷۷ دنیا کے مسلمان میاں بیوی جنت میں بھی میاں بیوی رہیں گے
- ۴۷۹ کئی خاوندوں والی عورت جنت میں کس کی بیوی بنے گی
- ۴۸۱ دنیا میں جنتی مردوں اور عورتوں کی صفات

درخت باغات اور سائے

- ۴۸۴ تمام جنت پر سایہ کرنے والا درخت
- ۴۸۵ ہر درخت کا تنہ سونے کا ہے
- ۴۸۵ جنت کی کھجور
- ۴۸۵ درختوں کی کچھ مزید تفصیل

- ۴۸۶ جنت میں درختوں کی لکڑیاں نہیں ہوں گی
- ۴۸۶ جنت معتدل ہو گی
- ۴۸۷ شجرہ طوئی
- ۴۸۷ درخت طوئی والے جنتی کون ہوں گے
- ۴۸۷ درخت طوئی سے کیا کیا نعمتیں ظاہر ہوں گی
- ۴۸۸ جنت کی ہر منزل میں طوئی کی لڑی جھانکتی ہو گی
- ۴۸۹ طوئی کے پھل اور پوشاکیں
- ۴۸۹ سایہ طوئی میں مل بیٹھنے کیلئے فرشتہ کی دعا
- ۴۹۰ ایک درخت کی لمبائی کی مقدار
- ۴۹۰ شجرۃ الخلد
- ۴۹۰ درخت سدرة (پیری) کی لمبائی
- ۴۹۱ سدرة المننتی پر ریشم کا اشاک
- ۴۹۱ درخت سدرة
- ۴۹۲ سدرة المننتی کے پھل، پتے اور نہریں
- ۴۹۳ مصیبت والوں کیلئے شجرۃ البوی
- ۴۹۴ وہ اعمال جن سے درخت لگتے ہیں
- ۴۹۴ سبحان اللہ العظیم
- ۴۹۴ سبحان اللہ و محمدہ
- ۴۹۴ درج ذیل ہر کلمہ کے بدلہ میں ایک درخت
- ۴۹۵ جنت کی شجرکاریاں
- ۴۹۶ ختم قرآن پر جنت کے درخت کا تحفہ
- ۴۹۷ جنت میں درخت لگانے کا وکیل مقرر ہے
- ۴۹۷ قیامت میں فائدہ دینے والا درخت
- ۴۹۸ قرض خواہ کیلئے جنت کے درخت
- ۴۹۸ جنت کے باغات کے پھل کھانے کا وظیفہ
- ۴۹۹ پھولدار پودے اور مہندی

پہاڑ

۵۰۰ جبل احد، کوہ طور، کوہ لبنان اور جبل جودی

جبل خصب اور جنت کی ایک وادی ۵۰۰

بادل اور بارش

زیارت خداوندی میں خوشبو کی بارش ۵۰۲

جنتی جو تمنا کریں گے اس کی بارش ہوگی ۵۰۲

نہریں

پانی، دودھ، شراب اور شہد کی نہریں ۵۰۲

دنیا اور آخرت کی شراب میں فرق ۵۰۲

نہروں کے پھوٹنے کی جگہ ۵۰۶

نہروں کے نکلنے کی حالت ۵۰۶

نہریں بغیر گڑھوں کے چلتی ہوں گی ۵۰۷

چار نہروں کے چار سمندر ۵۰۷

نہروں کے پھوٹنے کی جگہ ۵۰۸

دنیا کی چار نہریں جنت سے نکلتی ہیں ۵۰۸

ہر محل میں چار نہریں ۵۰۹

نہر کوثر ۵۰۹

دونوں کناروں پر لولو کے قبے ہیں ۵۱۰

نہر کوثر درو یا قوت پر چلتی ہے ۵۱۰

ستر ہزار فرسخ (۵۶۰۰۰۰ کلومیٹر) گہری ہے ۵۱۱

نہر کوثر کی آواز ۵۱۱

کوثر کے برتنوں کی کثرت ۵۱۱

حوض کوثر کی تفصیل ۵۱۲

نہر بیدخ ۵۱۳

نہر ہرول ۵۱۶

نہر شراب ۵۱۷

نہر بارق ۵۱۸

شہد اسی نہر پر رہتے ہیں ۵۱۸

نہر ریان ۵۱۹

مرجان کا ستر ہزار دروازوں کا شہر ۵۱۹

- ۵۲۱ نہر رجب
 ۵۲۰ جنت کے برابر ایک طویل نہر
 ۵۲۲ دنیا کی وہ نہریں جو جنت سے نکل کر آتی ہیں
 ۵۲۲ یکن، جیحون، فرات اور نیل
 ۵۲۲ دنیا کی پانچ نہریں
 ۵۲۲ نیل، دجلہ، فرات اور یکنی جنت میں کس کس چیز کی نہریں ہیں
 ۵۲۲ نہر فرات میں جنت کی برکت نازل ہوتی ہے

چشمے

- ۵۲۵ چشمہ سلسبیل
 ۵۲۶ عرش کے چار چشمے
 ۵۲۶ زنجیل، تجیر، سلسبیل اور تسنیم کے چشمے
 ۵۲۶ چشمہ تجیر
 ۵۲۶ چشمہ تسنیم
 ۵۲۷ عینان نضاختان (جوش مارنے والے دو چشمے)
 ۵۲۸ عینان تجریان (لگاتار بہنے والے دو چشمے)

جانور

- ۵۲۹ مہار والی اونٹنیاں
 ۵۲۹ صدقہ کے جانور کے بدلہ میں جنت کے سات سو جانور
 ۵۳۰ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا دنبہ
 ۵۳۰ بحریاں جنت کے جانور ہیں
 ۵۳۰ بحری سے حسن سلوک
 ۵۳۱ بحریاں رکھا کرو
 ۵۳۱ جنت میں جانے والے دنیا کے (۱۲) جانور

پرندے

- ۵۳۳ بختی اونٹ کے برابر بڑے بڑے پرندے
 ۵۳۴ ستر لذتوں کا ملائم اور میٹھا گوشت
 ۵۳۴ یہ پرندہ کس جگہ کا ہوگا

- ۵۳۵ پرندوں کی چراگا ہیں اور چشمے
 ۵۳۶ چشمہ زنجبیل اور سلسبیل کا پرندہ
 ۵۳۷ بروست، ہو کر پیش ہونے والا پرندہ

کھانا، پینا، پھل

- ۵۳۷ جنتیوں کی پہلی مہمانی
 ۵۳۷ زمین روٹی بنے گی اور بیل اور مچھلی سالن بنے گا
 ۵۳۷ مچھلی کا جگر
 ۵۳۸ کھانا پینا اور قضائے حاجت
 ۵۳۹ رزق کے ہدایا صبح و شام پہنچیں گے
 ۵۴۱ جنت میں پہلی مہمانی
 ۵۴۱ ہزار خادم کھانا کھلائیں گے
 ۵۴۲ ادنیٰ جنتی کا کھانا پینا
 ۵۴۲ پہلی دعوت بیل اور مچھلی کی ہوگی
 ۵۴۳ جنتی کے کھانے میں خواہش کی تکمیل کی انتہاء
 ۵۴۳ ایک دسترخوان پر سونے کے ستر پیالے
 ۵۴۳ ڈکار اور پسینہ کیوں آئے گا

پینے کی چیزیں

- ۵۴۵ پینے کی لذتوں کی تفصیل
 ۵۴۷ چشمہ تسنیم
 ۵۴۸ شراب کی چھاگل
 ۵۴۸ حسن میں اضافہ
 ۵۴۸ برتن کے اندر کی چیز باہر نظر آئے گی
 ۵۴۹ جام کی چھینا جھٹی
 ۵۴۹ لذت شراب کی انتہاء
 ۵۴۹ شراب طہور
 ۵۵۰ دنیا میں پیاسے کو پانی پلانے پر قیامت میں ریح مختوم ملے گی
 ۵۵۰ جنت کی شراب سے کون محروم رہے گا

۵۵۱ حظیرۃ القدس کی شراب کا مستحق

کھانے پینے کے برتن

۵۵۲ سونے چاندی کے برتن

۵۵۲ چاندی کے برتنوں کی چمک اور صفائی

۵۵۳ سونے کے ستر پیالے

۵۵۳ سونے چاندی کے برتنوں سے کون لوگ محروم ہوں گے

۵۵۳ شہداء کی جنت میں خاطر تواضع کے برتن

پھل

۵۵۶ جنت کا انگور

۵۵۷ خوشہ

۵۵۷ پھل کی لمبائی

۵۵۷ انار

۵۵۸ جنت کے انار کا داند دنیا میں

۵۵۸ دنیا کے پھلوں کی اصل جنت سے آئی ہے

۵۶۰ جنت کے میوے قیامت میں کون لوگ کھائیں گے

۵۶۰ پھل کھانے کے حالات

۵۶۱ لیموں اور انار

بازار

۵۶۲ مرد و عورت کے حسن و جمال میں اضافہ

۵۶۲ جنتی اپنی شکلیں بدل سکیں گے

۵۶۴ بازار سے لوٹنے کے بعد شوہروں اور بیویوں کے جسموں کی خوشبوؤں میں اضافہ

۵۶۴ بازار کی نعمتیں

۵۶۵ ہر وقت نعمت اور شان و شوکت میں اضافہ

۵۶۶ خاوند بیوی کی پسندیدہ شکلیں

۵۶۷ بازار کا سامان

۵۶۹ بازار کی تجارت

اللہ تعالیٰ کا دیدار

- ۵۷۰ اللہ کا دیدار جنت کی تمام نعمتوں سے زیادہ محبوب ہو گا
- ۵۷۱ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی زیارت
- ۵۷۱ اللہ تعالیٰ کی زیارت قطعی اور یقینی ہے
- ۵۷۲ نابینا کا انعام اللہ کی زیارت ہے
- ۵۷۳ جنتیوں کو اللہ کا سلام
- ۵۷۳ جنت کی تمام نعمتوں میں سب سے زیادہ مزہ اللہ کی زیارت میں آئے گا
- ۵۷۴ اللہ کی زیارت میں کوئی شبہ نہیں
- ۵۷۴ دعائے حضور ﷺ برائے لذت زیارت خداوندی
- ۵۷۵ زیارت خداوندی مرنے کے بعد ہی ہو گی
- ۵۷۵ قریب سے کون زیارت کریں گے
- ۵۷۶ اعلیٰ درجہ کا جنتی صبح شام زیارت کرے گا
- ۵۷۶ اونی جنتی کا اللہ تعالیٰ کی زیارت کرنے کا حال
- ۵۷۸ زیارت کے وقت انبیاء، صدیقین اور شہداء کے اعزاز
- ۵۸۰ اللہ تعالیٰ کی جنتیوں سے گفتگو
- ۵۸۱ جنتیوں پر تجلی فرما کر اللہ تعالیٰ کا مسکرانا
- ۵۸۱ کامل نعمت کیا ہے
- ۵۸۲ اللہ تعالیٰ کی زیارت کس طرح کی جنت میں ہو گی
- ۵۸۳ حضرت داؤد کی خوبصورت آواز، زیارت خداوندی اور مائدۃ الخلد
- ۵۸۴ اللہ تعالیٰ کو سب مسلمان دیکھیں گے
- ۵۸۴ زیارت میں ایک انعام یہ ہو گا
- ۵۸۵ زیارت کی شان و شوکت اور انعامات کی بھرمار
- ۵۹۱ اللہ تعالیٰ کو سب سے پہلے اندھے دیکھیں گے
- ۵۹۱ زیارت کے وقت جنت کی سب نعمتیں بھول جائیں گی
- ۵۹۱ سترگنا حسن و جمال میں اضافہ
- ۵۹۲ زیارت نہ ہونے سے بے ہوش ہونے والے حضرات
- ۵۹۲ روزانہ دو دفعہ دیکھنے والے کون ہوں گے
- ۵۹۲ کون سا مسلمان زیارت سے محروم رہے گا

- ۵۹۲ ریاکار بھی زیارت سے محروم
- ۵۹۳ حضرت ابو بکر کیلئے خصوصی زیارت
- ۵۹۴ اللہ تعالیٰ کی زیارت کے مزید تفصیلی حالات

متفرقات

- ۵۹۴ اللہ تعالیٰ قرآن سنائیں گے
- ۵۹۵ اللہ تعالیٰ کی اور جنتیوں کی باہمی گفتگو
- ۵۹۵ اللہ تعالیٰ جنتیوں کو سلام کریں گے
- ۵۹۶ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی
- ۵۹۶ رصائے خداوندی سب سے بڑی نعمت ہوگی
- ۵۹۷ زیارت خداوندی کسی نیک عمل کے بدلہ میں نہیں ہوگی
- ۵۹۸ اللہ تعالیٰ کی زیارت دنیا میں کیوں نہیں کرائی گئی
- ۶۰۰ فرشتے اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے
- ۶۰۰ فرشتے قیامت کے دن بھی زیارت کریں گے

انبیاء علیہ السلام اور اولیاء عظام کی زیارات

- ۶۰۲ انبیاء علیہم السلام، اولیاء اور شہداء حضرات کی زیارات

دوست احباب رشتہ داروں سے ملاقاتیں اور ان کی سواریاں

- ۶۰۳ جنتی کی جنتیوں اور دوزخیوں سے ملاقاتیں
- ۶۰۴ باہم آپ بیتیوں کا تذکرہ
- ۶۰۴ علمی محافل بھی قائم ہوں گی
- ۶۰۵ ملاقات کا انداز اور گفتگو
- ۶۰۶ زیارت کی سواریاں
- ۶۰۶ مشک کا غبار اڑانے والے اونٹ
- ۶۰۶ عمدہ گھوڑے اور اونٹ
- ۶۰۸ شہداء کی سواریاں
- ۶۰۹ اعلیٰ جنتی کا گھوڑا
- ۶۱۰ جنت کے گھوڑے اور اونٹ

اللہ کی زیارت کیلئے لے جانے والا گھوڑا ۶۱۰

خاتمہ کتاب

- ۶۱۲ جنتی حضرات علماء کرام کے محتاج ہوں گے
- ۶۱۴ جنتیوں کی زبان عربی ہوگی
- ۶۱۶ اولاد مسلمین و مشرکین
- ۶۱۶ اولاد مؤمنین اپنے والدین کے ساتھ ہوگی
- ۶۱۶ اولاد مشرکین جنتیوں کی خادم ہوگی
- ۶۱۸ مؤمنین کی اولاد کی پرورش کون کر رہے ہیں
- ۶۱۹ ہم شروع ہی سے جنت میں کیوں نہیں پیدا کئے گئے
- ۶۲۰ جنت کی تعبیرات
- ۶۲۲ جنت کی کھیتی اور کاشتکاری
- ۶۲۴ موت اور طرح طرح کی تکالیف سے نجات
- ۶۲۶ جنت میں ذرہ برابر تکلیف نہ ہوگی
- ۶۲۶ دلوں سے کینے نکال دئے جائیں گے
- ۶۲۶ آپس کی مخالفت کی صفائی کس جگہ پر ہوگی
- ۶۲۸ جنتیوں اور روزخیوں کے درمیان موت کو ذبح کر دیا جائے گا
- ۶۲۸ موت سے امان پر جنتیوں کا شکریہ
- ۶۳۰ جنت چھوڑنے کو دل ہی نہ چاہے گا
- ۶۳۱ کلمہ شکر والتجاء

۶۳۴ فہرست کتب مؤلف مولانا امداد اللہ انور دامت برکاتہم

کافی برقی

نت کے حسین مناظر

کلمات تبریک و تحسین

ما تَزْبِرُ کَتِ هَذِهِ الصُّوَرِ بَقِيَّةِ السَّلَفِ وَحِجَّةِ الْخَلْفِ جَامِعِ شَرِيعَتِ وَطَرِيقَتِ عَارِفِ کَبِيرِ،
مَرْجِعِ الْعُلَمَاءِ وَالْأَصْفِيَاءِ سَيِّدِ وَ مَرشَدِ حَضْرَتِ اَقْدَسِ مَوْلَانَا سَيِّدِ نَفِيسِ الْحُسَيْنِ
اَفَاضَ اللّٰهُ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِهِ وَفِيَوْضَاتِهِ

خليفة مجاز

قطب العارفين سيد العلماء مرجع الاولياء حضرت اقدس
سيدنا و مولانا عبد القادر رائے پوری اعلیٰ اللہ مراتبہ دامت البقا

باسمہ سبحانہ

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبى بعده
زیر نظر کتاب ”جنت کے حسین مناظر“ ہمارے مخلص اور فاضل دوست
جناب مولانا امداد اللہ انور صاحب کی تالیف ہے۔ مولانا موصوف نے ۲۶۰ قدیم مآخذ
سے یہ کتاب ترتیب دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یہ کٹھن کام انجام کو پہنچا ہے۔ اس
سے پیشتر متعدد کتابیں مولانا کے قلم سے نکل چکی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے
مقبول عام ہوئی ہیں۔ امید ہے یہ کتاب بھی حسب سابق منظور بارگاہ الہی ہوگی اور اہل
علم و فضل سے داد تحسین پائے گی۔

اللہ تعالیٰ مولانا ممدوح اور ہم سب کو جنت کی تمام نعمتوں سے مالا مال کرے۔
اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی عمر عزیز دراز فرمائے، تادم زیست انہیں دین
کی خدمت کی توفیق عطاء کرے اور آخرت میں حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے
سرفراز فرمائے۔

احقر نفیس الحسینی

کریم پارک لاہور

۸ / رجب الاول ۱۴۱۹ھ

کلمات دعا و برکت

پیر طریقت رہبر شریعت اسوہ صالحین حضرت مولانا محمد ادریس انصاری قدس اللہ سرہ
خلیفہ مجاز حضرت اقدس قطب عالم حضرت مولانا شاہ عبدالغفور عباسی مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً — اما بعد! آج صبح ۱۹ / رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ خانقاہ
نقشبندیہ مجددیہ غفوریہ صادق آباد میں عزیز گرامی قدر مولانا الحاج امداد اللہ انور صاحب
تشریف لائے ان کی زبانی معلوم ہوا کہ موصوف جنت اور اسکی خوبیوں پر ایک کتاب
لکھنا چاہتے ہیں جس کا نام ”جنت کے حسین مناظر“ رکھنے کا ارادہ ہے اس کے لئے
بہت سی کتب علماء سلف انہوں نے جمع کی ہیں اور ان کے مختلف مضامین کو یکجا کرنے کا
عزم کئے ہوئے ہیں۔ بڑی خوشی ہوئی اس زمانہ میں اس عالی حوصلگی پر، دعا کرتا ہوں
کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے اس عظیم کام پر موصوف کی ہر طرح نصرت اور اس کام پر
ہر طرح کی برکت نصیب فرمائے۔ عوام الناس اور علماء اور طلباء کو اس سے استفادہ
کرنے کی توفیق بخشے اور ان اعمال و حسنات پر جس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ نے دخول جنت
کی بھارتیں دی ہیں اور اس کے رسول ﷺ نے اس کی ترغیبات اور تحسینات سے
امت کو آگاہ فرمایا ہے اس کی قدر و منزلت کی ہم سب کو توفیق عطاء فرمائے مجھے اور
میرے تمام متعلقین کو اپنا قرب خاص اور جنت میں حضرت نبی کریم ﷺ کی معیت
نصیب فرمائے، خدا کرے میری زندگی میں یہ کتاب اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ
منظر عام پر آئے اور میں بھی اس کے مطالعہ سے آنکھوں اور دل کو محفوظ کر سکوں۔

فقط والسلام

محمد ادریس الانصاری

۱۔ افسوس کہ حضرت والا اس کتاب کی طباعت سے پہلے اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ ان کی خواہش کا
احترام کرتے ہوئے اس کتاب کا ایک نسخہ ان کے خلیفہ اور صاحبزادہ محبت گرامی مولانا محمد سعید انصاری کی
مخبریت میں پیش کر دیا ہے۔

تقریظ

استاذ العلماء، محقق العصر، مناظر اسلام، قاطی فرق باطلہ
حضرت علامہ مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی دامت برکاتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم . اما بعد .

یہ دنیا دار العمل ہے۔ ایمان صحیح ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نہ صرف یہ کہ ہر نیک عمل کو جو اخلاص سے کیا گیا قبول فرماتے ہیں اس کا اجر کم از کم دس گنا بھی عنایت فرماتے ہیں۔ اور جتنا اخلاص کامل ہوتا جاتا ہے۔ عمل کا اجر بھی بڑھتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ محسنین یعنی اولیاء اللہ کی ایک نیکی کا اجر سات سو گنا بلکہ اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ جتنا چاہیں بڑھا دیتے ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں۔ یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ یہاں جو بوئے گا وہی آخرت میں کاٹے گا۔ نیم کے درخت بو کر ان سے آم توڑنے کی امید کرنا ایک دھوکا ہے فریب ہے۔

دنیا دار العمل میں جو وقت ہمیں ملا ہے نہایت قیمتی ہے۔ جب عمر ختم ہو جائے اور کوئی دنیا بھر کا بادشاہ چاہے کہ میری ساری دولت اور حکومت کے بدلہ میں مجھے صرف ایک سانس اور لینے کا وقت مل جائے تو اس خیال است و محال است و جنوں۔ انسان کی مثال ایسی ہے کہ ایک بادشاہ نے تین آدمیوں کو ایک ایک گھنٹہ وقت دیا۔ کہ اس گھنٹے میں تم اس میدان سے جو چاہو سمیٹ لو۔ اس میں سونا چاندی اور ہیرے جواہرات بھی ہیں۔ اس میں سانپ اور بچھو وغیرہ زہریلے جانور بھی ہیں اور اس میں ریت کے تودے اور کنکر پتھر بھی ہیں۔ اب ایک آدمی نے تو ہیرے جواہرات اور سونا چاندی تلاش کر لئے یہ وہ نیک سخت آدمی ہے جس نے اپنی دنیا کی زندگی نیکیوں کی تلاش میں گزار دی۔ فرائض واجبات۔ سنن۔ مستحبات تک کا کار بند رہا۔ اور مکروہ و حرام سے بچتا رہا۔ دوسرے آدمی نے اس گھنٹے میں سانپ اور بچھو اور دوسرے زہریلے جانور اپنے دامن میں بھر لئے اور کانٹوں کا لہجہ سر پر لا دیا۔ یہ حضرت آدم علیہ السلام کا وہ نالائق فرزند ہے۔ جس نے دنیا کی اس قیمتی زندگی کو گناہوں سے آلودہ کر لیا۔ یہ شخص جب میدان قیامت میں نیک آدمی کے پاس نیکیوں کے جواہرات دیکھے گا اور ان سے اپنی محرومی اور پھر سانپ بچھوؤں میں دکھ اٹھائے گا۔ تو حسرت و افسوس سے ہاتھ ملے گا۔ اور رو رو کر افسوس کریگا کہ میں نے دنیا کی قیمتی زندگی کے بدلے۔ کتنی مصیبتیں اکٹھی کر لیں۔ لیکن اس وقت یہ رونادھونا کسی کام نہ آئے گا۔ ہاں اس دنیا میں رو دھو کر اگر توبہ کر لے۔ اور گناہوں کو چھوڑ کر نیکیوں کی طرف آجائے تو نہ صرف یہ کہ باقی وقت کار آمد ہو جائے گا۔ بلکہ خداوند قدوس پچھلی کوتاہیوں سے نہ صرف درگزر فرما دیں گے۔ بلکہ ان گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیں گے۔ ان

الحسنات يذهب السينات. جب ہم روزانہ خداوند قدوس کی قدرتوں کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ کہ ہم گندی کھاد زمین میں ڈالتے ہیں۔ اور خداوند قدوس اس گندگی کو سیب و انار۔ انگور اور نارنگی کے رنگ اور مزوں میں تبدیلی فرما دیتے ہیں۔ اس طرح وہ گناہوں کی کھاد سے نیکیوں کو پیدا فرما دیتے ہیں۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں اے غافل انسان یہ زندگی کا حصہ بڑا ہی قیمتی ہے۔ اگر تیری ساری دنیاوی زندگی کو ایک درخت سے تشبیہ دی جائے۔ تو اگرچہ تیری زندگی کے درخت کی ۷۰ بہاریں بھی گزر چکی ہوں۔ تو یاد رکھ کہ اس درخت کی جڑیں اب بھی تیرے ہاتھ میں ہیں۔ تو اب بھی توبہ کر کے۔ توبہ کا پانی اس زندگی کے درخت کی جڑوں میں ڈال دے انشاء اللہ سارے کا سارا درخت سرسبز ہو جائے گا۔ اے غافل انسان توبہ میں دیر تیری طرف سے ہے۔ خداوند قدوس کی طرف سے قبولیت میں دیر نہیں۔ تیسرا وہ آدمی ہے جس نے اس گھنٹے میں، ہیرے جواہرات کی بجائے ریت اکٹھی کر لی۔ یہ وہ شخص ہے جس نے اپنی زندگی ایسے کاموں میں گزار دی جن پر اگرچہ گناہ نہ تھا۔ مگر کوئی ثواب بھی نہ ملا۔ اس نے بھی اپنی آخرت کو تقریباً برباد کر لیا۔ حضرت مولانا رومؒ نے فرمایا کہ ایک آدمی ایک دکان سے چینی خریدنے گیا۔ اس دکان پر باٹ مٹی کے بنے ہوئے تھے۔ اس گاہک کو مٹی کھانے کی عادت تھی۔ اس باٹ کی مٹی توڑ توڑ کر کھانے لگا۔ دکاندار جو اندر چینی لینے گیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ گاہک باٹ کی مٹی کھا رہا ہے۔ تو وہ اور کام میں اندر مشغول ہو گیا کہ یہ جتنی مٹی کھا جائے گا۔ اتنی چینی کم ملے گی اور اس کی حماقت پر بھی افسوس کر رہا تھا کہ یہ مٹی چینی کے بدلہ میں کھا رہا ہے۔ ہمارے دل میں بھی اس کی حماقت آتی ہے۔ مگر یاد رہے کہ جنت اور دنیا کا مقابلہ چینی اور مٹی کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں وہ انسان کتنا نادان ہے جو جنت کو ضائع کر کے دنیا کی گندی مٹی پھانک رہا ہے۔

بہر حال یہ دنیا دار العمل ہے۔ اس کے بعد عالم برزخ دارالانتظام ہے اور آخرت دارالقرار ہے۔ اور اس دارالقرار میں مؤمن کا اصل گھر جنت ہے۔ حضرت مولانا امداد اللہ انور سلمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے اصلی گھر سے روشناس کرانے کے لئے بڑی محنت فرمائی اور بہت سی کتابوں سے جنت کے حسین مناظر کو جمع کر کے ایک دلچسپ گلدستہ تیار فرمایا جس کا نام بھی ”جنت کے حسین مناظر“ رکھا۔

وہ کون شخص ہے جس کو اپنے گھر سے پیار نہ ہو۔ اور کون سا دل ہے جس میں اپنے گھر کے حسین مناظر کی تڑپ نہ ہو۔ مولانا نے نہایت محنت اور دیدہ ریزی سے اس کو مرتب فرمایا۔ آیات قرآنیہ اور احادیث رسول اللہ ﷺ کے مبارک الفاظ درج کر کے نہایت عام فہم ترجمہ بھی فرما دیا۔ اور باقی ارشادات کا صرف ترجمہ نقل فرمایا۔ سب سے اہم کام جو مولانا نے فرمایا وہ تخریج کا کام ہے کہ اگر کوئی شخص ان احادیث و واقعات کو اصل ماخذ میں دیکھنا چاہے۔ تو وہ بلا تکلف اصل کی طرف

مراجعة کر سکے۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ احادیث کے قبول کرنے میں عقائد کا معیار اور ہے کہ احادیث تو اترو شہرت کے مقام کی ہوں۔ احکام میں اگرچہ آحاد ہوں۔ مگر صحیح لذات یا صحیح لغیرہ اور حسن لذات یا حسن لغیرہ کے درجہ کی بھی مقبول ہیں اور ترغیب و ترہیب اور فضائل میں موضوعات کے علاوہ تمام اقسام محدثین قبول فرماتے ہیں۔ اس لئے اس کتاب کی ترتیب میں محدثین کے اسی اصول کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

حضرت مولانا نے اس کتاب میں ایسی عجیب ترتیب رکھی ہے۔ کہ آپ کتاب پڑھتے ہوئے یہ بات شدت سے محسوس فرمائیں گے کہ اس دنیا کے گھر میں جس میں ہم نے ساٹھ ستر سال گزارے ہیں۔ ہمیں اس گھر کا بھی ایسا مکمل تعارف نہیں ہو سکا جتنا مولانا نے اس کتاب میں کرادیا ہے۔ جنت کا محل وقوع، اسکی چار دیواری، اسکی مٹی۔ اینٹیں۔ گارا جنت کے دن رات۔ جنت کا سایہ۔ جنت کی خوشبوئیں جنت کے دروازے جنت کی چابی۔ جنت کی کرنسی (نیکی اور اسکی قیمت) جنت میں خدا کی رحمتوں کے نظارے۔ جنت میں کیا کیا اعلانات ہوں گے۔ جنت کے حصول کے لئے آپ کن کن اعمال کو جلائیں۔ آپ اپنی اولاد کی تربیت کس طرح کریں کہ وہ خود بھی جنتی بن جائے۔ بلکہ آپ کے مرنے کے بعد بھی ان کی طرف سے آپ کو ایسا عظیم فائدہ پہنچتا رہے۔ جس کی اصل قدر تو آپ کو وہیں جا کر معلوم ہوگی۔ اپنے مال کو کس طرح خرچ کریں کہ وہ دنیا کی کرنسی سے جنت کی کرنسی میں تبدیل ہو جائے اور اس کرنسی سے آپ اپنے اصلی گھر کو مزید سجا سکیں۔ آپ اپنے اوقات کا کیا ٹائم ٹیبل بنائیں کہ یہ گھر بھی آباد رہے مگر اپنے اصلی گھر کی لگن بھی ایسی لگ جائے کہ اس کے حصول کے لئے آپ اس چار دن کی زندگی میں بھرپور کوشش کر لیں۔

اس کے لئے آپ کو مکمل ہدایات اسی کتاب میں ملیں گی۔ اس دور میں جبکہ لوگ رات دن دنیا ہی کی فکر میں سرگرداں ہیں اور اپنے اصلی گھر کو عملاً بھولے ہوئے ہیں۔ مولانا نے اصلی گھر کی یاد دلا کر ہم پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو جزائے خیر عطاء فرمائیں اور اس کوشش کے صلہ میں ان کے اصلی گھر کے درجات کو اور تابندہ اور رخشندہ فرمائیں۔ اب دیکھنا ہے کہ ہم اپنے فرض کو کتنا پورا کرتے ہیں کہ اصلی گھر کے تعارف کے ساتھ اس کے حصول کے لئے بھی اپنی کوششوں کو تیز سے تیز کر دیں۔ اس کتاب کا ہر مسلمان گھر میں ہونا ضروری ہے تاکہ اصل گھر جنت بروقت یاد رہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مولانا کی اس محنت کو قبول فرمائیں اور اس کتاب کو بھی قبولیت عامہ کے شرف سے نوازیں۔

فقط

محمد امین صفدر

۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ

تقریظ

فخر الاماثل، داعی کبیر، علامہ مولانا محمد طارق جمیل دامت برکاتہ تبلیغی جماعت

بسم الله الرحمن الرحيم

زندگی محدود خواہشات لا محدود.... اسبابِ مٹناہی تمنا لا مٹناہی.... تو کیسے بے چارہ انسان سکھ پائے۔ جو کچھ انسان چاہتا ہے وہ اس دنیا میں پورا ہونا ناممکن ہے

مكلف الايام ضد طبا عها — متطلب في الماء جذوة نار
لیکن کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی جہان ایسا ہو جہاں پر خواہش پوری ہو.... تو اللہ تعالیٰ نے ہر زبانِ انبیاء علیہم السلام خبر دی کہ ایک جہان اس نے بنایا ہے.... جسے نظروں سے چھپایا ہے.... جس کا نام جنت ہے.... جہاں لبدی زندگی ہے موت نہیں ان لکم ان تحيوا.... خوشیاں ہیں غم ہیں ان لکم ان تنعموا.... جوانی ہے بڑھاپا نہیں ان لکم ان تشبوا.... صحت ہے بیماری نہیں ان لکم ان تصحوا.... جہاں کی زندگی متصف مخلوق ہے.... سرور ہے.... حبور ہے.... ملک ہے تو کبیر ہے.... عروج ہے تو لازوال ہے.... حسن ہے تو بے مثال ہے.... جہاں گھر ہیں تو سونے چاندی کے.... جو گھرے ہوئے ہیں ”ذواتا افنان“ اور ”مدھامتان“ کے باغات کے ساتھ.... بہتے چشمے.... پھیلے ہوئے سائے.... اڑتے ہوئے پرندے.... جھلکے ہوئے خوشے.... پکے ہوئے پھل.... اور حسن و جمال میں کامل زندگی کی ساتھی حور عین کا مثال اللہ لو المکنون.... اللہ تعالیٰ اس گھر کی دعوت دیتا ہے لیکن دخول کیلئے اپنے اوامر کی پابندی کی شرط لگاتا ہے۔ اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ کوئی اہل علم میں سے اللہ پاک کی اس جنت کو اردو زبان میں متعارف کرواتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا امداد اللہ انور صاحب کو جزائے خیر عطاء فرمائے جنہوں نے اس ضرورت کو محسوس کر کے اس پر قلم اٹھایا اللہ کرے اب لوگ اسے پڑھ کر جنت کی طرف قدم اٹھانے والے بھی بن جائیں۔ والسلام

طارق جمیل

۲ / جمادی الاخریٰ ۱۴۱۹ھ

تقریظ

حضرت اقدس مخدوم العلماء والصلحاء جانشین امام الہدی حضرت مولانا محمد
اجمل قادری صاحب زید شرفہ
مرکز تجلیات امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری اعلیٰ
اللہ مراتبہ وافاض علینا من برکاتہ

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد
حضرت مولانا امداد اللہ انور مدظلہ نامور قلمکار، مصنف اور اہل علم کی آبرو ہیں،
فقیر کے ہم جماعت وہم نوالہ رہے ہیں، زمانہ طالب علمی سے ہی خدا و اصلا جیتوں
کے مالک ہیں، خوبصورت عنوانات قائم کرنا اور پھر بہت محنت کے ساتھ ان تمام
معاملات کو انتہا تک پہنچانا آپ کا مزاج ہے۔

خوش گفتار و خوش قلم ہونے کے ساتھ ساتھ جنت کے حسین مناظر کی منظر کشی
یقیناً نوجوانوں کے لئے ”اعمال صالحہ“ کی ترغیب کا ذریعہ بنے گی۔ فقیر کی دعا ہے
کہ حق تعالیٰ کے یہاں اور اس کی مخلوق کے یہاں ”جنت کے حسین مناظر“
پہچاننے کے بدلے اللہ ان کو اور ہم سب کو ان مناظر کو جلد دیکھنے والا بنادے۔

آمین یا الہ العالمین۔

محمد اجمل القادری

19 / جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ

تقریظ

جامع شریعت و طریقت استاذ مشائخ الحدیث حضرت اقدس مولانا محمد اکبر صاحب
دامت برکاتہم العالیہ شیخ الحدیث و صدر المدرسین جامعہ قاسم العلوم ملتان
الحمد لله وحده والصلوة والسلام علی من لا نبی بعده

زیر نظر کتاب ”جنت کے حسین مناظر“ حضرت علامہ مولانا محمد امداد اللہ صاحب انور طول
عمرہ و زید علمہ و عملہ کی حسین تالیف ہے۔ مولانا کی تمام تالیفات و تراجم میرے مطالعہ سے
گزری ہیں سب قابل رشک ہیں اور علمی اور عوامی حلقہ کیلئے پراثر ہیں، مولانا موصوف کے
علمی اور تحقیقی ذوق سے میں خوبی آگاہ ہوں آپ تصنیفی میدان کے ماہر ہیں و سب مطالعہ ہیں
تحقیقی ضروریات اور کتب پر قابل رشک دسترس رکھتے ہیں بلکہ ان نایاب کتب اسلاف کو
جن کے مطالعہ اور زیارت کو آنکھیں ترستی ہیں بڑی کاوش سے تلاش کر کے ترجمہ اور تالیف
کی شکل میں اہل اسلام کو مستفید کرتے ہیں، اسی ذوق کو مد نظر رکھتے ہوئے ”جنت کے حسین
مناظر“ میں سینکڑوں کتب اسلاف سے ایسی حسین منظر کشی کی ہے کہ اب تک اردو زبان
میں اس عنوان پر ایسا عمدہ کام سامنے نہیں آیا، اس کتاب کی سب سے اہم خوبی یہ ہے کہ
حضرات اسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ کی اس موضوع پر تصنیف کردہ کتب اور دیگر چھوٹے بڑے
ذخیرہ احادیث کے مجموعے میں جو معلومات اور مناظر موجود تھے چاہے آیات کی شکل میں
تھے یا احادیث کی شکل میں، حضرات صحابہ کرامؓ کے ارشادات اور تشریحات تھیں یا اکابرین
امت کی اس سب کو ایسے شاندار اسلوب سے جمع کیا اور ترتیب دیا ہے کہ اب یہ کہنا بالکل جا
ہے کہ ایسا جامع مرقعہ اس موضوع پر نہ تو عربی کتب میں ہماری نظر سے گزرا ہے اور نہ ہی
اردو وغیرہ میں اور یہ مولانا کیلئے بہت بڑا خراج تحسین ہے۔ میں بارگاہ خداوندی میں دعا گو
ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس محنت کو قبول و منظور فرمائیں۔ اہل اسلام عوام و خواص کو اس
مجموعہ سے کما حقہ استفادہ کی توفیق نصیب فرمائیں اور ایسی ہی عمدہ تصانیف حضرت مصنف
مدوح کو تیار کرتے رہنے کی سعادت عطاء فرمائیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدا ئے بخشندہ

محمد اکبر

جامعہ قاسم العلوم ملتان
۲۹ / جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ

”جنت کے حسین مناظر“

کے متعلق چند ضروری وضاحتیں

(۱) قرآن پاک، احادیث مبارکہ اور اقوال بزرگان دین سے متعلق ائمہ محدثین و مفسرین وغیرہ کی اڑھائی سو سے زائد کتب میں جنت اور اہل جنت کے احوال پر جو کچھ متفرق طور پر موجود تھا۔ اس کو اس کتاب میں حسن اسلوب کے ساتھ بہترین ترجمہ، تشریح اور ترتیب کے ساتھ یکجا کیا گیا ہے۔ اس کوشش کے بعد الحمد للہ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ اتنی جامع کتاب عربی اور اردو زبان میں دستیاب نہیں ہے۔

(۲) جہاں کہیں ترجمہ میں اپنی طرف سے کسی بات کا اضافہ ضروری معلوم ہوا تو بریکٹوں کے درمیان اس کا اضافہ کر دیا گیا ہے، اگر پھر بھی تفصیل کی ضرورت ہو یا بات سمجھ میں نہ آئے تو وہ مقام اہل علم علماء کرام سے معلوم کر لیں۔

(۳) (فائدہ) کے عنوان کے تحت حدیث یا روایت کے متعلق مفید معلومات اور ضروری گذارشات کو عرض کیا گیا ہے اگر تشریح کی ضرورت تھی وہ کی گئی ہے، اگر کسی سوال کا جواب دینا ضروری تھا تو اس کا جواب لکھا گیا ہے، اگر احادیث سے کچھ خاص معلومات حاصل ہوتی تھیں تو ان کو واضح کیا گیا۔

(۴) (ترجمہ) عام فہم کیا گیا ہے اس لئے کئی جگہ پر اصل عبارت کی پابندی نہیں کی گئی۔

(۵) ایک دو مقامات پر ترجمہ سمجھ میں نہیں آیا اس جگہ پر خالی نکلتے... لگادے گئے ہیں

(۶) احادیث اور آثار کی تخریج کیلئے اپنے پاس موجود حدیث و تفسیر وغیرہ کی کتب کو

استعمال کیا گیا ہے اور ان کے حواشی میں جن کتب کا حوالہ لکھا تھا ان کو بھی تخریج میں

شامل کر دیا گیا ہے، موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف سے بہت کم استفادہ کیا گیا

ہے اس کو دیکھنے سے پہلے ہم نے اس سے کہیں زیادہ تخریج کر لی تھی۔

(۷) حاشیہ میں جہاں کتاب کا نام ذکر کر کے بریکٹوں میں نمبر دئے ہیں یہ اس کتاب کا

سلسلہ حدیث نمبر ہے یا اس کا صفحہ نمبر ہے جس سے اصل کتاب میں آسانی سے

لحدیث تلاش کی جا سکتی ہے ہاں اگر آپ کے پاس کوئی اور مطبوعہ ہو تو حوالہ کی تلاثر

میں کچھ دقت ہوگی۔

(۸) جہاں مثلاً (۱/ ۳۳۳) کا حوالہ ذکر کیا گیا ہے تو ایسے مقامات کیلئے پہلا ہندسہ جلد نمبر کیلئے استعمال کیا گیا ہے اور بعد والا صفحہ نمبر کیلئے۔

(۹) کثرت سے حوالہ جات لکھنے کا فائدہ یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس کوئی سی حوالہ کی کتاب موجود ہے اور وہ اس حدیث کو اس میں دیکھنا چاہتا ہے تو اس کو اس کتاب میں دیکھ سکے اور اگر حدیث کے صحت و ضعف کی تحقیق کرنا چاہے تو چونکہ بہت سی کتب کا حوالہ دیا جا چکا ہے ان میں اس حدیث کی موجود سندات کو ملاحظہ کر کے راویوں کا پتہ چلا سکتا ہے ان حوالوں کی مدد سے اہل تحقیق کو اصل مصادر اور تائیدات، شواہدات اور متابعات کا علم بھی ہو جائے گا۔

(۱۰) تخریج میں جن مصادر اور کتب کے حوالہ جات موجود ہیں ان سب کی فہرست کتاب ہذا کے اخیر میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱۱) اس کتاب میں مرفوع، موقوف، مقطوع احادیث کو کثرت سے ذکر کیا گیا ہے مگر ایسی کوئی روایت نہیں لکھی گئی جس کے ناقابل اعتبار یا موضوع ہونے پر سب آئمہ جرح و تعدیل نے اتفاق کیا ہو۔

(۱۲) اکثر مقامات پر حضرات محدثین کرام کی تصحیح احادیث اور راویوں کے متعلق کلام کو مختصر شکل میں پیش کیا گیا ہے۔

(۱۳) حاشیہ کے حوالوں میں ”شہتی“ کا لفظ صحیح کمپوز نہیں ہوا ”ب“ کے نقطہ کے نیچے ہی ”ی“ کے دو نقطے آگئے ہیں۔

(۱۴) حوالہ جات میں عبارت کے اختصار کو پیش نظر رکھا گیا ہے عربی ترکیب کا لحاظ نہیں کیا گیا۔ حاشیہ کے حوالہ جات پڑھنے والے احباب اس گزارش کو خوب ذہن نشین کر لیں۔

(۱۵) اس کتاب میں موجود ہر روایت کے اکثر حوالہ جات جمع کر دیئے ہیں مکمل حوالے جمع نہیں کئے گئے۔

(۱۶) اردو عبارت میں ”لو، لو“ کا لفظ صحیح کمپوز نہیں ہوا بلکہ اس طرح سے کمپوز ہوا ہے ”لو، لو“ اس کی تصحیح کر لی جائے اور اس کی دونوں واؤں پر ہمزہ لگا کر پڑھا جائے۔

(۱۷) جن فوائد کا کوئی حوالہ لکھا ہوا نہ ہو تو وہ ناچیز مؤلف کی طرف سے سمجھا جائے۔

(۱۸) باہمی مختلف روایات کو اہل جنت کے مختلف الاحوال درجات پر محمول کیا جاسکتا ہے۔
 (۱۹) ہم نے کتاب میں ہر صحابی کے نام کے سامنے ”رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ اور ہر بزرگ کے نام کے سامنے ”رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“ لکھا تھا مگر کاتب نے ہر جگہ (”) اور (”) کے نشان دیدئے لہذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ وہ جب بھی ایسے نشانات کے پاس سے گزریں تو ان کو پورا پڑھ لیا کریں۔ شکریہ

(۲۰) اگر مضمون یا کتابت یا ترجمہ کی غلطی ہو تو اطلاع کر کے ممنون فرمائیں۔
 (۲۱) بعض مقامات پر ان احادیث کو مکرر ذکر کیا گیا ہے جن کے تکرار کے بغیر وہ مقامات ادھورے معلوم ہوتے تھے۔

(۲۲) اس کتاب میں حوروں اور بیویوں کے متعلق جو احادیث وارد تھیں ہم نے ان کو کافی حد تک نقل کر دیا ہے اور ان کے جو معنی اردو میں مناسب تھے ان کو درج کیا ہے ان احادیث اور تراجم کے متعلق اگر کوئی فحش ہونے کا شبہ کرے تو اس کیلئے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اقتباس کافی ہے ”آپ اپنی“ آپ بیہوشی جلد ۶ صفحہ ۲۸“ پر لکھتے ہیں اس ناکارہ کی عادت یہ تھی کہ کتاب الحدود وغیرہ کی روایات میں جو فحش لفظ آگیا یا جیسا ”انکتھا“ یا ”امصص بظر اللات“ وغیرہ الفاظ ان کا اردو میں لفظی ترجمہ کرنے میں مجھے کبھی تامل نہیں ہوا میں نے کنایہ سے ان الفاظ کا ترجمہ کبھی نہیں بتایا میرے ذہن میں یہ تھا کہ جیسا اردو میں ان کا ترجمہ ہے ویسے ہی عربی میں ان کے اصل الفاظ ہیں میں اپنی ناپاک اور گندی زبان کو سید الکونین ﷺ اور حضرت صدیق اکبرؓ کی پاک زبانوں سے اونچا نہیں سمجھتا تھا لیکن اسباق کے شروع میں اپنے اصول عشرہ میں اس پر نہایت شدت سے متنبہ کرتا تھا کہ ان فحش الفاظ پر اگر کوئی شخص ہنساجس سے وہ حدیث پاک کے ترجمہ کے بجائے گالی بن جائے تو سبق ہی میں پٹائی کرونگا اور میں خود بھی ترجمہ کرتے وقت ایسا منہ بناتا تھا جیسا بڑا غصہ آرہا ہو جس کی وجہ سے اول تو طالب علم کو ہنسنے کی ہمت نہیں پڑتی تھی لیکن اس پر بھی اگر کوئی بے حیاء تبسم بھی کر لیتا تھا تو میں اسکی جان کو آجاتا تھا۔

(۲۳) جنت میں جانے کی اور اعمال صالحہ کے شوق دلانے کی یہ ایک کوشش ہے خدا کرے آپ اس کتاب کو ملاحظہ کرنے کے بعد جنت کے ان انعامات کے مستحق بن سکیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

لك الحمد اللهم جزيل الثواب جميل المآب سريع الحساب منيع
الحجاب، منحت اهل الطاعة الطاعة ورغبتهم فيها واوجدت فيهم
الاستطاعة واثبتهم عليها وخلقته لهم الجنان وسقتهم فضلا اليها وجعلت
في الاعمال مفضولا وفاضلا وجيها . فالرحمة وموجباتها منك والطاعة و
ثوابها صدرا عنك ومقاليد الجنان كلها بيدك والمبدأ منك والمصير
اليك.

رب فاحمد نفسك عنا لنفسك كما ينبغي لجلال وجهك وكمال
قدسك فاناعن القيام بحق حمدك عاجزون ولعظمة جبروتك خاضعون
واليك فيما منحت اهل قربك راغبون فجد علينا من خزان جودك في
روضات الجنات بما تعلق بها آمال فانك واسع العطاء جزيل النوال.

وصل اللهم اتم صلوة واكملها واشرفها وافضلها واعمها
واشملها على الدليل اليك والمرغب فيما لديك محمد افضل خلقك
اجمعين وعلى آله وصحبه الطيبين الطاهرين صلوة لا يحصيها عدد
ولا يقطعها امد وسلم تسليما كثيرا الى يوم الدين

اللہ جل شانہ نے حضرات انسان کو تمام مخلوقات سے افضل تخلیق کیا اور اپنی
عبادت کرنے کی اس پر ذمہ داری ڈال دی، اس ذمہ داری میں جنات بھی شریک ہیں،
اس مقصد تخلیق کی پاسداری کرتے ہوئے جو انسان اور جنات اللہ تعالیٰ کی عبادت
کریں گے اور دنیا میں رہ کر اس امتحان میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی
رضا کے ساتھ ان کی اجرت اور مزدوری کے طور پر یا ان کے انعام و اکرام کے طور پر
اپنی اس جنت میں داخل فرمائیں گے جس کا تمام انبیاء علیہم السلام وعدہ فرماتے آئے
ہیں، یہ جنت کیا ہے اس کی عظمت و شان اور عجیب و غریب نعمتیں اور اس کی تقدیس
غرض ہر حسن و خوبی کے متعلق قرآن کریم، احادیث رسول اللہ ﷺ اور حضرات اہل
علم قدس اللہ اسرار ہم نے کچھ اجمال اور کچھ وضاحت کے ساتھ نشانہ ہی فرمائی ہے
جس کو ایک کتاب کی شکل میں اکثر کتب اسلام سے ایک طویل عرصہ تک رات دن
ایک کر کے جمع کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے اور یہ دن دیکھنا نصیب ہوا ہے کہ

آج الحمد للہ والصلوٰۃ علی رسول اللہ ہم اس کی تکمیل کی نعمت جلیل سے انتہائی خوشی اور مسرت سے یہ ہدیہ ناظرین اہل اسلام کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس مجموعہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور مجھے اور تمام متعلقین اور قارئین کو اپنی جنت کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقامات پر فائز کرتے ہوئے اپنی تمام جلیل القدر نعمتوں سے مالا مال فرمائیں۔ اب میں اس جنت کے بنانے والی ذات پاک کا نام لیکر حسب توفیق جنت کے متعلق جمع کردہ مضامین کو ہدیہ قارئین و زیب ناظرین کرتا ہوں، آپ اس کتاب کا پوری توجہ سے مطالعہ کر کے جنت میں جانے کی تیاری فرمائیں۔

یا رب صل وسلم مضعفا ابدا
علی النبی کما کانت لک الکلم

معارف الاحادیث

اشہار

سائز 8x27x17 صفحات 2000 چار جلد، ہدیہ
حدیث کی سینکڑوں کتب میں موجود صحیح احادیث کا شاندار مجموعہ، احادیث کے
جملہ مضامین کا انتخاب جو ضروری احکام، فضائل، ترغیب، تہدید، اسرار احکام
شریعت، تزکیہ نفس، سیرت و کردار اور معاشرت کی احادیث وغیرہ پر مشتمل ہیں۔
احادیث کے ترجمہ کے ساتھ ساتھ ان کی تشریح بھی قلم بند کی گئی ہے، اور
احادیث کے ایسے عالمانہ لطائف و معارف تحریر کئے گئے ہیں جن کو پڑھ کر
انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے اور یہ معارف اردو کی حدیث کی کتابوں میں نہیں
ملتے۔ اگر کوئی شخص اس کتاب کا مطالعہ کرے تو اس کی دل کشی کے سبب اس
سے دل نہیں بھرتا۔ مساجد میں سلسلہ درس کیلئے اچھوتی شرح حدیث۔

جنت کی تجارت کیلئے اللہ تعالیٰ کی دعوت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :

ياايها الذين آمنواهل ادلكم على تجارة تنجيكم من عذاب اليم . تؤمنون بالله ورسوله وتجاهدون في سبيل الله باموالكم و انفسكم ذلكم خير لكم ان كنتم تعلمون . يغفر لكم ذنوبكم ويدخلكم جنات تجري من تحتها الانهار ومساكن طيبة في جنات عدن ذلك هو الفوز العظيم

(سورة الصف : آیت ۱۰-۱۱-۱۲)

(ترجمہ) اے ایمان والو! کیا میں تم کو ایسی تجارت (سوداگری) بتاؤں جو تم کو ایک درد ناک عذاب سے بچالے (وہ یہ ہے کہ) تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو، یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو (جب ایسا کرو گے تو) اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تم کو (جنت کے) ایسے باغوں میں داخل کرے گا کہ جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور عمدہ مکانوں میں (داخل کرے گا) جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں (ہے) ہوں گے یہ بڑی کامیابی ہے :

(فائدہ) اس ارشاد میں مؤمنین کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی تجارت کے متعلق بتلایا ہے جو دوزخ سے بچا کر جنت میں لے جانی والی ہے اور وہ ہے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا اللہ کی اطاعت (جہاد وغیرہ) میں اپنے اموال اور نفوس کے ساتھ جہاد کرنا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عذاب سے نجات اور جنت جیسی عظیم دولت مؤمنین مجاہدین نیکوکاروں کو عطاء ہوگی۔ ان آیات میں اسی بات کی ترغیب ہے کہ انسان جنت کے حصول اور دوزخ سے محفوظ ہونے کی تجارت کو اپنا شیوہ بنائے یہی تجارت انسان کو آخرت میں سودمند ہے۔

جنت کی طرف دوڑو :

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وسارعوا الى مغفرة من ربكم وجنة عرضها السموات والارض اعدت

للمتقين (سورة آل عمران / آیت ۱۳۳)

(ترجمہ) اور مغفرت کی طرف دوڑو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے (نصیب) ہو، اور دوڑو جنت کی طرف (یعنی ایسے نیک کام اختیار کرو جس سے پروردگار تمہاری مغفرت کر دیں اور تم کو جنت عنایت ہو، اور وہ جنت ایسی ہے) جس کی وسعت ایسی (تو) ہے (ہی) جیسے سب آسمان اور زمین (اور زیادہ کی نفی نہیں چنانچہ واقع میں زائد ہونا ثابت ہے اور) وہ تیار کی گئی ہے خدا سے ڈرنے والوں کیلئے۔

(فائدہ) اس آیت میں مسلمانوں کو جنت کی ترغیب فرماتے ہوئے اس کی طرف دوڑنے کا حکم دیا گیا ہے اور پرہیزگار ہی جو خدا کے فرمانبردار اور گناہ سے دور رہنے والے ہیں ان کیلئے تیار کی گئی ہے۔ اعمال جنت کی قیمت نہیں ہیں لیکن عادت اللہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسی بندے کو نوازتا ہے جو اعمال صالحہ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جنت کی طرف بلاتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

واللہ یدعو الی دار السلام (سورہ یونس : آیت ۲۵)

(ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ تمہیں جنت کی طرف بلاتا ہے۔

(فائدہ) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں دار السلام سے مراد جنت ہے (۱-)

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ان سیدا بنی دارا واتخذ مأدبة وبعث داعیا فمن اجاب الداعی دخل الدار واکل من المأدبة وارضی السید . فالسید اللہ والدار الاسلام والمأدبة الجنة والداعی محمد ﷺ (۲-)

(ترجمہ) ایک سردار نے ایک گھر بنایا اور ایک دسترخوان لگایا اور ایک داعی کو بھیجا۔

تو جس نے اس داعی کو لبیک کہا وہ اس گھر میں داخل ہو گیا اور دسترخوان سے کھایا اور

سردار کو راضی کیا۔ پس سردار "اللہ تعالیٰ" ہے اور گھر "اسلام" ہے اور دسترخوان

"جنت" ہے اور بلانے والا "محمد" ہے (ﷺ)

۱- صفحہ الجنۃ ابو نعیم (۳۵)

۲- صفحہ الجنۃ ابو نعیم (۳۱)، درمنثور (۳/ ۳۰۵)، تہذیب تاریخ دمشق (۱/ ۲۷۵)

تمہیں کیا معلوم تمہارے لیے کیا کیا انعام چھپا رکھے ہیں

(حدیث) حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں میں جناب رسول اللہ ﷺ کی مجلس مبارک میں حاضر ہوا آپ نے اس میں جنت کی توصیف فرمائی یہاں تک کہ آپ نے اس کے اخیر میں یہ ارشاد فرمایا کہ جنت میں وہ کچھ ہے جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور کسی کان نے نہیں سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گذرا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ تتجافى جنوبهم عن المضاجع يدعون ربهم خوفا وطمعا ومما رزقنهم ينفقون فلا تعلم نفس ما اخفى لهم من قرة اعين جزاء بما كانوا يعملون (سورہ سجدہ: ۱۶-۱۷)

(ترجمہ) ان کے پہلو خواہگا ہوں سے علیحدہ ہوتے ہیں (خواہ فرض عشاء کیلئے یا تہجد کیلئے بھی، اور خالی علیحدہ ہی نہیں ہوتے بلکہ) اس طور پر (علیحدہ ہوتے ہیں) کہ وہ لوگ اپنے رب کو (عذاب کے) خوف اور (جنت کی) امید سے پکارتے ہیں (یعنی ان کو جہنم سے پناہ اور جنت کے حصول کی فکر لگی رہتی ہے) اور ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرتے ہیں۔ سو کسی شخص کو خبر نہیں جو جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں کیلئے خزانہ غیب میں موجود ہے۔ یہ ان کے اعمال (صالحہ) کا صلہ ملا ہے۔

اس آیت میں مسلمانوں کو اعمال صالحہ کے ساتھ جنت کے حصول کی ترغیب فرمائی ہے خصوصاً رات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی ایسی بڑی جزاء بیان فرمائی ہے کہ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تہجد گزاروں اور رات کے وقت اللہ تعالیٰ کیلئے عبادت اور ذکر الہی میں جاگنے والوں کیلئے۔ جنت کے یہ بڑے بڑے انعامات ہیں جیسا کہ حدیث میں وارد ہے کہ قال اللہ تعالیٰ اعددت لعبادی الصالحین مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر قال ابوہریرۃ اقرؤا ان شئتم فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین۔ ۱۔

۱۔ بدور سافرہ ص ۷۷-۷۸۔ العاقبہ ص ۳۱۳ حوالہ بخاری ۶/۳۱۹، ترمذی ۳۲۹۲، احمد ۲/۴۳۸، شرح السنہ ۱۵/۲۰۹، مسلم حدیث ۲۸۲۵، طبرانی کبیر ۶۰۰۲، ۶۰۰۳، حاکم ۲/۴۱۳-۴۱۴، صفحہ الحجۃ ابن ابی الدنیا ص ۱۱، ابن خباز ۱۰/۲۴۰، مجمع الزوائد (۱۰/۴۱۲)، ابن ابی شیبہ (۱۳/۱۰۹)، طبرانی صغیر (۱/۲۶)، مشکوٰۃ (۵۶۱۲)، کنز العمال (۲۳۶۹)، درمثور (۵/۱۷۶)، اتحاف السادۃ (۸/۵۶۷، ۱۰/۵۳۵)، زلم ابن مبارک ۲/۷۷، قرطبی (۱۳/۱۰۴)، ابن جریر (۲۱/۶۶)، ابن کثیر (۶/۳۶۷)، مسند حمید کی (۱۱۳۳)، حلیہ ابو نعیم (۲/۲۶۲)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی کان نے نہیں سنا اور کسی انسان کے دل سے اس کا خیال تک نہیں گذرا۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں اگر چاہو تو (یہ آیت) پڑھ لو (ترجمہ) سو کسی شخص کو خبر نہیں جو جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں کے لئے خزانہ غیب (جنت) میں موجود ہے۔

جنت کا مختصر سا نظارہ :

(حدیث) حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسالتﷺ نے ارشاد فرمایا
 الاہل مشمر للجنة فان الجنة لا خطر لها هي ورب الكعبة نوريتلألا
 وريحانة تهتز وقصر مشيد ونهر مطرد وثمره نضيجة وزوجة حسناء
 جميلة وحلل كثيرة و مقام ابداء في دارسليمة وفاكهة وخضرة
 وحبرة ونعمة في محلة عالية بهية . قالوا نعم يا رسول الله نحن المشمرون
 لها . قال : قولوا ان شاء الله فقال القوم ان شاء الله ۲۔

(ترجمہ) کوئی جنت کی تیاری کیلئے تیار ہے؟ کیونکہ جنت فنا ہونے والی نہیں، رب کعبہ کی قسم! یہ ایسا نور ہے جو لہلہانے والا ہے ایسا پھولوں کا دستہ ہے جو جھوم رہا ہے اور ایسا محل ہے جو بلند و بالا ہے اور ایسی نہر ہے جو جاری رہنے والی ہے۔ ایسا پھل ہے جو پکا ہوا تیار ہے۔ ایسی بیوی ہے جو بہت حسین و جمیل ہے، لباس ہیں جو بڑی تعداد میں ہیں۔ سلامتی کے گھر میں رہنی کی جگہ ہے ہمیشہ کیلئے، میوے ہیں، ہنرہ زار ہے، خوشی ہے، نعمت ہے حسین اور بلند مقامات ہیں، صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں اے اللہ کے رسول! ہم اس کے لئے تیار ہیں فرمایا انشاء اللہ کہہ لو تو صحابہ کرام نے انشاء اللہ کہا۔

۱۔ صفۃ الجنۃ المن الی الدنیا ص ۱۱، صحیح ابن حبان (الاحسان ۱۰/۲۳۸)، البعث والنشور حدیث نمبر ۴۳۳۲، ابن ماجہ ۴۳۳۲، ترغیب وترہیب اصہبانی ۹۷۶۔ درمنثور ۱/۳۶۔ بدور السافرہ ص ۱۶۷۳۔ حدیث ۱۶۷۳۔ ابن ابی داؤد : البعث ۷۲، طبرانی کبیر ۱/۱۶۳، شرح السنہ ۱۵/۲۲۳۔ جی الارواح ص ۳۵۳، الموارد ابن حبان ۲۶۲۰ و صحیح، تفسیر ابن کثیر (۴/۱۱۷)، (۵۶۹/۸)، (۴۰۸/۸)، اتحاف السادہ (۱۰/۵۳۸)

شوقِ جنت میں ایک صحابی کا انتقال

(حدیث) حضرت ابن زیدؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہل اتنی علی الانسان حین من الدھر تلاوت فرمائی یہ جس وقت نازل ہوئی اس وقت آپ ﷺ کے پاس ایک سیاہ قام آدمی بیٹھا تھا جو آپ ﷺ سے سوال کر رہا تھا تو حضرت عمر بن خطابؓ نے اسے فرمایا تمہارے لئے اتنا کافی ہے حضور ﷺ پر بوجھ نہ ہو۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے ابن خطاب اسے چھوڑو۔ فرمایا جب یہ سورت نازل ہوئی اس وقت یہ آدمی آپ ﷺ کے پاس موجود تھا جب آپ ﷺ نے یہ سورۃ اس کے سامنے پڑھی اور جنت کے حالات پر پہنچے تو اس نے ایک دم چیخ ماری جس سے اس کی روح نکل گئی۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے ساتھی (یا تمہارے بھائی) کی روح جنت کے شوق نے نکالی ہے۔ ۱۔

جنت کا طالب جنت کی محنت کرے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ مارأیت مثل الجنة نام طالبها، ولا رأیت مثل النار نام هاربها ۲۔ (ترجمہ) میں نے جنت کی مثال نہیں دیکھی جس کا طالب سو گیا ہے اور نہ دوزخ جیسی (مصیبت اور عذاب) دیکھا ہے جس سے بھاگنے والا بھی سو گیا ہے۔ (فائدہ) اس میں بھی طلبِ جنت کی خوب ترغیب دی گئی ہے۔

جنت کی امید رکھنے والا جنت میں جائے گا

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا انما یدخل الجنة من یرجوها ۳۔

۱۔ التذکرہ فی احوال الموتی وامور الآخرہ قرطبی ص ۳۳۹۔

۲۔ صفۃ الجنة ابو نعیم ص ۵۷ / ج ۱، حلیۃ ۸ / ۸۷، زہد ابن مبارک ص ۷۷، ترمذی ۲۶۰۱، شرح

النہ ۱۳ / ۳۷۲، مسند الشہاب ص ۹۱، نہایہ فی الفتن والملاحم ص ۲ / ۲۹۱۔

۳۔ صفۃ الجنة ابو نعیم ص ج ۱ / ۵۹، حلیۃ ۳ / ۲۲۵، مصنف ابن ابی شیبہ ۱۶۱۹۶، کنز العمال

(۵۸۶۶)، درمنثور (۶ / ۳۱۳)،

(ترجمہ) جنت میں وہی داخل ہوگا جو اس کی امید رکھے گا (لہذا ہم سب مسلمانوں کو اس کا امیدوار رہنا چاہیے)۔

(فائدہ) ایک حدیث میں حضرت انسؓ نے آنحضرت ﷺ سے یہ بیان فرمایا ہے کہ جنت میں اس کے حریص کے سوا کوئی نہیں جائے گا۔ اے اس لئے جنت میں جانے کی خوب خوب حرص کرنی چاہیے۔

جنت پر ایمان لانا فرض ہے

(حدیث) حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ایمان کیا چیز ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔

ان تو من بالله وملائکته وکتابه ورسوله وبالموت وبالبعث من بعد الموت والحساب والجنة والنار والقدر کله۔^۱

(ترجمہ) یہ کہ تو ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، موت پر، موت کے بعد جی اٹھنے پر، حساب و کتاب پر، جنت پر، دوزخ پر اور ہر طرح کی (اچھی اور بری) تقدیر پر۔

(فائدہ) اس حدیث پاک میں دوسرے عقائد کے ساتھ ساتھ جنت کو بھی ایمان کا جز قرار دیا ہے، لہذا جو شخص جنت کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔^۲ نیز قرآن پاک میں یا متواتر احادیث مبارکہ میں جنت اور اس کے احوال کے متعلق جو کچھ موجود ہے وہ بھی ایمان کا جز ہے اس کا انکار بھی کفر ہے، بعض مغربی ذہن رکھنے والے نام نہاد محقق جنت کا اور اس کی بہت سی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں ان کو اپنے ایمان کی فکر کرنی ضروری ہے۔

جنت کے حالات میں جو جو ارشادات قرآن کریم یا احادیث مبارکہ میں وارد ہوئے ہیں احقر نے ان کو یکجا کرنے کی از حد کوشش کی ہے اس مجموعہ میں جنت کی ضروریات ایمان کو بخوبی ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ صحیح مسلم ۱/۳۸، البعث والنشور ۱۱۱، مسند امام احمد ۱/۷۷۲ بلفظ۔

۲۔ شرح عقیدہ طحاویہ ۲/۱۶۱ تا ۱۷۴ طبع مکتبۃ المعارف ریاض۔

جنت اور اہل جنت کی باہمی طلب

اہل جنت کی طلب جنت

جنت والے جنت کی طلب میں اللہ تعالیٰ سے اس طرح سے درخواست کرتے ہیں اور کریں گے جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

(آیت) ربنا و آتنا ما وعدتنا علی رسلک و لاتخزنایوم القیامة انک لاتخلف المیعاد (آل عمران: ۱۹۳-۱۹۴)

(ترجمہ) اے ہمارے پروردگار اور ہم کو وہ چیز (جنت) بھی دیجئے جس کا ہم سے اپنے پیغمبر کی معرفت آپ نے وعدہ فرمایا ہے اور ہم کو قیامت کے روز رسوائی کیجئے یقیناً آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔

جنت طلب کرنے کا انعام

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ما من مسلم یسأل اللہ الجنة ثلاثا الا قال الجنة : اللهم ادخله الجنة . ومن استجار باللہ من النار ثلاثا قالت النار : اللهم اجره من النار۔^۱

(ترجمہ) جو مسلمان بھی اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے اے اللہ اس کو جنت میں داخل فرمادیں اور جو شخص اللہ کے ساتھ دوزخ سے پناہ پکڑے تین مرتبہ، تو دوزخ کہتی ہے اے اللہ اس کو دوزخ سے پناہ دیدے۔

(فائدہ) حضرت ابو ہریرہؓ کی مرفوع حدیث میں ہے جس نے سات مرتبہ یوں کہا

۱۔ حادی الارواح ۱۲۷، ترمذی ۲۵۷۲، نسائی ۵۵۲۱، ابن ماجہ ۴۳۴۰، موارد الظمان ۲۴۲۲،

صفة الجنة ابو نعیم ۱/۹۵، ابن ابی شیبہ ۹۸۵، تہذیب الاشراف ۱/۹۹، مستدرک ۱/۵۳۴، الشریعة

للآجری ص ۳۹۳، صفة الجنة مقدسی ج ۳ ق ۹۰ مخطوط، تاریخ بغداد ۱۱/۳۷۸، مشکاة ۲/۷۶۳،

صفة الجنة ابن کثیر ۱۴۸،

"میں اللہ تعالیٰ سے جنت مانگتا ہوں" تو جنت کہتی ہے اے اللہ اس کو جنت میں داخل کر دیں۔ ۱۔

اور ایک حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے یوں مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ سے جنت کی طلب اور دوزخ سے پناہ بہت زیادہ مانگا کرو کیونکہ یہ دونوں (جنت اور دوزخ) شفاعت بھی کرتی ہیں اور ان کی شفاعت قبول بھی کی جاتی ہے بلاشبہ جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ سے جنت کو بہت زیادہ طلب کرتا ہے تو جنت کہتی ہے اے پروردگار تیرا یہ بندہ آپ سے مجھے طلب کر رہا ہے آپ اس کو مجھ میں سکونت دیدیں اور دوزخ (بھی کہتی ہے اے پروردگار! تیرا یہ بندہ جو مجھ سے تیری پناہ مانگ رہا ہے آپ اس کو پناہ دیدیں)۔ ۲۔

اللہ تعالیٰ کا گراں قدر سامان تجارت

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ مرفوعاً روایت کرتے ہیں (کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا)

من خاف ادلج ومن ادلج بلغ المنزل ألا ان سلعة الله غالية ألا ان سلعة الله الجنة۔ ۱۔

جس نے (منزل آخرت سے دور رہ جانے کا) خوف کیا اس نے رات کو (بھی عبادات کر کے آخرت کا) سفر کیا اور جس نے رات کو سفر کیا وہ (اپنی) منزل (مقصود) تک پہنچ گیا، سن لو اللہ تعالیٰ کا سامان تجارت بہت قیمتی ہے، سن لو اللہ تعالیٰ کا سامان تجارت (جنت) ہے۔

۱۔ مسند ابو داؤد طیالسی ۲۵۷۹، حادی الارواح ۱۲۸، صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۱/۹۸، الکامل ۷/۲۶۳۱،

مجمع الزوائد ۱۰/۱۷۱: وقال رواه البرزازی عن علي، ترغيب وترہيب۔

۲۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۱/۹۹، نہایہ للن کثیر ۲/۵۰۱، حادی الارواح ۱۲۸، مسند الفردوس دیلمی ۲۱۳ بلظہ۔

۳۔ ترمذی حدیث ۲۴۵۰، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ۱۴۹، مستدرک (۴/۳۰۸)، مشکوٰۃ (۵۳۴۸)،

اتحاف (۸/۴۴۱، ۱۰/۱۷۹، ۲۵۹، درمنثور (۱/۳۷۷) ترغيب وترہيب (۴/۲۶۲) حلیہ ابو

نعیم ۸/۲۷۷، تفسیر ابن کثیر ۷/۴۸۱۔

حتی المقدور جنت کی طلب کرو

(حدیث) جناب کلیب بن جریرؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا اطلبوا الجنة جهد کم واهربوا من النار جهد کم فان الجنة لا ینام طالبها وان النار لا ینام هاربها، وان الآخرة الیوم محفوفة بالمکارة وان الدنیا محفوفة باللذات والشهوات فلا تلہینکم عن الآخرة۔ ۱۔ (ترجمہ) جنت کو اپنی پوری کوشش کر کے (یعنی نیک اعمال کے ساتھ) طلب کرو، اور دوزخ سے اپنی پوری کوشش کے ساتھ (یعنی گناہوں سے بچ کر) بھاگو، کیونکہ جنت کے طالب کو سونا (یعنی غافل نہیں ہونا) چاہیے اور دوزخ سے بھاگنے والے کو بھی سونا (یعنی گناہ کے وقت دوزخ کو بھولنا) نہیں چاہیے۔ بلاشبہ آخرت (جنت) آج (دنیا میں نفس و شیطان کی) ناپسندیدہ چیزوں (پر عمل کرنے) میں پوشیدہ کی گئی ہے، اور دنیا لذتوں اور خواہشوں کا گہوارہ ہے خبردار یہ تمہیں آخرت سے غافل نہ کر دے۔

خدا کا واسطہ دے کر صرف جنت مانگو

(حدیث) حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لا یسأل بوجه الله الا الجنة۔ ۲۔

(ترجمہ) اللہ کا واسطہ دے کر کوئی شے نہ مانگی جائے سوائے جنت کے۔ (فائدہ) اس سے قارئین خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جنت کتنا قیمتی چیز ہے جس کو ہم نے دنیا کی خواہشات میں ضائع کرنا شروع کیا ہوا ہے۔ علامہ سخاوی فرماتے ہیں اس حدیث میں تنزیہی ہے (یعنی اور نعمتیں بھی مانگ سکتا ہے)

۱۔ ابو بکر الشافعی، حادی الارواح ص ۱۳۰، نہایہ ابن کثیر ۲/ ۵۰۲، طبرانی کبیر ۱۹/ ۲۰۰،

۲۔ سنن ابو داؤد حدیث ۱۶۷۲، دیلمی حدیث ۹۸۶، المقاصد الحسنہ ۱۳۲۳، حادی الارواح

۱۲۹، صفۃ الجنة لابن کثیر ۱۳۹، بحوالہ بزار و ابو داؤد، فیض القدر شرح الجامع الصغیر (۶/ ۲۵۱) مشکوٰۃ

حدیث (۱۹۴۴)، کتاب الاذکار للہیوکی (۳۲۹)

دو بڑی چیزوں کو مت بھولو

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا

لَا تَنْسُوا الْعَظِيمَتَيْنِ . قُلْنَا وَمَا الْعَظِيمَتَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ۔ ۱۔
(ترجمہ) تم دو عظیم چیزوں کو مت بھولنا۔ ہم (صحابہ) نے عرض کیا کونسی دو عظیم چیزیں یا رسول اللہ؟ آپ نے ارشاد فرمایا جنت اور دوزخ کو۔

جنت اور دوزخ کا مطالبہ

(حدیث) حضرت عبدالملک بن ابی بشیر مرفوعاً روایت کرتے ہیں (کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا)

مَا مِنْ يَوْمٍ إِلَّا وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ تَسْأَلَانِ فَيَقُولُ الْجَنَّةُ يَا رَبِّ قَدْ طَابَتْ ثَمَارِي وَاطْرَدَتْ أَنْهَارِي وَاشْتَقْتُ أَوْلِيَائِي . فَعَجَلَ إِلَيَّ أَهْلِي ۲۔
(ترجمہ) کوئی دن نہیں گذرتا مگر جنت اور دوزخ دونوں سوال کرتی ہیں جنت کہتی ہے اے میرے پروردگار! میرے پھل تیار ہو چکے میری نہریں جاری ہو چکیں، میں اپنے مکینوں کی مشتاق ہوں پس میرے اندر رہنے والوں کو جلدی سے بھیج دیجئے۔

کلثوم بن عیاض کا وعظ

امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ حضرت کلثوم بن عیاض قشیریؒ نے ہشام بن عبدالملک (بادشاہ) کے زمانہ میں دمشق کے منبر پر کھڑے ہو کر یہ کہا تھا "جو شخص (اپنے نفس کی خواہشات کو چھوڑ کر) اللہ تعالیٰ (کے احکام کو) برتری دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کو برتری عطاء کرتے ہیں، اس بندہ پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے جس نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کے ساتھ اس کی اطاعت گزاری میں مدد حاصل کی اور اس نعمت سے گناہ پر مدد نہ پکڑی، کیونکہ جنتی پر کوئی وقت ایسا نہیں آئے گا مگر اس میں نعمت کا مزید اضافہ ہو جاتا

۱۔ ابو یعلیٰ موصلی کما فی الکافی والاسماء للذوالحجۃ ۲ / ۱۶۳، ترغیب و ترہیب ۴ / ۵۷، صفحہ الجنت ابو نعیم

۱ / ۹۴، النہایہ لابن کثیر ۲ / ۵۰۲، التاریخ الکبیر بخاری ۱ / ۴۱۷، حادی الارواح ۱۳۰۔

۲۔ حادی الارواح ۶۴، ۱۳۰، صفحہ الجنت ابو نعیم ۱ / ۱۲۲،

جائے گا۔ جس کو وہ صاحب نعمت جانتا بھی نہیں ہو گا، اسی طرح عذاب والے پر کوئی گھڑی ایسی نہیں آئے گی کہ وہ بھی عذاب کو نیا سمجھے گا اور اس کو نہیں جانتا ہو گا۔
(فائدہ) یہ کلثوم بن عیاض ہشام بن عبد الملک کے زمانہ میں متولی رہے پھر ان کو ہشام نے مغرب میں جہاد پر روانہ کیا اور وہیں شہید ہو گئے۔ ۱۷

اکابر کی ایک جماعت کا عمل

حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ اکابر سلف کی ایک جماعت اللہ تعالیٰ سے جنت طلب نہیں کرتی تھی بلکہ وہ یہ کہتی تھی "ہمیں اتنا کافی ہے کہ وہ ہمیں دوزخ سے نجات دیدے" انہیں حضرات میں سے ایک حضرت ابو الصہباء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں انہوں نے ایک رات سحری تک نماز پڑھی پھر اپنے ہاتھ اٹھائے اور کہا "اے اللہ مجھے دوزخ سے بچا کیا میرے جیسا جرات کر سکتا ہے کہ وہ آپ سے جنت کی طلب کرے۔

انہی حضرات میں سے ایک حضرت عطاء سلمیٰؒ بھی ہیں یہ بھی جنت کا سوال نہیں کرتے تھے، ان سے حضرت صالح المرئیؒ نے عرض کیا کہ مجھے حضرت ابان نے حضرت انس (ابن مالکؓ) سے حدیث بیان کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ وسلم نے ارشاد فرمایا
يقول الله عز وجل انظروا في ديوان عبدی فمن رايتموه سالني الجنة اعطيته
ومن استعاذني من النار اعذته۔ ۲۰

(ترجمہ) (قیامت کے دن) اللہ عز وجل (فرشتوں سے) ارشاد فرمائیں گے میرے بندے کے اعمال نامہ میں دیکھو، پس جس کو تم دیکھو کہ اس نے مجھ سے جنت طلب کی ہے تو میں اس کو جنت عطاء کروں گا اور جس نے میرے ساتھ دوزخ سے پناہ مانگی ہے میں اس کو پناہ دوں گا۔

تو حضرت عطاء نے جواب دیا مجھے تو اتنا کافی ہے کہ وہ مجھے دوزخ سے بچالے۔ ۲۱

۱۷ صفحہ الجنۃ لابن کثیر ۱۵۰ احوالہ ابن عساکر۔

۲۰ حلیۃ الاولیاء ۶ / ۵۵ - ۵۶ - ۲۲۶، صفحہ الجنۃ ابو نعیم ۱ / ۱۰۰، اتحافات سنہ (۸۶)

۲۱ حادی الارواح ص ۱۲۹۔

(تنبیہ) یہ بعض اکابر کے خاص احوال ہیں جن پر خوف غالب تھا ورنہ حکم وہی ہے جو آپ اوپر کی احادیث میں پڑھ آئے ہیں کہ جنت کو بھی طلب کرنا ہے اور دوزخ سے پناہ بھی مانگنی ہے اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰت والتسلیمات کا یہ طریقہ نقل فرمایا ہے۔

انہم کانوا یسارعون فی الخیرات ویدعوننا رغبا ورہبا وکانوا لنا خاشعین
(الانبیاء آیت ۹۰)

یہ (انبیاء کرام علیہم السلام) نیک کاموں میں دوڑتے تھے اور (جنت کی) امید اور (دوزخ کے) خوف کے ساتھ ہماری عبادت کیا کرتے تھے اور ہمارے سامنے دب کر رہتے تھے۔

جنت کو تین حضرات کا شوق ہے

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اشتاقت الجنة الی علی وعمار و سلمان۔^۱
جنت حضرت علی حضرت عمار (بن یاسر) اور حضرت سلمان (فارسؓ) کا شوق رکھتی ہے۔

۱۔ ابو نعیم صفۃ الجنۃ ۱/ ۱۲۰، سنن ترمذی حدیث ۳۷۹۷ و حسنہ، حاکم ۳/ ۱۳۷، ابن حبان فی الجرح و حین ۱/ ۱۲۱ عن ابی یعلیٰ، علل متناہیہ ابن الجوزی ۱/ ۲۸۳، کامل ابن عدی ۲/ ۷۲۸، مجمع الزوائد ۹/ ۳۳۳، مشکوٰۃ الالبانی ۳/ ۱۷۵۶، صحیح الجامع الصغیر ۲/ ۷۵۷، بزار ۲۵۲۳،

جنت نفس کے ناپسندیدہ اعمال کے پیچھے چھپی ہوئی ہے

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
حفت الجنة بالمكاره وحفت النار بالشهوات۔ ۱۔
جنت نفس کی ناپسندیدہ چیزوں کے پیچھے چھپائی گئی ہے اور دوزخ خواہشات اور لذات
نفس کے پیچھے چھپائی گئی ہے۔

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
لما خلق الله الجنة والنار ارسل جبريل فقال انظر اليها والى ما اعددت فيها
لاهلها فجاء فنظر اليها والى ما اعد الله لاهلها فيها . فرجع اليه فقال
وعزتك لا يسمع بها احد الا دخلها فامر بها فحجبت بالمكاره قال ارجع
اليها فانظر اليها والى ما اعددت لاهلها قال فرجع فاذا هي قد حجبت
بالمكاره فرجع اليه فقال و عزتك لقد خشيت ان لا يدخلها احد قال
اذهب الى النار فانظر اليها والى ما اعددت لاهلها فيها فجاء فنظر اليها
والى ما اعد الله لاهلها فيها فاذا هي يركب بعضها بعضا فرجع فقال وعزتك
لا يسمع بها احد فيدخلها فامر بها فحفت بالشهوات فرجع اليه فقال
وعزتك لقد خشيت ان لا ينجو منها احد الا دخلها۔ ۲۔

(ترجمہ) جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا تو جبریل علیہ السلام کو بھیجا اور فرمایا
تم جنت کو دیکھو اور جو نعمتیں میں نے اس میں جنت والوں کیلئے تیار کی ہیں ان کو دیکھو تو
وہ آئے اور جنت کو دیکھا اور ان کو نعمتوں کو جن کو اللہ تعالیٰ نے جنت والوں کیلئے جنت

۱۔ مسند احمد ۳ / ۱۵۳ / ۲، ۳۸۰، مسلم حدیث ۲۸۲۲، ترمذی حدیث ۲۵۵۹، تذکرہ فی احوال
الموتی امور الآخرہ ۳۵۹ حوالہ مسلم و بخاری۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۱ / ۶۸، دارمی ۲۸۴۶، ۲ / ۲۴۵،
شرح السنۃ بغوی ۴۱۱۳، تاریخ بغداد ۸ / ۱۸۴، اتحاف السادہ (۸ / ۶۲۶)،

۲۔ مسند احمد ۲ / ۳۳۲ - ۳۳۳، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ۱۵۲، ابو داؤد (۴ / ۷۳۴)، ترمذی (۲۵۶۰)،
نسائی ۷ / ۳، حاکم ۱ / ۲۷، بدور السافرہ حدیث ۷ / ۱۶۵، البعث والنشور شہبختی (حدیث ۱۸۵)،
ترغیب (۴ / ۴۶۳)، فتح الباری (۱۱ / ۳۲۰)۔

میں تیار کیا تھا دیکھا تو اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ گئے اور عرض کیا مجھے آپ کے غلبہ کی قسم جو شخص بھی اس کا سنے گا وہ ضرور اس میں داخل ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے جنت کو حکم کیا تو وہ (نفس کے) ناپسندیدہ اعمال (یعنی وہ اعمال جن کے کرنے سے نفس انسانی کو کوفت ہوتی ہے) میں چھپ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے (حضرت جبریل علیہ السلام) فرمایا اب اس کے پاس پھر جائے اور اس کو دیکھئے اور جو کچھ (تکالیف) اس کے رہنے والوں کیلئے تیار کی ہیں ان کو دیکھئے حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جبریل پھر گئے (اور دیکھا) تو وہ ناپسندیدہ کاموں میں چھپی ہوئی تھی تو وہ واپس اللہ میاں کے پاس لوٹ آئے اور عرض کیا مجھے آپ کی عزت کی قسم اب تو میں ڈرتا ہوں کہ اس میں کوئی ایک بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دوزخ کی طرف جائے اور اس کو (بھی) دیکھئے اور جو کچھ میں نے دوزخیوں کیلئے دوزخ میں تیار کیا ہے (اس کو بھی دیکھئے) تو انہوں نے اس کو دیکھا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے دوزخ والوں کیلئے تیار کیا تھا دوزخ میں اس کو بھی دیکھا تو وہ ایسی نظر آئی کہ اس کا ایک حصہ دوسرے پر بڑھ چڑھ رہا تھا تو یہ واپس آئے اور عرض کیا مجھے آپ کے غلبہ کی قسم جو بھی اس کا سنے گا اس میں داخل نہیں ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم دیا تو وہ خواہشات اور شہوات میں پوشیدہ ہو گئی پھر جب جبریل نے اس کی طرف پلٹ کر دیکھا تو عرض کیا مجھے آپ کے غلبہ کی قسم مجھے پکا خوف ہے کہ اس سے کوئی بھی نجات نہیں پاسکے گا ہر ایک اس میں داخل ہوگا۔

(فائدہ) واقعی جنت اور دوزخ کی صورت حال ایسی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے ایسے حضرات ایسے بھی پیدا فرمائے ہیں جو اللہ کے فضل و توفیق سے جنت والے اعمال کر کے دوزخ والے اعمال سے بچ کر جنت میں پہنچیں گے اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت میں اعلیٰ درجات پر فائز فرمائیں۔ آمین۔

جنت اور دوزخ میں زیادہ تر کون سے اعمال لے جائیں گے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اکثر ما یلج بہ الانسان النار الا جوفان الفرج والفم . و اکثر ما یلج بہ الانسان الجنة تقوی اللہ عز وجل وحسن الخلق ۔ ۱۔

(ترجمہ) سب سے زیادہ جو چیز انسان کو دوزخ میں لے جائے گی وہ دو جوف ہیں (۱) شر مرگاہ (۲) مونہ۔ اور زیادہ تر جو چیز انسان کو جنت میں لے جائے گی وہ (۱) اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرنا اور (۲) حسن خلق کا برتاؤ کرنا ہے۔

(فائدہ) یہ بات ظاہر ہے کہ دوزخ میں لے جانے والے جتنے کام ہیں ان کو انسان آسانی سے بغیر کسی پس و پیش کے کر لیتا ہے۔ لیکن جب کسی نیک کام کی باری آتی ہے تو اس کا کرنا نفس سرکش کو بہت ناگوار لگتا ہے اور سستی اور کاہلی سے بھی آدمی اپنی آخرت تباہ کر لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دین کی کامل اتباع کی توفیق نصیب کریں آمین۔

جنت کے مستحق حضرات کے خصائل

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وسارعوا الی مغفرة من ربکم وجنة عرضها السماوات والارض اعدت للمتقين الذین ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین . والذین اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبهم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما فعلوا وهم یعلمون اولئک جزاؤهم مغفرة من ربهم وجنات تجری من تحتها الانهار خالدين فیها ونعم اجر العاملین) (آل عمران : ۱۳۳-۱۳۶)

اور دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف، اور (دوڑو) جنت کی طرف (یعنی ایسے نیک کام اختیار کرو جس سے پروردگار تمہاری مغفرت کر دے اور تمہیں جنت عنایت کر دے وہ جنت ایسی ہے) جس کی وسعت ایسی (تو) ہے (ہی) جیسے سب آسمان وزمین (اور زیادہ کی نفی نہیں چنانچہ واقع میں زائد ہونا ثابت بھی ہے اور) وہ تیار کی گئی ہے خدا سے ڈرنے والوں کیلئے یہ ایسے لوگ (ہیں) جو کہ (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں فراغت میں بھی اور تنگی میں بھی، اور غصہ کو ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں (کی تقصیرات) سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے نیکو کاروں کو محبوب رکھتا ہے اور (ان مذکورین کے اعتبار سے دوسرے درجہ کے مسلمان) ایسے لوگ (ہیں) کہ جب کوئی ایسا کام کر گزرتے ہیں جس میں دوسروں پر زیادتی ہو یا (کوئی گناہ کر کے خاص) اپنی ذات کا نقصان کرتے ہیں تو (فورا) اللہ تعالیٰ (کی عظمت اور عذاب) کو یاد کر لیتے ہیں، پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں (اہل حقوق بندوں سے بھی اور اللہ تعالیٰ سے بھی) اور وہ لوگ اپنے فعل (بد) پر اصرار نہیں کرتے اور وہ (ان باتوں کو) جانتے بھی ہیں (کہ ہم نے فلاں گناہ کیا ہے اس کی توبہ ضروری ہے) ان لوگوں کی جزاء بخشش ہے ان کے رب کی طرف سے اور (بہشت کے) ایسے باغ ہیں کہ ان کے (درختوں اور مکانوں کے) نیچے سے نہریں چلتی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہوں گے اور (یہ) اچھا حق الخدمت ہے ان کام کرنے والوں کا (وہ کام استغفار اور حسن اعتقاد

ہے اور استغفار کا نتیجہ آئندہ اطاعت کی پابندی ہے، جس پر عدم اصرار دلالت کر رہا ہے)

خلاصہ یہ کہ جنت میں نیک لوگوں کا داخلہ ہو گا جو مؤمن بھی ہوں اور مسلمان بھی۔ جو لوگ کافر ہو کر فوت ہوں گے وہ اپنے اچھے کاموں کا بدلہ دنیا میں ہی وصول کر کے فوت ہوں گے ان کیلئے آخرت میں ان کے نیک کاموں کا کوئی اجر و ثواب نہیں ملے گا۔
جنت دنیا کی تمام تکالیف بھلا دے گی

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یوتی باشد المؤمنین ضرا فی الدنيا فیقال اغمسوہ غمسۃ فی الجنة . قال فیغمس غمسۃ فی الجنة فیقال هل رایت ضرا قط فیقول لا ۔ ۱۔
 (ترجمہ) روز قیامت دنیا میں سب مسلمانوں سے زیادہ دکھیارے کو پیش کیا جائے گا اور اس کیلئے حکم ہو گا کہ اس کو جنت میں ایک مرتبہ گھما دو، چنانچہ اس کو ایک مرتبہ جنت میں گھمایا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا کیا تو نے (دنیا، قبر وغیرہ میں) کبھی کوئی تکلیف دیکھی تھی؟ تو وہ (جنت کو دیکھنے سے اپنے تمام دکھ تکالیف بھول جائے گا اور) کہے گا کبھی نہیں۔

جنت کی نعمت کے مقابلہ میں مؤمن کے دنیاوی دکھ کوئی حیثیت نہیں رکھتے

حضرت موسیٰ علیہ السلام یا کسی اور نبی نے عرض کیا اے باری تعالیٰ! یہ آپ کی طرف سے کیا ہے؟ آپ کے دوست زمین میں جان کے خوف میں رہتے ہیں (بھوکے رہتے ہیں) قتل ہوتے ہیں، سولی چڑھائے جاتے ہیں، ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے جاتے ہیں، ان کو کھانے پینے کو کچھ نہیں ملتا اور اسی طرح سے ان پر بہت سی مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹے رہتے ہیں جبکہ آپ کے دشمن زمین پر امن میں ہیں نہ وہ قتل ہوتے ہیں، نہ سولی چڑھتے ہیں، نہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے جاتے ہیں اور جو چاہتے ہیں کھاتے ہیں اور جو چاہتے ہیں پیتے ہیں اور اس طرح دیگر ناز و نعم میں پلتے ہیں؟

۱۔ صفۃ الجنة ابو نعیم ۱/ ۲۱، مسند احمد ۳/ ۲۰۳، ۲۵۳، مسلم ۷/ ۲۸۰، کنز ماجہ ۲/ ۲۳۲، شرح السنۃ

۲۳۰۴، مصنف ابن ابی شیبہ ۱۳/ ۲۳۸، کتاب الزہد ابن مبارک ۶۶۲۔

اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا تم میرے اس بندہ کو جنت کی طرف لے چلو تاکہ یہ ان نعمتوں کو دیکھے کہ ان جیسی کبھی نہیں دیکھی گئیں یہ سامنے چنے ہوئے آنخورے دیکھے، برابر مجھے ہوئے غالیچے دیکھے اور جگہ جگہ پھیلے ہوئے منہل کے نہالچے دیکھے، حور عین دیکھے، پھلوں کو دیکھے اور ایسے خدمتگاروں کو دیکھے گویا کہ وہ موتی کے دانے ہیں غلاف کے اندر۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جب میرے بندوں کی آخری منزل یہ ہو ان کو دنیا کے دکھ کیا تکلیف پہنچائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا (اب) میرے (اس) بندے کو (باہر سے دوزخ) کی سیر کرانے کیلئے لے چلو تو ان کو دوزخ کی طرف لایا گیا تو اس کے سامنے دوزخ سے ایک گردن نکلی (جس کو دیکھ کر) یہ بندہ بے ہوش ہو گیا۔ پھر جب ہوش آیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو کچھ میں نے اپنے دشمنوں کو دنیا میں دیا ہے اس سے ان کو کوئی نفع نہ ہو گا جب ان کا انجام یہ ہو؟ تو اس اللہ کے بندہ نے عرض کیا (بالکل اس کافر کو دنیا کی نعمتوں کا) کوئی (فائدہ) نہیں ۱۔

عظمتِ جنت

(حدیث) حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

لا یسنل بوجه اللہ الا الجنة - ۲

اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیکر صرف جنت کا سوال کیا جائے۔
(فائدہ) اللہ تعالیٰ کی ذات اتنی عظمتوں اور شان والی ہے جس کا کوئی حد و حساب نہیں اس کا واسطہ دیکر چھوٹی موٹی چیز مانگنے سے حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ ہاں اگر آپ کو اس واسطہ سے سوال کرنا ہے تو پھر اس کے واسطہ سے جنت مانگی جائے۔ اس حدیث سے جنت کی عظمت کا پتہ چلتا ہے۔

(نوٹ) اس حدیث میں نہی تنزیہی ہے اللہ کا واسطہ دیکر دوسری نعمتیں اور عذاب سے پناہ بھی مانگنا جائز ہے (مستفاد از قول علامہ سخاوی)

۱۔ صفحہ الجنۃ ابو نعیم ۱/ ۶۵-۶۶، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث ۱۵۸۵۵ (۱۱۵/۱۳)

۲۔ حادی الارواح ۳۵۳ حوالہ ابو داؤد شریف (باب کراہیۃ المسئلۃ کتاب الزکاة حدیث نمبر ۱۶۷۱)

مشکوٰۃ ۱۹۳۳، کنز العمال ۱۶۷۳۱، اذکار نووی ۳۲۹

جنت کی معمولی سی جھلک بھی کیا ہے

(حدیث) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

لو ان ما يقل ظفر ممافی الجنة بدا لتزخرفت له ما بین خوافق السماوات والارض، ۱۔

جتنا (ایک قطرہ) کوئی ناخن (کسی چیز میں ڈوب کر) اٹھاتا ہے اتنا ہی جنت سے ظاہر ہو جائے تو اس کی وجہ سے تمام آسمان اور زمین کے کنارے جگمگا اٹھیں۔

ایک کوڑے جتنا جنت کا حصہ دینا و ما فیہا سے بہتر ہے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا موضع سوط احد کم فی الجنة خیر من الدنيا و ما فیہا۔ ۲۔
(ترجمہ) تمہارے کوڑے کی مقدار جتنا جنت کا حصہ دینا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

۱۔ ترمذی ۲۵۲۸، احمد ۱/۱۶۹، ۱۷۱، زوائد زہد ابن مبارک ۴۱۶، شرح السنہ ۷/۳۳۷، حادی الارواح ۳۵۴ واللفظ لہ، نہایہ الن کثیر ۲/۴۴۲، صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا ۲۸۲ صفۃ الجنة ابو نعیم ۲/۱۱۵، مشکوٰۃ (۵۶۳/۷)، اتحاف (۵۴۳/۱۰)، ترغیب (۵۵۸/۴)، درمثور (۱/۳۷)۔
۲۔ ترمذی (۳۲۹۲)، سنن دارمی (۲۸۲۳)، مسند احمد (۴۳۸/۲ - ۴۸۲/۲)، ابن ابی شیبہ (۱۵۸۲۱) ۱۳/۱۰۱، (۱۰۸۶۷) ۱۳/۱۲۲، حاکم ۲/۲۹۹، شرح السنہ ۱۵/۲۰۹ (۴۳۷۲)، عبد الرزاق (۴۲۱/۱۱)، تاریخ و اسناد لکھنؤ ص ۱۴۳، الکافی دولانی ۲/۱۰۳۔ سل بن سعد روی عنہ البخاری (۲۸۶۲، ۳۲۵۰)، (۶۴۵)، و مسلم (۱۸۸۱) والترمذی (۱۶۴۸) و ابن ماجہ (۴۳۳۰) و احمد (۴۳۳/۳، ۴۳۴)، ۵/۳۳۰، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹) و مسند حمیدی (۹۳۰) و شرح السنہ (۲۶۱۵) ۱۰/۳۵۱ و طبرانی کبیر (۵۷۲۸، ۵۷۵۳، ۵۷۷۸، ۵۸۳۵، ۵۸۳۶، ۵۸۶۱، ۵۸۸۶، ۵۹۱۷، ۵۹۵۹، ۵۷۱۶) و سنن سعید بن منصور (۲۳۷۸) و معجم شیوخ ابن بیع صید لوی (۲۷۲) و نسائی ۶/۵ و ابن ابی شیبہ ۵/۲۸۴ و سنن دارمی، و احمد (۳۳۵/۵)، صفۃ الجنة مقدسی (مخطوط ج ۳/ق ۸۰) و زوائد ابن حبان (۲۶۲۹) و تاریخ جرجان ص ۱۴۶ فی ترجمۃ ابی سعید اسماعیل بن سعید بن عبد الواسع الخیاط و مجمع زوائد (۴۱۵/۱۰)، حلیۃ الاولیاء (۱۰۸/۴)، فیض القدیر (۲۶۶/۵) و عن انس بن مالک فی کبر تاریخ الکبیر للبخاری (۲۹۱/۲/۲) و ابن حبان فی المجز و حین ۱/۳۶۷ و ابن عدی فی الکامل ۲/۱۳۴۱، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹، ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، ۲۱۸۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۵، ۲۱۸۶، ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۰، ۲۱۹۱، ۲۱۹۲، ۲۱۹۳، ۲۱۹۴، ۲۱۹۵، ۲۱۹۶، ۲۱۹۷، ۲۱۹۸، ۲۱۹۹، ۲۲۰۰، ۲۲۰۱، ۲۲۰۲، ۲۲۰۳، ۲۲۰۴، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، ۲۲۰۷، ۲۲۰۸، ۲۲۰۹، ۲۲۱۰، ۲۲۱۱، ۲۲۱۲، ۲۲۱۳، ۲۲۱۴، ۲۲۱۵، ۲۲۱۶، ۲۲۱۷، ۲۲۱۸، ۲۲۱۹، ۲۲۲۰، ۲۲۲۱، ۲۲۲۲، ۲۲۲۳، ۲۲۲۴، ۲۲۲۵، ۲۲۲۶، ۲۲۲۷، ۲۲۲۸، ۲۲۲۹، ۲۲۳۰، ۲۲۳۱، ۲۲۳۲، ۲۲۳۳، ۲۲۳۴، ۲۲۳۵، ۲۲۳۶، ۲۲۳۷، ۲۲۳۸، ۲۲۳۹، ۲۲۴۰، ۲۲۴۱، ۲۲۴۲، ۲۲۴۳، ۲۲۴۴، ۲۲۴۵، ۲۲۴۶، ۲۲۴۷، ۲۲۴۸، ۲۲۴۹، ۲۲۵۰، ۲۲۵۱، ۲۲۵۲، ۲۲۵۳، ۲۲۵۴، ۲۲۵۵، ۲۲۵۶، ۲۲۵۷، ۲۲۵۸، ۲۲۵۹، ۲۲۶۰، ۲۲۶۱، ۲۲۶۲، ۲۲۶۳، ۲۲۶۴، ۲۲۶۵، ۲۲۶۶، ۲۲۶۷، ۲۲۶۸، ۲۲۶۹، ۲۲۷۰، ۲۲۷۱، ۲۲۷۲، ۲۲۷۳، ۲۲۷۴، ۲۲۷۵، ۲۲۷۶، ۲۲۷۷، ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، ۲۲۸۰، ۲۲۸۱، ۲۲۸۲، ۲۲۸۳، ۲۲۸۴، ۲۲۸۵، ۲۲۸۶، ۲۲۸۷، ۲۲۸۸، ۲۲۸۹، ۲۲۹۰، ۲۲۹۱، ۲۲۹۲، ۲۲۹۳، ۲۲۹۴، ۲۲۹۵، ۲۲۹۶، ۲۲۹۷، ۲۲۹۸، ۲۲۹۹، ۲۳۰۰، ۲۳۰۱، ۲۳۰۲، ۲۳۰۳، ۲۳۰۴، ۲۳۰۵، ۲۳۰۶، ۲۳۰۷، ۲۳۰۸، ۲۳۰۹، ۲۳۱۰، ۲۳۱۱، ۲۳۱۲، ۲۳۱۳، ۲۳۱۴، ۲۳۱۵، ۲۳۱۶، ۲۳۱۷، ۲۳۱۸، ۲۳۱۹، ۲۳۲۰، ۲۳۲۱، ۲۳۲۲، ۲۳۲۳، ۲۳۲۴، ۲۳۲۵، ۲۳۲۶، ۲۳۲۷، ۲۳۲۸، ۲۳۲۹، ۲۳۳۰، ۲۳۳۱، ۲۳۳۲، ۲۳۳۳، ۲۳۳۴، ۲۳۳۵، ۲۳۳۶، ۲۳۳۷، ۲۳۳۸، ۲۳۳۹، ۲۳۴۰، ۲۳۴۱، ۲۳۴۲، ۲۳۴۳، ۲۳۴۴، ۲۳۴۵، ۲۳۴۶، ۲۳۴۷، ۲۳۴۸، ۲۳۴۹، ۲۳۵۰، ۲۳۵۱، ۲۳۵۲، ۲۳۵۳، ۲۳۵۴، ۲۳۵۵، ۲۳۵۶، ۲۳۵۷، ۲۳۵۸، ۲۳۵۹، ۲۳۶۰، ۲۳۶۱، ۲۳۶۲، ۲۳۶۳، ۲۳۶۴، ۲۳۶۵، ۲۳۶۶، ۲۳۶۷، ۲۳۶۸، ۲۳۶۹، ۲۳۷۰، ۲۳۷۱، ۲۳۷۲، ۲۳۷۳، ۲۳۷۴، ۲۳۷۵، ۲۳۷۶، ۲۳۷۷، ۲۳۷۸، ۲۳۷۹، ۲۳۸۰، ۲۳۸۱، ۲۳۸۲، ۲۳۸۳، ۲۳۸۴، ۲۳۸۵، ۲۳۸۶، ۲۳۸۷، ۲۳۸۸، ۲۳۸۹، ۲۳۹۰، ۲۳۹۱، ۲۳۹۲، ۲۳۹۳، ۲۳۹۴، ۲۳۹۵، ۲۳۹۶، ۲۳۹۷، ۲۳۹۸، ۲۳۹۹، ۲۴۰۰، ۲۴۰۱، ۲۴۰۲، ۲۴۰۳، ۲۴۰۴، ۲۴۰۵، ۲۴۰۶، ۲۴۰۷، ۲۴۰۸، ۲۴۰۹، ۲۴۱۰، ۲۴۱۱، ۲۴۱۲، ۲۴۱۳، ۲۴۱۴، ۲۴۱۵، ۲۴۱۶، ۲۴۱۷، ۲۴۱۸، ۲۴۱۹، ۲۴۲۰، ۲۴۲۱، ۲۴۲۲، ۲۴۲۳، ۲۴۲۴، ۲۴۲۵، ۲۴۲۶، ۲۴۲۷، ۲۴۲۸، ۲۴۲۹، ۲۴۳۰، ۲۴۳۱، ۲۴۳۲، ۲۴۳۳، ۲۴۳۴، ۲۴۳۵، ۲۴۳۶، ۲۴۳۷، ۲۴۳۸، ۲۴۳۹، ۲۴۴۰، ۲۴۴۱، ۲۴۴۲، ۲۴۴۳، ۲۴۴۴، ۲۴۴۵، ۲۴۴۶، ۲۴۴۷، ۲۴۴۸، ۲۴۴۹، ۲۴۵۰، ۲۴۵۱، ۲۴۵۲، ۲۴۵۳، ۲۴۵۴، ۲۴۵۵، ۲۴۵۶، ۲۴۵۷، ۲۴۵۸، ۲۴۵۹، ۲۴۶۰، ۲۴۶۱، ۲۴۶۲، ۲۴۶۳، ۲۴۶۴، ۲۴۶۵، ۲۴۶۶، ۲۴۶۷، ۲۴۶۸، ۲۴۶

خلاصہ

حافظ ابن القیم الجوزیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنت کی صفات اور خوبیوں کو سامنے رکھ کر بطور ترغیب اور شوق دلانے کے جنت کی کچھ اس طرح سے عکس بندی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

ایسے عظیم الشان گھر کی عظمت کے کیا پوچھنے جس کو اللہ تعالیٰ نے بذات خود اپنے دست مبارک سے بنایا ہو اور اپنے محبوبان اور عشاق کا مستقر ٹھہرایا ہو۔ اس کو اپنی رحمت، شان اور رضا مندی سے پر کیا ہو، اس کی نعمتوں کو عظیم کامیابی قرار دیا ہو۔ اس کی بادشاہی کو ملک کبیر بنایا ہو، اس میں خوبیوں کو کامل طور پر مخصوص کر دیا ہو اس کو ہر قسم کے عیب، آفت اور نقصان سے پاک کر دیا ہو۔

اگر تو اس کی زمین اور خاک کا پوچھے تو وہ کستوری اور زعفران کی ہے۔

اگر تو اس کی چھت کا پوچھے تو عرش رحمان کی ہے

اگر تو اس کی لپائی کے گار کا پوچھے تو وہ خوشبودار کستوری کا ہے

اگر تو اس کی بھری کا پوچھے تو وہ لولو اور جواہر کی ہے

اگر تو اس کی عمارت کا پوچھے تو اس کی ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک سونے کی ہے۔

اگر تو اس کے درختوں کا پوچھے تو ان میں سے ہر ایک درخت کا تنہ سونے اور چاندی کا ہے نہ کہ لکڑی کا

اگر تو اس کے پھل کا پوچھے تو مشکوں کی طرح (بڑے بڑے) ہیں، جھاگ سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھے ہیں۔

اگر تو ان کے پتوں کا پوچھے تو وہ ایک بار یک اور نفیس پوشاکوں سے بھی انتہاء درجہ کے حسین ہیں

اگر تو جنت کی نہروں کا پوچھے تو کچھ نہریں دودھ کی ہیں جن کا ذائقہ بدستور قائم ہے اور کچھ نہریں شراب کی ہیں جو پینے والوں کیلئے خوب لذیذ ہوں گی اور کچھ نہریں صاف ستھرے شہد کی ہیں

اگر تو ان کے طعام کا پوچھے تو وہ میوے ہیں جو نئے چاہیں پسند کر لیں گے اور گوشت ہو

گاڑتے جانوروں کا جس قسم کا جی چاہے گا۔
اگر تو ان کے پینے کی چیزوں کا پوچھے تو وہ تسنیم، زنجبیل اور کافور پیئیں گے۔
اور اگر تو ان کے برتنوں کا پوچھے تو وہ سونے چاندی کے ہوں گے شیشے کی طرح
صاف (کہ اندر کی چیز باہر نظر آئے گی)

اگر تو جنت کے دروازوں کی چوڑائی کا پوچھے تو دروازے کے دو بیٹوں کے درمیان
چالیس سال کا فاصلہ ہے اس پر ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ رش کی وجہ سے بھیڑ لگی ہو
گی۔

اگر تو جنت کے درختوں کی ہوا چلنے کا پوچھے تو وہ اپنے سننے والے کو مسحور کر دے گی۔
اگر تو ان کے سایہ کا پوچھے تو ان میں سے ایک ہی درخت ایسا ہے کہ تیز ترین سو (گھڑ)
سوار سو سال تک اس کے سایہ میں چلتا رہے تب بھی اس کو طے نہ کر سکے۔
اگر تو جنت کی چوڑائی اور کشادگی کا پوچھے تو سب سے کم درجہ کا جنتی اپنی مملکت، تخت،
محلّات اور باغات میں دو ہزار سال کی مسافت تک چلتا رہے۔

اگر تو جنت کے خیموں اور قبوں کا پوچھے تو (ان میں کا ہر ایک خیمہ ایسے خولدار موتی کا
بنا ہوا ہے تمام خیموں میں مجموعی طور پر اس کی لمبائی ساٹھ میل ہے۔

اگر تو اس کے بالا خانوں اور کونٹیوں کا پوچھے تو یہ ایسے بالا خانے ہیں جو ایک دوسرے
کے اوپر بنائے گئے ہیں ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

اگر تو ان محلّات کی بلند یوں کا سوال کرے تو تو طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھ لے یا
افق آسمان میں غروب ہونے والے ستارے کو دیکھ لے جو مشکل سے نظر آتا ہے۔

اگر تو اہل جنت کے لباس کا پوچھے تو وہ ریشم اور سونے کا ہو گا۔
اگر تو اس کے پٹھونوں کا پوچھے تو ان کا استر موٹے ریشم کا ہے جو بڑے سلیقہ سے بچھایا گیا
ہے۔

اگر تو ان کی مسہریوں کا پوچھے تو وہ ایسے تخت ہیں جن پر سونے کے نگینوں سے شاہی
مسہریوں کی چھت بنی ہوئی ہے نہ تو ان میں کوئی پھٹن ہے نہ سوراخ۔

اگر تو اہل جنت کی عمر کا پوچھے تو وہ حضرت آدم ابو البشر علیہ السلام کی شکل پر ۳۳ سال
مکی عمر میں ہوں گے۔

اگر تو جنت والوں کے چہروں کا اور ان کے حسن کا پوچھے تو وہ چاند شکل ہوں گے۔

اگر تو ان کے گیت کا پوچھے تو ان کی بیویاں حور عین خوش الحانی کریں گی اور ان سے زیادہ خوبصورت آواز فرشتوں اور انبیاء کرام علیہم السلام کی ہوگی اور ان سب سے بلند تر رب العالمین کے خطاب کا حسن ہوگا۔

اگر تو جنت والوں کی سواریوں کا پوچھے جن پر وہ سوار ہو کر ایک دوسرے کی ملاقات اور زیارتیں کریں گے تو وہ نہایت شان و شوکت اور اعلیٰ درجہ کی سواریاں ہوں گی جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی منشاء سے جس چیز سے چاہا پیدا کیا ہے یہ جنت والے ان پر سوار ہو کر جہاں چاہیں گے جنتوں کی سیر کریں گے۔

اگر تو ان کے زیور اور لباس کی زیب و زینت کا پوچھے تو گنگن تو سونے اور اعلیٰ درجہ کے موتیوں کے ہوں گے اور سروں پر شاہی تاج ہوں گے۔

اگر تو اہل جنت کے چھو کروں کا پوچھے تو وہ ہمیشہ رہنے والے ایسے لڑکے ہوں گے گویا کہ وہ (غایت حسن و جمال میں) حفاظت سے رکھے ہوئے موتی ہیں۔

اگر تو ان کی دہنوں اور بیویوں کا پوچھے تو وہ نخواستہ (نوجوان) عورتیں ہوں گی ہم عمر، جن کے اعضاء میں آب شباب گردش کرتا ہوگا، گلاب اور سیب جیسے رخسار ہوں گے، منظوم موتیوں کی شکل دانتوں میں سار کھی ہوگی، کمر نرم و نازک ہوگی، جب چہرے کا جلوہ دکھائے تو سورج اس کے مکھڑے کی رعنائیوں میں لہلہاتا ہو، جب مسکرائے تو جہلی اس کے دانتوں سے چمک اٹھے۔ جب تیر اس کی شیفنگی سے آمناسامنا ہو تو دو خوبصورت ستاروں کے مقابلہ میں توجوجی میں آئے کہہ سکتا ہے۔ جب وہ جنتی سے کلام کرے گی تو تو دو محبوبوں کی باہمی گفتگو کے متعلق کیا گمان کرتا ہے؟ جنتی اس جنت کی دلہن کے صحن رخسار میں دیکھے گا جیسے صاف شفاف آئینہ میں کسی چیز کو دیکھا جاتا ہے، گوشت کے اندر سے ہڈی کے اندر کا حصہ بھی نظر آئے گا نہ تو اس کے سامنے اس کی جلد پردہ بنے گی نہ اس کی ہڈی اور نہ ہی اس کی پوشاکیں۔ اگر (جنت کی یہ عورت) زمین پر جھانک لے تو آسمان و زمین کی فضا کو خوشبو سے معطر کر دے اور تمام مخلوقات کی زبانوں کو کلمہ تکبیر اور تسبیح پکارنے پر بے ساختہ مجبور کر دے اور اس کی وجہ سے دنیا کے دونوں کنارے سج جائیں۔ اور اپنے غیر کے دیکھنے سے تمام آنکھوں کو بند کر دے اور ہاں سورج کی روشنی کو ایسے ماند کر دے جس طرح سے سورج ستاروں کی روشنی کو ماند کر دیتا ہے، اور روئے زمین پر بننے والے سب اللہ حی و قیوم پر ایمان لے آئیں۔ اس

کے سر کا دوپٹہ دنیا اور اس کی سب چیزوں سے زیادہ قیمتی ہے اور اس سے صحبت تمام خواہشات سے زیادہ تڑپانے والی ہے، جتنا زمانوں پر زمانے بنتے جائیں گے وہ حسن و جمال میں ترقی کرتی چلی جائے گی۔ طویل زمانہ گزرنے پر بھی اس کی محبت اور ملاپ میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا، وہ حمل، ولادت، حیض و نفاس سے پاک ہوگی، نزہ، بلغم، پیشاب، پاخانہ اور دیگر گندگیوں سے بھی پاک ہوگی، اس کی جوانی نہ جائے گی، اس کا لباس پرانا نہ ہوگا، نہ اسکے حسن کی رعنائیاں ضعیف پڑیں گی، نہ اس کی صحبت کی چاشنی سے دل بھرے گا۔ اس کی نگاہ (ناز واد او غیرہ) بس اپنے خاوند کی طرف ہی رہے گی اس لئے وہ کسی غیر کی طمع نہ کرے گی، ایسے ہی جنتی مرد کی نگاہ (اور چاہت) اس حور کی طرف رہے گی اور یہی اس کی انتہائے خواہش ہوگی اگر یہ اس کی طرف نظر کرے تو اس کو خوش کر دے گی۔

اگر حکم کرے تو تسلیم کرے گی۔ اگر اس سے دور جائے تو اس کی حفاظت کرے گی، یہ اس حور کے ساتھ ساتھ رہے گا خواہشات اور پاکدامنی کے ساتھ۔ یہ ایسی ہے جس کو کسی اور انسان اور جن نے ہاتھ تک نہ لگایا ہوگا۔ جب جنتی اس حور کو دیکھے گا اس کا دل سرور و لذت دیدار سے اچھل اچھل جائے گا، اور جب وہ جنتی سے بات کرے گی اس کے کانوں کو بکھرے ہوئے اور منظوم موتیوں سے سجادے گی اور جب اپنا جلوہ دکھائے گی تو محل اور بالاخانہ کو چمکا دے گی۔

اگر تو ان کے سن کا پوچھے تو ہم عمر سن شباب کی مناسب ترین عمر میں ہوں گی اگر تو ان کے حسن و جمال کا پوچھے تو کیا تو نے سورج اور چاند دیکھا ہے؟ اگر تو آنکھ کی سیاہی کا پوچھے تو وہ صاف شفاف سفیدی میں خوبصورت سیاہی ہے خوبصورت گہرائی میں، اگر تو ان کے قدوں کا پوچھے تو کیا تو نے خوبصورت ٹہنیاں دیکھی ہیں۔

اگر تو ان کے رنگ روپ کا پوچھے تو گویا کہ وہ یا قوت و مرجان (جیسی) ہیں اگر تو ان کے حسن تخلیق کا پوچھے تو وہ عورتیں ہیں گوری رنگت والی جن میں خوبیاں اور خوبصورتیاں سب جمع کر دی گئی ہیں، ان کو جمال ظاہری و باطنی سے سنوارا گیا ہے، وہ دلوں کی بہار ہیں آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔

اگر تو اس کے ساتھ عیش و نشاط اور مباشرت کی دلربائی کا اور وہاں کے مزہ کا پوچھے تو وہ

پیار کرنے والی، خاوندوں پر مرنے والی، خاوندوں کے حقوق کو حسن اسلوب سے اسی طرح سے ادا کرنے والی ہیں جس ذوق سے وہ چاہت کریں گے۔

تمہارا اس عورت کے متعلق کیا خیال ہے جب خاوند کے سامنے مسکرائے اور اپنی مسکراہٹ سے جنت جگمگا ڈالے، اگر وہ ایک محل سے دوسرے میں منتقل ہو تو تو یہ کہے کہ یہ (حسن کا) ایک سورج ہے جو اپنے فلک کے ایک برج میں منتقل ہوا ہے، جب اس سے گفتگو کی جائے گی تو اس گفتگو کے حسن پہ قربان، اگر وہ سینے سے لگائے گی تو اس کے لذت ملاپ اور معانقہ کی کیا انتہاء ہے اگر وہ سریلی آواز سے نغمہ سرائی کرے گی تو آنکھوں اور کانوں کو لبھادے گی، اگر وہ محبت پیار سے میل جول کرے گی اور اپنے سے مستفید کرے گی تو ایسی پیار بھری موانستہ اور استفادہ کو خوش آمدید، اگر وہ بوس و کنار کرے تو اس کے بوسہ سے زیادہ دل پسند کوئی شے نہیں، اگر اس سے صحبت کی جائے گی تو اس سے زیادہ لذت اور نشاط کہیں نہیں ہوگی۔

یہ تو جنت اور اس کی حوروں کا حال رہا، اگر تو یوم مزید کا پوچھے اور پروردگار عالم کی زیارت اور چہرہ کا تو اس کی کوئی صفت اور شان جاہ جمال کی بن نہیں آتی یہ تو صرف مشاہدہ سے ہی تعلق رکھتی ہے۔

اس کا بیان دیدار خداوندی کے بیان میں ملاحظہ فرمائیں۔

لذت مناجات

اشتہار

سائز 23x36x16 صفحات 504 مجلد ہدیہ

انبیاء کرامؑ، ملائکہ، صحابہ، اہل بیت، فقہاء و مجتہدین، تابعین، محدثین، مفسرین، اولیاء اللہ، بزرگ خواتین، عابدین، زاہدین، خلفاء، سلاطین، مجاہدین اور عوام مسلمین کی والہانہ الہامی دعاؤں اور تسبیحات کے جگر پارے، منظوم و منثور عربی، اردو اور فارسی کی قلب و روح کو تڑپا دینے والی دعائیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ نسبت قائم کرنے والی مناجاتیں۔ جدید موضوع پر پہلی اور جامع تصنیف۔

جنت کہاں ہے

(۱) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ولقد رآه نزلة أخرى، عند سدرة المنتهى، عندها جنة المأوى
(سورة النجم: ۱۳-۱۵)

آنحضرت ﷺ نے (وحی لانے والے) فرشتہ کو ایک اور دفعہ بھی (اصل صورت میں) دیکھا سدرة المنتہی کے پاس، اس کے پاس جنت الماوی ہے۔

(فائدہ) سدرة ہیری کے درخت کو کہتے ہیں اور منتہی کے معنی انتہاء کی جگہ چنانچہ حدیثوں میں آیا ہے کہ یہ ایک ہیری کا درخت ہے ساتویں آسمان میں، عالم بالا سے جو احکام اور رزق وغیرہ آتے ہیں وہ پہلے سدرة المنتہی تک پہنچتے ہیں پھر وہاں سے فرشتے زمین پر لاتے ہیں۔ اسی طرح سے جو اعمال اوپر جاتے ہیں وہ بھی سدرة المنتہی تک پہنچتے ہیں پھر وہاں سے اوپر اٹھائے جاتے ہیں، دنیا میں اس کی مثال ڈاک خانہ جیسی سمجھ لیں کہ خطوط کی آمد و رفت وہاں سے ہوتی ہے، اسی مقام کی عظمت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا عندها جنة المأوى اسی کے پاس ہی جنت الماوی ہے "ماوی" کے معنی ہیں رہنے کی جگہ چونکہ جنت نیک بندوں کے رہنے کی جگہ ہے اس لئے اسے جنت الماوی فرمایا ہے ۱۔

(۲) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وفي السماء رزقكم وماتو عدون (سورة الذاریات: ۲۲)
اور تمہارا رزق اور جو تم سے (جنت کا) وعدہ کیا گیا آسمان میں (اوپر) ہے
مشہور تابعی مفسر حضرت مجاہدؒ وماتو عدون سے جنت مراد لیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہم نے اس آیت کی تفسیر کے متعلق اہل علم سے یہی پڑھا ہے ۲۔

۱۔ بیان القرآن ۱۱/۷۲ پیغیر

۲۔ حادی الارواح ۹۶

(حدیث) حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں میں نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ شان والے نبی حضرت ابوالقاسم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا
وان الجنة في السماء ۱۔

جنت آسمان میں ہے

(فائدہ) عربی میں سماء اوپر کو بھی کہتے ہیں چونکہ قیامت کے بعد آسمان وزمین باقی نہیں رہیں گے جنت والے بلند درجات میں ہوں اور دوزخ والے انتہاء کی پستی میں ہوں گے اس لئے مختلف روایات کو جمع کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جنت اوپر ہوگی اور دوزخ نیچے ہوگی مگر جنت والے دوزخیوں کو جب چاہیں گے دیکھ سکیں گے۔

(امداد اللہ انور)

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا

فان الجنة درجة بين كل درجتين منها مثل ما بين السماء والارض واعلى درجة منها الفردوس وعليها يكون العرش ۲۔

جنت کے سو درجے ہیں ان میں سے ہر دو درجوں کے درمیان آسمان وزمین کے درمیانی فاصلہ جتنا فاصلہ ہے اور ان سب درجات میں سے اعلیٰ درجہ فردوس ہے عرش اس پر ہوگا۔

(فائدہ) جنت کے درجات اوپر کو ہوں گے اس لئے جنت الفردوس والا درجہ سب سے اوپر اور عرش کے نیچے ہوگا، لہذا جب انسان اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جنت الفردوس کا سوال کرے۔

(فائدہ) ایک حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ حافظ قرآن کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائیں گے اقرا وارق فان منزلتك عند آخر آية تقرأها۔ ۳۔

۱۔ حادی الارواح ۹۶، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۱/ ۱۶۵)، مستدرک حاکم (۳/ ۵۶۸) وقال حدیث صحیح الاسناد و تم یخرجاہ واقره الذہبی۔

۲۔ صفۃ الجنۃ لابن کثیر ۸۳۸ حوالہ طبرانی

۳۔ ابو داؤد حدیث نمبر ۱۴۶۴ کتاب الصلوۃ، ترمذی حدیث ۲۹۱۵ ثواب القرآن وقال حسن صحیح، لکن ماجہ حدیث ۸۰۷۳ فی الادب

قرآن پاک کی تلاوت کرتے جاؤ اور اوپر چڑھتے جاؤ تمہاری وہی منزل ہو گی جہاں تم آخری آیت تلاوت کرو گے۔

(فائدہ) حفاظ قرآن کیلئے عظیم خوشخبری ہے کہ حفظ قرآن کی برکت سے ان کو حکم ہوگا کہ جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام حاصل کرنے کیلئے تلاوت قرآن کرتے چلے جاؤ جہاں تک تم اپنے حفظ سے پڑھ سکو وہی تمہارا آخری مقام ہوگا، اس لئے قارئین کرام سے گزارش ہے کہ جو حضرات حافظ نہیں ہیں وہ قرآن پاک کو حفظ کر کے جنت کے آخری مقامات حاصل کریں اور جو حفظ کر چکے ہیں وہ اس کو خوب یاد رکھیں تاکہ وہ اس مضبوط حفظ کے ذریعہ سے جنت کا اعلیٰ مقام حاصل کر سکیں۔ ہم نے حفظ و حفاظ قرآن کی عظمت اور شان کے متعلق ایک جامع اور شاندار کتاب تیار کی ہے اگر قارئین حضرات اس کا مطالعہ کریں تو امید ہے کہ ان کو حفظ قرآن کی فضیلت حاصل ہوگی بلکہ اپنے گھر میں اور اعزہ کو بھی حفظ کی دولت نصیب ہوگی۔ ان شاء اللہ۔ (امداد اللہ)

اشہار فتاویٰ جدید فقہی مسائل

سائز 23x36x16 صفحات 624، ہدیہ

ایمان و کفر، طہارت، نماز، مساجد، قرآن، روزہ، زکوٰۃ، حج، ذبح، طعام، تعلیم و تربیت، تبلیغ دین، نکاح، تجارت، کرایہ، ٹیکس، سود، پریس، تصویر، تفریح، سیاست، حدود و قصاص، تعویذات، رسوم و رواج، بدعات، خواتین، لباس، حجامت اور سائنس وغیرہ کے متعلق 603 جدید فقہی مسائل کے حل پر مشتمل مفتی محمود گنگوہیؒ کے فتاویٰ محمودیہ کی ۱۸ جلدوں میں منتشر فتاویٰ نئی اور جامع ترتیب کے ساتھ مکمل ایک جلد میں محفوظ۔

جنت پیدا ہو چکی ہے

ارشاد خداوندی ہے

وسار عوا الى مغفرة من ربكم وجنة عرضها السموات والارض اعدت للمتقين (آل عمران: ۱۳۳)

(ترجمہ) اور مغفرت کی طرف دوڑو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے نصیب ہو اور (دوڑو) جنت کی طرف (یعنی ایسے نیک کام کرو جس سے پروردگار تمہاری مغفرت کر دیں اور تم کو جنت عنایت ہو اور وہ جنت ایسی ہے، جس کی وسعت ایسی (تو) ہے (ہی) جیسے سب آسمان اور (اور زیادہ کی نفی نہیں چنانچہ واقع میں زائد ہونا بھی ثابت ہے اور) اور وہ تیار کی جا چکی ہے خدا سے ڈرنے والوں کیلئے

(فائدہ) اس آیت کے اخیر میں خط کشیدہ عبارت میں واضح طور پر موجود ہے کہ جنت تیار کی جا چکی ہے اور سورہ نجم آیت ۱۳ تا ۱۵ کی رو سے تمام علمائے اہل سنت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ جنت بنائی جا چکی ہے۔

اس مضمون کی مکمل تفصیلات دیگر مضامین کی احادیث میں موجود ہیں مکمل کتاب ملاحظہ کرنے سے اس کی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں جنت اور دوزخ اب بھی موجود ہیں جنت نیکوں کیلئے تیار کی گئی ہے اور دوزخ کافروں کیلئے جیسا کہ قرآن کریم نے اس کی وضاحت فرمائی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث متواتر طور پر وارد ہوئی ہیں، یہی عقیدہ اہل السنۃ والجماعت کا ہے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ جنت اور دوزخ قیامت کے دن پیدا ہوں گی ان کو احادیث صحیحہ سے واقفیت نہیں (نہایہ ابن کثیر)

حضور ﷺ نے معراج میں جنت کو دیکھا ہے

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
بینما انا اسیر فی الجنة اذا انا بنهر حافتاه قباب اللؤلؤ المجوف . فقلت

ما هذا؟ قال: الكوثر الذي اعطاك ربك اے

(ترجمہ) میں جنت میں چل رہا تھا کہ اچانک ایک نہر پر پہنچا جس کے دونوں کنارے خولدار موتی کے قبة تھے میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ (حضرت جبریل نے) فرمایا یہ وہ کوثر (نہر) ہے جو آپ کو آپ کے پروردگار نے عطاء فرمائی ہے۔

(فائدہ) اس مسئلہ میں کم و بیش سینکڑوں دلائل احادیث شریف میں وارد ہیں ہم نے بطور خلاصہ صرف ایک آیت اور ایک حدیث کے ذکر پر اکتفاء کیا ہے اہل طلب نہایہ ابن کثیر جلد دوم، البعث والنشور امام شہقی اور حادی الارواح ابن قیم کی طرف رجوع فرمائیں نیز وجود جنت پر متفرق دلائل کتاب ہذا میں بہت جگہ ذکر کئے گئے ہیں ان کو بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

مستند نماز حنفی

اشتہار

سائز 23x36x16 صفحات 400 مجلد، ہدیہ

طہارت، نماز، وتر، نوافل، جمعہ، نماز سفر، نماز جنازہ، نماز عیدین وغیرہ کے متعلق جتنے مسائل پر غیر مقلد ہم پر اعتراض کرتے ہیں سب کے متعلق قرآن و حدیث اور صحابہ کرامؓ سے بحوالہ مستند اور ضروری دلائل کو اس کتاب میں یکجا کر دیا گیا ہے اب شاید نماز سے متعلق کوئی اختلافی مسئلہ اس سے باہر نہیں ہے اور بعض اہم مسائل کے دلائل تفصیل سے جمع کر دیئے ہیں اور بعض جگہ غیر مقلدین کے حوالوں کے جوابات بھی لکھ دیئے گئے ہیں، دلائل کو سمجھانے والی نہایت آسان کتاب۔ نیز ”غیر مقلدین کی غیر مستند نماز“ بھی اس میں شامل کر دی گئی ہے۔ جس میں غیر مقلدین پر لا جواب اعتراض قائم کئے گئے ہیں۔

۱۔ صفۃ الجنۃ ابن کثیر ۱۸۹ (نہایہ فی الفتن والملاحم) بحوالہ صحیح البخاری ۱۱/۴۶۴ فی الرقاق باب فی الخوض، البعث والنشور (حدیث ۱۲۶، ۲۰۴) ترمذی (حدیث ۳۳۶۰) وقال حسن صحیح، فتح الباری (۱۱/۴۶۴)، اتحاف السادہ (۱۰/۴۹۸)، مجمع الزوائد (۹/۷۴)، تفسیر ابن کثیر (۸/۵۲۰)

اب تو مجھے صرف جنت چاہیے

عجیب حکایت

محمد بن سماک فرماتے ہیں کہ بنی امیہ میں موسیٰ بن محمد بن سلیمان ہاشمی سب سے زیادہ عیاش اور بے فکر تھا۔ رات دن کھانے پینے پہننے اور خوبصورت لونڈیوں کے ساتھ مشغول ہونے اور آرام طلبی اور تن پروری کے سوا کوئی کام دین و دنیا کا نہیں کرتا تھا اور حسن صورت بھی اللہ تعالیٰ نے اسے اس درجہ عطا فرمایا تھا کہ دیکھنے والا بے اختیار سبحان اللہ بول اٹھتا تھا۔ چہرہ ایسا روشن تھا جیسے چودھویں رات کا چاند غرض اللہ تعالیٰ نے اس کو ہر طرح کی نعمت دنیاوی مرحمت فرمائی سال بھر میں تین لاکھ تین ہزار دینار (تقریباً ۱۸۱۸۰۰۰۰۰) ایک ارب اکیاسی کروڑ اسی لاکھ روپے) کی آمدنی تھی ان سب کو اپنے عیش و عشرت میں اڑا دیتا تھا۔ اس نے ایک بہت بلند بالا خانہ اپنے رہنے کے لئے بنارکھا تھا اور اس کے دونوں طرف درتچے تھے ایک طرف کے درتچے تو شارع عام کی طرف کھلتے تھے جس سے شام کو بیٹھ کر آنے جانے والوں کی سیر کرتا تھا اور دوسری طرف کے درتچے چمنستان میں تھے اس طرف بیٹھ کر چمنستان سے دل بہلاتا تھا اور اس بالا خانہ کے اندر ایک ہاتھی دانت کا قبہ چاندی کی میخوں سے جڑا ہوا اور سونے سے ملمع کیا ہوا تھا اور اس میں ایک نہایت قیمتی تخت تھا اس پر وہ جلوہ افروز ہوتا اور بدن پر نہایت پیش بہا کپڑا اور سر پر موتیوں کا جڑاؤ عمامہ ہوتا اور ادھر ادھر بھائی برادر اور یار ان جلسہ کا جمگھٹا اور پیچھے غلام و خادم کھڑے رہتے اور قبہ سے باہر گانے والی عورتیں رہتیں۔ قبہ میں اور ان عورتوں میں ایک پردہ حائل تھا، جب چاہتا انہیں دیکھتا اور جب راگ کو دل چاہتا تو پردہ ہلا دیتا وہ گانا شروع کر دیتیں اور جب بند کرنا چاہتا تو پردہ کی طرف اشارہ کر دیتا وہ چپ ہو جاتیں تھیں۔ غرض اسی شغل میں اس کی رات گزرتی۔ رات کو یار ان جلسہ اپنے اپنے گھر چلے جاتے تھے اور وہ جس کے ساتھ چاہتا تھا خلوت کرتا تھا اور صبح کو شطرنج اور نرد کھیلنے والوں کا اکھاڑہ جمتا کوئی اس کے سامنے بیماری یا موت یا کسی ایسی شے کا جس سے غم پیدا ہو ذکر نہ کرنے پاتا، حکایات اور عجیب و غریب باتیں جن سے ہنسی دل لگی ہو اس کے سامنے ہوتیں اور ہر روز نئی نئی پوشاکیں اور قسم

قسم کی خوشبو میں استعمال کرتا اسی حال میں اسے ستائیس برس گزر گئے۔

ایک رات کا قصہ ہے کہ وہ اپنے معمول کے موافق لہو و لعب میں مشغول تھا اور کچھ حصہ رات کا گذرا تھا کہ ایک نہایت دردناک آواز اپنے مطربوں کی آواز جیسی سنی اور اس کے سننے سے اس کے دل پر ایک چوٹ سی پڑی اور اپنے اس لہو و لعب کو چھوڑ کر اسکی طرف مشغول ہو گیا اور مطربوں کو حکم دیا کہ گانا بند کرو اور قبہ کی کھڑکی سے وہ آواز سننے کے لئے منہ نکالا۔ کبھی تو وہ آواز کان میں آ جاتی اور کبھی نہ آتی اپنے غلاموں کو آواز دی کہ اس آواز دینے والے کو یہاں لے آؤ اور خود شراب کے نشے میں چور تھا۔ غلام اس کی تلاش کے لئے نکلے رفتہ رفتہ اس تک پہنچے دیکھا کہ ایک جوان ہے نہایت لاغر ہے اس کی گردن بالکل سوکھ گئی ہے اور رنگ زرد اور لب خشک، پریشان بال، پیٹ اور پیٹھ دونوں ایک اور دو پھٹی پرانی چادریں اوڑھے ہوئے ننگے پاؤں مسجد میں کھڑا اپنے پاک پروردگار کے سامنے مناجات کر رہا ہے انہوں نے اسے مسجد سے نکالا اور لے گئے اور کچھ بات چیت اس سے نہ کی اسے لے جا کر سامنے کھڑا کر دیا اس نے دیکھ کر پوچھا یہ کون ہے؟ سب نے عرض کیا حضور یہ وہی آواز والا ہے جس کی آواز آپ نے سنی، پوچھا یہ کہاں تھا کہا کہ مسجد میں کھڑا ہوا نماز میں قرآن پڑھتا تھا، اس سے پوچھا تم کیا پڑھ رہے تھے کہا میں کلام اللہ پڑھ رہا تھا کہا ذرا ہم کو بھی سناؤ اس نے اعوذ اور بسم اللہ پڑھ کر ﴿ان الابرار لفی نعیم﴾ ﴿علی الارائلک ینظرون﴾ ﴿تعرف فی وجوہہم نضرة النعیم﴾ ﴿یسقون من ریح مقحوم﴾ ﴿ختامہ مسک و فی ذلک فلیتنافس المتنافسون﴾ ﴿ومواجه من تسنیم﴾ ﴿عینا یشرب بہا المقربون﴾ (یعنی بیشک نیک بندے آرام میں ہوں گے تختوں پر بیٹھے) (سیر) دیکھ رہے ہوں گے، تو پہچانے گا ان کے چہروں پر تازگی نعمت کی۔ ان کو پلائی جائے گی خالص شراب سرسبز، اس کی مہر (مجائے موم کے) مشک کی ہوگی، اور اس شراب میں رغبت کرنے والوں کو چاہئے کہ رغبت کریں اور اس میں تسنیم ملی ہوئی ہوگی، وہ ایک چشمہ ہے جس سے مقرب بندے پئیں گے)

یہ آیت پڑھ کر اور ترجمہ سنا کر اس سے کہا ارے دھوکہ میں پڑے ہوئے وہاں کی نعمتوں کا کیا بیان ہے وہ کہاں اور تیرا یہ قبہ اور مجلس کہاں، چہ نسبت خاک ربا عالم پاک۔ وہاں تخت ہیں ان پر پھونکنے اونچے اونچے ہوں گے، اور ان کے استراستبرق کے ہوں گے،

اور سبز قالینوں اور قیمتی پچھونوں پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے، اور وہاں دو نہریں بہتی ہیں، اس میں ہر میوہ کی دو قسم ہیں، نہ وہاں کے میوے کبھی ختم ہوں گے نہ ان سے کوئی جنتی کو روکنے والا ہوگا، بہشت بریں کے پسندیدہ عیش میں رہیں گے، اور وہاں کوئی یہودہ کلام نہ سنیں گے، اور اس میں اونچے اونچے تخت ہیں، اور آٹھوڑے رکھے ہوئے ہیں، اور تکیے ایک قطار میں رکھے ہوئے ہیں، اور مٹھی نہالچے بکھرے پڑے ہوں گے، ہمیشہ سایہ اور چشموں میں رہیں گے، اور جنت کے پھل دانگی ہیں، یہ سب تو متقیوں کے لئے ہے۔

اب کافروں کی سزائے ان کے لئے آگ ہے اور آگ بھی ایسی کہ جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گئے، اور عذاب کبھی ہلکا نہ کیا جائے گا، اسی میں ناامید پڑے رہیں گے، اور جب انہیں منہ کے بل گھسیٹیں گے تو ان سے کہا جائے گا یہ عذاب چکھو غرض کہ ان پر طرح طرح کا عذاب ہوگا۔

جب اس ہاشمی نے یہ سنا تو بے اختیار اٹھا اور اس جوان سے لپٹ کر چلا چلا کر رونے لگا اور اپنے سب لوگوں سے کہا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ اور خود اس جوان کو لے کر گھر کے صحن میں آکر ایک پورے پر بیٹھ گیا اور اپنی جوانی کے رائیگاں جانے پر افسوس اور حسرت اور نفس کو ملامت کرتا رہا اور وہ جوان نصیحت کرتا رہا۔ صبح تک دونوں اسی میں مشغول رہے۔ ہاشمی نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا کہ کبھی حق تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گا اور اپنی توبہ کو اس نے سب کے سامنے ظاہر کر دیا اور مسجد میں بیٹھ رہا۔ ہر وقت عبادت الہی میں رہنے لگا، اور تمام سونا چاندی کپڑے بیچ کر صدقہ کر ڈالے، اور تمام نوکر چاکر الگ کر دیے، اور غصب کی تمام جائیدادیں ان کے مالکوں کو واپس کر دیں اور کل جائیداد، لونڈی غلام بیچ ڈالے، اور جس کو آزاد کرنا چاہا آزاد کر دیا اور موٹے کپڑے پہن لئے اور جو کی روٹی کھانے لگا، پھر تو یہ حالت ہو گئی کہ ساری ساری رات بیداری میں گذرتا دن کو روزہ رکھتا اور بڑے بڑے صلحاء اس کی زیارت کو آتے اور اس سے کہتے بھائی اپنے نفس کو اتنی سختی میں نہ رکھ کچھ آرام بھی دے اللہ تعالیٰ کریم و رحیم تھوڑے سے کام کی بھی قدر دانی فرماتا ہے، وہ جواب دیتا بھائیو! میں نے بڑے بڑے گناہ کئے ہیں رات دن اللہ کی نافرمانی میں رہا ہوں اور یہ کہہ کر خوب روتا۔

آخر کار پا پیادہ ننگے پاؤں اور بدن پر ایک بہت موٹا کپڑا پہنے ہوئے حج کے لئے گیا اور

سوائے ایک پیالہ اور توشہ دان کے کوئی چیز ساتھ نہ لی اسی حالت میں چلتے چلتے مکہ کو پہنچا اور حج کیا اور وہیں اقامت کی اور مر گیا، مکہ میں رہنے کے زمانہ میں یہ حالت تھی کہ رات کو حجر اسود کے پاس جا کر روتا اور گڑ گڑاتا اور اپنے نفس پر گزشتہ افعال یاد کر کے نوحہ و زاری کرتا اور کہتا کہ اے میرے پروردگار اے میرے مولا! میری سینکڑوں خلوتیں غفلت میں گذر گئیں اور کتنے ہی برس گناہوں میں ضائع ہوئے اے میرے مولا میری نیکیاں تو سب جاتی رہیں اور حسرت و ندامت باقی رہ گئی۔ اب جس دن آپ سے ملوں گا اور میرے نامہ اعمال کھولے جائیں گے اور دفتر کے دفتر گناہوں اور رسوائیوں کے ظاہر ہوں گے اس روز کیا ہو گا اور کس طرح منہ دکھاؤں گا۔ اے میرے مولا! اب میں تیرے سوا کچھ سے التجا کروں اور کس کی طرف دوڑوں، کس پر بھروسہ کروں۔ میرے مولا! میں اس لائق تو ہوں نہیں کہ جنت کا سوال کروں میں تو آپ کے دریائے رحمت ناپید اکنار اور آپ کے ابر فضل و عطا سے یہ سوال کرتا ہوں کہ میرے خطاؤں کو بخش دیجئے آپ ہی مغفرت والے ہیں۔ ۱۷

مال کے بدلہ میں جنت کے محل کی خریداری

جعفر بن سلیمان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرا اور مالک بن دینار کا بھرہ میں گذر ہوا پھرتے پھرتے ایک عالی شان محل پر پہنچے اندر گئے تو دیکھا کہ اس پر مستری اور مزدور لگے ہوئے ہیں اور ایک طرف ایک نہایت خوبصورت نوجوان ہم نے کبھی ایسا حسین شخص نہ دیکھا تھا اس محل کی تعمیر کا انتظام کر رہا ہے اور معماروں اور مزدوروں سے کہہ رہا ہے کہ فلاں فلاں کام اس طرح کرو۔ یہ دیکھ کر مجھ سے مالک بن دینار نے کہا دیکھتے ہو یہ جوان کیسا حسین ہے اور اس مکان کے بنانے پر کس قدر حریص ہے مجھے تو اس کی حالت پر رحم آتا ہے اور جی یہ چاہتا ہے کہ اس کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا کروں کہ اس کو مخلص و برگزیدہ بنادے۔ کیا عجب ہے کہ یہ نوجوان جنت کے جوانوں میں سے ہو جائے ہم اس گفتگو سے فارغ ہو کر اس جوان کے پاس گئے اور سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا مگر مالک کو اس نے نہ پہچانا کچھ دیر بعد جب اس نے پہچانا تو تعظیم کے لئے کھڑا ہو گیا اور بہت آؤ بھکت کی اور عرض کیا حضرت کیسے تکلیف فرمائی۔ مالک نے فرمایا میں تم سے

یہ پوچھتا ہوں کہ اس محل میں تمہارا کس قدر مال صرف کرنے کا ارادہ ہے۔ کہا ایک لاکھ درہم، مالک نے کہا کہ یہ سب مال تم مجھے نہیں دے سکتے کہ میں اسے موقع پر خرچ کر دوں اور تمہارے لئے اس سے عمدہ محل کا ذمہ دار ہو جاؤں اور صرف محل ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ اس کا سامان، لونڈی، غلام، خادم سرخ یا قوت کے قے خیمے سب ہوں گے اور محل کی مٹی زعفران اور مشک کی ہوگی اور تیرے اس محل سے پائیدار اور بہت وسیع ہوگا۔ ابد الابد تک قائم رہے گا اور اس کو کسی معمار کا ہاتھ نہ لگا ہوگا صرف اللہ تعالیٰ کے کن (ہو) فرمانے سے بنا ہوگا۔ اس جوان نے کہا آپ مجھے آج رات کی مہلت دیجئے اور کل صبح پھر تشریف لائیے۔ مالک نے فرمایا بہت بہتر۔ جعفر فرماتے ہیں کہ مالک بن دینار کو تمام رات اس جوان کا خیال رہا جب صبح ہونے کے قریب ہوئی تو اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے خوب دعا فرمائی اور صبح ہی ہم دونوں پھر اس کے پاس پہنچے دیکھا کہ جوان محل کے دروازہ پر بیٹھا ہے۔ جب اس نے مالک کو دیکھا بہت خوش ہوا اور کہا کل کا وعدہ بھی یاد ہے مالک نے فرمایا ہاں یاد ہے کیا تم ایسا کرو گے؟ کہا ہاں ضرور یہ کہہ کر اس نے مال کے توڑے منگائے اور ان کے سامنے رکھ دئے اور دوات قلم اور کاغذ منگایا مالک نے اس کاغذ پر اس مضمون کا اقرار نامہ لکھ دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر اس غرض سے ہے کہ مالک بن دینار فلاں بن فلاں کے لئے اللہ تعالیٰ سے ایک ایسا ایسا محل معاوضہ اس کے اس محل کے دلانے کا ضامن ہو گیا ہے اور اگر اس محل میں اس سے زیادتی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور معاوضہ اس مال کے میں نے اس کے لئے ایک اور محل جنت میں اس کے محل سے زیادہ وسیع خرید کر لیا ہے اور وہ محل اللہ تعالیٰ کے سائے اور قرب میں ہوگا۔ فقط

لکھ کر اس جوان کے حوالہ کیا اور وہ سب مال لے آئے اور دن بھر میں سب کا سب تقسیم کر دیا۔ شام کو مالک کے پاس رات کے گزارے کے سوا کچھ نہ تھا اس واقعہ کو چالیس دن نہ گزرے تھے کہ ایک روز مالک صبح کی نماز سے فارغ ہو کر تشریف لے جا رہے تھے کہ یکایک محراب پر جو نظر پڑی دیکھا تو وہی کاغذ جو انہوں نے جوان کو لکھ کر دیا تھا رکھا ہوا ہے کھول کر دیکھا تو اس کی پشت پر بغیر سیاہی کے یہ لکھا ہوا ہے کہ

"یہ اللہ عزیز حکیم کی طرف سے مالک بن دینار کے لئے برات اور فارغ خنسی ہے جس محل کی تم نے ہمارے اوپر ضمانت کی تھی وہ ہم نے اس جوان کو دے دیا۔ ستر حصے اور

زیادہ دیا۔ مالک یہ دیکھ کر حیران رہ گئے اور اسے لے کر اس جوان کے گھر گئے دیکھا تو اس کا دروازہ سیاہ ہے اور گھر سے رونے کی آواز آرہی ہے۔ ہم نے جوان کا حال پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ کل مر گیا ہے۔ پھر ہم نے غسل دینے والے کو بلا کر پوچھا کہ کیا تم نے اس جوان کو غسل دیا ہے؟ اس نے کہا ہاں میں نے ہی دیا ہے، مالک نے پوچھا اچھا بیان کرو اس کی موت کس طرح ہوئی کہا اس نے مرنے سے پہلے مجھ سے یہ کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھ کو تم غسل و کفن دینا اور ایک پرچہ دیا اور یہ کہا کہ اس پرچہ کو کفن میں رکھ دینا۔ میں نے اس پرچہ کو کفن میں رکھ دیا اور اسے دفن کر دیا۔ مالک نے وہ پرچہ جو محراب سے ملا تھا نکال کر دکھایا وہ دیکھ کر فوراً بول اٹھا کہ خدا کی قسم وہ یہی پرچہ تھا جو میں نے کفن کے اندر رکھ دیا تھا۔ اس کے بعد ایک جوان کھڑا ہوا اور مالک سے کہا میں آپ کو دو لاکھ درہم دیتا ہوں آپ میرے لئے بھی ایسے محل کے کفیل ہو جائے فرمایا ہو گیا جو ہونا تھا وہ بات گئی اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اس کے بعد مالک بن دینار جب کبھی اس جوان کو یاد کرتے تھے روتے تھے اور اس کے لئے دعا فرماتے تھے۔ ۱۷

زندگی میں جنت کے گھر کی اطلاع

ایک شخص کہتے ہیں کہ ایک بزرگ نے مجھ سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک شخص مجھ سے کہہ رہا ہے کہ ہم تیرا گھر بنا چکے ہیں اگر تو اسے دیکھے گا تو تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور ایک ہفتے کے اندر اندر اسے صاف کرنے اور دھونی دینے کا میں نے حکم دے دیا ہے اور اس مکان کا نام دار السرور ہے تو خوش ہو جا۔ راوی کہتا ہے کہ جب ساتواں روز آیا اور وہ جمعہ کا روز تھا۔ وہ شخص سویرے سویرے اٹھ کر وضو کے لئے نہر پر گیا نہر میں اترنا چاہتا تھا کہ پاؤں پھسلا اور نہر میں ڈوب گیا۔ نماز کے بعد ہم نے اسے نکال کر دفنایا۔ تین دن کے بعد میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ سبز ریشم کا لباس پہنے ہوئے تھا۔ میں نے اس سے حال دریافت کیا۔ تو کہنے لگا کہ حق تعالیٰ نے مجھے دار السرور میں اتارا، وہ میرے لئے تیار فرمایا تھا۔ میں نے پوچھا وہ کیسا مکان ہے اس کی کچھ تعریف تو کرو۔ کہا افسوس اس کی کوئی تعریف کر ہی نہیں سکتا کاش میرے اہل و عیال کو بھی معلوم ہوتا کہ ان کے لئے بھی میرے قریب مکان بنائے گئے ہیں

جس میں ہر خواہش کی چیز موجود ہے میرے بھائیوں کے لئے بھی ہے اور تو بھی ان میں
لوگوں میں ہے۔ ریحانہ کے اشعار ہیں۔ ۱۰

الہی لا تعذبنی فانی اوامل ان افوز بخیر دار
وانت مجاور الابرار فیہا فیاطوبی لہم فی ذی الجوار
(ترجمہ) الہی تو مجھے عذاب نہ کر کیونکہ میں جنت میں پہنچنے کی امیدوار ہوں۔ تو جس
جنت میں نیکوں کا ہمسایہ ہے جن کو ایسا ہمسایہ ملے وہ بڑے ہی خوش نصیب ہیں۔ ۱۱
جنت کی اطلاع ہو تو شوق سے جان نکل جائے

نقل ہے کہ حضرت یحییٰ ابن زکریا علیہ السلام نے ایک شب شکم سیر ہو کر جو کی روٹی
کھائی اور اپنے ورد و ظائف کئے بغیر سو گئے حق تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ اے
یحییٰ کیا تم نے میرے دربار سے اچھا کوئی اور دربار پالیا ہے اور میری ہمسائیگی سے کوئی
اچھا اور ہمسایہ پالیا ہے؟ قسم ہے میری عزت و جلال کی اگر تمہیں جنت الفردوس کی ذرا
بھی اطلاع ہو جائے تو تمہارا جسم پگھل جائے اور روح جنت الفردوس کے اشتیاق میں
نکل جائے اور اگر جہنم کی کچھ خبر ہو جائے تو تمہاری آنکھوں سے آنسو کے ہمراہ پیپ
نکلے۔ اور بجائے ٹاٹ کے لوہا پسینے لگو۔ بعض لوگوں کے شعر ہیں۔ شعر ۱۲

اقتنع بالقلیل یحییٰ غنیا ان من یطلب الکثیر فقیر
ان خبز الشعیر بالماء والملح لمن یطلب النجاة کثیر
(ترجمہ) تھوڑے پر قناعت کر امیرانہ زندگی بسر ہوگی۔ کیونکہ کثیر کا طالب ہر وقت
محتاج اور فقیر رہتا ہے۔

نمک کے پانی کے ساتھ جو کی روٹی طالب نجات کے لئے بہت ہے۔ ۱۲

ایک ملک ایسا بھی ہے جو دیر ان نہ ہو اور نہ اس کا مالک مرے

گزشتہ زمانہ میں ایک بادشاہ نے ایک شہر بسایا اور نہایت خوبصورت بنوایا اور اسکی زیبائش
اور زینت میں بہت سامان خرچ کیا پھر اس نے کھانا پکوا کر لوگوں کی دعوت کی اور کچھ

۱۰ روض الریاضین

۱۲ روض الریاضین

آدمی دروازے پر ٹھکانے کہ جو اگلے اس سے یہ پوچھا جائے کہ اس مکان میں کوئی عیب تو نہیں ہے چنانچہ سب نے یہی جواب دیا کہ کوئی عیب نہیں ہے۔ اخیر میں کچھ لوگ کمبل پوش آئے ان سے بھی سوال کیا گیا کہ تم نے اس میں کوئی عیب دیکھا؟ کہا وہ عیب ہیں۔ پاسبانوں نے انہیں روک لیا اور بادشاہ کو اطلاع کی۔ بادشاہ نے کہا کہ میں ایک عیب پر بھی راضی نہیں ہوں انہیں حاضر کرو، پاسبانوں نے ان کمبل پوشوں کو بادشاہ کے سامنے حاضر کیا۔ بادشاہ نے دریافت کیا کہ وہ دو عیب کیا ہیں؟ کہنے لگے کہ "یہ مکان اجڑ جائے گا اور اس کا مالک مر جائے گا" بادشاہ نے سوال کیا کہ کیا ایسا بھی کوئی مکان ہے کہ کبھی ویران نہ ہو نہ اس کا مالک مرے؟ انہوں نے کہا ہاں ہے اور جنت اور اسکی نعمتوں کا ذکر اور شوق دلایا اور دوزخ اور اس کے عذاب سے ڈرایا۔ اور حق تعالیٰ کی عبادت کی رغبت دلائی۔ اس نے ان کی دعوت قبول کی اور اپنا ملک چھوڑ کر بھاگ گیا اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۰

ایک حور اور اسکی حسین کنیریں

شیخ عبد الواحد بن زید فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے جہاد کی تیاری کی میں نے اپنے ساتھ والے رفیقوں سے کہا کہ جہاد کے فضائل میں ہر ایک شخص دو دو آیتیں پڑھنے کے لئے تیار ہو جائے، تو ایک شخص نے یہ آیت پڑھی

ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم واموالهم بان لهم الجنة

یعنی بے شک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جان اور مال اس قیمت پر خریدی کہ ان کے لئے جنت ہے)

یہ آیت سن کر ایک لڑکا جو چودہ پندرہ برس کی عمر کا تھا اور اس کا باپ بہت سامال چھوڑ کر مر گیا تھا کھڑا ہوا اور کہا اے عبد الواحد! کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی جان و مال جنت کے بدلے خرید لی؟ شیخ نے فرمایا ہاں! بیشک اس نے خریدی، اس نے کہا تو میں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اپنا مال اور جان جنت کے بدلے میں بیچ دی۔ میں نے کہا دیکھ خوب سوچ سمجھ لے تلوار کی دھار بڑی تیز ہوتی ہے اور تو چمچ ہے مجھے خوف ہے کہ شاید تجھ نہ ہو سکے اور عاجز ہو جائے۔ اس نے جواب میں کہا یا شیخ میں اللہ سے معاملہ

کروں اور پھر عاجز ہو جاؤں اس کے کیا معنی، میں خداتعالیٰ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے اپنا سب مال اور جان فروخت کر دی۔ شیخ نے کہا میں اتنی بات کہہ کر بہت ہی پشیمان اور نادام ہوا اور اپنے جی میں کہا کہ دیکھو اس بچہ کی کیسی عقل ہے اور ہم کو باوجود بڑے ہونے کے عقل نہیں۔ مختصر یہ کہ اس لڑکے نے اپنے گھوڑے اور ہتھیار اور کچھ ضروری خرچ کے سوا کل مال صدقہ کر دیا۔ جب چلنے کا دن ہوا تو وہ سب سے پہلے ہمارے پاس آیا اور کہا یا شیخ السلام علیکم۔ شیخ کہتے ہیں میں نے سلام کا جواب دے کر کہا خوش رہو! تمہاری بیع نفع مند ہوئی پھر ہم جہاد کے لئے چلے، اس لڑکے کی یہ حالت تھی کہ راستہ میں دن کو روزہ رکھتا اور رات بھر نماز میں کھڑا رہتا اور ہماری اور ہمارے جانوروں کی خدمت کرتا جب ہم سوتے تھے تو ہمارے جانوروں کی حفاظت کرتا تھا۔ جب ہم روم کے شہر کے قریب پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ وہ جوان چلا کر کہہ رہا ہے کہ اے عینا مرضیہ تو کہاں ہے؟ میرے رفیقوں نے کہا شاید یہ مجنون ہو گیا میں نے اسے بلا کر پوچھا کہ بھائی کسے پکار رہے ہو اور عینا مرضیہ کون ہے تو اس نے ساری کیفیت بیان کی کہ میں کچھ غنودگی کی سی حالت میں تھا کہ میرے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ عینا مرضیہ کے پاس چلو میں اس کے ساتھ ساتھ ہو لیا وہ مجھے باغ میں لے گیا کیا دیکھتا ہوں کہ نہر جاری ہے پانی نہایت صاف و شفاف ہے۔ نہر کے کنارے نہایت حسین حسین لڑکیاں ہیں کہ گراں بہا زیور و لباس سے آراستہ و پیراستہ ہیں جب انہوں نے مجھے دیکھا تو خوش ہوئیں اور آپس میں کہنے لگیں کہ یہ عینا مرضیہ کا خاوند ہے میں نے انہیں سلام کر کے پوچھا تم میں عینا مرضیہ کون سی ہے انہوں نے کہا ہم تو اس کی لونڈیاں باندیاں ہیں وہ تو آگے ہے میں آگے گیا تو ایک نہایت عمدہ باغ میں لذیذ ذائقہ دار دودھ کی نہر بہتی دیکھی اور اس کے کنارے پر پہلی عورتوں سے زیادہ حسین عورتیں دیکھیں انہیں دیکھ کر تو میں مفتون ہو گیا وہ مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور کہا یہ عینا مرضیہ کا خاوند ہے میں نے پوچھا وہ کہاں ہے؟ کہا وہ آگے ہے ہم تو اس کی خدمت کرنے والی ہیں تم آگے جاؤ، میں آگے گیا دیکھا تو ایک نہر خالص مزے دار شراب کی جاری ہے اور اس کے کنارے ایسی حسین و جمیل عورتیں بیٹھی ہیں کہ انہوں نے پہلی سب عورتوں کو بھلا دیا۔ میں نے سلام کر کے ان سے پوچھا کہ عینا مرضیہ کیا تم میں ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں ہم سب تو اس کی کنیریں ہیں وہ آگے ہے تم آگے

جاؤ۔ میں آگے گیا تو ایک چوتھی سہر خاص شہد کی بہت سی دیکھی اور اس کے کنارے کی عورتوں نے کچھیلی سب عورتوں کو بھلا دیا میں نے ان سے بھی سلام کر کے پوچھا کہ عینا مرضیہ کیا تم میں ہے؟ انہوں نے کہا اے ولی اللہ! ہم تو اس کی لونڈیاں باندیاں ہیں تم آگے جاؤ، میں آگے چلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید موتی کا خیمہ ہے اور اس کے دروازے پر ایک حسین لڑکی کھڑی ہے اور وہ ایسے عمدہ عمدہ زیور و لباس سے آراستہ ہے کہ میں نے آج تک کبھی نہیں دیکھا جب اس نے مجھے دیکھا تو خوش ہوئی اور خیمہ میں پکار کر کہا اے عینا مرضیہ تمہارا خاوند آگیا۔ میں خیمہ کے اندر گیا تو دیکھا ایک جڑاؤ سونے کا تخت بچھا ہوا ہے اس پر عینا مرضیہ جلوہ افروز ہے میں اسے دیکھتے ہی فریفتہ ہو گیا اس نے دیکھتے ہی کہا مر حبا مر حبا اے ولی اللہ اب تمہارے یہاں آنے کا وقت قریب آگیا ہے۔ میں دوڑا اور چاہا کہ گلے سے لگا لوں۔ اس نے کہا ٹھہرو ابھی وقت نہیں آیا اور ابھی تمہاری روح میں دنیاوی حیات باقی ہے۔ آج رات انشاء اللہ تم یہیں روزہ افطار کرو گے۔ میں یہ خواب دیکھ کر جاگ اٹھا اور اب میری یہ حالت ہے کہ صبر نہیں ہوتا۔ شیخ عبدالواحد فرماتے ہیں کہ ابھی یہ باتیں ختم نہ ہوئی تھیں کہ دشمن کا ایک گروہ آیا اور اس لڑکے نے سبقت کر کے ان پر حملہ کیا اور نو کافروں کو مار کر شہید ہوا تو میں اس کے پاس آیا اور دیکھا کہ وہ خون میں لت پت ہے اور کھلکھلا کر خوب ہنس رہا ہے تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ اس کا ناہر روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گیا۔ ۱۷

فضائل غربت

اشہار

سائز 23x36x16 صفحات 300 ، ہدیہ

کتاب الجوع امام ابن ابی الدنیا کا ترجمہ از مولانا مفتی امداد اللہ انور اکابر کی بھوک، پیاس، ناداری، صبر اور شکر پر ملنے والے دنیاوی اور اخروی انعامات کی تفصیلات اور بہترین حکایات۔

جنت کی نعمتوں کی تکمیل کے اسباب

جنتیوں میں سے سب سے زیادہ نعمتوں میں وہ حضرات ہوں گے جو خود کو اس دنیا میں حرام سے بچائیں گے۔ جس نے دنیا میں شراب پی وہ جنت میں شراب طہور سے محروم رہے گا، جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ جنت میں ریشم پہننے سے محروم رہے گا، جس نے دنیا میں سونے چاندی کے برتنوں میں کھایا پیا وہ ان میں جنت میں نہیں کھاپی سکے گا۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا انھا لھم فی الدنیا ولکم فی الآخرة ۱۔ (یہ دنیا میں کافروں اور مشرکوں کیلئے ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں حلال ہیں) ہاں اگر کوئی مسلمان دنیا میں ان محرمات کا مرتکب ہوا پھر اس نے توبہ کر لی تو اس کو جنت میں وہ نعمتیں عطاء کی جائیں گی۔

پس جس شخص نے اپنی آرام و آسائش کی اور لذت کی ہر چیز کو استعمال کیا وہ جنت میں (کسی نہ کسی درجہ سے) ان سے محروم رہے گا جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس کی وضاحت فرمائی ہے۔ اسی وجہ سے حضرات صحابہ کرام اور ان کے متبعین حضرات اس سے بہت خوفزدہ رہتے تھے۔

امام احمدؒ نے حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے نقل کیا ہے کہ ان کو حضرت عمرؓ نے دیکھا جب وہ اپنے گھر والوں کیلئے گوشت خرید کر لے جا رہے تھے۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ حضرت جابر نے فرمایا گوشت ہے اس کو میں نے گھر والوں کیلئے ایک درہم میں خریدا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تم میں سے جو بھی کسی چیز کو دل چاہے خرید لیتا ہے کیا تم نے اللہ تعالیٰ سے نہیں سنا وہ فرما رہے ہیں ﴿اذھبتم طبیاتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بہا﴾ (الاحقاف: ۲۰) (تم اپنی لذت کی چیزیں اپنی دنیاوی زندگی میں حاصل کر چکے اور ان کو خوب برت چکے) اب یہاں جنت میں کامل لذتیں نہیں ملیں گی) ۱۔

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ بصرہ سے حضرت ابو موسیٰ اشعرؓ کے ساتھ ایک

۱۔ بخاری (۵۸۳۱) فی اللباس، ابن ماجہ (۳۵۹۰) فی اللباس، مسلم (۲۰۶۷) فی اللباس،

۲۔ کتاب الزہد امام احمد (۱۵۳)، درمنثور (۶/۲۲)، حادی الارواح ص ۳۱۱

وفد حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا یہ وفد والے حضرات کہتے ہیں کہ ہم روزانہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں جاتے اور ان کی پانی میں بھیگی ہوئی روٹی دیکھتے، کبھی ہم اس کو گھی لگی ہوئی دیکھ لیتے، کبھی تیل لگی ہوئی دیکھ لیتے، کبھی دودھ میں بھیگی ہوئی دیکھ لیتے، کبھی ہم گوشت کے سوکھے ٹکڑے دیکھ لیتے جن کو کوٹ کر پانی میں ابالا ہوتا تھا اور بہت کم ہم نے تازہ گوشت دیکھا تھا۔ ایک دن آپؐ نے فرمایا خدا کی قسم! میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم میرے کھانے کو پسند نہیں کر رہے، اللہ کی قسم! اگر میں چاہوں تو تم سے زیادہ رنگین کھانے کھا سکتا ہوں اور نفیس کھانے تیار کر سکتا ہوں لیکن میں نے اللہ تعالیٰ سے سنا ہے اس نے اس قوم پر نکتہ چینی کی ہے جنہوں نے یہ کام کیا ہے اور فرمایا ہے۔ ﴿اذہبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بہا﴾ (الاحقاف: ۲۰)

(ترجمہ) تم اپنی لذت کی چیزیں اپنی دنیاوی زندگی میں حاصل کر چکے اور ان کو خوب برت چکے۔

(فائدہ) اس آیت کا تعلق کفار کے ساتھ ہے وہ چونکہ اپنی زندگی میں خود مختار ہو کر اپنی زندگی کو من مانی خواہشات کی تکمیل اور لذت میں گزار دیتے ہیں حتیٰ کہ اتنا آزاد ہو جاتے ہیں کہ خود اپنے خالق کے وجود اور اس کے احکام کے بھی منکر ہو جاتے ہیں اور حلال و حرام میں کوئی تمیز نہیں کرتے اس لئے وہ آخرت کی ہر نعمت سے محروم رکھے جائیں گے بلکہ کفر و شرک کی سزائیں ہمیشہ دوزخ میں چلیں گے اور جو مسلمان حضرات ہیں وہ بھی اسلام و ایمان کی حالت میں اپنے آپ کو اسلامی اعمال و اخلاق اور لذت نفس میں جتنا آزاد کر کے دنیاوی زندگی میں لطف اندوز ہوں گے ان کیلئے جنت میں ان کی اتنی نعمتوں میں کمی ہوتی چلی جائے گی اسی وجہ سے صحابہ کرام عیش و عشرت کی زندگی گزارتے تھے کیونکہ ان کی نظر میں دنیا کی زندگی میں حصول لذت کوئی چیز نہیں تھی ان کی نگاہیں آخرت پر، جنت کی نعمتوں پر، اللہ کی رضا اور دیدار پر لگی ہوئی تھیں اس وجہ سے وہ اسلام کی تعلیم، ترویج اور غلبہ و تعمیل میں تمام مسلمانوں سے بڑھے ہوئے تھے (امداد اللہ)

۱۔ کتاب الزہد امام احمد ص ۱۴۳ مختصر، کتاب الزہد ابن المبارک (۵۷۹) مطبوعہ، حلیۃ الاولیاء

(۱/۴۹) مختصر اور منثور (۶/۴۳) بحوالہ ابن سعد و عہد بن حمید، حادی الارواح ص ۳۱۱

دو مخصوص جنتوں کی شان

ارشاد خداوندی و کان عرشہ علی الماء (اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا) کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے ایک جنت بنائی پھر اس سے نیچے ایک اور جنت بنائی پھر اس کو ایک ہی لوہے سے جوڑ دیا پھر (حضرت ابن عباسؓ نے) یہ آیت پڑھی (ومن دونہما جنتان) (اور ان دو جنتوں کے نیچے دو جنتیں اور ہیں) اور یہ جنت وہ ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرة اعین جزاء بما کانوا یعملون (سجدہ ۷۱) کوئی شخص نہیں جانتا جو ان کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک چھپائی گئی ہے یہ بدلہ ہے ان نیک اعمال کا جو وہ کرتے تھے) یہی وہ جنت ہے جس کا مخلوقات کو علم نہیں کہ اس میں کیا ہے ان جنت والوں کے پاس روزانہ تحفہ اور تہیہ پہنچا کرے گا۔ ۱۔

عبادت سے ولایت تک

اشہار

سائز 23x36x16 صفحات 176 مجلد، ہد یہ

بدایۃ الہدایۃ امام غزالی کا ترجمہ

روحانی اور جسمانی عبادات کے ان طریقوں اور آداب کا بیان جن پر عمل کرنے سے آدمی کی عبادات میں روحانیت کی جان پیدا ہو جاتی ہے اور عبادات میں لطف آتا ہے، ہر شخص اللہ کی ولایت کا خواہاں ہے لیکن اس پر عمل کا طریقہ اس کو عموماً معلوم نہیں ہوتا اس کتاب میں ایسے ہی طریقوں کا بیان ہے جن پر عمل کر کے آدمی کو اللہ تعالیٰ کی ولایت حاصل ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ نصیب فرمائے۔

۱۔ صفحہ الجنتہ ابن ابی الدنیا (۲۰۳)، تفسیر ابن جریر (۱۲/۳-۵)، مستدرک (۲/۴۷۵)، کتاب العظمت (۲۱۳-۲۲۸)

ملک کبیر (بڑی سلطنت)

دس لاکھ خادموں کے ساتھ سفر

(حدیث) حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **ان ادنى اهل الجنة منزلة الذى يركب فى الف من خدمه من ولدان المخلدین على خیل من یاقوت احمر لها اجنحة من ذهب (واذا رأیت ثم رأیت نعیما و ملکا کبیرا) ۱۔**

(ترجمہ) جنت والوں میں ادنیٰ درجہ کا جنتی وہ ہے جو سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار ہو گا جس کے پر سونے کے ہوں گے (اور) ہمیشہ رہنے والے دس لاکھ خدمتگار لڑکے ساتھ ہوں گے اے مخاطب اگر تو اس جگہ کو دیکھے تو تجھ کو بڑی نعمت اور بڑی سلطنت دکھائی دے۔

فرشتے بھی اس کے پاس اجازت لیکر داخل ہوں گے

(آیت) **واذا رأیت ثم رأیت نعیما و ملکا کبیرا** کے تحت حضرت ابو سلیمان (دارائی) فرماتے ہیں ملک کبیر ہے کہ جنتی کے پاس رب العزت کا قاصد تحفے اور ہدیے لیکر آئے گا مگر اس کے پاس نہیں پہنچ سکے گا جب تک کہ اندر آنے کی اس سے اجازت نہیں لے لے گا یہ دربان سے کہے گا تم اللہ کے دوست سے اجازت لے دو کیونکہ میں اس تک (بغیر اجازت) نہیں جا سکتا، تو وہ دربان دوسرے دربان سے کہے گا اور اسی طرح دربان کے بعد اور دربان ہوں گے تو وہ اس کو آنے کی اجازت دے گا۔ اس جنتی کے محل سے دارالسلام تک ایک دروازہ ایسا ہو گا جس سے وہ اپنے پروردگار کے پاس جب چاہے گا بغیر اجازت کے جا سکے گا۔ پس ملک کبیر (بڑی سلطنت) یہی ہے کہ رب العزت کا قاصد بھی اس جنتی کے پاس اس کی اجازت کے بغیر نہیں جا سکے گا جب کہ جنتی اپنے رب کے پاس جب چاہے گا حاضر ہو سکے گا۔ ۲۔

۱۔ بدور السافرة (۲۱۴۹) بحوالہ ابن وہب

۲۔ بدور السافرة (۲۱۴۸) بحوالہ شہقی (البعث والنشور) (۴۴۷)، صفحہ الجنۃ ابو نعیم (۱۰۵) / ۱۴۰۔

حسن و یاکیزگی کی کوئی صفت بیان نہیں جا سکتی

ارشاد خداوندی : رایت نعیم و ملکا کبیراۃ کے متعلق حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا مقصود یہ ہے کہ کوئی بھی اس کی تعریف کرنے والا اس کے حسن و پاکیزگی کی تعریف نہیں کر سکتا۔

بادشاہوں کی منازل

(حدیث) حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
ان الله عز وجل احاط حائط الجنة لبنة من ذهب ولبنة من فضة ثم شقق فيها
الانهار وغرس الاشجار فلما نظرت الملائكة الى سنها قالت طوبى لك
منازل الملوك ۲۔

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے جنت کی دیوار ایک اینٹ سونے سے اور ایک اینٹ چاندی سے کھینچی، پھر اس میں نہریں نکالیں اور درخت گاڑے۔ جب فرشتوں نے جنت کے حسن کو دیکھا تو کہا (اے جنت!) تجھے بادشاہوں کی منازل مبارک ہوں۔

(نوٹ) مزید تفصیل جنت کے غلاموں، خدمتگاروں، حوروں وغیرہ کے ابواب میں بلکہ پوری کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔ اس کتاب میں مذکور جنت کی نعمتوں کا ایک ادنیٰ سا حصہ بھی آج کسی بڑے سے بڑے حکمران کو حاصل نہیں ہے مگر پھر بھی اس کی شان و عظمت کے قصیدے پڑھے جاتے ہیں جب کوئی مسلمان جنت کی تمام اعلیٰ و افضل نعمتیں کامل طور پر حاصل کرے گا اس کی شاہی کا کیا مقام ہوگا۔

(صفحة الجنبه ابو نعیم ۱/ ۱۳۸)

٢٠ رواه الطبرانی ويزار مرفوعاً والموقوف أصح (المعجم الرابع ٢٠٤٨)، اتحاف السادة (١٠/٥٣١).

ترغیب و ترہیب (۳ / ۵۱۳)، دور منظور (۱ / ۳۷۷)۔

جنت بہترین بدلہ اور بڑا اجر ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

(آیت نمبر ۱) ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات والقانتین والقانتات والصادقین والصادقات والصابرین والصابرات والخاصین والخاصات والمتصدقین والمتصدقات والصائمین والصائمات والحافظین فروجہم والحافظات والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اللہ لہم مغفرة واجرا عظیما (احزاب: ۳۵)

(ترجمہ) بے شک اسلام کے کام کرنے والے مرد اور اسلام کے کام کرنے والی عورتیں اور ایمان لانے والے مرد اور ایمان لانے والی عورتیں (یعنی اسلام کے احکام پر عمل کرنے والے اور عمل کرنے والیاں، اور ایمان کے عقائد کے مطابق عقیدہ رکھنے والے مرد اور عورتیں)، اور فرمانبرداری کرنے والے مرد اور فرمانبرداری کرنے والی عورتیں (یعنی وہ نیک اعمال اپنی خوشی سے کرنے والے ہوں زبردستی سے نہیں)، اور راست باز مرد اور راست باز عورتیں (یعنی نیت اور عمل میں سچے ہوں ریاکار اور منافق نہ ہوں)، اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں (اس میں تواضع جو تکبر کی ضد ہے وہ بھی داخل ہے اور نماز اور عبادات میں توجہ قلب اور جوارح سے بھی داخل ہے)، اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں (اس میں زکوٰۃ اور صدقات فاضلہ سب داخل ہیں) اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں (اس میں روزہ فرض اور نفل سب آگیا)، اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور بخیرت خدا کی یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں، (جو اذکار مفروضہ کے علاوہ اذکار نافلہ بھی ادا کرتے ہیں) ان سب کیلئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم (جنت) تیار کر رکھی ہے۔

(آیت نمبر ۲) انما اموالکم و اولادکم فتنة وان اللہ عندہ اجر عظیم (سورۃ المائدہ: ۱۸، سورۃ الانفال: ۲۸، سورۃ التغابن: ۱۵)

(ترجمہ) (تم اس بات کو خوب جان لو کہ) تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک امتحان کی چیز ہے (کہ دیکھیں کون ان کی محبت کو ترجیح دیتا ہے اور کون اللہ تعالیٰ کی محبت کو ترجیح دیتا ہے سو تم ان کی محبت کو ترجیح مت دینا) اور (اگر ان کے منافع کی طرف نظر جائے تو تم) اس بات کو بھی یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس (ان لوگوں کیلئے جو اللہ کی محبت کو ترجیح دیتے ہیں) بڑا بھاری اجر (وانعام موجود) ہے (جس کے سامنے یہ فانی منافع کچھ حیثیت نہیں رکھتے)

(فائدہ) قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے مقامات پر مختلف نیک اعمال کے بدلہ میں اجر عظیم عطاء کرنے کا وعدہ فرمایا ہے ہم ان کا ذکر یہاں اجمالی طور پر قارئین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

(۱) وہ لوگ جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہیں اور شہید ہو جاتے ہیں یا نمازی بنتے ہیں ان کیلئے اجر عظیم (جنت) ہے (سورۃ نساء ۷۴)

(۲) جو لوگ ایمان لانے کے بعد تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کیلئے بھی اجر عظیم ہے (آل عمران: ۱۷۹)

(۳) جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے ان کیلئے بھی مغفرت اور اجر عظیم ہے (المائدہ ۹)

(۴) جو لوگ رسول اکرم ﷺ کے پاس اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں انہیں لوگوں کے دلوں کا اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے ساتھ امتحان لیا ہے ان کیلئے بھی مغفرت اور اجر عظیم ہے (سورۃ حجرات ۳)

(۵) جن لوگوں نے گناہوں سے توبہ کی اور اپنی اصلاح کی اللہ کے ساتھ مضبوطی سے منسلک رہے اپنے دین کو خالص اللہ کیلئے اختیار کیا (نساء ۶۷)

(۶) راسخ فی العلم حضرات اور وہ حضرات جو حضور ﷺ پر اور آپ ﷺ سے سابقہ شریعتوں پر ایمان رکھتے ہیں نماز پڑھتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ (نساء ۱۶۲)

(۷) صحابہ کرام کیلئے (سورہ فتح ۲۹)

(۸) تمہائی میں خدا کے خوف سے گناہ کرنے سے ڈرے (یس ۱۱، سورۃ الملک ۱۲)

(۹) صدقہ خیرات کرنے والے کیلئے (سورۃ الحزب: ۱۱-۱۸)

(۱۰) صابرین صالحین کیلئے (سورہ ہود: ۱۰-۱۱)

(فائدہ) ان مذکورہ اعمال میں کچھ تو ایسے ہیں جن کا مجموعی طور پر ایک مسلمان میں پا جانا ضروری ہے اور بعض فضیلت کے درجہ کے ہیں اگر وہ نہ بھی پائیں تب بھی جنت میں داخلہ مل جائے گا لیکن ایسے مذکورہ اعمال پر جنت کے اجر عظیم کا وعدہ یقینی ہے۔

دنیا کو سامان عیش و عشرت سمجھنے والوں کے لئے عبرت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

و فرحوا بالحیوة الدنیا وما الحیوة الدنیا فی الآخرة الامتاع (الرعد ۲۶)
(ترجمہ) اور یہ (کفار) لوگ دنیاوی زندگی پر (اور اس کے عیش و عشرت پر) اتراتے ہیں اور (ان کا اترنا بالکل فضول اور غلطی ہے کیونکہ) یہ دنیاوی زندگی (اور اس کی عیش و عشرت) آخرت کے مقابلہ میں بجز ایک معمولی سامان کے اور کچھ نہیں۔

ارشاد خداوندی ہے

وما الحیوة الدنیا الامتاع الغرور (سورۃ آل عمران / ۱۸۵، سورۃ الحديد / ۲۰)
(اور نہیں زندگی دنیا کی مگر سامان دھوکے کا)
اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں دنیا کی حالت کو بہت معمولی اور اس کی شان کو بہت حقیر فرمایا ہے اور مزید یہ کہ یہ گھٹیا، فانی، بہت کم اور زائل ہونے والی ہے۔
حدیث شریف میں اس طرح وارد ہوا ہے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

والله ما الدنیا فی الآخرة الا کما یغمس احدکم اصبعه فی الیم فلینظر به
ترجع الیه۔ ۱۔

(ترجمہ) اللہ کی قسم دنیا آخرت کے مقابلہ میں نہیں ہے مگر اس طرح کہ جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی کو دریا میں ڈبوئے پھر دیکھ لے اس (ڈبوئے والے) کے پاس (وہ انگلی) کتنا (پانی) لائی ہے۔

۲۔ مسلم کتاب الحج ۵۵، مسند احمد ۴/ ۲۲۹، مصنف ابن ابی شیبہ ۱۳/ ۲۱۸، ترمذی، نسائی، البدور السافره
۱۶۰۶ ص ۲۶۲، تفسیر ابن کثیر ۱/ ۴۲۵، جواہر فی ریاض الجنات ۱۰/ ۱، فتح الباری (۱۱/ ۲۳۲)۔

حضرت حسن بصریؒ کی نصیحت

حضرت حسن بصریؒ نے یہ آیت پڑھی قل متاع الدنیا قلیل (آپ فرمادیتے تھے) کہ دنیا کی عیش و عشرت بہت معمولی سی ہے (حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرمائے جس نے اس آیت کے مطابق دنیا میں زندگی گزاری، دنیا ساری کی ساری اول سے لیکر آخر تک ایسے ہے جیسے کوئی شخص سو گیا اور اپنی نیند میں وہ دیکھا جو اسے پسند تھا پھر آنکھ کھل گئی۔

ایک شاعر کہتا ہے

و نحن فی غفلة عما یراد بنا	الموت فی کل حین ینشد الکفنا
وان تو حشت من اثوابها الحسنات	لا ترکن الی الدنیا و زهرتها
این الدین همو کانوا لها سکنا	این الاحبة؟ والجیران مافعلوا؟
صیرهم تحت اطباق الثری رهننا	سقاهم الموت کاسا غیر صافیة

(ترجمہ)

(۱) موت نے ہر وقت کفن باندھ رکھا ہے، اور ہم اس سے غفلت میں ہیں جس کا ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے۔

(۲) دنیا اور اس کی زیب و زینت کی طرف ہرگز میلان نہ کرنا اور اس کے خوبصورت ناز و انداز سے دور بھاگنا

(۳) (تمہارے) وہ دوست کہاں ہیں تمہارے پڑوسیوں کا کیا ہوا؟ وہ لوگ کہاں گئے جو ان کے ملکین تھے؟

(۴) ان کو موت نے ناپسندیدہ پیالہ (موت کا) پلا دیا (اور) ان کو مٹی کے پاٹوں کے نیچے رہن رکھ دیا۔

جنت کی زمین، گارا، کنکر اور عمارت

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا الجنة لبنة من ذهب ولبنة من فضة ترابها الزعفران وطينها المسك^۱۔
(ترجمہ) جنت کی تعمیر کی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک چاندی کی، اس کی مٹی زعفران کی ہے اور گارا کستوری کا ہے۔
(حدیث) معراج کی طویل حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ادخلت الجنة فاذا فيها جنايد اللؤلؤ واذا ترابها المسك^۲۔
میں جنت میں داخل ہوا تو اس میں چمکدار موتیوں کے گنبد تھے اور اس کی زمین کستوری کی تھی۔

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے ابن صیاد نے جنت کی مٹی کے متعلق پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا درمكة بيضاء مسك خالص^۳۔

(ترجمہ) نرم و ملائم سفید روشن، خالص کستوری کی مٹی ہے۔
(فائدہ) پہلی حدیث میں جنت کی مٹی کو زعفران سے اور گارے کو کستوری سے بیان کیا گیا ہے جب کہ دوسری حدیث میں جنت کی مٹی کو کستوری سے بیان کیا گیا ہے۔
اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ جنت کی مٹی بھی پاکیزہ ہے اور اس کا پانی بھی پاکیزہ ہے اس لئے ان دونوں کو باہمی ملا کر ایک نئی خوشبو پیدا کی گئی جس کو کستوری کہا گیا۔
دوسرا مطلب یہ ہے کہ جنت کی مٹی رنگ کے اعتبار سے زعفران ہوگی اور خوشبو کے

۱۔ حادی الارواح ص ۱۸۴، مسند بزار (۳۵۰۹)، مسند احمد ۲/۳۰۵، ۳۳۵، ترمذی (۲۵۲۶)۔

دارمی ۲/۳۳۳، البدور السافره (۱۷۶۹)۔

۲۔ حادی الارواح ص ۱۸۴، بخاری ۳۴۹ فی الصلوٰۃ، احمد ۵/۱۴۴، مسلم ۶۳ فی الایمان باب ۷۴۔

۳۔ مسلم (۱۹۲۸)، (۹۳) فی القنن باب ۱۹، مصنف ابن ابی شیبہ ۱۳/۹۶ (۱۵۸۰۳) البدور

السافره (۱۷۷۲) تفسیر ابن کثیر (۷/۰۰۰)۔

اعتبار سے کستوری ہوگی اور یہ بہت ہی خوبصورت شے ہے کہ اس کی رعنائی اور چمک و مک زعفرانی رنگ میں ہو اور خوشبو کستوری جیسی ہو۔ ۱۷

جنت کی زمین ہموار ہے

حضرت عبید بن عمیرؓ فرماتے ہیں کہ جنت کی زمین ہموار ہے، اس کی نہریں زمین کو چیر کر نہیں چلتیں ۱۸۔

جنت کی زمین پر رحمت کی ہوا چلنے سے جنتی کے حسن میں بے پناہ اضافہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اشد فرمایا (ترجمہ) جنت کی زمین سفید ہے جس کے میدان کا نور کی چٹانیں ہیں جن کو ریت کے ٹیلوں کی طرح کستوری نے احاطہ کر رکھا ہے۔ اس میں جاری نہریں چلتی ہیں، اس میں جنتی جمع ہوں گے بڑے درجہ کے بھی اور چھوٹے درجہ کے بھی اور آپس میں ایک دوسرے سے ملاقاتیں اور باہمی تعارف کرائیں گے (ان پر) اللہ تعالیٰ رحمت کی ہوا چلائیں گے تو وہ رحمت ان جنتیوں کو کستوری کی خوشبو سے معطر کر دے گی، پھر جب جنتی مرد اپنی بیوی کے پاس لوٹے گا اور وہ اپنے حسن اور پاکیزگی میں اور بڑھ چکا ہوگا تو وہ کہے گی جب آپ میرے پاس سے گئے تھے تو میں آپ (کے حسن) پر فریفتہ ہو رہی تھی لیکن اب میری آپ (کے حسن) پر فریفتگی کی حد ہو گئی ہے۔ ۱۹

جنت کی تعمیرات

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! جنت کی تعمیر کس طرح کی ہے؟
تو آپ نے ارشاد فرمایا

لَبْنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَلَبْنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ مَلَا طَهَا مَسْكٌ أَذْفَرُ وَحَصْبًا وَهَالُلُولُ وَ الْيَاقُوتُ

۱۷ حادی الارواح ص ۷۴۔

۱۸ صفحہ الجنۃ ابو نعیم ۲ / ۶۹، مسند مقلوع

۱۹ صفحہ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۸) ص ۲۰، ترغیب و ترہیب ۳ / ۵۱۴، حادی الارواح ص

۱۸۶، البدور السافرة (۱۷۷)۔

و ترا بها الزعفران ۱۷

(ترجمہ) ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک اینٹ سونے کی ہے اس کا گاراخو شبواڑا نے والی کستوری کا ہے۔ اس کے کنکر چمکدار موتی اور یا قوت کے ہیں اور اس کی مٹی زعفران کی ہے۔

جنت کی زمین چاندی کی ہے

(فائدہ) حضرت مجاہد (مشہور تابعی محدث و مفسر) فرماتے ہیں کہ جنت کی زمین چاندی کی ہے ۱۸

اوپر کی روایات میں گزرا ہے کہ جنت کی مٹی زعفران اور کستوری کی ہوگی اور حضرت مجاہد کے اس ارشاد میں ہے کہ جنت کی زمین چاندی کی ہوگی ان دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ زمین تو چاندی ہی کی ہوگی مگر اوپر کی مٹی زعفران اور کستوری کی ہوگی (واللہ اعلم)

لوٹ پوٹ ہونے کی جگہ

(حدیث) حضرت سل بن سعد فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان فی الجنة مراغمن مسك مثل مراغ دوابکم فی الدنيا۔ ۱۹

(ترجمہ) جنت کی زمین پر لوٹ پوٹ ہونے کی جگہ (بنائی گئی) ہے کستوری سے، تمہارے جانوروں کی زمین پر لوٹ پوٹ ہونے کی طرح کی۔

۱۷ ابن ابی شیبہ ۱۳/ ۹۵، ولہ شاہد عند احمد ۳/ ۳۳۵ والدارمی ۲/ ۳۳۳ فی الرقاق صفحہ ۱۰۰ فی بناء الجنة، حادی الارواح ۱۸۶۔

۱۸ صفحہ الجنة ابو نعیم ۱/ ۵۲، ابن ابی شیبہ ۱۳/ ۹۵، ابن المبارک (زیادات نعیم بن حماد) ۲۲۹، البعث والنشور شہقی (۲۸۶)، درمنثور ۶/ ۱۰۰، تفسیر مجاہد ۲/ ۷۱۲،

۱۹ مجمع الزوائد ۱۰/ ۴۱۲، ترغیب و ترہیب ۴/ ۵۱۴، طبرانی کبیر ۶/ ۱۹۶ بسند جید، کنز العمال ۳۹۲۴۰، تاریخ اصہبان ۱/ ۱۱۶، کتاب العظمت ابو الشیخ (۵۹۴) البدور السافرة (۱۷۷۴)۔

جنت کی چار دیواری

سو نے چاندی اور کستوری کی دیوار

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں جنت کی چار دیواری ایک اینٹ سو نے اور ایک اینٹ چاندی سے بنائی گئی، اس کے درجات یا قوت اور لولو کے ہیں۔ ۱۔

جنت کے ارد گرد سات فصیلیں اور آٹھ پل

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حول الجنة سبعة اسوار وثمانی قناطر محیطة بالجنة کلها: اول سورمنها فضة والثانی ذهب والثالث ذهب وفضة والرابع لؤلؤ والخامس یاقوت والسادس زبرجد والسابع نور يتلأأ، مابین کل سورین خمس مائة عام ولها ثمانية ابواب ... ویاقوت و زبرجد مابین المصرامین من کل باب مسيرة اربعین عاما۔ ۲۔

(ترجمہ) جنت کے ارد گرد سات فصیلیں اور آٹھ پل ہیں جنہوں نے تمام جنت گھیرے میں لے رکھا ہے سب سے پہلی چار دیواری چاندی کی ہے، دوسری سو نے کی ہے، تیسری سو نے اور چاندی کی ہے، چوتھی لولو کی ہے پانچویں یا قوت کی ہے، چھٹی زبرجد کی ہے، ساتویں ایسے نور کی ہے جو چمک رہا ہے۔ ہر دو فصیلوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اور اس کے آٹھ دروازے ہیں۔۔۔۔۔ ایک یا قوت کا ہے ایک زبرجد کا ہے دروازے کے ہر دو پٹوں کے درمیان چالیس سال کے سفر کا فاصلہ ہے۔

جنت کی دیوار

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

۱۔ مصنف عبدالرزاق ۱۱/۴۱۶، زیادات زبد ابن المبارک ص ۷۷، رحلة الخلود ص ۲۴۶ حوالہ
حادی الانام الی دار السلام۔

۲۔ وصف الفردوس (۹) ص ۷۷ والحدیث ضعیف۔

ان الله عز وجل احاط حائط الجنة لبنة من ذهب ولبنة من فضة ثم شقق فيها
الانهار وغرس فيها الاشجار فلما نظر الملائكة الى حسناتها وزهرتها قالت
طوباك في منازل الملوك۔ ۱۔

(ترجمہ) بلاشبہ اللہ عزوجل نے جنت کی ایک دیوار کھینچی ہے جس کی ایک اینٹ سونے
کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی ہے۔ پھر اس میں نہروں کو اس میں کھینچ کر چلایا ہے اور
جنت میں درخت لگائے ہیں۔ جب فرشتوں نے جنت کے حسن اور چمک دمک کو دیکھا
تو کہنے لگے (اے جنت) بادشاہوں (یعنی مسلمانوں) کے محلات کی تمہیں خوشخبری ہو۔

جنت کی زمین چاندی کی ہے آئینہ کی طرح

حضرت ابو زمیل نے حضرت ابن عباسؓ سے سوال کیا کہ جنت کی زمین کس چیز کی
ہے؟ آپ نے فرمایا (یہ) چکنی سفید چاندی سے بنائی گئی ہے گویا کہ وہ آئینہ ہے۔ ۲۔
(فائدہ) حضرت سعید بن جبیرؓ سے بھی ایسے ہی منقول ہے کہ جنت کی زمین چاندی کی
ہے۔ ۳۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جنت کی دیوار کی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک
اینٹ چاندی کی ہے، اس کے درجات چمکدار موتی اور یاقوت کے ہیں۔ ۴۔
چھوٹے کنکر لولو (چمکدار موتی) کے ہیں اور مٹی زعفران کی ہے۔ ۵۔

احد پہاڑ جنت کی ایک عظیم جانب ہوگا

(حدیث) حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
احد رکن من ارکان الجنة۔ ۵۔

۱۔ توشیح والنشور (۲۸۸)، اتحاف السادہ بحوالہ طبرانی وابن مردويه، ۱۔ متابع فی البزار

(۳۵۰) ۱۔ البدور السافرة (۱۷۷)، ترغیب وترہیب، (۵۱۳/۴)، درمنثور (۱/۳۷)

۲۔ البدور السافرة (۱۷۷)، ابن ابی الدنیا (فی صفۃ الجنة۔ ۱۳۳)، ابوالشیخ کتاب العظمۃ۔ (۶۰۱)

۳۔ البدور السافرة (۱۷۷) بحوالہ ابو نعیم

۴۔ البدور السافرة (۱۷۷) بحوالہ ابن المبارک وابن ابی الدنیا۔

۵۔ البدور السافرة (۱۷۸)، الجامع الصغیر (۲۴۰) کنز العمال مناقب ص ۵ علی بامش الجامع الصغیر۔

(ترجمہ) احد (پہاڑ) جنت کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔
 (فائدہ) علامہ مناوی رکن کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ احد پہاڑ جنت کے
 جوانب میں سے ایک عظیم جانب ہو گا یا یہ معنی ہے کہ احد پہاڑ کی اصل (جز) جنت میں
 سے اور یہ واپس جنت میں لوٹا دیا جائے گا اور جنت کے ارکان میں سے ایک رکن (جانب
 عظیم) بن جائے گا۔ یا یہ معنی ہے کہ چونکہ احد پہاڑ حضور پاک ﷺ اور صحابہ
 کرام (اور اولیاء اللہ) سے محبت کرتا ہے اور جو جس کے ساتھ دنیا میں محبت کرتا ہے وہ
 اس کے ساتھ جنت میں ہو گا اس لئے یہ پہاڑ ان پاک باز حضرات کے ساتھ محبت
 کرنے کی وجہ سے جنت میں ایک رکن کی حیثیت سے رکھا جائے گا۔

احد پہاڑ جنت کے دروازہ پر ہوگا

(حدیث) حضرت سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد
 فرمایا احد هذا جبل يحبنا ونحبه علی باب من ابواب الجنة - ۲۔
 (ترجمہ) یہ احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں (یہ قیامت
 کے دن) جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر ہوگا۔

جنت عدن کی زمین، کنکر اور تعمیر وغیرہ

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 خلق الله عز وجل جنة عدن بيده: لبنة من درة بيضاء، ولبنة من ياقوتة
 حمراء، ولبنة من زبرجدة خضراء، ملاطها المسك، حشيشها الزعفران،
 حصاؤها اللؤلؤ وترابها العنبر - ۳۔

۱۔ مستفاد من فیض القدير للمناوی (۱/ ۱۸۵)

۲۔ الجامع الصغير (۱/ ۱۸۵ مع المناوی)، البدور السافرة (۹/ ۱۷۷)، ابن ماجہ (۳۱۱۵)، کنز العمال (۳۳۹۸۹)

۳۔ صفة الجنة لمن اهل الدنيا (۲۰) الترغيب والترهيب (۳/ ۵۱۳)، البدور السافرة (۱۶۶۸) صفة الجنة لمن
 کثیر (۴۷) حاکم (۲/ ۳۹۲)، طبرانی کبیر (۱۲/ ۱۳۷)، مجمع الزوائد (۱۰/ ۳۹۷)، اتحاف السادة
 (۱۰/ ۵۵۰)، اتحاف السادة (۲۲۳)، درمثور (۱/ ۳۷۷، ۵، ۶، ۷، ۱۹۶)، الاسماء والصفات (۳۱۸)، تفسیر ابن

کثیر (۵/ ۳۵۵)، کنز العمال (۳۹۲۳۵)، (۳۹۲۶۳) کامل لمن عدی (۵/ ۱۸۳۷)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے دست مبارک سے پیدا کیا۔ اس کی ایک اینٹ سفید چمکدار موتی کی ہے اور ایک اینٹ سرخ یا قوت کی ہے اور ایک اینٹ سبز زبرجد کی ہے۔ اس کا گارا کستوری کا ہے، اس کی خشک گھاس زعفران کی ہے، اس کے کنکر چمکنے والے موتی ہیں اور اس کی خاک عنبر کی ہے۔

اکابر کی مجرب دعائیں

اشتہار

سائز 23x36x16 صفحات 100 مجلد، ہدیہ

صحابہ کرام، تابعین کرام اور اکابرین اسلام کے دکھ کے واقعات اور ان کی وہ خاص دعائیں جو ان کی حل مشکلات کیلئے مقبول ہوئیں، نادر و نایاب قدیم کتابوں سے ماخوذ مستند دعاؤں کا مخفی ذخیرہ۔

سیلاب مغفرت

اشتہار

سائز 23x36x16 صفحات 336 مجلد، ہدیہ

کتاب التوابین تالیف امام موفق ابن قدامہ، ترجمہ مولانا محمد ریاض صادق، مقدمہ مولانا مفتی امداد اللہ انور۔ توبہ کرنے والوں کے شاندار واقعات۔

جنت کا موسم، سائے، ہوائیں

جنت میں نہ گرمی ہوگی نہ سردی نہ سورج نہ چاند

ارشاد خداوندی "و ظل ممدود" (اور سایہ ہو گا دراز) کی تفسیر میں حضرت عمرو بن ميمونؓ فرماتے ہیں کہ اس سایہ کی لمبائی ستر ہزار سال کے (سفر کے) برابر ہوگی۔ ۱۔
حضرت شعیب بن جحانؓ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت ابو العالیہ الریاحیؓ سورج طلوع ہونے سے پہلے (کہیں جانے کیلئے گھر وغیرہ سے) نکلے تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ جنت (کی روشنی) ایسی ہوگی پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی و ظل ممدود (اور سایہ ہو گا دراز) ۲۔

نہ دھوپ ہوگی نہ سردی

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جنت معتدل ہوگی نہ تو اس میں گرمی ہوگی نہ سردی ہوگی۔ ۳۔
حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں جنتی حضرات نہ دھوپ محسوس کریں گے نہ ٹھنڈ۔ ۴۔

ہوا مشک اڑائے گی

(حدیث) حضرت مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
اذا هبت الجنوب في الجنة اثارت كثران المسك۔ ۵۔
(ترجمہ) جب جنوب کی ہوا جنت میں چلے گی تو مشک کے ٹیلے بکھیر دے گی۔

۱۔ شہیقی (البدور السافره: ۱۸۳۱)،

۲۔ شہیقی (البدو، السافره: ۱۸۳۲)،

۳۔ ابن المبارک (البدور السافره: ۱۸۳۳)، صفۃ الجنۃ (۱۲۷)، مصنف ابن ابی شیبہ (۱۰۰/۱۳)
زہد عبد اللہ بن احمد ص ۲۱۳، حسین مروزی فی زیادات الزہد لابن المبارک ص ۵۳۵، وصف
الفردوس مرفوعا (۱۱)،

۴۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۱۲۸)،

۵۔ وصف الفردوس (۱۸۳)،

جنت کا رنگ نور اور رونق

جنت کا رنگ سفید ہے

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 علیکم بالبیاض فان اللہ تعالیٰ خلق الجنة بیضاء فلیلبسہ احیاءکم وکفنوا
 فیہا موتاکم ۱۔

(ترجمہ) تم سفید (رنگ) اختیار کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو سفید پیدا کیا ہے پس
 چاہیے کہ تمہارے زندہ لوگ سفید رنگ پہنیں اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔
اللہ کی قسم جنت چمکنے والا نور ہے

(حدیث) حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جنت کا
 ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

ہی ورب الکعبة ریحانة تہتز ونور یتلأ لآ۔ ۲۔
 (ترجمہ) رب کعبہ کی قسم! یہ (جنت) ایک طرح کا پھولوں کا گلہ ستہ ہے مست کر دینے
 والا، اور نور ہے چمکنے والا۔

۱۔ صفۃ الجنة ابو نعیم (۱/۱۶۴)، کامل ابن عدی (۲/۷۸۶-۷۸۷)، تہذیب التہذیب
 (۳/۲۸-۲۹) طبرانی کبیر (۱۱/۱۰۹)، مجمع الزوائد (۴/۶۶) و بطریق آخر کامل ابن عدی
 (۴/۱۳۷۹)۔ ورواہ ابو نعیم بلفظ آخر و طریق آخر (۱/۱۶۳) رقم ۱۲۹ بصحیف جدوا و آخر جہ لا جری فی
 الشریعة ص ۳۹۳ و ابو جعفر الخیری فی سہ مجالس (۱۱۵/۱، ۱) و کامل ابن عدی (۷/۲۵۶۵)،
 وحادی الارواح دونوں روایتیں انتہائی ضعیف ہیں لیکن ایک دوسرے کی تقویت کے سبب کسی درجہ
 میں قابل قبول ہو گئی ہیں (امداد اللہ)

۲۔ صفۃ الجنة ابو نعیم ۲/۵۳، رامہرمزی (۱۰۷)، اتحاف السادة المتقین (۱۰/۵۴۸)، معالم التنزیل
 بغوی ۱/۴۲،

جنت کی رونق اور روشنی

(حدیث) حضرت عامر بن سعید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لو ان ما يقل ظفر ممافی الجنة بدا لتزخرفت له ما بین خوافق السموات والارض، ولو ان رجلا من اهل الجنة اطلع فبدا سواره لطمس ضوءه ضوء الشمس كما تطمس الشمس ضوء النجوم ۱۔

(ترجمہ) جو نعمتیں جنت میں ہیں اگر ان میں سے اتنی مقدار بھی ظاہر ہو جائے جتنا کہ ناخن کے ساتھ لگ کر کوئی چیز آتی ہے تو اس کی وجہ سے آسمانوں اور زمین کے کنارے جگمگا اٹھیں اور اگر جنتیوں میں سے کوئی شخص جھانک لے اور اس کا گنگن ظاہر ہو جائے تو اس کی روشنی سورج کی روشنی کو اس طرح سے ماند کر دے جس طرح سے سورج ستاروں کی روشنی کو ماند کر دیتا ہے۔

بغیر دھوپ کی روشنی

حضرت زبیل بن سماک کے والد نے حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا جنت کا نور کیسا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کیا تم نے وہ وقت نہیں دیکھا جو سورج نکلنے سے پہلے ہوتا ہے؟ جنت کا نور بھی ایسے ہوگا مگر اس میں نہ دھوپ ہوگی نہ سردی ہوگی۔ ۲۔

آگے پیچھے سے نور چلتا ہوگا

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

يوم تری المؤمنین والمؤمنات یسعی نورهم بین یدیهما وبأیمانهم (سورۃ الحديد ۱۳۰)

۱۔ صفحہ الجنۃ ابو نعیم ۵۴/۲، ترمذی ۲۵۳۸ فی صفحہ الجنۃ، احمد ۱/۱۶۹، ۱۷۱، زوائد الزہد للترمذی مبارک (۴۱۶)، شرح السنہ (۴۳۷)، نہایہ ابن کثیر (۲/۴۴۲)۔

۲۔ صفحہ الجنۃ ابو نعیم ۵۴/۲ (۲۱۱)، صفحہ الجنۃ ابن کثیر ۱۳۵، صفحہ الجنۃ للعلی الدنیا (۱۳۴)، کتاب العظمت ابو الشیخ (۶۰۱)۔

(ترجمہ) جس دن (قیامت میں) آپ ﷺ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو دیکھیں گے کہ ان کا نور ان کے آگے اور ان کے داہنی طرف دوڑتا ہوگا۔

(فائدہ) یہ فضیلت مسلمانوں کو ان کے نیک اعمال کی وجہ سے قیامت کے دن عطاء ہو گی اور یہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو جو فضیلت اور شان بخشیں گے اس کو کسی نہ کسی شکل میں قائم دائم رکھیں گے جنت میں داخل ہونے کے بعد واپس نہیں لیں گے اس لئے جنت میں جنتیوں کا پورا جسم نور سے چمکتا ہوگا یا تو یہ نور ان کے حسین جسموں کا ہو گا یا ان کے اعمال صالحہ کا ہو گا یا جنت کا ہوگا (واللہ اعلم) (مؤلف)

جنتی کے جسم کی روشنی

حضرت محمد بن کعبؒ فرماتے ہیں کہ جنت میں بجلی کی طرح کی ایک چمک نظر آئے گی تو (نچلے درجہ کے جنتی حضرات کی طرف سے) پوچھا جائے گا یہ کیا تھا؟ تو (ان کو) بتایا جائے گا کہ یہ اعلیٰ درجات کے لوگوں میں سے ایک جنتی ہے جو ایک بالا خانہ سے دوسرے بالا خانے کی طرف منتقل ہوا ہے۔

جنت کی مختلف صفات

(حدیث) حضرت سعید بن المسیبؒ سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا الجنة بيضاء تتلأأ واهلها بيض، لا ينام اهلها لا شمس فيها ولا قمر ولا ليل يظلم ولا برد فيها ولا حر يؤذيهم۔^{۱۲}

(ترجمہ) جنت سفید چمکدار ہے اس کے ساکنین سفید رنگ کے ہوں گے، اس کے رہائشی سوئیں گے نہیں، نہ اس میں سورج ہو گا نہ چاند، نہ اندھیرا کرنے والی رات ہو گی اور نہ ہی اس میں ٹھنڈ یا گرمی ہو گی جو جنتیوں کو ایذا پہنچائے۔

۱۔ صفۃ الجنة ابو نعیم ۲/ ۵۵ (۲۱۳)، مصنف ابن ابی شیبہ (۱۵۸۷/ ۱۳) ۱۲۵-۱۲۶،

۲۔ وصف الفردوس (۱۰)،

جنت کے صبح و شام اور رات دن

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا (سورة مريم: ۶۲)،
(ترجمہ) اور ان کو ان کا کھانا صبح و شام ملا کرے گا۔

حضرت ضحاکؒ مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کیلئے گردش کرنے والی اسی طرح کی گھڑیاں بنائی ہیں جیسے دنیا کی گھڑیاں گردش کرتی ہیں بغیر سورج کے اور چاند کے اور رات کے اور دن کے، بس صرف آخرت کا نور ہوگا جس میں اللہ تعالیٰ نے صبح، دوپہر اور شام کو مقرر کیا ہے کیونکہ صبح، دوپہر اور شام سے لوگ لطف اندوز ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کی خواہش کو تیز کریں گے اور ان کو رزق کی لذت کے ذائقے بخشنا چاہیں گے تو ان کے سامنے صبح و شام کی گردش کر دیں گے۔ ۱۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جنت میں صبح و شام نہیں ہوں گے مگر ان کے پاس (صبح و شام کے کھانے) رات دن کی مقدار کے مطابق پیش کئے جائیں گے ۲۔
حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں جنت والوں کو ہر گھڑی رزق پہنچایا جائے گا، صبح و شام بھی دیگر گھڑیوں کی طرح کی دو گھڑیاں ہوں گی وہاں رات نہیں ہوگی بلکہ روشنی اور نور ہوگا۔ ۳۔

صبح و شام کیسے معلوم ہوں گے

حضرت زہیر بن محمدؓ فرماتے ہیں جنت میں رات نہیں ہوگی یہ لوگ ہمیشہ نور میں رہیں گے، ان کیلئے رات کی مقدار پردے چھوڑ دینے سے معلوم ہوگی اور دن کی مقدار پردے اٹھا دینے سے معلوم ہوگی۔ ۴۔

۱۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۱۹)۔

۲۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۲۰)۔

۳۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۲۱) اسنادہ صحیح، وکذا الخرجہ الطبری فی تفسیرہ (۸/ ۱۶/ ۱۰۲)۔

۴۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۲۳) تفسیر طبری ۱۶/ ۱۰۲ اباسناد جید۔

جنت کے قندیل اور فانوس

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ جنتیوں کے لیمپ اور چراغ کیسے ہوں گے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا
 ہی قنادیل معلقة بالعرش تضيء لاهل الجنة فوق العرش لا يطفأ نورها و
 لا يقصر عنها أبصارهم من النظر ۱۰
 (ترجمہ) یہ عرش سے لٹکنے والے فانوس ہوں گے عرش کے اوپر سے جنتیوں کیلئے
 روشنی پھیلائیں گے نہ تو ان کا نور بجھے گا اور نہ ہی ان کو دیکھنے سے جنتیوں کی آنکھیں خیرہ
 ہوں گی۔

● اشتہار صحابہ کرامؓ کے جنگی معرکے

سائز 16 × 36 × 23 صفحات 500 جلد، ہدیہ
 مؤرخ اسلام علامہ واقدی (وفات 207ھ) کی مشہور زمانہ تاریخی کتاب
 فتوح الشام عربی کا نہایت عالیشان ترجمہ از مولانا حکیم شبیر احمد سہارنپوریؒ
 اور انتخاب، تسہیل اور عنوانات وغیرہ از مفتی محمد امداد اللہ انور، صحابہ کرامؓ کی
 دنیاوی طاقتوں سے فکر کے لازوال کارنامے، صحابہ کرام کی زور آوری، سپہ
 سالاری، فتح مندی، شجاعت و استقلال کی پندرہ معرکۃ الآراء جنگوں کے تفصیلی
 مناظر، نہایت دلچسپ حیرت انگیز، ولولہ انگیز واقعات، عظمت صحابہ کی بہترین
 ترجمان جہاد فی سبیل اللہ کے احیاء کی شاندار کوشش، ہر مسلمان کے مطالعہ کی
 زینت، افواج اسلام کیلئے صحابہ کرام کے معرکوں کا زرین تحفہ۔

خوشبو

جنت کی خوشبو کتنی فاصلہ سے مہکتی ہے؟

(حدیث) حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا

ان ریح الجنة ليوجد من مسيرة مئة عام۔ ۱۔
(ترجمہ) جنت کی خوشبو سو سال کے فاصلہ سے پائی جائے گی۔
ایک روایت میں ہے کہ چالیس سال کے فاصلہ تک محسوس ہوگی۔ ۲۔
کون سے لوگ جنت کی خوشبو سے محروم رہیں گے

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
(ترجمہ) جس (مسلمان) نے کسی معاہدی (ذمی کافر) کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہیں
سونگھ سکے گا جبکہ اس کی خوشبو ستر سال کی مسافت (فاصلہ) سے محسوس ہوگی۔ ۳۔
ایک حدیث میں یوں ہے کہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کے فاصلہ سے محسوس ہوگی۔ ۴۔
(حدیث) حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد
فرمایا۔

(ترجمہ) جس شخص کو اللہ تعالیٰ اپنی رعایا کا حکمران بنائے مگر اس نے رعایا کو نیکی کی
تلقین نہ کی تو وہ جنت کی خوشبو نہیں پاسکے گا۔ ۵۔

۱۔ صفۃ الجنة ابو نعیم ۲/ ۴۱، نہایہ ۲/ ۴۹۴، بیہقی ۸/ ۱۳۳، شرح السنہ ۱۰/ ۱۵۱۔ ۱۵۲، احمد
۵/ ۴۶، حاکم ۲/ ۱۲۶، عبد الرزاق ۱۰/ ۱۰۲، ابن ابی شیبہ (۷۹۹۳، ۷۹۹۴)، نسائی ۸/ ۲۵،
ابن حبان ۱۵۳۲، (۱۰/ ۲۳۹)،

۲۔ بخاری (۳۱۶۶) فی الجزیہ، حادی الارواح ص ۲۱۲،
۳۔ بدور السافرہ (۱۸۳۵)، بخاری (۲۵۹/ ۱۲ فتح الباری)
۴۔ حاکم ۱/ ۴۴، الاحسان بہتر تیب صحیح لکن حبان ۹/ ۲۳۹، مسند احمد (۵۰، ۵۱) بدور سافرہ (۱۸۳۶)،
۵۔ بخاری واللفظ لہ (۱۳/ ۱۲۷ فتح الباری)، مسلم (الامارۃ ۲۱) بدور سافرہ (۱۸۳۷)،

(ترجمہ) جس شخص نے والد کے علاوہ کسی اور کی طرف (اپنی ولدیت کی) نسبت کی تو وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا جبکہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کے فاصلہ سے محسوس ہوگی۔ ۱۔

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (ترجمہ) جنت کی خوشبو پانچ سو سال کے سفر سے سونگھی جائے گی مگر اس کی خوشبو کو نیک عمل کا احسان جتانے والا اور والدین کا نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والا نہیں سونگھ سکے گا۔ ۲۔

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ بہت سی عورتیں (باریک یا مختصر یا تنگ لباس پہنتی ہیں اور وہ اس حالت میں) ننگی (شمار ہوتی ہیں خود گناہ کی طرف) مائل ہوتی ہیں اور (دوسروں کو گناہ کی طرف) مائل کرتی ہیں۔ یہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پا سکیں گی جبکہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے پائی جائے گی۔ ۳۔

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (ترجمہ) جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کے فاصلہ سے بھی سونگھی جاسکے گی اللہ کی قسم اس کو والدین کا نافرمان، اور قطع رحمی کرنے والا، اور بوڑھا بدکار اور وہ شخص جو تکبر کی وجہ سے اپنی چادر اور شلوار کو (زمین پر) گھسیٹتا ہوگا نہیں سونگھ سکے گا۔ ۴۔

(حدیث) حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (ترجمہ) جو عورت اپنے خاوند سے بلا وجہ طلاق کا مطالبہ کرے گی تو اس پر جنت کی خوشبو تک سونگھنا حرام ہے۔ ۵۔

۱۔ ابن ماجہ ۲۶۱۱، مسند احمد ۲/ ۱۷۱، باسناد صحیح، بدور السافرہ (۱۸۳۸)،

۲۔ طبرانی صغیر ۱/ ۱۴۵، حلیہ ابو نعیم ۳/ ۳۰۷، بدور السافرہ (۱۸۳۹)،

۳۔ مؤطا مالک ۳/ ۹۱۳، موقوفہ، مسلم کتاب اللباس ۳۳ باب النساء الکاسیات حدیث (۱۲۵)،

۴۔ بدور السافرہ (۱۸۳۱)،

۵۔ ابو داؤد (۲۲۲۶)، ابن ابی شیبہ ۵/ ۲۷۱، ترمذی () ابن ماجہ (۲۰۵۵)، سنن دارمی

۲/ ۱۶۲، ابن حبان ()، بیہقی (۷/ ۳۱۶)، تفسیر ابن جریر، حاکم ۲/ ۲۰۰، وحسنہ الترمذی و

صحیح الحاکم علی شرط الشیخین ووافقه الذہبی، بدور السافرہ (۱۸۳۲)،

(حدیث) حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

(ترجمہ) جو شخص اس حالت میں فوت ہوتا ہے کہ اس کے دل میں ایک مثقال کے برابر بھی تکبر موجود ہو تو اس شخص کیلئے جنت حلال نہیں ہوگی نہ تو وہ اس کی خوشبو سونگھ سکے گا اور نہ ہی اس کو دیکھ سکے گا۔ ۱۔

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (ترجمہ) آخر زمانہ میں ایک قوم ایسی ہوگی جو کالا خضاب کرے گی جیسے کبوتروں کے پوٹے ہوتے ہیں یہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکیں گے۔ ۲۔

(فائدہ) حضرت انسؓ نے جنت کی خوشبو زمین پر پائی ہے جب کہ جنت سب آسمانوں سے اوپر ہے۔ ۳۔

(فائدہ) ان اعمال بد کی وجہ سے جنت کی خوشبو سے محروم رہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ جنت میں داخل نہیں ہو سکیں گے ہاں جب یہ جہنم میں سزا پا چکیں گے یا اللہ کی رحمت سے ان کی بخشش ہو جائے گی یا یہ ان برے کاموں سے دنیا میں توبہ کر لیں گے اور ان کا گناہ معاف ہو جائے گا تو ان کو جنت کی خوشبو بھی پہنچے گی اور یہ جنت میں بھی جائیں گے۔

(فائدہ) یہ جو جنت کی خوشبو کا مختلف مسافتوں سے پایا جانا احادیث میں وارد ہوا ہے یہ مختلف لوگوں کے اعمال و درجات کے حساب سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی بخشش پر موقوف ہے وہ جس کو جتنے فاصلہ سے چاہے جنت کی خوشبو پہنچا دے یا جنت کی خوشبو سے پردے ہٹا دے۔

۱۔ مسند احمد ۴/ ۱۵۱، البدور السافرة (۱۸۳۳)،

۲۔ ابو داؤد (۲۳۱۲)، نسائی ۸/ ۱۳۸، شرح السنہ بغوی ۱۲/ ۹۲، اسنادہ جید، ابن حبان () حاکم

()

۳۔ صفحہ الجندہ ابن کثیر ص ۱۴۴۔

جنت ہمیشہ رہے گی

(آیت نمبر ۱) ارشاد خداوندی ہے

واما الذين سعدوا ففي الجنة خالدين فيها مادامت السموات والارض
الاما شاء ربك عطاء غير مجدوذ (سورة ہود آیت ۱۰۸)

(ترجمہ) اور پس وہ و لوگ جو نیک نخت ہیں وہ جنت میں ہوں گے (اور) وہ اس میں
(داخل ہونے کے بعد) ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان وزمین قائم ہیں (گو جنت
میں جانے سے پہلے کچھ سزاگناہوں کی بھگت چکے ہوں وہ بھی جنت سے کبھی نہ نکلیں
گے) ہاں اگر خدا کو ہی (نکالنا) منظور ہو تو دوسری بات ہے (مگر یہ یقینی ہے کہ خدا یہ
بات کبھی نہ چاہے گا پس نکالنا بھی کبھی نہ ہو گا بلکہ) وہ غیر منقطع عطیہ ہو گا۔

(آیت نمبر ۲) ارشاد خداوندی ہے

ان هذا لرزقنا مالہ من نفاد (سورة ص: ۵۴)

(ترجمہ) بے شک یہ (جنت) ہماری عطاء ہے جس نے کبھی ختم ہی نہیں ہوتا۔

(آیت نمبر ۳) ارشاد خداوندی ہے

اکلھا دائم وظلھا (سورة الرعد آیت ۳۵)

(ترجمہ) اس (جنت) کا پھل اور سایہ ہمیشہ رہے گا۔

(آیت نمبر ۴) ارشاد باری تعالیٰ ہے

وما ہم منها بمخرجین (سورة الحجر آیت ۴۸)

(ترجمہ) اور وہ (جنتی) اس (جنت) سے نکالے نہیں جائیں گے۔

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من یدخل الجنة ینعم ولا یبؤس ویخلد ولا یموت۔^۱

جو شخص جنت میں داخل ہو گا وہ ہمیشہ نعمتوں میں رہے گا کبھی اکتائے گا نہیں اور ہمیشہ

۱۔ صفۃ الجنة ابن کثیر ۹۶/۱۰۱۰ مسند احمد (۲/۳۷۰) حادی الارواح واللفظ لہ ۳۲۸ و مثلاً فی مسلم

صفۃ الجنة حدیث (۲۸۳۶)، اتحاف السادۃ (۱۰/۵۳۱)

رہے گا کبھی مرے گا نہیں۔

(حدیث) حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

يَنَادِي مَنَادِي اَنْ لَّكُمْ اَنْ تَصْحُوا فَلَا تَسْقُمُوا اَبَدًا، وَاَنْ لَّكُمْ اَنْ تَحْيُوا فَلَا تَمُوتُوا اَبَدًا، وَاَنْ لَّكُمْ اَنْ تَشْبُوا فَلَا تَهْرَمُوا اَبَدًا، وَاَنْ لَّكُمْ اَنْ تَعْمُوا فَلَا تَبْسُوا اَبَدًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ (وَنُودُوا اَنْ تَلْكُمْ الْجَنَّةُ اَوْ رَثِمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ) (اعراف ۴۳) ۲۔

(ترجمہ) (جنت میں داخل ہونے کے بعد جنتیوں کو) ایک منادی ندا کرے گا کہ تمہارے لئے خوشخبری ہے کہ تم صحت مند رہو گے کبھی بیمار نہ ہو گے، اور تمہارے لئے یہ بھی خوشخبری ہے کہ تم زندہ رہو گے کبھی نہیں مرو گے، اور تمہارے لئے یہ بھی خوشخبری ہے کہ تم جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہیں ہو گے، اور تمہارے لئے یہ بھی خوشخبری ہے کہ تم ناز اور نعمتوں میں رہو گے کبھی دکھ نہ دیکھو گے، اللہ تعالیٰ کا اسی کے متعلق ارشاد ہے کہ ان (جنت والوں) کو پکار کر کہا جائے گا کہ یہ جنت تم کو دی گئی ہے تمہارے اعمال (حسنہ) کے بدلہ میں۔

فوائد حفظ القرآن

اشتہار

سائز 16 x 36 x 23 صفحات 336 مجلد، ہدیہ

جدید اضافات کے ساتھ فضائل حفاظ، فضائل اساتذہ حفظ اور حفاظ کے والدین اور تلاوت کے فضائل کو مدلل طریقہ سے سینکڑوں کتب حدیث کے حوالہ سے مستند کر کے جمع کیا ہے مشہور و مقبول کتاب۔

۲۔ البعث والنشور ۴۸۸ / ۲۶۵ مسلم ۴ / ۲۱۸۲، مسند احمد ۳ / ۹۵، ترمذی ۶ / ۳۲۳۶، البدور السافرة حدیث ۴۱۵۹، ریاض الصالحین ص ۷۷ بلفظ، مشکوٰۃ (۵۶۲۲)، (۵۶۲۳)، کنز العمال (۳۹۳۵۶)، تخریج عراقی (۵۲ / ۴)

جنت کے دربان اور محافظ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وسيق الذين اتقوا ربهم الى الجنة زمرا حتى اذا جاؤوها وفتحت ابوابها وقال لهم خزنتها سلام عليكم طبتم فادخلوها خالدين (زمر: ۷۳)

(ترجمہ) اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے وہ گروہ گروہ ہو کر جنت کی طرف روانہ کئے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس (جنت) کے پاس پہنچیں گے اور اس کے دروازے (پہلے سے) کھلے ہوئے ہوں گے (تاکہ داخل ہونے میں ذرا بھی دیر نہ لگے) اور وہاں کے محافظ (فرشتے) ان سے (ابطورا کرام اور ثناء کے) کہیں گے السلام علیکم تم مزہ میں رہو اور اس (جنت) میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ۔

(فائدہ) جنت کے تمام محافظ اور دربان فرشتوں کے سردار فرشتہ کا ذکر اس حدیث میں آپ پڑھیں گے جو صرف حضور ﷺ کے اکرام کیلئے خود جنت کا دروازہ کھولے گا۔ اس ایک حدیث مزید اس مضمون کی ذکر کی جاتی ہے جس سے جنت کے دربانوں کا علم حاصل ہوتا ہے۔

جناب صدیق اکبرؓ کو جنت کے سب دربان داخلہ کیلئے پکاریں گے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص (اپنے مال میں سے) اللہ کے راستہ (جہاد یا ہر نیک موقع) میں جوڑا کر کے (یعنی جو چیز دے اس کا جوڑا کر کے دے جیسے دو اونٹ، دو بھریاں وغیرہ یا کوئی چیز بھی دے اور اس کے ساتھ کوئی اور چیز بھی ملا دے جیسے روپے دے تو ان کے ساتھ کپڑا بھی) دیدے تو اس کو ہر دروازہ سے جنت کے دربان پکاریں گے کہ اے فلاں ادھر سے

داخل ہو۔ ۱۔

(فائدہ) جنت کے سب سے بڑے خازن محافظ، منتظم، نگران، دربان کا نام رضوان فرشتہ ہے اس کا یہ رضوان کا نام رضا سے ماخوذ ہے۔

اوتی جنتی کے ہزار ناظم الامور اور ان کا حسن

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
بیناھو — یعنی آخر من یدخل الجنة — یمضی فیھا اذرای ضوئاً فیخر
ساجداً فیقال لہ مالک؟ فیقول الیس هذا ربی تعالیٰ لی؟ فاذا ہو برجل قائم
فیقول : لا هذا منزل من منازلک وانا قھرمان من قھارمتک ولک مثلی الف
قھرمان، ثم یمشی امامہ فیدخل ادنی قصورہ لایشرف علی شیء منها
الا انفذ بصرہ اقصى مملکتہ، ومملکتہ مسیرة مائة سنة۔ ۲۔

(ترجمہ) اخیر میں جنت میں داخل ہونے والا چل رہا ہو گا کہ اچانک وہ ایک قسم کا نور
دیکھے گا اور سجدہ میں گر پڑے گا۔ اس سے پوچھا جائے گا تجھے کیا ہوا؟ تو وہ کہے گا کہ کیا یہ
میرے رب نے میرے سامنے تجلی نہیں فرمائی؟ تو اچانک اس کے سامنے ایک مرد

۱۔ بخاری ۱۸۹۷، ۲۸۳۱، ۳۶۶۶، ۳۶۱۶، مسلم ۱۰۲۷، مالک ۲/۴۹/۵۳۹، ترمذی
۳۶۷۳، نسائی ۴/۱۶۸، ۱۶۹، تھتہ الاشراف ۹/۳۳۰، احمد ۳/۴/۲۶۸، البعث
والنشور (۲۵۵)، معجم اسماعیلی مخطوط رقم (۱۲۰)، زبد اللہ المبارک ۷/۱۳۲، شرح السنہ ۱۶۳۵،
مصنف عبدالرزاق ۱۱/۱۰۷، سنن الکبریٰ ۹/۱۷۱، طبقات الشافعیہ امام سبکی ۳/۱۲۲۔
۱۲۳/۶، ۷۳/۷۳، تمیید لئین عبدالبر ۷/۱۸۳، ۱۸۴، مشیئة ابن الجوزی رقم ۱۵، اخبار اصمہان
لالی نعیم ۱/۲۹۲، صفۃ الجنة لابی نعیم رقم ۱۸۸ (۲/۳۵) واللفظ لہ۔

۲۔ صفۃ الجنة ابو نعیم (۳۳۱) واسنادہ جید قوی ولہ شاہد من حدیث ابن مسعود اخرجہ الطبرانی فی الکبیر
(۹۷۶۳) وشہبائی فی البعث والنشور (۳۷۹) وکتاب السنہ لاحمد بن حنبل (۱۱۳۳)، وابن ابی الدنیائی
صفۃ الجنة (۳۱) والحاکم (۳/۵۸۹، ۵۹۶)، مجمع الزوائد (۱۰/۳۴۳) والترغیب والترہیب
(۳/۳۹۱-۳۹۵)، المطالب العالیہ (۳۶۱۱)، ومن طریق ضعیف اخرجہ ابن خزیمہ فی
الوحد صفحہ ۲۳۹،

کھڑا ہو گا وہ عرض کرے گا نہیں (یہ آپ کا رب نہیں بلکہ) یہ محلات میں سے ایک محل ہے اور میں آپ کے خد متگار نگرانوں میں سے ایک خد متگار نگران امور خدمات ہوں اور آپ کیلئے میرے جیسے ایک ہزار خد متگار ہیں پھر وہ جنتی اس خد متگار کے آگے آگے چلے گا اور اپنے ادنیٰ درجہ کے محل میں داخل ہو گا اور وہ جس شے پر نگاہ ڈالے گا (غایت لطافت و حسن کی وجہ سے) اس کی نظر اس کے تمام ملک (جنت) تک پہنچ جائے گی اور اس جنتی کی مملکت سو سال کے سفر کرنے کے برابر ہو گی۔

اشتہار جہنم کے خوفناک مناظر

سائز 23x36x16 صفحات 352 مجلد، ہدیہ

اردو زبان میں اپنے موضوع کی پہلی مستند اور تفصیلی کتاب امام ابن رجب حلی (وفات 795ھ) کی ”التخويف من النار“ کا اصل صحیح اردو ترجمہ جو دوزخ اور دوزخیوں کے حالات کا مکمل آئینہ دار دیدہ و دل کیلئے عبرت اور نہایت ہی اصلاحی کتاب ہے۔

اشتہار خدمت والدین

سائز 23x36x16 صفحات 176 مجلد، ہدیہ

قرآن و سنت، صحابہ و اکابر کے ارشادات اور شاندار واقعات کی روشنی میں خدمت والدین کے متعلق نادر کتاب از مولانا مفتی امداد اللہ انور۔

جنت کا راستہ

جنت کا راستہ ایک ہے

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وان هذا صراطى مستقيما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله
(سورة انعام: ۱۵۳)

(ترجمہ) یہ دین (اسلام اور اس کے تمام احکام) میرا راستہ ہے جو کہ (بالکل) مستقیم ہے
سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر
دیں گی۔

(فائدہ) اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ کا دین ایک ہے باقی مذہب اور گمراہی
کے راستے بہت ہیں صرف اللہ کے دین اسلام میں نجات ہے دوسرے کسی مذہب میں
نہیں،

(حدیث) چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے
ہمارے سامنے ایک لکیر کھینچی اور فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے، پھر آپ نے اس لکیر کے
دائیں اور بائیں بہت سی لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ بھی راستے ہیں ان میں سے ہر ایک
راستہ سے شیطان گمراہ کرتا ہے۔ پھر آپ نے مذکورہ بالا آیت پڑھ کر (اپنی اس مثال کی
وضاحت) فرمائی۔ اے

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے سامنے
تشریف لائے اور فرمایا

انى رأيت فى المنام كأن جبريل عند رأسى وميكائيل عند رجلي يقول
أحدهما لصاحبه اضرب له مثلاً فقال اسمع سمعت اذنك واعقل عقل
قلبك انما مثلك ومثل امتك كمثلك اتخذ داراً، ثم بنى فيها بيتاً ثم
جعل مائدة ثم بعث رسولا يدعو الناس الى طعامه فمنهم من

اے ان جن حبان موارد الظمآن، نسائی سورة الانعام (حدیث ۱۷۴۱)، مجمع الزوائد ۷ / ۲۲ حوالہ مسند

احمد و مسند بزار

أجاب الرسول ومنهم من تركه فالله هو الملك والدار الاسلام والبيت الجنة وأنت يا محمد رسول فمن اجابك دخل الاسلام ومن دخل الاسلام دخل الجنة ومن دخل الجنة اكل ما فيها۔ ۱۰

(ترجمہ) میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ جبریل علیہ السلام میرے سرہانے کے پاس ہیں اور میکائیل میرے پاؤں کے پاس ان دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا تم ان (محمد ﷺ) کیلئے مثال بیان کرو تو اس نے (آپ ﷺ سے مخاطب ہو کر) کہا اپنے کانوں کی پوری توجہ سے سنو اور اپنے دل کی توجہ سے غور کرو، آپ کی مثال اور آپ کی امت کی مثال اس بادشاہ کی مثال جیسی ہے جس نے ایک محل بنایا ہو، اس میں کئی کمرے تعمیر کئے ہوں پھر دسترخواں بچھایا ہو، پھر ایک قاصد کو روانہ کیا ہو کہ وہ لوگوں کو کھانے کی طرف دعوت دے، پس ان میں سے کچھ لوگوں نے قبول کیا ہو اور کچھ نے انکار کیا ہو پس بادشاہ تو اللہ ہے اور محل اسلام ہے اور گھر جنت ہے اور اے محمد! آپ رسول (قاصد) ہیں پس جس نے آپ کی دعوت پر لبیک کہی وہ اسلام میں داخل ہو گیا اور جو اسلام میں داخل ہو گیا وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جو جنت میں داخل ہو گیا اس نے اس سے کھایا جو کچھ اس میں موجود ہے۔

صحابہ کرامؓ کی دعائیں

اشتبہار

سائز 23x36x16 صفحات 260 مجلد، ہدیہ

کتب حدیث، تفسیر اور سیرت و تاریخ میں موجود صحابہ کرامؓ کی متفرق دعاؤں کا پہلا مجموعہ جس میں ان کی عبادات اور دیگر ضروریات کی دعائیں اور ان کے الفاظ میں دعاؤں کا بااعراب، باحوالہ اور با ترجمہ شاندار جامع ذخیرہ۔

۱۰ سنن ترمذی فی الامثال (حدیث ۲۸۶۰) درواہ بغیر لفظ البخاری: (۷۲۸۱)، انظر فتح الباری

(۲۵۵/۱۳)، حادی الارواح ص ۱۰۸، مستدرک حاکم (۳۹۳/۳) تفسیر ابن کثیر (۱۹۸/۳)،

دلائل النبوة للبیہقی (۱/۳۷۰) تفسیر طبری (۱۱/۷۳) درمثور (۳/۳۰۴)، کنز العمال (۲۶۴)،

جنت اور دوزخ کا مناظرہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 تحتاج النار والجنة فقالت النار اوثرت بالجبارين والمتكبرين، وقالت
 الجنة فمالی لا ید خلنی الا ضعفاء الناس و سقطهم . فقال الله تبارک و
 تعالیٰ للنار انما انت عذابی اعذب بك من اشاء . وقال للجنة انما انت
 رحمتی ارحم بك من اشاء ولكل واحدة منكما ملؤها فاما النار فلا تمتلئ
 حتی يضع الله تبارک و تعالیٰ رجله فيقول قط قط فهناك تمتلئ وينزوي
 بعضها الى بعض فلا يظلم من خلقه احدا واما الجنة فان الله تعالى ينشئ لها خلقا۔^۱
 (ترجمہ) جنت اور دوزخ نے آپس میں جھگڑا کیا تو دوزخ نے کہا مجھے ظالم جابر اور متکبر
 لوگوں کے ساتھ ترجیح دی گئی ہے (کہ اللہ ان لوگوں کو میرے اندر داخل فرمائیں
 گے) اور جنت نے کہا میں بھی کم نہیں ہوں میرے اندر بھی کمزور اور دنیا کے اعتبار سے
 گھٹیا (سمجھے جانے والے) لوگ داخل ہوں گے۔ تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے (فیصلہ کرتے
 ہوئے) دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں تیرے ساتھ جسے چاہوں گا عذاب
 دوں گا، اور جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے میں تیرے ساتھ جسے چاہوں گا رحمت
 سے نوازیوں گا اور ہاں تم میں سے ہر ایک کیلئے پورا پورا بھر اؤ ہے، پس دوزخ کی (قیامت
 کے دن) یہ حالت ہوگی کہ وہ سیر ہونے کا نام نہ لے گی حتیٰ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس
 میں اپنا پاؤں مبارک رکھیں گے اور فرمائیں گے بس بس تو وہ اس وقت جا کر کے سیر ہو
 گی اور اس کا ایک حصہ دوسرے میں سمٹ جائے گا مگر اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کریں
 گے (کہ دوزخ کو بھرنے کیلئے ناحق طور پر لوگوں کو دوزخ میں ڈال دیں) اور جنت کی یہ
 حالت ہوگی کہ اس (کو ر جانے) کیلئے ایک نئی مخلوق پیدا کریں گے۔

۱۔ البدور السافرہ ۳۹۹ حدیث ۱۲۹۲، عبد الرزاق ۲۰۸۹۳، بخاری ۸ / ۵۹۵ مع الفتح، مسلم (الجنة
 ۳۶) احمد ۲ / ۳۱۳، حادی الارواح ۷ / ۴۷، النسائی فی الکبری، تہذیب الاشراف (۱۳۷۸۱) فی الصوت
 نحوہ تذکرۃ القرطبی بلفظ ۳۶۰، اتحاف السادة (۸ / ۳۳۹)، مشکوٰۃ (۵۶۹۴) درمنثور (۶ / ۱۰۷)، ابو
 عوانہ (۱ / ۱۸۷)، معالم التنزیل (۵ / ۱۰)، شرح السنہ (۱۵ / ۲۶۶)، تفسیر ابن کثیر (۵ / ۵۰)،
 ۷ / ۳۸۲، الجامع لاحکام القرآن قرطبی (۱۰ / ۴۰۷)

جنت کون سے دنوں میں کھولی جاتی ہے

جنت کے دروازے دو دن کھلتے ہیں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا
تفتح ابواب الجنة في كل يوم اثنين وخميس۔ ۱۔
(ترجمہ) جنت کے دروازے ہر سو موار اور جمعرات میں کھولے جاتے ہیں۔
جنت الفردوس ہر سو موار اور جمعرات کو کھلتی ہے

شمر بن عطیہؓ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کو اپنے دست مبارک سے پیدا کیا
اور اس کو وہ ہر جمعرات کو کھولتے اور فرماتے ہیں تو میرے اولیاء (دوستوں) کیلئے اپنی
پاکیزگی میں اور بڑھ جا، میرے اولیاء (دوستوں) کیلئے حسن میں اور بڑھ جا۔ ۲۔
حضرت شمر بن عطیہؓ ہی فرماتے ہیں کہ جنت الفردوس ہر جمعرات اور
سو موار کو کھولی جاتی ہے پھر اس شخص کی بخشش کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ
کسی کو شریک نہیں کرتا، اور اس شخص کی بخشش نہیں ہوتی جس کے درمیان اور اس
کے بھائی کے درمیان دشمنی ہو۔ ۳۔

۱۔ اب داؤد مفرد (۴۱۱)، مسلم (۲۵۶۵)، اب داؤد (۴۹۱۶)، ترمذی (۲۰۲۳)، مالک (۹۰۸/۲)،
احمد (۲۲۸/۲، ۳۸۹، ۴۰۰، ۴۶۵)، شرح السنہ (۳۵۲۳، ۳۵۲۴)، ۱۳/۱۰۲، ۱۰۳، تاریخ
بغداد (۳/۳۶۳، ۱۳/۳۱۳)، خضعاء عقیلی (۳/۹۲)، حبیقی (۳/۳۳۶، ۳/۳۱۰)،
عبدالرزاق (۲۰۲۲۶)، امالی الشجرى (۱/۵۷۲)، ترغیب وترہیب (۲/۱۲۵، ۳/۴۵۸) مشکوٰۃ،
(۲۰۲۹)۔

۲۔ صفۃ الجنة ابو نعیم۔

۳۔ صفۃ الجنة ابو نعیم (۲/۲۸)۔

جنت کے دروازے

قرآن پاک میں دروازوں کا ذکر

فرمان خداوندی ہے

(۱) وسیق الذین اتقوا ربهم الی الجنة زمرا حتی اذا جاؤھا وفتحت ابوابھا
(سورة زمر: ۷۳)

(ترجمہ) اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے وہ گروہ گروہ ہو کر جنت کی طرف (شوق دلا کر جلدی) روانہ کئے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس (جنت) کے پاس پہنچیں گے اور اس کے دروازے (پہلے سے کھلے ہوئے پائیں گے تاکہ جنت میں داخل ہونے میں ذرا بھی دیر نہ لگے)۔

(۲) جنت عدن مفتحة لهم الابواب (سورة ص / ۵۰)

(ترجمہ) ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن کے دروازے ان (جنتیوں) کیلئے کھلے ہوئے ہوں گے۔

(۳) والملائكة يدخلون علیهم من کل باب (سورة رعد: آیت ۲۳)

(ترجمہ) اور فرشتے ان کے پاس ہر (سمت کے) دروازہ سے آتے ہوں گے۔

(فائدہ) قرآن پاک کی مذکورہ تینوں آیات سے صرف جنت کے دروازوں کو ذکر کیا گیا ہے ان کی تعداد نہیں بتلائی گئی تعداد کی وضاحت احادیث میں وارد ہوئی ہے جس کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

آٹھ دروازے

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

للجنة ثمانية ابواب، سبع مغلقة وباب مفتوحة للتوبة حتى تطلع الشمس من نحوہ۔ ۱۔

۱۔ البدور السافره ص ۴۹۲ بحوالہ ابو یعلیٰ، طبرانی، ابن ابی الدنیا، ص الجنة ابن ابی الدنیا ص ۷۲۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۹۸۔ صفۃ الجنة ابو نعیم ۱۶۹ طبرانی کبیر ۱۰/ ۲۵۴، حاکم ۳/ ۲۶۱، اتحاف

الساده (۱۰/ ۵۲۵)، تریب وتریب (۳/ ۸۹) حاوی للفتاویٰ (۲/ ۱۸۹)، درمثور (۵/ ۳۴۲)

(ترجمہ) جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ سات ہند ہیں ایک توبہ کیلئے کھلا ہوا ہے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔

(حدیث) حضرت عتبہ بن عبد فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

للجنة ثمانية ابواب ، ولجہنم سبعة ابواب ۔ ۱۔

(ترجمہ) جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے سات

(فائدہ) ان دونوں حدیثوں میں جنت کے آٹھ دروازوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ بعض علمائے

جنت کے آٹھ اور جہنم کے سات دروازوں سے یہ استدلال فرمایا ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ

کی رحمت اس کے غضب سے وسیع ہے اس لئے جنت کے دروازے جہنم کے دروازوں

سے زیادہ ہیں کیونکہ جنت اللہ کی رحمت ہے اور دوزخ اللہ کا عذاب ہے۔

اب ذیل میں اور بہت سی احادیث بیان کی جاتی ہیں جن میں جنت کے آٹھ دروازوں کا

بالعموم ذکر پایا جاتا ہے چونکہ ان کے ساتھ ہر دروازے سے متعلق کوئی نہ کوئی

خصوصیت عمل وغیرہ موجود ہے اس لئے مختلف عنوانات کے تحت ان کو ذکر کیا جا رہا

ہے۔

جنت کے دروازوں کے نام

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا

للجنة ثمانية ابواب باب المصلين و باب الصائمين و باب الصادقين و باب

المتصدقين و باب القانتين و باب الذاكرين و باب الصابرين و باب

الخاشعين و باب المتوكلين ۔ ۱۔

(ترجمہ) جنت کے آٹھ دروازے ہیں (۱) باب المصلین (نمازیوں کا دروازہ) (۲) باب

الصائمين (روزہ داروں کا دروازہ) (۳) باب الصادقین (صادقین کا دروازہ) (۴) باب

المتصدقین (باہم دوستی رکھنے والوں کا دروازہ) (۵) باب القانتین (عاجزی اور زاری

دکھانے والوں کا دروازہ) (۶) باب الذاکرین (یاد خدا کرنے والوں کا دروازہ) (۷) باب

الصابرین (صبر کرنے والوں کا دروازہ) (۸) باب الخاشعین (عاجزی کرنے والوں کا

دروازہ) (۹) باب المتوکلین (توکل کرنے والوں کا دروازہ)

(فائدہ) شروع حدیث میں جنت کے آٹھ دروازے بیان کئے گئے ہیں جبکہ ان کی تفصیل میں نو دروازوں کا ذکر ہے یا تو باب القانتین اور باب الخاشعین سے ایک ہی دروازہ مراد ہے اور اس کے نام دو ذکر کئے گئے ہیں یا راوی کو غلطی لگی ہے۔۔

اشہار جنت البقیع میں مدفون صحابہؓ

سائز 23x36x16 صفحات 272 مجلد، ہدیہ

الروضة المستطابة فیمن دفن بالبقیع من الصحابةؓ کا سلیس اردو ترجمہ جس میں سیکڑوں صحابہ کرامؓ، صحابیات، اہل بیت، امہات المؤمنین، بنات رسولؐ اور اکابر صحابہؓ مع اضافات تابعین، تبع تابعین، اولیاء امت، اکابر، علماء دیوبند جو مدینہ پاک کے شان والے قبرستان ”جنت البقیع“ میں مدفون ہیں ان کی نشاندہی اور مختصر تذکرہ اور حالات، حج اور عمرہ کرنے والے حضرات علماء اور عوام کیلئے خاص معلوماتی تحفہ۔

جنت کے مختلف دروازے

باب ریان

(حدیث) حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان فی الجنة بابا يقال له الريان، يدخل منه الصائمون فيدخلون منه فاذا دخل آخرهم اغلق فلم يدخل منه احد۔^۱

(ترجمہ) جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ریان ہے۔ اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے جب ان میں کا آخری شخص داخل ہو چکے گا تو اس کو بند کر دیا جائے گا پھر اس سے کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔

(فائدہ) روزے تو نماز پڑھنے والے حضرات بھی رکھتے ہیں شاید کہ اس دروازے سے روزہ داروں کے گزرنے کی تخصیص ان روزہ داروں کیلئے ہوگی جو ہمیشہ روزہ رکھنے والے ہوں گے یا خوب آداب و تقاضوں کے مطابق فرض روزے رکھتے ہوں گے۔

مختلف اعمال کے دروازوں کے نام

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا من انفق زوجین من ماله فی سبیل اللہ دعی من ابواب الجنة . وللجنة ابواب : فمن كان من اهل الصلوة دعی من باب الصلوة، ومن كان اهل من الصيام دعی من باب الريان، ومن كان من اهل الصدقة دعی من باب الصدقة، ومن كان من اهل الجهاد دعی من باب الجهاد . فقال ابو بکر: یا رسول اللہ ما علی احد من ضرورة من ايها دعی فهل يدعی احد منها

۱۔ تذکرۃ القرطبی (۲/ ۳۵۸)، مسند احمد (۵/ ۳۳۳)، ابن ماجہ (۱۶۴۰) فی الصیام، صفحہ الجنۃ ابن کثیر ص ۲۹، بدور سافرہ (۱۷۲۸)، بخاری (۳/ ۱۱۲۔ فتح الباری)، مسلم (الصیام ۱۱۵۲)، حاوی الارواح ص ۸۵، البعث والنشور (۲۵۲)، صفحہ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۲۷)، مجمع الزوائد (۳/ ۱۸۰)، اتحاف (۱۰/ ۵۳۳)۔

کلہا؟ قال نعم وار جوان تکنون منهم۔ ۱۷

(ترجمہ) جس آدمی نے اپنے مال میں سے اللہ کے راستہ میں دو چیزیں ملا کر صدقہ کیں اس کو جنت کے سب دروازوں سے داخلہ کیلئے پکارا جائے گا۔ جبکہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں، جو شخص نمازیوں میں سے ہو گا اس کو باب الصلوٰۃ سے بلایا جائے گا، جو روزہ داروں میں سے ہو گا اس کو باب الریان سے بلایا جائے گا، جو صدقہ کرنے والوں میں سے ہو گا اس کو باب الصدقہ سے بلایا جائے گا، جو مجاہدین میں سے ہو گا اس کو باب الجہاد سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان میں سے لازماً کسی نہ کسی کو کسی دروازہ سے بلایا جائے گا کوئی ایسا شخص بھی ہو گا جس کو ان سب دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ ان میں سے ہیں۔

(نوٹ) دو چیزیں ملا کر صدقہ کرنے کا معنی یہ ہے کہ جو چیز صدقہ میں دیں اس کو جوڑا کر کے دیں اگر دو مختلف چیزیں بھی ملا کر صدقہ میں دیں گے تو یہ بھی اس حدیث کا مصداق ہو گا۔

باب الفرح

بچوں کو خوش رکھنے والے کا دروازہ

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا للجنة باب يقال له الفرح لا يدخل فيه الا من فرح الصبيان ۱۷ (ترجمہ) جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام باب الفرح ہے اس سے وہی داخل ہو گا جو بچوں کو خوش رکھے گا۔

۱۷ مسند احمد (۲/۲۶۸)، بخاری (صوم ۴)، صحیح ابن خزیمہ (۲۳۸۰)، البدور السافرة (۱۷۳۰) تذکرہ القرطبی ص ۵۹، صفۃ الجنة ابن کثیر ص ۲۹، صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (۷۳)، حادی الارواح۔ ص ۸۶، البعث والنشور (۱۳۶-۱۳۷)، احیاء العلوم (۵۶۹ مع الاتحاف)، مسلم (۱۰۲) فی الزکاة، ترمذی (۳۶۷۳)۔

۱۸ مسند الفردوس دہلی (۳۹۸۵)، الآلی مصنوعہ ۲/۳۴، البدور السافرة (۱۷۳۵)۔

باب الضحیٰ

چاشت کی نماز پڑھنے والوں کا دروازہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان فی الجنة بابا یقال له باب الضحیٰ فاذا کان یوم القیامة نادى مناد این الذین کا نوا یدیمون علی صلوٰۃ الضحیٰ؟ هذا بابکم فادخلوه برحمة اللہ تعالیٰ۔ ۱۔

(ترجمہ) جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام باب الضحیٰ ہے، جب قیامت کا دن ہو گا ایک منادی ندا کرے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو ہمیشہ صلوٰۃ الضحیٰ پڑھنے کی پابندی کرتے تھے؟ یہ آپ حضرات کا دروازہ ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ اس سے داخل ہو جاؤ۔

ہر عمل کا ایک دروازہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لکل اهل عمل باب من ابواب الجنة یدعون منه بذلك العمل۔ ۲۔

(ترجمہ) ہر طرح کے عمل کرنے والے کیلئے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اسی عمل کی وجہ سے ان کو اس سے بلایا جائے گا۔

اکثر عمل والے دروازہ سے جنتی کو پکارا جائے گا

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اذا کان یوم القیامة دعى الانسان باکثر عمله فاذا كانت الصلوٰۃ افضل

۱۔ البدور السافره (۱۷۳۴)، اتحاف السادة (۱۳/۵۷۰)، دیلمی مسند الفردوس (۷۸۸)، تذکرۃ القرطبی (۲/۳۵۶) حوالہ آجری ابو الحسن فی کتاب الصحیۃ، مجمع الزوائد (۳/۲۳۹)، ترغیب (۱/۳۶۷)۔

۲۔ مسند احمد ۲/۳۴۹ باسناد حسن، البدور السافره (۱۷۳۴)، مجمع الزوائد (۱۰/۳۹۸)، اتحاف السادة (۳/۱۹۱)، درمنثور (۱/۱۸۰)۔

دعی بہاو ان کان صیامہ افضل دعی بہ وان کان الجہاد افضل دعی بہ .
 فقال ابو بکرؓ یا رسول اللہ ! اثم احدیدعی بعملین قال نعم انت۔ ۱۔
 (ترجمہ) جب قیامت کا دن ہوگا تو انسان کو اس کے اکثر عمل کے لحاظ سے پکارا جائے گا
 اگر اس کی نماز اچھی تھی تو اس سے پکارا جائے گا، اگر اس کا روزہ اچھا تھا تو اس سے پکارا
 جائے گا، اگر اس کا جہاد اچھا تھا تو اس سے پکارا جائے گا۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا
 رسول اللہ ! کیا وہاں کوئی شخص ایسا بھی ہوگا جس کو دو عملوں کے ساتھ پکارا جائے گا؟
 آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں آپ ہوں گے۔

جنت کے دروازوں کی کل تعداد

اہل علم کی ایک جماعت کی تحقیق یہ ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں (۱) باب الصلوۃ
 (۲) باب الجہاد (۳) باب الصدقہ (۴) باب الریان (۵) باب التوبہ اس کا نام باب محمد اور
 باب الرحمت بھی ہے (۶) باب الکاظمین الغیظ (۷) باب الراضین (۸) باب الایمن
 الذی یدخل منه من لا حساب علیہ حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے نوادر الاصول
 میں ان ابواب کا اضافہ کیا ہے (۱) باب الحج (۲) باب الصلۃ (۳) باب العمرۃ۔ یہ کل گیارہ
 دروازے ہو گئے۔

ایک دروازہ باب الضحیٰ ہے، ایک باب امت محمد ہے یہ کل تیرہ ہو گئے
 ایک دروازہ باب الفرح ہے اسی طرح سے علامہ قرطبیؒ نے اٹھارہ دروازے گنائے ہیں۔ ۲۔
 آپ نے مذکورہ احادیث میں ایک حدیث یہ بھی پڑھی ہے کہ ہر طرح کے نیک عمل
 کرنے والے کیلئے جنت کا ایک مخصوص دروازہ ہوگا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چند
 بڑے اعمال صالحہ کیلئے ان کی عظمت شان کی وجہ سے کچھ دروازے ایسے بھی ہیں جن کی
 وضاحت تفصیل کے ساتھ احادیث مبارکہ میں بیان نہیں کی گئی۔ یا یہ کہ جو دروازے

۱۔ مسند بزار ()، البدور السافرة (۱۷۳۱) وحسنہ، مجمع الزوائد (۳۹۸/۱۰)، درمنثور

(۳۴۳/۵)

۲۔ مستفاد من تذکرۃ القرطبی (۲/۳۵۹ تا ۳۵۷)

احادیث میں مذکور ہیں دروازے تو اتنے ہی ہوں مگر دیگر اعمال صالحہ میں سہقت کرنے والوں کو بھی ضمنا انہیں دروازوں سے گزارا جائے اور عظمت شان کیلئے ان ہی اعمال کے ساتھ ان دروازوں کے بھی نام رکھ دیئے جائیں۔ واللہ اعلم۔

تذکرۃ الاولیاء

اشہار

سائز 23x36x16 صفحات 400 مجلد، ہدیہ

”طبقات الصوفیہ“ امام ابو عبد الرحمن سلمی (م ۴۱۲ھ) کی شاندار تالیف، پہلی چار صدیوں کے ایک سوا کا بر اولیاء کا سوانحی خاکہ، ارشادات، ولایت، عبادت، اخلاق اور زہد کے اعلیٰ مدارج کی تفصیلات ہر مسلمان کیلئے حصول ولایت و محبت الہیہ کے رہنما اصول، سچے اولیاء کرام کی پہچان کے صحیح طریقے۔

قبر کے عبرتناک مناظر

اشہار

سائز 23x36x16 صفحات 300، ہدیہ

علامہ سیوطیؒ کی شروح الصدور باحوال الموتی والقبور کا اردو ترجمہ بنام نور الصدور از حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحب، موت، شدت موت، عالم ارواح، احوال اموات، ارواح کی باہمی ملاقات، قبر کی گفتگو، قبر میں سوال و جواب، عذاب قبر، قبر میں مؤمن کے انعامات، قبر اور مردوں کے متعلق مستند عبرتناک حکایات۔

دروازوں کا حسن و جمال

ارشاد خداوندی "مفتحة لهم الابواب" کھلے ہوئے ہوں گے جنتیوں کیلئے (جنت کے) دروازے

اس آیت کی تفسیر میں حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ ان کا ظاہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا حصہ باہر سے نظر آتا ہو گا۔ جب ان کو کہا جائے گا کہ کھل جاؤ، بند ہو جاؤ، کچھ یو لو تو وہ ان باتوں کو سمجھتے ہوں گے اور جنتیوں سے گفتگو کرتے ہوں گے اسے (فائدہ) ابن جریر طبریؒ ۲۔ اور حضرت قتادہؒ نے بھی ایسی ہی تفسیر فرمائی ہے۔ ۳۔

نفیس پھول

اشہار

سائز 16 x 36 x 23 صفحات تقریباً 448 جلد ہدیہ
امام ابن جوزیؒ کی کتاب "صيد الخاطر" کا ایک جلد میں سلیس اور مکمل
اردو ترجمہ، سینکڑوں علمی مضامین کے گرد گھومتی ہوئی ایک اچھوتی تحریر قرآن،
حدیث، فقہ، عقائد، تصوف، تاریخ، خطابت، مواعظ، اخلاقیات، ترغیب و ترہیب،
دنیا اور آخرت جیسے عظیم اسلامی مضامین کا تخلیقی شہ پارہ جس کو امام ابن جوزیؒ اپنی
ستر سالہ علمی اور تجرباتی فکر و نظر کے ساتھ دوران تصنیف و تالیف جمع فرماتے رہے
اس کتاب کا حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید انور نے ترجمہ کیا ہے اور نظر ثانی
اور تسہیل حضرت مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم نے کی ہے۔

۱۔ تفسیر حسن بصری (۳/ ۳۹۰)، درمثور (۵/ ۳۱۸)، ابن جریر وابن المنذر، ہیذا الباب
جریر طبری (۲۳/ ۱۱۲)، ابن فورک ۳/ ۹۶، تفسیر قرطبی (۱۵/ ۲۱۹)، وصف القرویین ۱/ ۹،
(۱۸)

۲۔ ابن جریر طبری (تفسیر ۲۳/ ۱۱۲)،

۳۔ حادی الارواح ص ۹۲، ص الجند ابو نعیم (۱۷۳)

حضور ﷺ جنت کا کُنڈا کھٹکھٹائیں گے

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا انا اول من ياخذ بحلقة باب الجنة ولا فخر۔ ۱۔
(ترجمہ) جنت کے دروازے کا کُنڈا سب سے پہلے میں ہلاؤں گا اور اس میں کوئی فخر اور تکبر کی بات نہیں۔

(فائدہ) شفاعت کی طویل حدیث میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا فاخذ بحلقة باب الجنة فاققعها۔ ۲۔ میں جنت کے دروازہ کا کُنڈا پکڑوں گا اور اس کو کھٹکھٹاؤں گا۔ یہ حدیث اس بات میں بالکل واضح ہے کہ جنت کے دروازے کے کُنڈے کا جسم ہے جس کو کھٹکایا جائے گا اور اس میں حرکت پیدا ہوگی۔ ۳۔
جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے کا وظیفہ

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جس شخص نے لا اله الا الله الملك الحق المبين روزانہ سو مرتبہ پڑھا وہ محتاجی سے محفوظ رہے گا، قبر کی وحشت سے محفوظ رہے گا، غنا حاصل ہوگا، اور اسی کے ساتھ جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا۔ ۴۔

۱۔ ترمذی نحوہ (۳۶۱۶) فی المناقب، حادی الارواح ص ۹۲، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۱۸۲)، احمد (۳/۲۳۷)، سنن دارمی (۱/۲۷)، زہد ابن المبارک (۲/۱۱۲)، کنز العمال (۶۶۳۴)، (۳۱۹۶۵)، اتحاف السادہ (۱۰/۳۹۷)

۲۔ ترمذی (۳۱۳۸) فی التفسیر وقال حدیث حسن صحیح۔ حادی الارواح ص ۹۲، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۱۸۳)،
۳۔ حادی الارواح ص ۹۲

۴۔ تاریخ بغداد (۳۸۵/۱۲)، حادی الارواح ص ۹۳، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۱۸۵)، حلیۃ الاولیاء (۸/۲۸۰)، الاربعین فی شیوخ الصوفیہ لابی سعد المالینی مخطوط (ورق ۹)، علل متناہیہ (۲/۳۵۳)، میزان الاعتدال (۳/۳۵۳) فی ترجمۃ الفضل بن غانم، داعی الفلاح باذکار المساء والصبح للمسیوطی (مخطوط ورق ۵۳) حوالہ روات عن مالک خطیب بغدادی و کتاب الدعوات للمستغفری، کتاب العلل دار قطنی مخطوط (سوال نمبر ۳۰۸)

جنت میں داخلہ کے وقت باب امت پر رش

(حدیث) سیدنا ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آقائے دو عالم سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا باب امتی الذی یدخلون منه الجنة عرضہ مسيرة الراکب المجود ثلاثا، ثم انهم لیضعطون علیہ حتی تکاد مناكبهم نزول۔ ۱۔

(ترجمہ) میری امت کا وہ دروازہ جس سے وہ جنت میں داخل ہوں گے اس کی چوڑائی تیز ترین سوار کے تین رات دن کے مسلسل سفر کے برابر ہے، پھر ان لوگوں کی اس دروازہ پر (رش کی وجہ سے) ایسا ہجوم ہوگا قریب ہوگا کہ ان کے کندھے اتر جائیں۔
(فائدہ) باب امت کا ایک نام باب الرحمت بھی ہے اور اس امت سے مراد حضور ﷺ کی وہ امت ہے جنہوں نے آپ کو تسلیم کیا اور آپ کی اتباع کی۔ ۲۔
ایک حدیث میں یہ بھی وارد ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ جناب نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں

اتانی جبریل فاخذ بیدی فارانی باب الجنة الذی تدخل منه امتی۔ ۳۔
(ترجمہ) میرے پاس حضرت جبریل تشریف لے آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت داخل ہوگی۔

۱۔ ترمذی (۲۵۴۸)، کنز العمال (۳۹۳۱۱)، الہدور السافرہ (۱۷۵۹)، البعث والنشور (۲۵۹)، میزان الاعتدال (۱/۶۲۸) فی ترجمۃ خالد بن ابی بکر وقال الذہبی حدیث منکر، جامع الصغیر (۳۱۱۲)، مسند ابو یعلیٰ، حادی الارواح ص ۹۰، ۹۳، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۱۷۹)، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۳۲، اتحاف السادۃ (۱۳/۵۷۳)، کنز العمال (۳۹۳۱۱)۔

۲۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر (۳/۱۹۲)۔

۳۔ سنن ابو داؤد (۳۶۵۲) فی السنۃ، حادی الارواح ص ۹۳، اتحاف السادۃ (۱۰/۵۲۵)، مشکوٰۃ (۶۰۲۲)، کنز العمال (۳۲۵۵۱)۔

جنت کے دروازوں کی چوڑائی

سات لاکھ آدمی بیک وقت داخل ہو سکیں گے

(حدیث) حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لیدخلن الجنة من امتی سبعون الفاً، او سبعمائة الف — شك فی احدی العددین متماسکین، اخذ بعضهم بيد بعض، لا یدخل اولهم حتی یدخل آخرهم، وجوہهم علی صورة القمر لیلة البدر۔ ۱۔

(ترجمہ) میری امت میں سے ستر ہزار یا سات لاکھ ان دونوں عددوں میں سے ایک میں راوی کو شک ہے۔ ایک دوسرے کو تھام تھام کر جنت میں داخل ہوں گے انہوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ سے پکڑ رکھا ہو گا۔ ان میں کا پہلا شخص اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہو گا جب تک کہ ان میں کا آخری شخص داخل نہ ہو گا۔ ان کے چہرے چودھویں کے چاند جیسے ہوں گے۔

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ستر ہزار یا سات لاکھ جنتی ایک ساتھ جنت کے دروازہ سے داخل ہوں گے اسی سے جنت کے دروازہ کی وسعت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ایک دروازہ سے بیک وقت تقریباً سات لاکھ آدمیوں کے گزرنے کی وسعت ہے۔

۱۔ بخاری شریف (۴۱۶/۱۱۔ فتح الباری)، ابو عوانہ (۱۳۱/۱)، مسلم (الایمان ۳۷۳)، بدور سافرہ (۱۷۶۳)، ترغیب و ترہیب (۳۹۹/۳)، مسند احمد (۱۸۱/۵)، طبرانی کبیر (۱۷۵/۶)، مجمع الزوائد (۳۰۷/۱۰)، فتح الباری (۴۱۶، ۴۰۶/۱۱)، کنز العمال (۳۴۵۱۶)، (۳۸۹۷۳)، (۴۰۶/۱۰)، تفسیر ابن کثیر (۲/۷۹، ۸۱، ۸۲)، منذیب تاریخ دمشق (۱۹۱/۳)۔

ہر دروازے کے دو پٹوں کے درمیان چالیس سال چلنے کی مسافت

(حدیث) حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

للجنة ثمانية ابواب، بين كل مصراعين من ابوابها مسيرة اربعين سنة۔ ۱۔
(ترجمہ) جنت کے آٹھ دروازے ہیں اس کے ہر دروازے کے دو پٹوں کے درمیان چالیس سال (تک سفر کرنے) کا فاصلہ ہے۔

(حدیث) حضرت معاویہ بن حیدرہ سے روایت ہے کہ جناب سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا

ما بين مصراعين من مصاريع الجنة اربعين عاماً ولياتين عليه يوم وانه لكظيظ۔ ۲۔

(ترجمہ) جنت کے (دروازوں کے) پٹوں میں سے دو پٹوں کے درمیان چالیس سال (چلنے) کا فاصلہ ہے، اس پر ایک دن ایسا بھی آنے والا ہے کہ اس پر خوب رش پڑے گا۔

۱۔ زوائد زبد ابن المبارک للمروزی (۱/۵۳۵)، بدور سافره (۱۷۶۵)، وصف الفردوس (۱۷)، مجمع الزوائد (۱۰/۱۹۸)، مطالب عالیہ (۳۲۳۰)، کنز العمال (۱۰۱۹۶)، المالی الشجرى (۲/۱۱۱)، اتحاف الساده (۸/۵۲۶)،

۲۔ مسند احمد (۵/۳)، بدور سافره (۱۷۶۲)، حادی الارواح ص ۸۹، مجمع الزوائد (۱۰/۳۹۷)، صفۃ الجنة ابن کثیر ص ۳۲، صفۃ الجنة ابو نعیم (۸/۱۷)، حلیۃ الاولیاء (۶/۲۰۵)، منتخب عبد بن حمید (۴۱۱)، البعث والنشور)، موارد الظمآن (۲۶۱۸)، البعث ابن داؤد (۶۱)، کامل ابن

عدی (۲/۵۰۰)، درمنثور ۵/۳۳۳، اتحاف الساده (۱۰/۵۲۷)۔

دو دروازوں کا درمیانی فاصلہ

(حدیث) حضرت لقیظ بن عامرؓ وفد کی شکل میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! جنت اور جہنم کیا ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا

لعمر الہک: ان للنار سبعة ابواب مامنہن بابان الايسير الراكب بينهما سبعین عاما وان للجنة ثمانية ابواب مامنہن بابان الايسير الراكب بينهما سبعین عاما۔ ۱۔

(ترجمہ) تیرے معبود کی قسم! دوزخ کے سات دروازے ہیں ان میں سے ہر دو دروازوں کے درمیان سوار آدمی ستر سال تک چل سکتا ہے اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ہر دو دروازوں کے درمیان سوار آدمی ستر سال تک چل سکتا ہے۔
(فائدہ) یاد رہے کہ یہ ایک دروازہ کے درمیانی دو پٹوں کا فاصلہ نہیں بلکہ اوپر نیچے کے دو دروازوں کے درمیان کا فاصلہ بتانا مقصود ہے مذکورہ بالا عنوان سے بھی یہی بات سمجھیں۔

منتخب حکایات

اشتہار

سائز 23 × 36 × 16 صفحات 304 مجلد ہدیہ

امام غزالی اور امام یافعی کی کتب سے منتخب ایسی حکایات مجن میں اکابر اولیاء کے مقامات، کرامات، مکاشفات، عبادات اور تعلق مع اللہ کو ذکر کیا گیا ہے اللہ کی طرف کھینچنے والی شاندار کتاب۔

۱۔ معجم طبرانی کبیر (۱۹/ ۲۱۳) (۷۷۷)، عبد اللہ فی زیادات مسند احمد ۴/ ۱۳-۱۴، مجمع الزوائد (۱۰/ ۳۴۰) وقال احد طریق عبد اللہ: اسنادہ متصل ورجالہ ثقات (حادی الارواح ص ۹۵)

جنت کے دروازے اوپر نیچے کو ہیں

جس طرح سے جنت کے درجات ایک دوسرے کے اوپر ہیں ان کے دروازے بھی اسی طرح سے ہیں چنانچہ اوپر کی جنت کا دروازہ بھی نیچلی جنت سے اوپر ہے، اور جیسے ہی کوئی جنت اونچی ہوگی اتنی ہی زیادہ وسیع ہوگی اور سب سے اوپر والی سب سے زیادہ وسیع ہوگی اور جنت کے دروازوں کی وسعت جنت کی وسعت کے اعتبار سے ہوگی شاید کہ اسی وجہ سے جنت کے دروازوں کے ہر دو پٹوں کے درمیانی فاصلے کے بیان میں اختلاف واقع ہوا ہے کیونکہ بعض دروازے بعض کے اوپر ہیں۔

بادشاہوں کے واقعات

اشتبہار

سائز 23x36x16 صفحات 288 مجلد، ہد یہ

ترجمہ (۱) التبر المسبوك في سير الملوك امام غزالیؒ

(۲) الشفاء في مواعظ الملوك والخلفاء امام ابن الجوزیؒ

اصول بادشاہت، عدل و سیاست، سیاست و سیرت وزراء، اہل نظام کے آداب، بادشاہوں کی بلند ہمتی، حکماء کی دانش مندی، شرف عقل و عقلاء، عورتوں کی حکایات اور دیانت و پاکیزگی، حکمرانوں کیلئے اسلاف کے مواعظ، سے متعلق حکمت و دانش کے سینکڑوں عجیب و غریب واقعات و حکایات۔

ہر مؤمن کی جنت کے چار دروازے ہوں گے

حضرت فزاری فرماتے ہیں کہ ہر مؤمن کیلئے (اس کی) جنت کے چار دروازے ہوں گے ایک دروازہ سے اس کی زیارت کیلئے فرشتے حاضر ہوا کریں گے، ایک دروازہ سے اس کی حوریں میویاں داخل ہوں گی، ایک دروازہ اس کے اور دوزخیوں کے درمیان بند رہے گا جب وہ چاہے گا اس کو کھول کر ان کی طرف دیکھ لے گا تاکہ اس کیلئے (جنت کی) نعمت کی قدر میں اضافہ ہو۔ ایک دروازہ اس کے اور دارالسلام کے درمیان حائل ہو گا یہ جب چاہے گا اس سے اپنے رب کے حضور حاضر ہو سکے گا۔ ۱۔

مؤمنین کو دوزخ کا مشاہدہ کرانے کی وجہ

اللہ کی مؤمنین کو دوزخ کے دکھلانے کی کیا حکمت ہو سکتی ہے اس کے مختلف جواب دئے گئے ہیں (۱) تاکہ وہ جنت کی قدر کو اور اس خطرناک عذاب کو جو ان سے دفع کیا گیا کو پہچانیں کیونکہ نعمت کی تعظیم دانشمندی کے لحاظ سے واجب ہے (۲) یہ بھی وجہ بتائی گئی ہے کہ دوزخ نے اپنے پروردگار سے شکایت کی تھی کہ یا رب! میں نے تو آپ کی نافرمانی کبھی نہیں کی پھر آپ نے مجھے جبارین اور متکبرین (کافروں وغیرہ) کا مسکن کیوں بنا دیا؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں سب سے پہلے تمہیں انبیاء اور صلحاء کی زیارت کراؤں گا (اور تو ان کو پل صراط سے گزرتے وقت دیکھ لے گی) (۳) ایک جواب یہ بھی دیا گیا ہے کہ تاکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نار نمرود سے جو نجات عطاء فرمائی اس (کی آگ کی طرح) کا مؤمنین اپنی آنکھوں سے معائنہ کر لیں۔ (۴) ایک جواب یہ بھی دیا گیا ہے کہ تاکہ کفار مؤمنوں کی آن بان بھی دیکھ لیں کہ ان کے جوہر اصلی (ایمان اور اعمال صالحہ) کی وجہ سے نہ تو ان میں آگ کوئی اثر پیدا کر رہی ہے اور نہ ان کو خراب کر رہی ہے۔ (۵) ایک جواب یہ بھی دیا گیا ہے کہ تاکہ مؤمنین اللہ تعالیٰ

۱۔ حادی الارواح ص ۹۲ الہ ابو الشیخ، کن لمجدہ فی کتاب العظمت لہ۔ صفحہ ۱۰۷ (۱۷۴)۔

کے کمال قدرت کا مشاہدہ کر سکیں (کہ آگ میں سے گزرنے کے باوجود وہ ان پر اپنا کوئی اثر نہیں کر سکتی) اور ایک گروہ دوزخ میں آہو فریاد کر رہا ہے اور ایک گروہ سے خود آگ فریاد کر رہی ہے (کہ یہ اہل اللہ مجھ سے فوراً نکل جائیں ایسا نہ ہو کہ میری طاقت عذاب و تکلیف کم یا ختم ہو جائے) ۱۔

رحمت کے خزانے

اشتہار

سائز 16 × 36 × 23 صفحات 624 مجلد، ہدیہ

امام ابن کثیر کے استاذ محدث عظیم شرف الدین دمیاطیؒ کی تالیف المتجر الرابع فی ثواب العمل الصالح کا اردو ترجمہ مع تشریحات اسلاف محدثین نے ہر قسم کے نیک اعمال کے ثواب و انعامات کے متعلق جو کتب تصنیف فرمائی ہیں تقریباً ان سب کو اس کتاب میں انتہائی شاندار طریقہ سے مرتب کیا گیا ہے ہر حدیث کے مطالعہ سے گناہگار مسلمانوں کی تسلی کے اسباب اور نیک اعمال کے بدلہ میں خدا کی رحمت کے لٹائے جانے والے خزانوں کی بیش بہا تفصیلات اور شوق عمل صالح اس کتاب کا سرمایہ ہیں۔

جنت کے دروازہ کی ایک عبارت

قرضہ دینے والے کا ثواب صدقہ دینے والے سے زیادہ ہے

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آقائے دو عالم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

رأيت ليلة اسرى بي على باب الجنة مكتوب: الصدقة بعشر أمثالها والقرض بثمانية عشر فقلت لجبريل ما بال القرض أكثر من الصدقة؟ قال لان السائل يسأل وعنده والمستقرض لا يستقرض الا من حاجة۔^۱

(ترجمہ) جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں نے جنت کے دروازہ پر یہ لکھا ہوا دیکھا "صدقہ کا ثواب دس گنا ہے اور قرض کا اٹھارہ گنا"۔ میں نے جبریل سے پوچھا قرض میں ایسی کونسی بات ہے کہ وہ ثواب کے اعتبار سے صدقہ کرنے سے بڑھا ہوا ہے؟ فرمایا کیونکہ مانگنے والا مانگتا ہے جب کہ اس کے پاس کچھ موجود ہوتا ہے جبکہ قرض خواہ قرضہ نہیں مانگتا مگر ضرورت کے وقت۔

(حدیث) حضرت ابو امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دخل رجل الجنة فرأى مكتوبا على بابها الصدقة بعشر أمثالها والقرض بثمانية عشر۔^۲

(ترجمہ) ایک شخص جنت میں داخل ہوا تو اس نے جنت کے دروازہ پر یہ لکھا ہوا دیکھا۔ "صدقہ کا اجر دس گنا ہے اور قرضہ دینے کا اٹھارہ گنا"

۱۔ تذكرة القرطبي (۲/ ۳۵۹)، ابن ماجہ ()، شہبازی ()، المعجم الرابع ()، اتحاف السادة (۵/ ۵۰۱) تلخیص الحیر (۳/ ۱۲۶)، کنز العمال (۴/ ۱۵۳)، ترغیب و ترہیب (۲/ ۴۱)۔

۲۔ المعجم الرابع ص ۲۴۱ حوالہ طبرانی، تذكرة القرطبي ص ۳۵۹ حوالہ مسند طيالسي ()، طبرانی (۸/ ۲۹۷)، مجمع الزوائد (۴/ ۱۲۶)۔

(فائدہ) یہ جنت میں داخل ہونے والے شخص خود حضور ﷺ ہی ہیں جیسا کہ اوپر کی حدیث اس کی تائید کر رہی ہے۔

(فائدہ) جو شخص صدقہ خیرات اور زکوٰۃ کثرت سے نکالے گا اور ضرورت مندوں کو قرضہ مہیا کرے گا وہ انشاء اللہ جنت کے "باب الصدقہ" سے جنت میں داخل ہوگا۔

فوائد تلاوت قرآن

اشہار

سائز 16 × 36 × 23 صفحات 336 مجلد، ہد یہ

ترغیب تلاوت، فضائل تلاوت، بعض سورتوں کی تلاوت کے فضائل، ختم قرآن کے فضائل، آداب قرآن، آداب تلاوت، قرآنی معلومات کا نادر خزانہ، عجائبات و علوم قرآن، مصاحف قرآن، علوم تفسیر، اکابرین اسلام کا قرآن سے شگلف، خائفین کی تلاوت کے واقعات، اور اکابرین کی نصیحتوں پر مشتمل جدید اور نادر مجموعہ۔

جنت کی چابی

جنت کی چابی کلمہ طیبہ ہے

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا

مفاتيح الجنة شهادة ان لا اله الا الله ۱۔

(ترجمہ) جنت کی چابی لا اله الا اللہ کی شہادت دینا ہے۔

چابی کے دندائے

حضرت وہب بن منبہ سے سعید بن رمانہ نے پوچھا کیا لا اله الا اللہ جنت کی چابی نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں لیکن ہر چابی کے دندائے ہوتے ہیں (کلمہ طیبہ کے دندائے عقائد اور اعمال صالحہ ہیں) جو شخص جنت کے دروازہ پر چابی (کلمہ) کے دندائے (اعمال صالحہ) کے ساتھ آیا تو اس کیلئے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا اور جو شخص دروازہ پر چابی کو دندانوں کے ساتھ نہ لایا اس کیلئے دروازہ نہیں کھلے گا ۲۔

جہاد کی تلواریں جنت کی چابیاں ہیں

حضرت یزید بن شجرہؓ فرماتے ہیں (جہاد کی) تلواریں جنت کی چابیاں ہیں۔ ۳۔

۱۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲/ ۳۸)، مسند احمد ۵/ ۲۴۲، نہایہ ابن کثیر ۲/ ۳۶۷، زوائد بزار (۲)، مجمع الزوائد (۱/ ۱۶-۱۰/ ۸۲) کلمۃ الاخلاص (ص ۱۳) لابن رجب، الترغیب الی فضائل الاعمال لابن شاہین مخطوط (ق ۷)، ابن السکن و طبری کما فی الاصابہ (۲/ ۴۴۵)، کامل ابن عدی (۶/ ۲۱۴۲)، مشکوٰۃ (۴۰) کنز العمال (۱۸۲۵)، درمنثور (۵/ ۳۴۳)، بدایہ والنہایہ (۵/ ۱۰۱)

۲۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲/ ۳۹)، حلیہ ۴/ ۶۶، بخاری معلقا (۳/ ۱۰۹)، تاریخ کبیر (۱/ ۱/ ۹۵) تغلیق التعلیق (۲/ ۴۵۳-۴۵۴)، کشف الخفاء (۲/ ۲۱۵) البدور السافرہ (۱۷۵۵)

۳۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲/ ۴۰)، حادی الارواح، ابو الشیخ ابن حبان۔

نماز جنت کی چابی ہے

(حدیث) حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مفتاح الصلوٰۃ الوضوء و مفتاح الجنة الصلوٰۃ۔ ۱۔
(ترجمہ) نماز کی چابی وضو ہے اور جنت کی چابی نماز ہے۔

لاحول ولا قوۃ جنت کا دروازہ (چابی) ہے

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
الا ادلك على باب من ابواب الجنة؟ قلت بلى قال لاحول ولا قوۃ الا بالله۔ ۲۔
(ترجمہ) کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ (عمل، چابی) کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ فرمایا لاحول ولا قوۃ الا بالله (جنت کا دروازہ ہے)

حکایت

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حضرت ملک الموت علیہ السلام ایک شخص (کی روح نکالنے) کیلئے آئے اور اس کے اعضاء میں سے ہر عضو میں تلاش کیا تو ان میں کہیں نیکی نہ پائی پھر اس کا دل چیر کر دیکھا تو اس میں بھی کوئی نیکی نہ ملی پھر اس کا جہڑا کھول کر دیکھا تو اس کی زبان کے ایک کنارہ کے ساتھ یہ کلمہ چپکا ہوا تھا وہ لا الہ الا اللہ پڑھ رہا تھا۔ تو اس فرشتے نے کہا تیرے لئے جنت واجب ہو گئی کیونکہ تو نے کلمہ اخلاص (یعنی کلمہ طیبہ کلمہ توحید) پڑھ لیا ہے۔ ۳۔

۱۔ تذکرۃ القرطبی (۵۲۱/۲) حوالہ ابو داؤد طیالسی، مسند احمد (۳۴۰/۳)، ترمذی (۴)، طبرانی

صغیر (۲۱۳/۱)، البدور السافرہ (۱۷۵۳)، شعبی (۲/۱۸۰، ۳۸۰)

۲۔ مسند احمد (۳/۴۲۲، ۵/۲۲۸، ۲۲۳)، ترمذی ۳۵۷۶، حاکم (۲۹۰/۳)

۳۔ تذکرۃ القرطبی (۵۲۲/۲) حوالہ طبرانی، تاریخ بغداد (۱۲۵/۹)، اتحاف السادة

(۱۰/۲۷۵)، کنز العمال (۱۷۷۰)۔

والد جنت کا درمیانہ دروازہ ہے

(حدیث) حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ یہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا۔ الوالد اوسط ابواب الجنة۔ ۱۔
والد جنت کا درمیانہ دروازہ ہے۔ (یعنی والد کو دنیا میں خوش کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا)
ایک دروازہ پر لکھی ہوئی عبارت

(حدیث) حضرت انسؓ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔
رأيت ليلة اسرى بي على باب الجنة مكتوبا : الصدقة بعشرة امثالها والقرض
بثمانية عشر . فقلت لجبريل مابال القرض افضل من الصدقة ؟ قال لان
السائل يسأل وعنده شيء والمستقرض لا يستقرض الا من حاجة ۲۔
(ترجمہ) جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں نے جنت کے دروازہ پر یہ لکھا ہوا دیکھا۔
صدقہ کا ثواب دس گنا ہے اور قرضہ دینے کا اٹھارہ گنا۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے
پوچھا قرضہ دینا صدقہ کرنے سے افضل کیوں ہے؟ انہوں نے عرض کیا کیونکہ سائل
جب مانگتا ہے تو عام طور پر اس کے پاس کچھ موجود ہوتا ہے جبکہ قرضہ مانگنے والا قرضہ
ضرورت ہی کے وقت طلب کرتا ہے۔

مساکین اور فقراء سے محبت

(حدیث) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
مفتاح الجنة حب المساكين والفقراء۔ ۳۔

۱۔ البدور السافرة (۱۷۵۶)، احمد (۶/ ۴۴۵، ۴۴۸، ۴۵۱)، ترمذی (۱۹۰۰)، ابن ماجہ (۳۶۶۳)، مشکل
الآثار (۱۵۸/ ۲)، ابن ابی شیبہ (۳۵۲/ ۸)، شرح السنہ (۱۰/ ۱۳)، کنز العمال (۴۵۴۸۹)، درمنثور
(۱۷۳/ ۴)، ترمذی و ترمذی (۳۱۶/ ۳)، مسند حمیدی (۳۹۵)
۲۔ ابن ماجہ (۲۴۳۱)، کنز العمال (۱۵۳۷۴)، البدور السافرة (۱۷۵۷)، اتحاف السادة (۵۰۱/ ۵)، ترمذی
و ترمذی (۴۱/ ۲)، درمنثور (۱۵۳/ ۴)، حلیہ ابو نعیم (۳۳۳/ ۸)، کامل لکن عدی (۸۸۳/ ۳)
۳۔ اتحاف السادة المتقين (۲۸۳/ ۹)

مساکین اور فقراء سے محبت کرنا جنت کی چابی ہے۔
 (فائدہ) مسکین وہ ہے جس کی ملکیت میں کچھ نہ ہو اور فقیر وہ ہے جس کے پاس نصابِ
 زکوٰۃ سے کم مال ہو۔

اشتبہار صحابہ کرامؓ کے جنگی معرکے

سائز 16x36x23 صفحات 500 جلد، ہدیہ

مؤرخ اسلام علامہ واقدی (وفات 207ھ) کی مشہور زمانہ تاریخی کتاب
 فتوح الشام عربی کا نہایت عالیشان ترجمہ از مولانا حکیم شبیر احمد سہارنپوریؒ
 اور انتخاب، تسہیل اور عنوانات وغیرہ از مفتی محمد امداد اللہ انور، صحابہ کرامؓ کی
 دنیاوی طاقتوں سے ٹکر کے لازوال کارنامے، صحابہ کرامؓ کی زور آوری، سپہ
 سالاری، فتح مندی، شجاعت و استقلال کی پندرہ معرکۃ الآراء جنگوں کے تفصیلی
 مناظر، نہایت دلچسپ، حیرت انگیز، ولولہ انگیز واقعات، عظمت صحابہؓ کی بہترین
 ترجمان، جہاد فی سبیل اللہ کے احیاء کی شاندار کوشش، ہر مسلمان کے مطالعہ کی
 زینت، افواج اسلام کیلئے صحابہ کرامؓ کے معرکوں کا زین تحفہ۔

جنت کے دروازوں سے گزرنے کے مستحق بنانے والے اعمال

ایمان کا انعام

(حدیث) حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 من مات یؤمن بالله والیوم الآخر قیل له ادخل الجنة من ای ابواب الجنة
 الثمانية شئت۔ ۱۔

(ترجمہ) جو شخص اس حالت میں فوت ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا تھا
 اسے کہا جائے گا جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے جنت میں داخل ہو
 جا۔

جنت کے آٹھواں دروازے کھل گئے

(حدیث) حضرت جریر (بن عبد اللہ حنبلی) سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے
 ارشاد فرمایا

من مات لا یشرك بالله شینالم یتمدد بدم حرام دخل الجنة من ای ابواب الجنة شاء۔ ۲۔
 (ترجمہ) جو آدمی فوت ہوا اس حالت میں کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک
 نہ ٹھہرایا تھا (اور) قتل ناحق نہ کیا تھا تو جنت کے دروازوں میں سے جس دروازہ سے
 چاہے جنت میں داخل ہو جائے گا۔

صحیح عقائد رکھنے والا مسلمان جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو سکے گا

(حدیث) حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 من قال اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له وان محمدا عبده ورسوله

۱۔ صفۃ الجنة ابو نعیم ج ۲ صفحہ ۹، بدور السافرہ ص ۴۹۳، مسند احمد ۱/۶، طیارسی ۱/۲۰، مجمع الزوائد
 (۱/۳۲، ۳۹)، کنز العمال (۳۳۵)

۲۔ بدور السافرہ ص ۴۹۵ بحوالہ طبرانی اوسط۔ طبرانی کبیر ۲/۳۵۰۔

وان عيسى عبد الله ورسوله وابن امته وكلمته القاها الى مريم وروح منه
وان الجنة حق والنار حق . ادخله الله تعالى من اى ابواب الجنة الثمانية
شاء - ۱ -

(ترجمہ) جس آدمی نے یہ کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ
اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے
رسول ہیں اور حضرت عیسیٰ (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) اللہ کے بندے اور اس کے
رسول اور اس کی بندی کے بیٹے ہیں اور اس کا کلمہ (پیدائش) ہے حضرت مریم (علیہا
السلام) کی طرف جس کو (بواسطہ حضرت جبریل علیہ السلام) پہنچایا اور اللہ کی طرف
سے ایک جان (دار چیز) ہیں۔ جنت (بھی) حق ہے اور دوزخ (بھی) حق ہے۔ آٹھ
دروازوں میں سے جس سے چاہے گا اسے اللہ تعالیٰ داخل فرمائیں گے۔

اچھی طرح سے وضو کرنے والا

(حدیث) حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
ما منکم من احد يتوضأ فيبلغ او فيسبغ الوضوء ثم يقول "اشهد ان لا اله الا
الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله" الا فتحت له ابواب
الجنة الثمانية يدخل من ايها شاء - ۲ -

(ترجمہ) تم میں سے جس نے وضو کیا (اور اعضائے وضو تک) پانی کو اچھی طرح سے

۱- بدور السافره ص ۴۹۳ بحوالہ بخاری مسلم (کتاب الایمان ۴۶)، ترمذی (۳۴۷۳)، کنز
العمال (۳۷۲۳)، (۳۸۹۸)، ابو عوانہ (۶/۱)، زہد ابن المبارک (۵۸)، تاریخ بغداد
(۹۲/۷)، کمال ابن عدی (۳/۹۳۰)

۲- حاوی الارواح ص ۸۶، مسلم کتاب الطہارۃ ۲۳۳۔ ترمذی ۵۵۔ ابو نعیم ۲/۷، مسند احمد
۴/۱۳۵، ابن ابی شیبہ ۳/۱، مسند ابو عوانہ ۲۲۳/۱، ابو داؤد ۱۶۹، نسائی ۹۲/۱، ابن ماجہ ۳۷۰،
شہیقی ۱/۸، عبد الرزاق ۱/۴۵، صحیح ابن حبان ۲/۵۷۵، ابو یعلیٰ ۱/۱۶۲، دارمی ۱/۱۳۷، بدور
السافره ص ۴۹۲، صفۃ الجنة ابن کثیر ۲۸، تذکرۃ القرطبی ۳۵۷، بعث و نشر شہیقی ص ۱۳۸،
اتحاف السادة المتقين (۲/۳۶۷)۔

پہنچایا) وضو سے فراغت پر کہا "اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبده و رسولہ" (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ۱۰ ۱۱ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں) تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جاتے ہیں ان میں کے جس سے چاہے گا داخل ہو جائے گا۔

تین قسم کے مقتولین کا انجام

(حدیث) حضرت عقبہ بن عبد سلمیٰؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

القتلی ثلاثة رجال مؤمن جاهد بنفسه وماله في سبيل الله حتى لقي العدو وقاتلهم حتى يقتل ذاك الشهيد الممتحن في خيمة الله تحت عرشه لا يفضلہ النبیون الا بدرجة النبوة . ورجل مؤمن فرق على نفسه من الذنوب والخطايا جاهد بنفسه وماله حتى لقي العدو فقاتلهم حتى يقتل تلك تحت صمصمة ذنوبه و خطاياہ وان السيف محاء للخطايا وادخل من اى ابواب الجنة شاء فان لها ثمانية ابواب ولجهنم سبعة ابواب وبعضها افضل من بعض ورجل منافق جاهد في سبيل الله بنفسه وماله حتى اذلقى العدو قاتل حتى يقتل فذلك في النار ان السيف لا يمحو النفاق - ۱۱

(ترجمہ) مقتول تین قسم کے ہیں (۱) وہ آدمی جس نے اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ خدا کی راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ دشمنان (خداوندی) سے ٹد بھیز ہو گئی اور ان سے جہاد کیا حتیٰ کہ شہید کر دیا گیا، یہ امتحان لیا ہوا شہید ہے جو خیمہ میں اللہ کے عرش کے نیچے ہوگا، اس سے انبیاء کرام درجہ نبوت کے علاوہ فضیلت نہ رکھتے ہوں گے (لیکن

۱۔ البعث والاشور ۷۷، ۷۸، البدور السافرہ ۳۱۵، طیالسی ۱۲۶، شہقی ۹/۱۶۳، کتاب الجہاد ابن مبارک ص ۶۲۔ ابن حبان (۷/۸۵ الاحسان)، احمد ۴/۱۸۵، دارمی ۲/۲۰۶، طبرانی کبیر (۱۲۶/۱۷)، ترمذی (۲/۳۱۶)، در منثور (۳/۱۹۰)

درجہ شہادت کو جتنا بھی اعلیٰ تسلیم کر لیا جائے مگر درجہ نبوت شہادت کے اس درجہ سے بے مثال گنا اعلیٰ و افضل ہے)۔ (۲) اور ایک وہ آدمی ہے جس نے اپنے نفس سے گناہوں اور خطاؤں کو دور ہٹایا اور اپنے نفس اور مال کے ساتھ جہاد کیا حتیٰ کہ جب وہ دشمنان خداوندی کے بالمقابل ہوا اور ان سے جنگ کی یہاں تک شہید ہو گیا، یہ اپنے گناہ اور خطاؤں کی طہارت کے تحت ہو گا۔ اور یہ تلوار خطاؤں کو مٹانے والی ہے اور داخل کیا جائے گا جنت کے جس دروازہ سے چاہے گا۔ کیونکہ اس کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے سات دروازے ہیں بعض بعض سے افضل ہیں (۳) اور ایک آدمی منافق ہے جس نے اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کیا جب دشمن سے ٹکر ہوئی اس سے جنگ کی یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا پس یہ دوزخ میں جائے گا کیونکہ (جو تلوار اس کی گردن پر چلی ہے اس کے) نفاق کو نہیں مٹا سکتی۔

جنت کے آٹھوں دروازے کھولنے والے اعمال

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو سعیدؓ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

مامن عبد یصلی الصلوات الخمس ویصوم رمضان ویخرج الزکاة ویجتنب الكبائر السبع الا فتحت له ابواب الجنة الثمانية يوم القيامة۔^۱
(ترجمہ) جو آدمی پانچوں نمازیں ادا کرتا ہے، رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہے، زکوٰۃ نکالتا ہے سات بڑے گناہوں سے بچتا ہے تو اس کے لئے روز قیامت جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جائیں گے۔

(فائدہ) سات بڑے گناہوں کی تفصیل حضرت ابو سعید خدریؓ کی دوسری روایت میں اس طرح سے ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

الکبائر السبع : الاشرک باللہ وقتل النفس التي حرم اللہ الا بالحق ، وقذف

۱۔ بدور سافرہ ۴۰/۱، نسائی ۵/۸، تاریخ کبیر بخاری ۴/۳۱۶، ابن جریر ۵/۲۵، ابن حبان (۳/۱۲۳ - الاحسان) ترغیب (۱/۵۱۵)، درمنثور (۲/۱۳۵، ۵/۳۲۳)، ابن جریر طبری (۵/۲۵)، تفسیر ابن کثیر (۲/۲۳۶) تاریخ کبیر بخاری (۳/۳۱۶)۔

المحصنة والفرار من الزحف واكل الربا واكل مال اليتيم والرجوع الى
الاعرابية بعد الهجرة - ۱۷

(ترجمہ) بڑے گناہ سات ہیں (صحابہ کرام) نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ کون سے
ہیں؟ فرمایا (وہ ہیں) اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک (معبود) بنانا، کسی انسان کو
قتل کرنا جس (کے قتل) کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے مگر حق میں (جیسے قصاص
میں یا مرتد ہونے کی سزائیں اور رجم میں)، پاکدامن عورت پر زنا کی تہمت لگانا،
کافروں کے مقابلہ میں جہاد کے دن بھاگ جانا، سود کھانا، یتیم کا مال (ناحق طور پر) کھانا
اور (دار الکفر سے) ہجرت کے بعد عورت کی طرف (دارالحرب اور دار الکفر) میں
لوٹ جانا۔

(فائدہ) ان بڑے گناہوں کے علاوہ بھی بڑے گناہ ہیں جن کو آپ ﷺ نے حسب
موقعہ ارشاد فرمایا اور علماء اسلام نے ان کو اپنی اپنی کتب میں یکجا فرمایا تفیصل کیلئے الزواجر
علامہ ابن حجر مکی اور رسالہ الکبائر علامہ ابن قیم اور الکبائر علامہ ذہبی ملاحظہ فرمائیں۔

بچپن میں مرنے والے بچے جنت کے دروازوں پر ملیں گے

(حدیث) حضرت عقبہ بن عبدالمسلمیٰ فرماتے ہیں میں نے آپ ﷺ سے سنا ہے کہ
آپ ﷺ نے فرمایا

ما من عبد يموت له ثلاثة من الولد لم يبلغوا الحنث الا تلقوه من ابواب
الجنة الله انية من ايها شاء ۵ سنل - ۲۷

(ترجمہ) جس مسلمان کے تین بچے نابالغی میں فوت ہو جائیں تو وہ اس کو جنت کے
آئٹھوں دروازوں پر ملیں گے ان میں سے جس سے چاہے گا (جنت میں) داخل ہو سکے گا۔

۱- الجامع الصغير حدیث نمبر ۶۴۵۰، کنز العمال ۷۸۰۵، طبرانی کبیر (۴۸/۱۷) مجمع
الزوائد (۱۰۴/۱)، اتحاف السادة (۵۳۱/۸)

۲- بحث والنشور ۲۵۸، ابو نعیم ۲/۱۵، بدور سافره ۴۲/۷، حادی الارواح ص ۸۶، صفیۃ الجنۃ ابن
ثیر ص ۳۰، ابن ماجہ (۱۶۰۳)، مسند احمد ۲/۱۸۳، طبرانی کبیر ۱۷/۱۲۵، المعرفۃ والتاریخ
۲/۲۴۳، تہذیب الکمال ۲/۵۷۶، ترغیب وترحیب ۳/۷۵، درمنثور (۳۴۳/۵)۔

پیا سے کوپانی پلانا

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 من سقى عطشاناً فارواه فتح له ابواب الجنة كلها . فقیل له (ادخل منها،
 و) من اطعم مؤمناً حتى شبعه ادخله الله باباً من ابواب الجنة لا یدخله الا من
 كان مثله۔ اے

(ترجمہ) جس نے پیاسے کو پانی پلایا اور اسے سیراب کر دیا اس کیلئے جنت کے سب دروازے کھول دئے جائیں گے اور اسے کہا جائے گا ان میں سے (جس سے چاہے) داخل ہو جا، (اور) جس نے کسی مؤمن کو کھانا کھلایا حتیٰ کہ اسے سیر کرادیا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازوں میں سے اس دروازہ سے داخل کریں گے جس سے کوئی داخل نہ ہو سکے گا سوائے اس کے جو (عمل میں) اس جیسا ہو گا۔

تقین کاموں کا بدلہ

(حدیث) حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
ثلاث: من جاء بهن مع ايمان دخل من اى ابواب الجنة شاء وزوج من
الحدور العين ماشاء: من ادى دين صاحبها حفا وعفى عن قاتله وقرأ فى دبر
كل صلاة مكتوبة عشر مرات " قل هو الله احد" قال ابوبكر: واحداهن
يا رسول الله؟ فقال واحداهن۔ ۲۔

(ترجمہ) تین (عمل) ایسے ہیں جو شخص ان کو ایمان کے ساتھ (روز قیامت میں) لایا جنت کے جس دروازہ سے چاہے گا داخل ہو گا اور جس حور عین کو طلب کرے گا عطاء کی

اسد دور السافره حديث نمبر ۷۴۲، ۷۴۳ احوال طهرانی کبیر، مجمع الزوائد (۱۳۱ / ۳)، کنز العمال
(۱۶۳۸۲)؛

۲۔ بدور السافرہ حدیث ۷۴۸ بحوالہ ابو یعلیٰ و طبرانی اوسط (مسند ابو یعلیٰ ۳/ ۳۳۲) حلیۃ ابو نعیم
۶/ ۲۴۳، مجمع الزوائد (۶/ ۳۰۱)، اتحاف السادہ (۸/ ۴۱)، مطالب عالیہ (۳۴۰۳)، درمنثور
(۶/ ۴۱۱)، کنز العمال (۴۳۲۲۰)، ترغیب و ترہیب (۳/ ۳۰۵)، تخریج احیاء العلوم للعراقی
(۳/ ۱۷۹)، تفسیر ابن کثیر (۸/ ۵۳۵)۔

جائے گی (وہ تین عمل یہ ہیں) (۱) جس نے اپنے قرضخواہ کو اس کا قرض اکرام کے ساتھ ادا کیا، (۲) اپنے (مقتول کے) قاتل کو معاف کیا (۳) اور ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (اگر کوئی) ان میں سے ایک کام کر لے تو فرمایا اور (اگر کوئی) ان میں سے ایک کام کر لے تو بھی۔

دو بیٹیوں یا بہنوں یا پھوپھیوں یا خالائوں کی کفالت کا انعام

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 من کن له بنتین او اختین او عمتین او خالتین و عالھن فتحت له ثمانیۃ ابواب الجنة۔ ۱۔

(ترجمہ) جس (مسلمان) کی دو بیٹیاں ہوں یا دو بہنیں ہوں یا دو پھوپھیاں ہوں یا دو خالائیں ہوں اور اس نے ان کی کفایت معاش کی، تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جائیں گے۔

چالیس احادیث کی حفاظت کا انعام

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 من حفظ علی امتی اربعین حدیثا ینفعھم اللہ تعالیٰ . قیل له ادخل من ای ابواب الجنة شئت۔ ۲۔

(ترجمہ) جس نے میری امت کیلئے چالیس حدیثیں یاد کیں (یا محفوظ کیں یا پہنچائیں) جن سے اللہ تعالیٰ نے ان کو نفع پہنچایا، (روز قیامت) اسے کہا جائے گا جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جا۔

عورت کے چار کاموں کا انعام

(حدیث) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

۱۔ بدور السافرہ ۵۱/ ۱، مجمع الزوائد ۳/ ۱۲۲۔

۲۔ حلیۃ الاولیاء ۳/ ۱۸۹، بدور السافرہ ۵۰/ ۱، درمنثور (۵/ ۳۲۳)، شرف اصحاب الحدیث

(۲۳)، علل منافیہ (۱/ ۱۱۲)

اذا صلت المرأة خمسها وصامت شهرها وحفظت فرجها واطاعت زوجها، قيل لها ادخلي من اي ابواب الجنة شئت۔ ۱۷

(ترجمہ) جو عورت پانچوں نمازیں پڑھتی رہی، رمضان المبارک کے روزے رکھتی رہی، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتی رہی اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرتی رہی اسے (روز قیامت) کہا جائے گا جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جا۔

اسرار کائنات

اشہار

سائز 23x36x16 صفحات 300، مجلد، ہدیہ

اللہ کی عظمت کے دلائل عرش و کرسی، حجابات خداوندی، لوح و قلم، آسمان، زمین، سورج، چاند، ستارے، بادل، بارش، کہکشاں، آسمانی اور زمینی مخلوقات اور تحت الثری اور اس سے نیچے کی مخلوقات، تسبیحات حیوانات، مراحل تخلیق کائنات، سمندری مخلوقات، عالم حیوانات اور عجائبات انسان، قرآن، حدیث، صحابہ، تابعین، محدثین اور مفسرین کی بیان کردہ حیرت انگیز تفصیلات انسانی عقل اور سائنسی آلات سے ماوراء مخلوقات اسلامی سائنس اور دیگر بہت سے عنوانات پر مشتمل اردو زبان میں پہلی کتاب۔

اسجد و رال فرید ۷۷، مسند احمد ۱۹۱، ابن کثیر (۶/۱۸۳)، قرآن مجید و تفسیر (۳/۲۸۲)، مجمع الزوائد (۳/۳۰۵)، تفسیر ابن کثیر (۲/۲۵۷)، درمنثور (۲/۱۵۲)، کنز العمال (۲۵۱۲۵)، (۲۵۱۲۶)۔

ایک نیکی کی قدر و قیمت

ایک نیکی ہدیہ کرنے سے دونوں جنت میں

امام غزالی تحریر فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو روز قیامت پیش کیا جائے گا اس کو اپنے لئے کوئی ایسی نیکی نہیں ملے گی جس سے اس کی ترازو بھاری ہو سکے چنانچہ اس کی ترازو برابر برابر رہے گی۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کو فرمائیں گے لوگوں کے پاس جاؤ اور اس شخص کو ڈھونڈو جو تمہیں ایک نیکی دیدے اور میں اس کے بدلہ میں تجھے جنت میں داخل کر دوں چنانچہ وہ تمام مخلوقات کے درمیان گھومے گا اور کسی ایک شخص کو بھی ایسا نہ پائے گا جو اس سے اس معاملہ میں گفتگو کرے بس وہ یہی کہے گا مجھے ڈر ہے کہ میرا اعمال نامہ ہلکا نہ ہو جائے اس لئے میں اس نیکی کا آپ سے زیادہ محتاج ہوں تو وہ مایوس ہو جائے گا تب اس کو ایک شخص کہے گا تو کیا ڈھونڈتا ہے؟ تو وہ کہے گا صرف ایک نیکی حالانکہ میں ایسی قوم کے پاس سے بھی گذرا ہوں کہ ان کے پاس ہزار (ہزار) نیکیاں تھیں لیکن انہوں نے مجھے دینے سے منحل کیا۔ تو اس کو وہ شخص کہے گا میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے حاضر تھا اور میں نے اپنے اعمال نامہ میں صرف ایک نیکی پائی تھی میرا یقین ہے وہ میری کوئی ضرورت پوری نہیں کر سکتی اس کو تم مجھ سے بطور ہبہ کے لے جاؤ تو وہ اس نیکی کو لے کر خوشی اور سرور کے ساتھ چل پڑے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے تیرا کیا حال ہے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ اس کے حال کو خوب جانتے ہوں گے۔ وہ عرض کرے گا اے پروردگار میرے ساتھ ایسا اتفاق ہوا۔ پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کے اس ساتھی کو پکاریں گے جس نے اس کو نیکی ہبہ کی تھی اور اس سے فرمائیں گے میرا کرم تیرے کرم سے وسیع ہے اپنے اس بھائی کے ہاتھ سے پکڑو اور دونوں جنت میں چلے جاؤ۔ ا۔

۱۔ تذکرۃ فی احوال الموتی و امور الآخرة ۳۱۹ حوالہ کشف علم الآخرة امام غزالی

والد کو ایک نیکی بخشنے والے کی بخشش

اسی طرح سے ایک شخص کی میزان عمل کے دونوں پلڑے برابر ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے تم جنت والوں میں سے نہیں ہو اور نہ ہی دوزخ والوں میں سے ہو تو اس وقت ایک فرشتہ ایک کاغذ لیکر آئے گا اور اس کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھے گا اس کاغذ میں "اف" لکھی ہوگی تو یہ ٹکڑا نیکیوں پر بھاری ہو جائے گا کیونکہ یہ (والدین کی) نافرمانی کا ایسا کلمہ ہے جو دنیا کے پہاڑوں سے بھی زیادہ بھاری ہو جائے گا چنانچہ اس کو دوزخ میں لے جانے کا حکم کیا جائے گا۔ کہتے ہیں کہ وہ شخص مطالبہ کرے گا کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس واپس لے چلیں تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس کو لوٹا لاؤ۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے اے نافرمان بندے! کس وجہ سے تم میرے پاس واپس آنے کا مطالبہ کر رہے تھے؟ وہ عرض کرے گا الہی آپ نے تو دیکھ لیا میں دوزخ کی طرف جا رہا ہوں اور اس سے مجھے کوئی جائے فرار نہیں میں اپنے والد کا نافرمان تھا حالانکہ وہ بھی میری طرح دوزخ میں جا رہا ہے آپ اس کی وجہ سے میرے عذاب کو بڑھا دیں اور اس کو دوزخ سے نجات دیدیں۔ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہنس پڑیں گے اور فرمائیں گے تو نے دنیا میں تو اس کی نافرمانی کی اور آخرت میں اس کے ساتھ نیک سلوک کیا اپنے باپ کا ہاتھ پکڑو اور دونوں جنت میں چلے جاؤ۔ ۱۰

مشاہیر علماء اسلام

اشہار

سائز 23x36x16 صفحات 500 جلد ہدیہ

مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ، شام، خراسان اور مصر کے اکابر علماء صحابہ تابعین تبع تابعین اتباع تبع تابعین کے مختصر جامع حالات (تصنیف)، محدث زمانہ امام ابن حبان (ترجمہ) مولانا مفتی امداد اللہ انور۔

جنت اور اس کی قیمت

جنت کی ایک قیمت جہاد ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ان الله اشترى من المؤمنين أنفسهم وأموالهم بأن لهم الجنة يقاتلون في سبيل الله فيقتلون ويقتلون وعدا عليه حقا في التوراة والإنجيل والقرآن ومن أوفى بعهده من الله فاستبشروا ببيعكم الذي بايعتم به وذلك الفوز العظيم (سورة التوبة ۱۱۱)

(ترجمہ) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے انکی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض میں خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی (اور خدا کے ہاتھ مال و جان کے بچنے کا مطلب یہ ہے کہ) وہ لوگ اللہ کی راہ میں (یعنی وہ بیع جہاد کرنا ہے خواہ اس میں قاتل ہونے کی نوبت آئے یا مقتول ہونے کی) اس (قتال) پر (ان سے جنت کا) سچا وعدہ کیا گیا ہے تورات میں (بھی) اور انجیل میں (بھی) اور قرآن میں (بھی)، اور (یہ مسلم ہے کہ) اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے۔ (اور اس نے اس بیع پر وعدہ جنت کا کیا ہے) تو (اس حالت میں) تم لوگ (جو کہ جہاد کر رہے ہو) اپنی اس بیع (مذکور) پر جس کا تم نے (اللہ تعالیٰ سے) معاملہ ٹھہرایا ہے خوشی مناؤ (کیونکہ اس بیع پر تم کو حسب وعدہ مذکورہ جنت ملے گی) اور یہ (جنت ملنا) بڑی کامیابی ہے (تم کو یہ سود ضرور کرنا چاہیے)

کلمہ طیبہ

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا جنت کی قیمت کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا "لا اله الا الله"۔^۱

^۱ صفحہ الجنۃ ابو نعیم اصبہانی ۱/ ۷۷، کامل ابن عدی ۶/ ۲۳۴، ابن مردویہ کما فی الجامع الصغیر سیوطی ۳/ ۳۳۸ مع المناوی حدیث (۳۵۶۰) من حدیث انس مرفوعاً و عبد بن حمید فی تفسیرہ مرسلہ والحدیث رمز السیوطی بھتہ و قال ابن القیم فی حادی الارواح و شواہد ہذا الحدیث کثیرۃ جدا ص ۱۲۲، و کنز العمال ۱۵۷، ۹۰، ۱۔

(فائدہ) یعنی کلمہ طیبہ پڑھنا اور پھر اس پر اس کے تمام تقاضوں سمیت عمل کرنا چنانچہ اسی مختصر جواب میں شریعت کی پوری تفصیل پوشیدہ ہے ورنہ اگر کوئی زبان سے کلمہ کا ورد کرے اور کام کفر و شرک کے کرے تو وہ دوزخ میں جائے گا اور اسی طرح سے سب کام اسلام کے کئے لیکن کوئی سا ایک عقیدہ کفر کا رکھتا تھا تو وہ بھی دوزخ میں جائے گا (مؤلف)۔

جنت کے اعمال

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک دیہاتی حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے ایسے عمل کی تعلیم دیدیں جب میں اس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں؟ تو آپ نے فرمایا

تعبداً لله ولا تشرك به شيئاً وتقيم الصلوة المكتوبة وتؤتي الزكاة المفروضة وتصوم رمضان

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک مت بناؤ، فرض نمازیں قائم کرو، فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔

تو اس نے کہا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں اس طریقہ سے کبھی کوئی چیز نہیں بڑھاؤں گا اور نہ اس سے کچھ کم کروں گا۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو جناب سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا

من سره ان ينظر الى رجل من اهل الجنة فلينظر الى هذا - ۱ -
جس آدمی کو یہ بات اچھی لگے کہ وہ جنت والے لوگوں میں سے کسی آدمی کو دیکھے تو وہ اس کو دیکھے لے

مرتے وقت کلمہ طیبہ

(حدیث) حضرت عثمان بن عفان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

۱- بخاری ۳/ ۱۰ باب وجوب الزكاة، مسلم (۱۴) باب بيان الايمان الذي يدخل به الجنة، حادی الارواح ۱۲۲۔

من مات وهو يعلم: ان لا اله الا الله دخل الجنة۔ ۱۰

(ترجمہ) جو آدمی اس حالت میں فوت ہوا کہ وہ یقین رکھتا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الہ نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(فائدہ) اس حدیث کی وضاحت میں گذشتہ سے پیوستہ حدیث کا فائدہ پھر پڑھ لیں نیز اس حدیث کا لفظ وهو يعلم یہ بتا رہا ہے کہ اس کا عقیدہ کلمہ طیبہ کے مطابق درست تھا تو وہ ان درست عقائد کی بنا پر جنت میں جائے گا یا کوئی اجمالی طور پر صحیح عقیدہ رکھتا تھا مگر ایمانیات کی تفصیل کا اس کو علم نہیں ہو سکا تو وہ بھی جنت میں جائے گا۔ اس حدیث میں اس میت کیلئے بھی خوشخبری ہے جس کے گھر والے موت کے وقت کلمہ شہادت کی تلقین کی جائے مردہ کے فراق و غم میں رونا پیٹنا شروع کر دیتے ہیں اور میت کلمہ طیبہ ادا نہیں کر سکی تو ایسی صورت میں مرنے والا صحیح عقیدہ لیکر دنیا سے رخصت ہوگا اور جنت میں داخل ہوگا۔

مرتے وقت کلمہ پڑھنے والا جنت میں

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

من كان آخر كلامه لا اله الا الله، دخل الجنة۔ ۱۱

(ترجمہ) جس انسان کا آخری کلام لا اله الا الله ہو گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(فائدہ) اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ زندگی میں چاہے جتنے گناہ بھی کئے ہوں بس اگر آخر میں کلمہ پڑھ لیا تو سیدھے جنت میں چلے گئے، نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر موقوف ہے چاہے تو خوش دے اور سیدھا جنت پہنچا دے چاہے گناہوں کی سزا دینے کے بعد جنت میں داخل کرے ہاں اتنا ضرور ہے کہ وہ اس کی برکت سے جائے گا جنت میں۔ ہاں وہ شخص جو مرنے کے وقت ہی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اس کے اس کلمہ کی

۱۔ مسلم ۱۵، ۱۶، ۱۸ فی الایمان باب ۴، حادی الارواح ۱۲۲، البدور السافرة ۱۶۲۱، مسند احمد ۱/۲۵

ث ۶۹، الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ۱/۲۱۲، حلیۃ الاولیاء ۷/۱۷۳،

۲۔ سنن ابوداؤد ۱۱۶۳ باب التلقین، حاکم ۱/۳۵۱ و صحیحہ ووافقتہ الذہبی، حادی الارواح ۱۲۲،

برکت سے تمام گناہ جو حالت کفر میں کئے کفر سمیت مٹ جائیں گے اور وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔

صحیح عقائد کی برکت سے جنت کے تمام دروازے کھل جائیں گے

(حدیث) حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

من قال اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله وان عيسى عبد الله ورسوله و كلمته القاها الى مريم و روح منه وان الجنة حق و ان النار حق ادخله الله من اى ابواب الجنة الثمانية شاء۔^۱
(ترجمہ) جس شخص نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور حضرت عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جس کو اللہ نے مریم پر ڈالا تھا اور اللہ کی طرف سے روح تھے اور بے شک جنت حق ہے اور بے شک دوزخ حق ہے تو اس کو اللہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے گا داخل کر دیں گے۔

کلمہ کے معتقد کو بشارت

(حدیث) آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو ہریرہؓ کو اپنے نعلین مبارک عطاء فرمائے اور ارشاد فرمایا

اذهب بنعلی ہاتین فمن لقيت من وراء هذا الحائط يشهد ان لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه فبشره بالجنة۔^۲

(ترجمہ) میرے یہ دونوں جوتے لے جاؤ اور اس دیوار کے پیچھے جس سے تمہاری ملاقات ہو (اور) وہ یہ گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا دل اس پر

۱۔ بخاری ۵۳۳۵ باب ۷۴، مسلم ۲۸، کتاب الایمان ب ۱۰

۲۔ مسلم ۳۱، ۵۲ فی الایمان باب ۱۰ مطول،

یقین رکھتا ہو تو تم اس کو جنت کی خوشخبری سنا دو۔

(فائدہ) مسلم شریف میں یہ حدیث طویل الفاظ میں منقول ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ باہر نکل کر یہ خوشخبری سنا ہی رہے تھے کہ حضرت عمرؓ تشریف لائے اور ناراضگی کا اظہار کیا اور حضرت ابو ہریرہؓ کو پکڑ کر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا اور پوچھا کیا آپ نے اس کا حکم فرمایا ہے؟ تو آپ نے فرمایا ہاں تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر یہ ہو گیا تو لوگ توکل کر کے بیٹھ رہیں گے (نیکی کے کام چھوڑ دیں گے)، تو آنحضرت ﷺ نے یہ اعلان رکوا دیا۔

اس لئے اب بھی حضرت عمر فاروقؓ کی حکمت عملی کو عمل میں لائے توکل کر کے بیٹھ رہنے کی بجائے عمل صالح کی کوشش فرمائیے کیونکہ جنت تو اللہ کی رحمت سے ملنی ہے مگر جنت میں ترقی درجات عموماً انہیں نیک اعمال کی کثرت کے مطابق ملیں گے جیسا کہ ترمذی شریف کی حدیث میں ہے

ان اهل الجنة اذا دخلوها نزلوا فيها بفضل اعمالهم۔ الحدیث۔ ۱۰
یعنی جب جنت والے جنت میں داخل ہوں گے تو وہ اس میں اپنے اعمال کی فضیلت کے حساب سے داخل ہوں گے۔ زیادہ اور افضل اعمال والے افضل درجات میں داخل ہوں گے اور کم اور ادنیٰ اعمال والے ادنیٰ درجات میں داخل ہوں گے۔

محبوب کا حسن و جمال

اشہار

سائز 23 x 36 x 16 صفحات 256 مجلد ہدیہ

محبوب کائنات حضرت محمد ﷺ کی صورت و سیرت کے وہ تمام پہلو جن کے مطالعہ سے آپ ﷺ کی شکل و شباہت کا عمدہ طریقہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور سیرت کو سمجھا جاسکتا ہے۔ بیسیوں عنوانات پر خصائل و شمائل پر مشتمل کتب سے محبت رسول ﷺ کا بہترین مجموعہ مفتی محمد سلیمان کے قلم اور مفتی امداد اللہ انور صاحب کی نظر ثانی اور پیش لفظ کے ساتھ۔

۱۰ سنن ترمذی حدیث ۵۴۹ کتاب الجنۃ باب فی سوق الجنۃ

جست میں داخلہ اللہ کی رحمت سے ہوگا

رحمت خداوندی کی وسعت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

و رحمتی وسعت کل شیء فساکتبھا للذین یتقون ویؤتون الزکاة والذین
ہم بآیاتنا یؤمنون (سورۃ اعراف: ۱۵۶)

اور میری رحمت تمام اشیاء کو محیط ہو رہی ہے (باوجود اس کے کہ ان میں بہت سی مخلوق سرکش اور معاند ہے جو اس کی مستحق نہیں مگر ان بھی ایک گونہ رحمت ہے گو دنیا ہی میں سہی، پس میری رحمت غیر مستحقین کیلئے بھی عام ہے) میں اس رحمت کو کامل طور پر ان لوگوں کیلئے ضرور لکھوں گا جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اللہ کتب کتابا یوم خلق السموات والارض ان رحمتی تغلب غضبی و
فی رواۃ فهو موضوع عنده فوق العرش۔ ۱۔

(ترجمہ) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا یہ لکھ دیا تھا کہ میری رحمت میرے غضب سے زیادہ ہے اور ایک روایت میں (یہ اضافہ بھی ہے) کہ (اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ فیصلہ لکھ کر) اپنے پاس عرش پر رکھ دیا ہے۔

قیامت میں رحمت کی وسعت

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان للہ مائۃ رحمۃ انزل منها واحده بین جمیع الخلق فبھا یتراحمون وبھا
تعطف الوحوش علی اولادھا واخر تسعة وتسعین رحمۃ یرحم بہا عبادہ
یوم القیامۃ۔ ۱۔

۱۔ نہایہ فی الفتن والملاحم (۲۵۱)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کی سورتیں ہیں ان میں سے مخلوقات کے درمیان صرف ایک رحمت نازل کی ہے اسی ایک رحمت کی وجہ سے یہ مخلوقات آپس میں ایک دوسرے پر ترس کھاتی ہیں اور اسی کی وجہ سے تمام وحشی جانور اپنی اولاد پر شفقت کا معاملہ کرتے ہیں اور ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو دی ہیں ان کے ساتھ قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحمت کا معاملہ کریں گے۔

آخرت میں عذاب کس کو ہوگا

(حدیث) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان الام لا تلقى ولدها في النار فاكب رسول الله ﷺ يبكى ثم رفع رأسه الىنا فقال ان الله عز وجل لا يعذب من عباده الا المار المتمرد الذي يتمرد على الله ويأبى ان يقول لا اله الا الله۔ ۱

(ترجمہ) ماں اپنے بچے کو کبھی آگ میں نہیں ڈالتی۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ خوب روتے رہے پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھا کر ہماری طرف توجہ کی اور ارشاد فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی کو عذاب نہیں دیں گے (یعنی دوزخ میں نہیں ڈالیں گے) مگر سرکش متکبر کو اور وہ جو کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھنے سے انکار کرے۔

(فائدہ) یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے اگر اس کا مضمون درست ہو تو اس حدیث کو پڑھ کر قارئین رحمت خداوندی کو دیکھ کر گناہوں میں ملوث نہ ہوں ورنہ رحمت کے سہارے پر گناہوں پر سرکشی کرنے والوں میں شریک ہو جائیں گے اور سرکش پر رحمت نہ ہونے اور دوزخ میں جانے کا آپ اسی حدیث میں پڑھ چکے ہیں

۱۔ نہایہ فی الشن (۲۵۰)، ابن ماجہ ۳۷، ۳۵، ۲۹۳، مسلم ۴۹، ۴، حسن الظن باللہ (۵)، مسند

احمد (۵۲۶/۲)، مستدرک (۱/۵۶-۳/۲۳۸)، مجمع الزوائد (۱۰/۲۱۳، ۳۸۵)، تفسیر ابن

کثیر (۳/۲۸۰)، تفسیر معالم التنزیل بغوی (۲/۱۵۱)، مشکوٰۃ (۲۳۶۵)، (۲۳۶۶)، زہد ابن

مبارک (۳۱۲)، اتحاف السادہ (۹/۱۸۳، ۱۰/۵۵۷)، درمثور (۳/۱۳۰)

۲۔ نہایہ (۲۵۲)

ابلیس کو بھی رحمت کی امید ہونے لگے گی

(حدیث) حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے دین کے معاملہ میں گناہ میں ملوث ہونے والا اور احمق حماقت میں مبتلا بھی ضرور جنت میں داخل ہو گا، اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ شخص بھی جنت میں ضرور داخل ہو گا جس کے چوڑوں کو آگ جلا دے گی، اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اتنا وسیع پیمانہ پر رحمت کا معاملہ فرمائیں گے کہ ابلیس کو بھی رحمت کی امید ہونے لگے گی کہ شاید اس کو بھی رحمت حاصل ہو جائے۔ ۱۷

مؤمن کی بخشش کا بہانہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن گناہگار بندے کو اپنے قریب بلائیں گے اور اس پر اپنے بازو کا پردہ ڈالیں گے اور تمام مخلوقات سے اس کو چھپالیں گے اور پردے ہی میں اس کا اعمالنامہ عطاء کریں گے اور فرمائیں گے (اے آدم زاد اپنے) اعمالنامہ کو پڑھو۔ تو وہ (اپنے اعمالنامہ کو پڑھتے ہوئے) نیکی کو پڑھے گا تو اس کی وجہ سے اس کا چہرہ روشن ہو جائے گا اور دل خوش ہو جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے میرے بندے کیا تمہیں (اس نیکی کا علم ہے تو وہ عرض کرے گا ہاں اے پروردگار میں) (اس کو) جانتا ہوں تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے تم سے اس نیکی کو قبول کیا تو وہ سجدہ میں گر پڑے گا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اپنا سراٹھاؤ اس نیکی کو اپنے اعمالنامہ میں رہنے دو۔ پھر وہ شخص (اعمالنامہ پڑھتے ہوئے اپنے) گناہ کے پاس سے گزرے گا تو اس کی وجہ سے شرم کے مارے خود ہی) اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا اور اس سے اس کا دل گھبرا جائے گا تو اللہ تعالیٰ پوچھیں گے اے میرے بندے اس (گناہ) کو پہچانتے ہو؟ تو وہ عرض کرے گا ہاں یارب پہچانتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں

۱۷ نہایہ ابن کثیر (۲/۲۵۳) حوالہ طبرانی

اس گناہ کو تم سے زیادہ جانتا ہوں میں نے اس کو تمہاری خوشی کیلئے معاف کیا چنانچہ وہ بندہ نیکی کے پاس سے گذرنا رہے گا اس کی نیکی قبول ہوتی رہے گی اور سجدہ میں جاتا رہے گا اور گناہ کے پاس سے گذرنا رہے گا اس کا گناہ معاف کیا جاتا رہے گا اور وہ (اس کے شکرانہ میں) سجدہ میں گرنا رہے گا۔ پس مخلوقات اس کی کسی حالت (شرمندگی اور خوشی) کو نہیں دیکھیں گے سوائے سجدوں کے، حتیٰ کہ مخلوقات ایک دوسرے کو ندا کریں گی خوشخبری ہو اس بندے کیلئے جس نے اللہ تعالیٰ کی کبھی نافرمانی نہیں کی۔ کیونکہ ان کو اس صورتحال کا پتہ نہ چلے گا کہ اس مؤمن کا اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کیا معاملہ گذرنا اور یہ اللہ تعالیٰ کے سامنے رکا رہا ہے۔ ۱۔

(فائدہ) علامہ ابن قیم فرماتے ہیں کہ جنت میں مسلمانوں کا داخلہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے ہوگا۔ جیسا کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے لن یدخل احدکم الجنة بعملہ کہ تم میں سے کوئی شخص جنت میں اپنے اعمال کی بناء پر داخل نہیں ہوگا ۲۔ لیکن جنت کے اعلیٰ درجات نیک اعمال کی کثرت کے مطابق عطاء کئے جائیں گے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث میں مروی ہے کہ ان اهل الجنة اذا دخلوها نزلوا فيها بفضل اعمالهم ۳۔ (یعنی جب جنت والے جنت میں داخل ہوں گے تو اس میں اپنے اعمال صالحہ کے مراتب کے مطابق فائز ہوں گے)۔

اللہ کی رحمت پر یقین رکھنے والا نوجوان

(حکایت) حضرت ابو غالبؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو امامہؓ کی خدمت میں ملک شام میں آتا جاتا رہتا تھا ایک دن میں حضرت ابو امامہ کے پڑوسی جوان کے پاس گیا جو

۱۔ البدور السافرہ حدیث (۸۵۰) حوالہ زوائد زہد عبد اللہ بن احمد بن حنبل (۵۱)، نہایہ ابن کثیر (۲/ ۲۴۷) حوالہ ابن ابی الدنیا۔

۲۔ انخاف السادہ (۲/ ۱۹۷) بخاری (۷/ ۱۵۷) مسلم ب ۱، حدیث ۷۵، فتح الباری (۱۰/ ۱۲۷)، مجمع الزوائد (۱۰/ ۳۵۶) طبرانی (۷/ ۳۶۹)

۳۔ ترمذی (۲۵۴۹)، ابن ماجہ ۴۳۳۶، مشکوٰۃ ۵۶۴، کنز العمال ۳۹۲۸۳، ترغیب ۵۳۹/۴

بیمار ہو رہا تھا اس کے پاس اس کا چچا بھی موجود تھا وہ اس جوان سے کہہ رہا تھا اے خدا کے دشمن! میں نے تمہیں یہ کام کرنے کو نہیں کہا تھا میں نے تجھے اس کام سے نہیں روکا تھا تو اس نو جوان لڑکے نے کہا اے چچا جان! اگر اللہ تعالیٰ مجھے میری ماں کے سپرد کر دیں تو وہ میرے ساتھ کیا معاملہ کرے گی؟ چچا نے کہا وہ تجھے جنت میں داخل کر دے گی تو لڑکے نے کہا میرا پروردگار اللہ تعالیٰ میری ماں سے زیادہ شفیق اور اس سے زیادہ مجھ پر مہربان ہے بس یہی بات کہتے ہی اس کی جان نکل گئی۔ جب اس کے چچا نے اس کے کفن و دفن کا انتظام کیا اور اس پر نماز جنازہ پڑھ لی اور ارادہ کیا کہ اس کو قبر میں اتارے تو میں بھی اس کے چچا کے ساتھ قبر میں اترا جب اس نے لحد کو درست کیا تو اس کی چیخ نکل گئی اور گھبرا گیا میں نے اس سے پوچھا تمہیں کیا ہوا اس نے بتایا کہ اس کی قبر بہت وسیع ہو گئی اور نور سے بھر گئی ہے میں اسی سے دہشت زدہ ہو گیا تھا۔ اے

دو دوزخیوں پر رحمت

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو لوگ جہنم میں داخل ہوں گے ان میں سے دو شخصوں کی چیخ و پکار بہت بڑھ جائے گی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ حکم فرمائیں گے کہ ان دونوں کو دوزخ سے باہر نکالو جب ان کو دوزخ سے باہر نکال لیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان دونوں سے پوچھیں گے تمہاری چیخ و پکار کس وجہ سے بڑھ گئی ہے؟ وہ عرض کریں گے ہم نے یہ اس لئے کیا ہے تاکہ آپ ہم پر رحم کریں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میری رحمت تمہارے لئے یہ ہے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ اور جہاں پر تم دوزخ میں تھے اپنے آپ کو وہیں گرا دو تو وہ چل پڑیں گے ان میں سے ایک تو اپنے آپ کو دوزخ میں گرا دے گا تو اس کیلئے دوزخ ٹھنڈی سلامت بنا دی جائے گی اور دوسرا آدمی (دوزخ کے کنارے) کھڑا ہو جائے گا اپنے آپ کو (دوزخ میں) نہیں گراے گا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس سے پوچھیں گے تمہیں کس چیز نے منع کیا تو نے اپنے آپ کو کیوں نہیں گرایا جس طرح سے تیرے ساتھی نے (اپنے آپ کو دوزخ میں) گرا لیا ہے؟ تو وہ عرض کرے گا اے میرے رب مجھے آپ سے امید نہیں

۱۔ تذکرۃ القرطبی (۲/۳۵۷)

ہے کہ آپ مجھے دوزخ سے نکالنے کے بعد دوبارہ اس میں ڈال دیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ہم تیرے ساتھ تیری امید کا معاملہ کریں گے۔ چنانچہ یہ دونوں اللہ کی رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ۱۷

ایک اور دوزخی جنت میں

(حدیث) حضرت فضالہ بن عبیدؓ اور حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا اور اللہ تعالیٰ مخلوق کے فیصلہ سے فارغ ہو جائیں گے اور صرف دو آدمی بچ جائیں گے ان کو دوزخ میں جانے کا حکم دیا جائے گا تو ان (کے اللہ تعالیٰ سے رخصت ہونے کے بعد) ان میں سے ایک واپس مو نہ موڑ کر دیکھے گا تو اللہ جبار تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے اس کو واپس لاؤ تو اس کو واپس لایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا تو نے واپس مو نہ موڑ کر) کیوں دیکھا ہے؟ تو وہ عرض کرے گا مجھے آپ سے یہ امید تھی کہ آپ مجھے جنت میں داخل کریں گے تو اس کو جنت میں داخل کرنے کا حکم دیا جائے گا۔ تو وہ (خوشی میں آکر) کہے گا مجھے میرے پروردگار نے اتنا عطاء کیا ہے کہ اگر میں تمام جنت والوں کی دعوت کروں تو جو کچھ میرے پاس (میری جنت میں) ہے اس سے کچھ بھی کم نہ ہو (راویان حدیث حضرت فضالہؓ اور عبادہؓ) فرماتے ہیں جب حضور ﷺ نے اس حدیث کو ذکر کیا تو آپ کا چہرہ انور خوشی سے دمک اٹھا تھا۔ ۱۸

۱۷ تذکرۃ القرطبی (۲/ ۳۵۷) بحوالہ ترمذی

۱۸ تذکرۃ القرطبی (۲/ ۳۵۸) بحوالہ ابن المبارک، مسند احمد ۵/ ۳۳۰، ۶/ ۲۱، مجمع الزوائد

(۱۰/ ۳۸۴، اتحاف السادہ ۹/ ۱۷۲، کنز العمال ۳۹۴۳۳۔

جنت کی رجسٹری اور داخلہ کیلئے الہی اجازت نامہ (ویزا)

جنت کی رجسٹری

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

كَلَّا اِنْ كُنْتُمْ اِلَّا رَاغِبِينَ اِلَيْهِ
يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ (المطففين ۱۸ تا ۲۱)

ہرگز ایسا نہیں (بلکہ) نیک لوگوں (کے جنتی ہونے) کا شاہی فرمان علیین میں (لکھ کر رکھ دیا گیا) ہے اور آپ کو کیا معلوم علیین میں رکھا ہوا شاہی فرمان کیا ہے وہ ایک صحیفہ ہے لکھا ہوا (جس کے اجراء کے وقت) مقرب (فرشتے اور انبیاء) موجود تھے (کہ اس شخص کو ہم جنت میں داخل کریں گے) ۱۔

جنت کا پاسپورٹ (داخلہ کا اجازت نامہ)

(حدیث) حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ إِلَّا بِجَوَازٍ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا كِتَابٌ مِنْ اللَّهِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ أَدْخُلُوهُ جَنَّةَ عَالِيَةٍ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ۔ ۲۔

(ترجمہ) کوئی شخص بھی جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا مگر (اس) اجازت نامہ کے ساتھ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا كِتَابٌ مِنْ اللَّهِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ أَدْخُلُوهُ جَنَّةَ عَالِيَةٍ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ۔

اس اجازت نامہ کا ترجمہ یہ ہے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فلاں بن فلاں کیلئے اجازت نامہ ہے (اے فرشتو!) اس کو اس جنت میں داخل کر دو جو بڑی شان والی ہے اور اس کے میوے جھکے ہوئے ہیں (یعنی اس کی نعمتیں سہل الحصول ہیں)

۱۔ مستفاد من حادی الارواح ص ۱۰۳

۲۔ طبرانی کبیر حدیث (۶۱۹۱)، حادی الارواح (۱۰۶)، مجمع الزوائد (۳۹۸/۱۰) حوالہ معجم کبیر و توسط،

تذکرۃ القرطبی (۴۶۹/۲) حوالہ مسند احمد کنز العمال حدیث ۳۹۳۵۳، کامل ابن عدی (۳۳۸/۱)

(فائدہ) علامہ قرطبی اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ شاید کہ یہ اجازت ان مسلمانوں کیلئے ہے جو حساب کے بعد جنت میں داخل ہوں گے۔

بادشاہوں کے واقعات

اشتہار

سائز 23x36x16 صفحات 288 مجلد، ہدیہ

ترجمہ (۱) التبر المسبوك في سير الملوك امام غزالیؒ

(۲) الشفاء في مواعظ الملوك والخلفاء امام ابن الجوزیؒ

اصول بادشاہت، عدل و سیاست، سیاست و سیرت وزراء، اہل نظام کے آداب، بادشاہوں کی بلند ہمتی، حکماء کی دانش مندی، شرف عقل و عقلاء، عورتوں کی حکایات اور دیانت و پاکیزگی، حکمرانوں کیلئے اسلاف کے مواعظ، سے متعلق حکمت و دانش کے سینکڑوں عجیب و غریب واقعات و حکایات۔

الصرف الجمیل

اشتہار

سائز 23x36x16 صفحات 272 مجلد، ہدیہ

علم صرف کے قواعد اور ابواب پر مشتمل جامع اور مختصر تالیف از حضرت مولانا محمد ریاض صادق مدظلہ

جنتیوں کو اپنے منازل اور مساکن کی پہچان

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وَالَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَن يُضِلَّ أَعْمَالُهُمْ سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ .
وَيَدْخُلُهُمُ الْجَنَّةُ عَرَفَهَا اللَّهُ (سورة محمد : ۳ تا ۶) جو لوگ اللہ کی راہ (یعنی جہاد) میں
مارے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو ہرگز ضائع نہ کرے گا، اللہ تعالیٰ ان کو
(منزل) مقصود تک پہنچا دے گا اور ان کی حالت (قبر اور حشر اور پل صراط اور تمام
مواقع آخرت میں) درست رکھے گا اور ان کو جنت میں داخل کرے گا جس کی ان کو
پہچان کرادے گا (کہ ہر جنتی اپنے اپنے مقررہ مکان پر بغیر کسی تلاش اور تفتیش کے بے
تکلف جا پہنچے گا)

حضرت مجاہدؒ مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جنت والے اپنے گھروں کو اور
اپنے محلات کو اس طرح سے پہچانیں گے کہ بھولیں گے نہیں گویا کہ یہ جب سے پیدا
کئے گئے انہیں محلات میں رہ رہے تھے، ان محلات کا کسی سے نہیں پوچھیں گے۔ ۱۔
حضرت مقاتل بن حیانؒ فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ وہ فرشتہ جو انسانوں کے
اعمال کی حفاظت کا ذمہ دار ہے وہ جنت میں آگے آگے چلے گا اور جنتی اس کے پیچھے پیچھے
چلے گا حتیٰ کہ وہ جنتی اپنی آخری منزل تک پہنچ جائے گا اور فرشتہ اس جنتی کو ہر اس چیز
کی پہچان کرادے گا جو اس کو اللہ تعالیٰ نے جنت میں عطاء کی ہوگی۔ پھر جب وہ اپنی
منزل میں اور اپنی بیویوں کے پاس داخل ہوگا تو یہ فرشتہ واپس آجائے گا۔ (یہ تفسیر
ضعیف درجہ کی ہے) ۲۔

اپنی بیویوں اور گھروں کو جنتی خود بخود جانتے ہوں گے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا
وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا أَنْتُمْ فِي الدُّنْيَا بِأَعْرَفَ بِأَزْوَاجِكُمْ وَمَسَاكِنِكُمْ مِنْ أَهْلِ

۱۔ تفسیر مجاہد (۵۹۸/۲) مطبوعہ، حادی الارواح ۱۹۶ء

۲۔ درمنثور (۳۸/۶) بحوالہ ابن ابی حاتم، حادی الارواح ۱۹۶ء

الجنة باز واجهم ومساكنهم اذا دخلوا الجنة۔ ۱۔

(ترجمہ) مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے تم دنیا میں اپنی بیویوں اور گھروں کو جنت والوں سے زیادہ نہیں پہچانتے جتنا کہ وہ اپنی بیویوں اور محلات کو پہچانتے ہوں گے جب وہ جنت میں داخل ہوں گے۔

(نوٹ) مذکورہ روایات میں بظاہر اختلاف نظر آتا ہے کہ جنت والے اپنی منازل کو خود پہچانیں گے یا ان کو بتایا جائے گا۔ اس کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ جنت والے خود بخود اپنی منازل اور ازواج کو اللہ کے حکم سے جانتے ہوں گے لیکن کچھ خاص جنتی ایسے ہوں گے جن کے اعزاز اور اکرام کیلئے آگے آگے فرشتہ چلتا ہو گا اور خوشی اور سرور کے اضافے میں تائید مزید کیلئے نشاندہی کرتا ہو گا۔

نفیس پھول

اشہار

سائز 23 x 36 x 16 صفحات تقریباً 448 جلد ہدیہ
امام ابن جوزیؒ کی کتاب ”صيد الخاطر“ کا ایک جلد میں سلیس اور مکمل
اردو ترجمہ سینکڑوں علمی مضامین کے گرد گھومتی ہوئی ایک اچھوتی تحریر قرآن
حدیث فقہ عقائد تصوف تاریخ خطابت مواعظ اخلاقیات ترغیب و ترہیب
دنیا اور آخرت جیسے عظیم اسلامی مضامین کا تخلیقی شہ پارہ جس کو امام ابن جوزیؒ اپنی
ستر سالہ علمی اور تجرباتی فکر و نظر کے ساتھ دوران تصنیف و تالیف جمع فرماتے رہے
اس کتاب کا حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد المجید انور نے ترجمہ کیا ہے اور نظر ثانی
اور تسہیل حضرت مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم نے کی ہے۔

۱۔ مسند اسحاق بن راہویہ، البعث والنشور، ۶۶۹، المطالب العالیہ (۲۹۹۱)، الدر المنثور ۵/ ۳۳۹،

(۳۴۲)، تفسیر ابن کثیر ۳/ ۲۷۶، ۲۸۲، صفحہ الجنة ابو نعیم ۳/ ۱۳۳،

جنت میں داخلہ کے خوبصورت مناظر اور استقبال

یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا (مریم: ۸۵)

(جس دن ہم نیک لوگوں کو وفد کی شکل میں رحمان کا مہمان بنائیں گے)

اس آیت کے متعلق حضرت علیؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ وفد تو

سوار لوگوں کو کہا جاتا ہے؟ تو جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب یہ جنتی لوگ اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو ان کے استقبال میں سفید اونٹ (سواری کیلئے) پیش کئے جائیں گے جنکے پر لگے ہوں گے اور ان پر سونے کے کجاوے (سجے) ہوں گے، ان کے جوتوں کا تسمہ نور سے چمکتا ہوگا، ان اونٹوں کا ہر قدم تاحد نظر پر پڑتا ہوگا، اس طرح سے یہ جنت تک پہنچیں گے تو اچانک سرخ یا قوت کا کنڈا سونے کے کواڑوں پر نظر آئے گا اور یہ فوراً ہی جنت کے دروازہ کے ایک درخت پر پہنچیں گے جس کی جڑ سے دو چشمے پھوٹ رہے ہوں گے جب یہ ان میں سے ایک چشمہ سے پیئیں گے انکے چہروں پر نعمتوں کی چمک دمک کوند جائے گی اور جب دوسرے چشمہ سے (غسل اور) وضو کریں گے تو ان کے بال کبھی پراگندہ نہیں ہوں گے، پھر یہ جنت کے کنڈے کو کواڑ پر ہلائیں گے تو کاش کہ اے علی تم اس کواڑ کے کنڈے کی ہلنے کی آواز کو سن لو (کہ کتنا راحت اور سرور سے لبریز ہوگی) تو اس کنڈے کے ہلنے کی آواز ہر حور تک پہنچے گی جس سے اس کو معلوم ہوگا کہ اس کا خاوند اب آیا ہی چاہتا ہے تو وہ جلدی میں پھرتی کے ساتھ اٹھے گی اور اپنے متولی (فرشتہ) کو روانہ کرے گی تو وہ اس جنتی کیلئے (اس کی مخصوص جنت کا) دروازہ کھولے گا، اگر اللہ تعالیٰ اس جنتی کو (میدان محشر میں اپنے زیارت کرا کے) اپنی پہچان نہ کراتے تو وہ متولی کے نور اور رعنائی کو دیکھ کر (اس کو خدا سمجھ کر) سجدہ میں گر جاتا، چنانچہ وہ فرشتہ بتائے گا کہ میں آپ کے کاموں کا متولی اور خادم بنایا گیا ہوں پھر وہ اس جنتی کو اپنے پیچھے پیچھے لے کر چلے گا تو وہ اس فرشتے کے پیچھے پیچھے چلتا ہوا اپنی بیوی کے پاس پہنچ جائے گا تو وہ جلدی سے اٹھے گی اور خیمہ سے نکل کر اس سے بغل گیر

ہو گی اور کہے گی آپ میری محبت ہیں میں آپ کی محبت ہوں، میں راضی رہنے والی ہوں میں کبھی ناراض نہیں ہوں گی میں نعمتوں اور لذتوں میں قائم دائم رہوں گی کبھی خستہ حال نہیں ہوں گی میں ہمیشہ نوجوان رہوں گی کبھی بوڑھی نہیں ہوں گی، پھر وہ ایسے محل میں داخل ہو گا جس کی بنیاد سے لیکر چھت تک ایک لاکھ ہاتھ کی اونچائی ہو گی جو لولو اور یا قوت کے پہاڑ پر بنایا گیا ہو گا، اس کے کچھ ستون سرخ ہوں گے اور کچھ ستون سبز ہوں گے اور کچھ ستون زرد ہوں گے، ان میں سے کوئی ستون بھی دوسرے ستون کی ہم شکل نہیں ہو گا، پھر وہ (جنتی) اپنے آراستہ پیراستہ تخت کے پاس آئے گا تو اس پر ایک (اور مخصوص) تخت ہو گا جس پر ستر پلنگ (الگ الگ) سجے ہوں گے جن پر ستر دہنیں ہوں گی، ہر دہن پر ستر پوشاکیں ہوں گی (پھر بھی) ان کی پنڈلی کا گودا جلد (اور پوشاکوں) کے اندر سے نظر آتا ہو گا، جنتی ان کے ساتھ صحبت کو ایک رات کی مقدار میں پورا کر سکے گا۔ ان جنتیوں کے محلات کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ایسے پانی کی نہریں جو پاکیزہ اور صاف ہوں گی اس میں کوئی گدلا پن نہیں ہو گا، اور کچھ نہریں صاف ستھرے شہد کی ہوں گی جو شہد کی مکھیوں کے پیٹ سے نہیں نکلا ہو گا، اور کچھ نہریں ایسی شراب کی ہوں گی جو پینے والوں کیلئے سراپا لذت ہو گی اس کو لوگوں نے اپنے پاؤں تلے روند کر نہیں نچوڑا ہو گا، اور کچھ نہریں ایسے دودھ کی ہوں گی جن کا ذائقہ کبھی تبدیل نہیں ہو گا اور یہ جانوروں کے پیٹوں سے نہیں نکلا ہو گا، جب یہ کھانے کی خواہش کریں گے ان کے پاس سفید رنگ کے پرندے آئیں گے اپنے پروں کو اوپر اٹھائیں گے تو یہ ان کے اطراف سے کھائیں گے جو نئے قسم (کے کھانے) چاہیں گے، پھر (جب جنتی کھا چکیں گے تو) وہ اڑ کر چلے جائیں گے۔ جنت میں پھل بھی ہوں گے (بوجھ سے) جھکے ہوئے جب جنتی ان کی خواہش کریں گے تو وہ ٹہنی خود ان کی طرف مڑ جائے گی تو وہ جس قسم کے پھل چاہیں گے کھائیں گے کھڑے ہو کر چاہیں یا بیٹھ کر چاہیں یا ٹیک لگا کر، اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وجنتی الجنین دان (اور ان جنتوں کے میوے جھکے ہوئے ہیں)، اور ان جنت والوں کے خادم موتیوں کی طرح (خوبصورت اور حسین ہوں گے) ۱۷

۱۷ حادی الارواح ۱۹۸ و المختار، ابن ابی الدنیا: صفۃ الجنۃ (۷)، البدور السافرہ (۲۱۵۳)۔

عظیم الشان اونٹوں کی سواریاں

(آیت مبارکہ) یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا (مریم ۸۵) (جس دن ہم نیک لوگوں کو وفد کی شکل میں رحمان کا مہمان بنائیں گے) کی تفسیر میں حضرت نعمان بن سعد بیان کرتے ہیں "تمہیں معلوم ہونا چاہیے اللہ کی قسم ان حضرات کو وفد کی شکل میں پیدل نہیں چلایا جائے گا بلکہ ان کے پاس ایسے اونٹ لائے جائیں گے جنکی مثل کبھی کسی مخلوق نے نہیں دیکھے، ان پر کجاوے سونے کے ہوں گے اور لگا میں زبر جد کی ہوں گی (یہ اس شان و شوکت کے ساتھ) ان پر سوار ہو کر آئیں گے اور (اپنی اپنی) جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ ۱۔

(حدیث) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کیا ان کو جنت کی طرف گروہ در گروہ لایا جائے گا جب یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر پہنچیں گے وہاں پر ایک درخت کو دیکھیں گے جس کی جڑ سے دو چشمے جاری ہو رہے ہوں گے تو یہ لوگ ان میں سے کسی ایک کی طرف ایسے تیزی کے ساتھ جائیں گے گویا کہ ان کو وہاں جانے کا حکم دیا گیا ہے یہ اس سے پیئیں گے تو جو کچھ ان کے پیٹوں میں تکلیف، گندگی یا بیماری ہو گی ختم ہو جائے گی۔ پھر یہ دوسرے چشمہ کی طرف جائیں گے اور اس سے غسل کریں گے تو ان پر نعمتوں کی بہار آجائے گی اور ان کے جسموں میں اس کے بعد کوئی تغیر تبدیل نہیں ہو گا اور نہ ہی ان کے بال پر آگندہ ہوں گے (بلکہ ایسے محسوس ہوں گے) گویا کہ انہوں نے تیل لگا (کربالوں کو سلجھا) رکھا ہے۔ پھر یہ جنت کے دربانوں تک پہنچیں گے تو وہ (دربان بطور اکرام اور ثنا کے) کہیں گے سلام علیکم طبتم فادخلوها خالدین (الزمر: ۷۳) (السلام علیکم تم مزہ میں رہو، سو اس (جنت) میں ہمیشہ رہنے کیلئے داخل ہو جاؤ)، پھر ان کا استقبال لڑکے کریں گے اور وہ اس طرح سے ان کے گرد گھومتے ہوں گے جس طرح سے دنیا والوں کے بچے (خوشی کے مارے) اس دوست کے گرد گھومتے ہیں جو کافی عرصہ کے بعد

واپس آیا ہو اور یہ کہیں گے کہ آپ خوش ہو جائیے اس انعام و اکرام سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے تیار کیا ہے۔ پھر ان لڑکوں میں سے ایک لڑکا اس جنتی کی حور عین بیویوں میں سے کسی ایک کے پاس جا کر کہے گا وہ فلاں آگیا ہے پھر وہ اس جنتی کا وہ نام لے گا جس کے ساتھ وہ دنیا میں بلایا اور پکارا جاتا تھا۔ تو وہ کہے گی کیا تو نے اس کو دیکھا ہے؟ تو وہ کہے گا (ہاں ہاں) میں نے اس کو دیکھا ہے وہ میرے پیچھے آ رہا ہے۔ چنانچہ ان حوروں میں سے ایک خوشی سے اچھل کر اٹھے گی حتیٰ کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ تک آجائے گی، جب یہ جنتی اپنے (ایک) محل تک پہنچے گا تو اس کی تعمیر کی بنیاد پر نگاہ دوڑائے گا تو وہ قیمتی موتی کی چٹان ہوگی جس کے اوپر سبز اور زرد اور سرخ اور ہر رنگ کا ایک محل قائم ہوگا، پھر وہ اپنی نگاہ محل کی چھت پر ڈالے گا تو وہ بجلی کی طرح (منور) ہوگی اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو دیکھ کر برداشت کرنے کی جنتی میں قوت نہ رکھی ہوتی تو وہ (بجلی کی چمک سے) اپنی آنکھوں کے اندھے ہونے کی تکلیف سے دوچار ہو جاتا۔ پھر وہ اپنا سر گھمائے گا تو اپنی بیویوں کو دیکھے گا اور چنے ہوئے آنوروں کو دیکھے گا اور برابر پیچھے ہوئے غالیچوں کو دیکھے گا اور جگہ جگہ پھیلے ہوئے ریشم کے نہالچوں کو دیکھے گا پھر یہ ان نعمتوں کو دیکھ کر اور ٹیک لگا کر کہے گا الحمد للہ الذی ہدانا لهذا وما كنا لنهتدی لولا ان ہدانا اللہ شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے ہم کو یہاں تک پہنچا دیا اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت عطاء نہ کرتے تو ہم یہاں تک کبھی نہ پہنچ سکتے تھے۔ پھر (جب سب جنتی اپنی اپنی جنتوں میں پہنچ جائیں گے تو) ایک منادی ندا کرے گا تم یہاں زندہ رہو گے کبھی نہیں مرد گے، تم ہمیشہ جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہیں ہو گے۔ تم ہمیشہ تندرست رہو گے کبھی بیمار نہیں ہو گے۔ ا۔

۱۔ حادی الارواح ۱۹۹، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۸)، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲/ ۱۲۸)، تفسیر طبری (۱۰/ ۲۴-۳۵-۳۶)، تفسیر ابن کثیر ۷/ ۱۱۳، زوائد زبد ابن المبارک للمروزی (۱۳۵۰)، صفۃ الجنۃ ضیاء المقدسی (۳/ ۸۷-۸۸/ ۱) المطالب العالیہ ۴/ ۴۰۰ وقال ہذا حدیث صحیح، البدور السافرہ (۲۱۵۲) بحوالہ ابن ابی الدنیا وہبتی وابن ابی حاتم

جنت میں موت ہوتی تو خوشی سے مر جاتے

حضرت حمید بن ہلال فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب انسان جنت میں داخل ہوگا تو اس کی شکل جنت والوں کی سی بنا دی جائے گی اور ان کا لباس پہنایا جائے گا اور ان کے زیور پہنائے جائیں گے اور اس کو اس کی بیویاں اور خد متگارد کھائے جائیں گے تو وہ خوشی سے ایسا متوالا ہوگا کہ اگر موت آنا ہوتی تو وہ خوشی سے متوالا ہونے سے مر جاتا۔ لیکن اس کو کہا جائے گا کیا تو نے اپنی اس خوشی کی شیفٹنگی کو دیکھا ہے یہ تیرے لئے ہمیشہ قائم رہے گی (بلکہ اور بڑھے گی کم کبھی نہ ہوگی) ۱۔

ستر ہزار خادم استقبال کریں گے

حضرت ابو عبد الرحمن حبیبیؒ فرماتے ہیں کہ جب انسان پہلی پہل جنت میں داخل ہوگا تو ستر ہزار خادم اس کا استقبال کریں گے (ان کی شکلیں ایسی ہوں گی) گویا کہ وہ (بکھرے ہوئے) موتی ہیں۔ ۲۔

ابو عبد الرحمن معافریؒ فرماتے ہیں کہ جنتی کیلئے اس کے استقبال میں دو صفیں بنائی جائیں گی وہ ان لڑکوں اور خادموں کی ان دونوں صفوں کے آخری کناروں کو (طویل صف ہونے کی وجہ سے) نہیں دیکھ سکے گا حتیٰ کہ جب یہ ان کے درمیان سے گزرے گا تو یہ غلمان اس کے پیچھے پیچھے چلیں گے۔ ۳۔

فرشتہ جنت کی سیر کرائے گا

حضرت ضحاکؒ فرماتے ہیں جب مؤمن جنت میں داخل ہوگا تو اس کے آگے ایک فرشتہ داخل ہوگا جو اس کو جنت کی گلیوں کی سیر کرائے گا اور اس سے کہے گا دیکھ لیں

۱۔ زوائد زہد ابن المبارک (۴۲۹) نسخہ نعیم بن حماد، حادی الارواح (۲۰۰)، صفحہ الجنت ابو نعیم

۲/ ۱۳۹، حلیۃ الاولیاء ۲/ ۲۵۲،

۳۔ زوائد زہد ابن المبارک (۴۲۷)، حادی الارواح (۲۰۱)

آپ جتنا دیکھ سکتے ہیں۔ وہ کئے گا میں نے اکثر محلات چاندی اور مونے کے اور بہت سے ہمد مانیس دیکھے ہیں تو فرشتہ اس کو کئے گا یہ سب آپ کیلئے ہیں۔ حتیٰ کہ جب یہ ان کے پاس پہنچے گا تو وہ ہر دروازہ سے اور ہر جگہ سے اس کا استقبال کریں گے اور کہیں گے ہم آپ کیلئے ہیں ہم آپ کیلئے ہیں۔ پھر وہ فرشتہ اس جنتی کو کئے گا چلے۔ پھر پوچھے گا آپ نے (اب) کیا دیکھا؟ تو وہ کئے گا میں نے اکثر رہائش گاہیں خیموں کی شکل میں اور بہت سے ہمد مانیس دیکھے ہیں تو وہ کئے گا یہ سب آپ کیلئے ہیں۔ جب یہ ان کے قریب جائے گا تو وہ سب اس کا استقبال کریں گے اور کہیں گے ہم آپ کیلئے ہیں ہم آپ کیلئے ہیں۔ ۱۔

بے ریش، بے بال، سر مگیں تیس سال کی عمر میں ہوں گے

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا یدخل اهل الجنة الجنة جردا مردا مکحلین بنی ثلاثین سنة۔ ۲۔ (ترجمہ) جنتی جنت میں اس حالت میں جائیں گے کہ ان کے جسموں پر بال نہیں ہوں گے، ان کی داڑھی بھی نہیں ہوگی، آنکھوں کی پتلیاں اور سرمہ لگانے کی جگہیں سر مگیں ہوں گی، تیس سال کی عمر میں ہوں گے۔

(فائدہ) یعنی صرف مردوں اور عورتوں کے سر کے بال ہوں گے باقی جسم بالوں سے صاف ہوگا۔ جنت میں جانے کی اجازت پر خوشی سے عقل جانے کا خطرہ ہوگا

حضرت ابن عباسؓ کے خادم حضرت کثیر بن ابی کثیرؓ فرماتے ہیں۔ ہر ایک جنتی انسان کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کیا جائے گا جب جنتی کو جنت کی خوشخبری سنائی جائے گی اور بتایا جائے گا کہ آپ کیلئے جنت کا فیصلہ کیا گیا ہے تو فرشتہ اس کے دل پر ہاتھ رکھے گا اگر وہ ایسا نہ کرے تو جو انتہاء کی خوشی اس مؤمن کو پہنچے گی اس خوشی کے مارے جو چیز اس کے سر میں ہے (یعنی عقل) وہ نکل جائے (اور انسان دیوانہ ہو جائے)

۱۔ حادی الارواح (۳۰۱) حوالہ ابو نعیم، ترمذی (۲۵۴۶)، ترغیب و ترہیب (۵۰۰/۴)، اتحاف

السادہ (۵۵۰/۱۰)، کنز العمال (۳۹۳۲۹)

۲۔ مجمع الزوائد (۱۰/۳۹۸) حوالہ مسند احمد

جنت میں داخلہ کے بعد کے اعلانات و انعامات

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

ینادی مناد ان لکم ان تصحوا فلا تسقموا ابدًا، وان لکم ان تحیا فلا تموتوا ابدًا وان لکم ان تشبوا فلا تهرموا ابدًا، وان لکم ان تنعموا فلا تبسوا ابدًا. وذلك قول الله عز وجل (ونودوا ان تلکم الجنة اور ثتموها بما کنتم تعملون) (الاعراف: ۴۳) ۱۔

ایک منادی ندا کرے گا تمہارے لئے یہ طے کیا گیا ہے کہ تم صحت مند رہو گے کبھی بیمار نہیں ہو گے، اور تمہارے لئے یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ تم زندہ رہو گے کبھی نہیں مرو گے، اور تمہارے لئے یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ تم جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہیں ہو گے، اور تمہارے لئے یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ نعمتوں ہی میں رہو گے کبھی خستہ حال نہیں ہو گے اللہ تعالیٰ کا اس کے متعلق ارشاد ہے کہ ان (جنت والوں) سے پکار کر کہا جائے گا کہ یہ جنت تم کو دی گئی ہے تمہارے اعمال (حسنہ اور عقائد صحیحہ) کے بدلہ میں۔

(حدیث) حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو ایک منادی پکار کر کہے گا اے جنت والو! تمہارے لئے اللہ کے پاس ایک وعدہ ہے وہ پوچھیں گے کونسا وعدہ؟ کیا اس نے ہماری نیکیوں کو زنی نہیں کیا اور ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا اور ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور ہمیں دوزخ سے نجات نہیں دی؟ تو اللہ تعالیٰ اپنا پردہ ہٹائیں گے اور وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ قسم بخدا! اللہ تعالیٰ نے جنت والوں کو اپنے دیدار سے زیادہ محبوب کوئی نعمت ایسی عطاء نہیں فرمائی جو جنت والوں کو اس سے زیادہ محبوب ہو۔ ۲۔

۱۔ مسلم ۷/۲۸۳ فی الجنۃ ب ۸، ترمذی (۳۳۴۶)، فی التفسیر ب ۴۱، سنن الکبریٰ نسائی، تھے الاشراف (۳۹۶۳)،

۲۔ مسلم (۱۸۱) فی الایمان ب ۸۰ فی اثبات رویۃ المؤمنین، مسند احمد ۴/۳۳۲، ۶/۱۵-۱۶، ابن ماجہ (۱۸۷) فی المقدمہ

حضرت ابو تمیمہ بجینیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب ابو موسیٰ اشعریؓ سے سنا جب کہ آپ بصرہ کے منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ کہہ رہے تھے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت والوں کے پاس ایک فرشتہ روانہ کریں گے۔ وہ فرشتہ پوچھے گا اے جنت والو! جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے تم سے کیا تھا اس کو تم سے پورا کر دیا؟ تو وہ غور کریں گے پھر زیوروں، پوشاکوں، نہروں اور پاکیزہ بیویوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے کہ ہاں اللہ تعالیٰ نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا اس کو ہمارے لئے پورا فرما دیا ہے، (فرط محبت میں) جنتی یہ بات تین مرتبہ کہیں گے۔ پھر دوبارہ دیکھیں گے تو جس جس چیز کا وعدہ ان سے کیا گیا تھا اس سے کوئی چیز کم نہیں پائیں گے، پھر کہیں گے ہاں (اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ ہم سے پورا فرمایا ہے) تو وہ فرشتہ کہے گا کہ ایک نعمت باقی رہ گئی ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے (للذین احسنوا الحسنی و زیادة۔ یونس: ۲۶) وہ لوگ جنہوں نے نیک اعمال کئے ان کیلئے "الحسنی" اور "زیادة" ہے سن لو! "الحسنی" جنت ہے اور "زیادة" اللہ تعالیٰ کے چہرہ مبارک کی زیارت اور دیدار ہے۔ ۱۔

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ جنتیوں سے فرمائیں گے اے جنت والو! وہ عرض کریں گے لبیک وسعدیک ہمارے پروردگار۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کیا راضی ہو گئے؟ وہ عرض کریں گے ہم کیوں نہ راضی ہوں جبکہ آپ نے ہمیں وہ کچھ عطاء فرمایا جو آپ نے اپنی مخلوق میں کسی اور کو عطاء نہیں کیا۔ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے میں تمہیں اس سے بھی افضل نعمت عطاء کرنا چاہتا ہوں۔ وہ پوچھیں گے اے ہمارے پروردگار! اس سے زیادہ افضل اور کونسی نعمت ہے؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے میں تم پر اپنی رضامندی کو نازل کرتا ہوں اب اس کے بعد میں تم پر کبھی ناراضی اور غصہ نہیں کروں گا۔ ۲۔

۱۔ زوائد زہد ابن المبارک (۳۱۹)، تفسیر طبری ۱۱/ ۶۷، حادی الارواح ۲۱۷،

۲۔ بخاری (۴۵۴۹) فی الرقاق ب ۶۱ وفی صفة الجنة (۷۵۱۸) فی التوحید باب ۳۸ کلام الرب مع

اہل الجنة، مسلم (۲۸۲۹) فی الجنة باب (۲) اطلاق البرضوان، سنن الکبریٰ نسائی، تہذیب الاشراف

(۴۱۶۲)، حادی الارواح ۲۱۷۔

کافروں کی منازلِ جنت مسلمانوں کو وراثت میں دیدی جائیگی

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مامنکم من احد الاله منزلان : منزل فی الجنة و منزل فی النار . فاذا مات فدخل النار ورث اهل الجنة منزله فذلك قوله تعالى (اولئک هم الوارثون) ۱۔ (ترجمہ) تم میں سے ہر ایک آدمی کی دو منزلیں ہیں ایک منزل جنت میں ہے اور ایک دوزخ میں ہے۔ جب (کوئی کافر) مر جاتا ہے اور دوزخ میں داخل ہوتا ہے تو جنت والے اس کی (جنت کی) منزل کے وارث ہو جاتے ہیں اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ یہی لوگ ہی وارث ہیں (جو جنت الفردوس کے وارث بنیں گے)

جنت کی وراثت سے کون محروم ہوگا

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا من فر من میراث وارثه قطع الله میراثه من الجنة۔ ۲۔ (ترجمہ) جو شخص اپنے وارث کو میراث دینے سے بھاگے گا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی میراث کو ختم کر دیں گے۔ (فائدہ) یعنی جو شخص کسی وارث کو اس کے حق وراثت سے محروم کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا وارث نہیں بنائیں گے ہاں اگر توبہ کر لے اور وارث کو اس کا حق ادا کر دے تو معافی ہو سکے گی۔

۱۔ اللہ کریم فی احوال الموتی و امور الآخرہ (۲/ ۴۳۵)، سنن ابن ماجہ (۴۳۴۱)، البدور السافره (۲۱۶۱)، مجمع الزوائد و قال اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین، درمنثور (۵/ ۶) کنز العمال (۲۹۱۳)، تفسیر طبری (۵/ ۱۸)، تفسیر ابن کثیر (۵/ ۳۵)، تفسیر قرطبی (۲/ ۱۰۸)، (۶/ ۴۶)،

۲۔ ابن ماجہ (۲۷۰۳)، البدور السافره (۲۱۶۲)، کنز العمال (۴۶۰۸۲)، کشف الخفاء (۲/ ۲۳۸)

جنت میں داخل ہونے کے بعد کلمات شکر

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنتی جب جنت میں داخل ہو کر اپنے اپنے مقامات پر پہنچ جائیں گے تو یہ کہیں گے الحمد للہ الذی اذهب عنا الحزن سب تعریفات اس اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے ہم سے رنج و غم کو دور کیا، اس رنج و غم سے ان کی مراد یہ ہو گی کہ ہم نے میدان محشر میں جو ہولناکیاں، زلزلے، سختیاں اور کرہا کیاں دیکھی ہیں (ان سے محفوظ رہنے اور جنت جیسی پر آسائش منازل میں پہنچ جانے پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں)، اس کے بعد وہ کہیں گے ان ربنا لغفور شکور، بے شک ہمارا رب بخشش کرنے والا قدر دان ہے اس نے ہمارے بڑے بڑے گناہ معاف کر دیئے اور ہمارے نیک اعمال کی قدر دانی کرتے ہوئے ہمیں آرام و راحت عطاء کی۔ ۱۔

حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ یہ اولیاء کرام دنیا میں (اعمال صالحہ کی پابندی اور نفس کشی میں جو) مشقت اٹھاتے اور غمزدہ ہوتے تھے (جب جنت میں پہنچ کر ان سب پابندیوں سے آزاد اور راحتوں سے لطف اندوز ہوں گے تو یہ کہیں گے) الحمد للہ الذی اذهب عنا الحزن (تمام تعریفیں اس اللہ کی ہیں جس نے ہم سے غم کو دور کیا۔ ۲۔

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب سید دو عالم حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا کل اهل النار یری مقعده من الجنة فيقول لو ان الله هداني لفتكون عليه حصرة۔ قال وکل اهل الجنة یری مقعده من النار فيقول لولا ان الله هداني فيكون له شکر۔ ۳۔

۱۔ صفحہ الجنۃ ابو نعیم ۲ / ۱۲۰ (۲۷۲)۔

۲۔ صفحہ الجنۃ ابو نعیم ۲ / ۱۲۰ (۲۷۳)۔ تفسیر ابن جریر طبری (۱۰ / ۲۲ / ۱۳۹) ترجمہ مشہورہ۔

۳۔ مجمع الزوائد (۱۰ / ۳۹۹) وقال رواه احمد ورجاله رجال الصحيح، (مسند احمد (۲ / ۵۱۲)، حاکم

(۲ / ۲۳۵)، دربیور (۳ / ۵، ۸۵ / ۳۲۳)، تفسیر طبری (۸ / ۱۳۳)، تفسیر ابن کثیر

۳ / ۴۱۲، ۷ / ۲۲۶، ۱۰۱ / ۲۲۶، تاریخ بغداد (۵ / ۲۴)

(ترجمہ) ہر دوزخی کو اس کا جنت کا ٹھکانہ دکھایا جائے گا تو وہ کہے گا کاش کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت دیتے (اور میں اس میں داخل ہوتا) چنانچہ اس جنت سے محرومی کی حسرت اس پر سوار رہے گی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (اسی طرح سے) ہر جنتی کو اس کا دوزخ کا ٹھکانہ دکھایا جائے گا تو کہے گا اگر اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت نہ دیتے (تو میں آج اس جگہ دوزخ میں ہوتا) پس یہ اس کیلئے شکر کا مقام ہوگا۔

اشہار تاریخ جنات و شیطا طین

سائز 16x36x23 صفحات 432 مجلد، ہد یہ

عالم اسلام کے مشہور مصنف امام جلال الدین سیوطی کی کتاب ”لَقَطُ الْمَرْجَانِ فِي أَحْكَامِ الْجَنَّةِ“ کا اردو ترجمہ جو جنات اور شیطا طین کے احوال، کثوت، حکایات وغیرہ پر لکھی جانے والی تمام مستند کتابوں کا انچوڑ اور قرآن و حدیث کی روشنی میں جنات اور شیطا طین کا بہترین توڑ ہے۔

اشہار اسلاف کے آخری لمحات

سائز 16x36x23 صفحات 510 مجلد، ہد یہ

حضرات انبیاء علیہم السلام، صحابہؓ، تابعینؓ، فقہاءؓ و مجتہدینؓ، محدثینؓ، مفسرینؓ، علماء امتؓ اور اولیاء اللہؒ کی وفات کے وقت کے قابل رشک حالات، واقعات اور کیفیات پر حیران کن تفصیلات۔

منازل انبیاء، اولیاء اور شہداء

آنحضرت ﷺ کی عالیشان جنت

(حدیث) جناب عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ جناب سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا

اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول ثم صلوا علی ، ثم سلوا اللہ لی الوسيلة فانها منزلة فی الجنة لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ وارجو ان اکون انا هو ، فمن سال لی الوسيلة حلت علیہ الشفاعة۔^۱

(ترجمہ) جب تم مؤذن سے (اذان) سنو تو ویسے ہی (کلمات) کہو جو وہ کہے پھر مجھ پر درود بھیجو، پھر میرے لئے اللہ تعالیٰ سے (مقام) وسیلہ کا سوال کرو کیونکہ یہ جنت میں ایک درجہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں گا۔ پس جس (مسلمان) نے میرے لئے (مقام) وسیلہ کی دعا کی اس کیلئے (قیامت کے دن میری) شفاعت لازم ہو گی۔

انبیاء، شہداء اور صدیقین کی جنت

(حدیث) حضرت ابو الدرداءؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
جنة عدن لا یدخل فیہا الا الانبیاء والشهداء والصدیقون وفیہا مالک یرہ احد ولا خطر علی قلب بشر۔^۲

(ترجمہ) جنت عدن میں صرف انبیاء کرام، شہداء عظام اور حضرات صدیقین داخل ہوں گے۔ اس جنت میں ایسی ایسی نعمتیں ہوں گی جن کو کسی شخص نے نہیں دیکھا اور نہ

۱۔ مسند احمد (۲/ ۱۶۸)، مسلم (الصلوة ۱۱)، ابو داؤد (۵۳۳) فی الصلوة، ترمذی (۳۶۱۴)، نسائی

(۲/ ۲۵-۲۶) ابن السنی (۹۱) فی عمل الیوم واللیلة، وشہیقی (۱/ ۴۱۰)، البدور السافره (۲۱۴۳)

حادی الارواح ص ۲۰۶، ص ۱۱۵،

۲۔ البدور السافره (۲۱۴۴)، طبرانی ()، مجمع الزوائد ()

کسی انسان کے وہم و گمان میں ان کا خیال گزرا ہوگا۔

جنت میں شہید کے مقامات

حضرت مقدم بن معدی کربؒ فرماتے ہیں کہ جناب سید دو عالم محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان للشہید عند اللہ لست خصال یغفر لہ عند اول دفعۃ من دمہ و یری مقعدہ فی الجنة و یحلی حلة الایمان و یجار من عذاب القبر و یامن من الفرع الاکبر و یوضع علی راسہ تاج الوقار والیا قوتہ منہ خیر من الدنیا وما فیہا و یزوج ثنتین و سبعین زوجۃ من الحور العین و یشفع فی سبعین انسانا من اقاربہ۔^۱

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہید کیلئے چھ انعامات ہیں، خون کے پہلے قطرہ کے گرتے ہی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے، جنت میں اس کو اس کا ٹھکانا دکھادیا جاتا ہے، اس کو ایمان کی پوشاک پہنا دی جاتی ہے، اس کو عذاب قبر سے محفوظ کر دیا جاتا ہے، (قیامت کے دن) بڑی گھبراہٹ کے وقت امن میں ہوگا۔ اس کے تاج کا ایک موتی دنیا و مافیہا سے زیادہ قیمتی ہے، اس کی شادی بہتر (۷۲) حور عین سے کی جائے گی اور اس کے ستر قرہی رشتہ داروں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی (اور ان کو اس کی شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل کیا جائے گا)

(فائدہ) صدیق وہ حضرات ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر کسی منہر کی خبر دینے سے ایمان لاتے ہیں سوائے نور ایمانی کے جس کو وہ اپنے دل میں موجود پاتے ہیں اور کسی دلیل کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے، ان کے ایمان لانے میں کوئی تردد اور شک نہیں ہوتا۔^۲ صدیق کی ایک تعریف یہ کی گئی ہے کہ جس کے قول و فعل میں تضاد نہ ہو۔^۳ ایک تعریف یہ کی گئی کہ صدیق وہ حضرات ہیں جو معرفت میں

۱۔ مسند احمد (۳/۱۳۱)، مجمع الزوائد (۵/۲۹۳) حوالہ احمد و بزار و طبرانی و رجال احمد و طبرانی

ثقات۔ ترمذی و صحیح (۱۶۶۳) فی فضائل الجہاد و لکن ماجہ (۲۷۹۹) فی الجہاد، نہایہ الن کثیر

(۲/۳۷۹)، تذکرۃ القرطبی (۲/۳۷۸)،

۲۔ جامع کرامات الاولیاء ۱/۸۶،

۳۔ حضرت مولانا محمد ادریس انصاریؒ

انبیاء علیہم السلام کے قریب ہیں اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص کسی چیز کو دور سے دیکھ رہا ہو۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا میں کسی ایسی چیز کی عبادت نہیں کر سکتا جس کو نہ دیکھا ہوں، پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو لوگوں نے آنکھوں سے تو نہیں دیکھا لیکن ان کے قلوب نے حقائق ایمان کے ذریعہ دیکھ لیا ہے اس دیکھنے سے حضرت علیؑ کی مراد اسی قسم کی رویت ہے کہ ان کی معرفت علمی مثل دیکھنے کے ہے۔ ۱۔

شہداء کون ہیں

اور شہداء وہ حضرات ہیں جو مقصود کو دلائل و براہین کے ذریعہ سے جانتے ہیں مشاہدہ سے نہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص کسی چیز کو آئینہ میں قریب سے دیکھ رہا ہو۔ ۲۔ شہید کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مقام شہادت (یعنی مشاہدہ تجلیات باری تعالیٰ) سے سرفراز فرمایا اور ان کو اپنے مقربین سے بنایا ہے یہ بساط علم کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اہل حضور میں شامل ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں "شهد الله انه لا اله الا هو و الملائكة و اولوا العلم فانما بالقسط" اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان اہل علم کو فرشتوں کے ساتھ بساط علم کی بنا پر جمع کیا ہے پس یہ حضرات بارگاہ الہی سے توحید کی حقیقت اور عنایت ازلی کے وارث ہوئے ہیں ان کی شان عجیب اور امر انوکھا ہوتا ہے، یہ وہ شہداء ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں عام کر کے ذکر کیا ہے یہ حضرات اللہ تعالیٰ کو جاننے والے ہیں اور اس علم کے بعد ایمان لاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے (اپنے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ سے) نازل فرمایا ہے اور صدیق نور میں شہید سے زیادہ تمام ہوتا ہے کیونکہ اس کا اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کا اقرار کرنا علم سے ہوتا ہے ایمان سے نہیں ہوتا اس لئے یہ ایک گونہ ایمان میں صدیق سے کم مرتبہ ہے اور مرتبہ علم میں صدیق سے اوپر ہے پس یہ مرتبہ علم میں بڑھا ہوا ہے اور مرتبہ ایمان و تصدیق میں صدیق سے کم ہے۔ ۳۔

۱۔ تفسیر معارف القرآن ۲/ ۷۱، ۷۲

۲۔ تفسیر معارف القرآن ۲/ ۷۱، ۷۲

۳۔ جامع کرامات الاولیاء ۱/ ۸۷

مذکورہ بالا حدیث کے اولین مصداق جہاد فی سبیل اللہ میں شہید ہونے والے ہیں
مذکورہ بالا حضرات جن کی ہم نے اوپر تعریف لکھی ہے وہ بھی ان درجات کے مستحق
ہو سکتے ہیں۔ واللہ اعلم و علمہ اتم واحکم۔

(حدیث) حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
ينزل الله تعالى في الساعة الثانية من الليل الى عدن وهي داره التي لم يرها
عين ولم يخطر على قلب بشر وهي مسكنه ولا يسكنها معه من بني آدم
غير ثلاثة: النبيين والصديقين والشهداء۔^۱

(ترجمہ) اللہ تبارک و تعالیٰ ہر رات کی دوسری گھڑی میں جنت عدن کی طرف نزول
فرماتے ہیں یہ (جنت عدن) اللہ تعالیٰ کا (بنایا ہوا) ایسا گھر ہے جس کو نہ تو کسی آنکھ نے
دیکھا ہے اور نہ ہی کسی انسان کے وہم و گمان میں آیا ہے، یہ اس کا مسکن ہے اور اس کے
ساتھ انسانوں میں سے کوئی نہیں رہ سکتا سوائے تین قسم کے حضرات کے (۱) انبیاء
علیہم السلام (۲) حضرات صدیقین (۳) شہداء

ایک شہید کا تین حوروں سے نکاح

محمد وراقؓ فرماتے ہیں کہ مبارک نامی ایک حبشی تھے وہ جائز کام کیا کرتے تھے ہم ان سے
کہا کرتے تھے اے مبارک تم نکاح نہیں کرو گے؟ تو وہ جواب دیتے تھے کہ میں اللہ
تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ حور سے میرا نکاح کر دے۔

راوی کہتے ہیں کہ ہم ایک جہاد میں شریک ہوئے جس میں دشمن ہم پر حملہ آور ہوا اور
اس میں مبارک شہید ہوئے جب ہم ان پر سے گذرے تو ہم نے دیکھا کہ ان کا سر
الگ پڑا تھا اور دھڑ ایک طرف تھا اور وہ پیٹ کے بل گرے ہوئے تھے ان کے ہاتھ سینہ

۱۔ طبرانی ()، مسند بزار ()، مجمع الزوائد (۱۰/۲۱۲)، ضعفاء عقیلی (۲/۹۳، ۹۴)

(۵۵۲)، کتاب التوحید ابن خزیمہ ص ۱۳۵، تفسیر طبری (۸/۱۵/۱۳۹)، الرد علی الجہمیہ داری

ص ۳۲، النزول للدارقطنی ص ۱۵۷ (۷۳)، شرح اصول اہل السنۃ والجماعۃ اللالكائی

(۳/۳۳۲) (۷۵۶)، علل مناجیہ لابن جوزی (۱/۲۵) (۲۱)، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۸) (۱/۳۶)

واللفظ۔

کے نیچے تھے ہم نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے کتنی حوروں کے ساتھ تمہارا بیاہ کیا۔ انہوں نے سینہ کے نیچے سے ہاتھ نکال کر تین انگلیوں سے اشارہ کیا یعنی تین حوروں سے۔ ۱۔

حضرت خدیجہ، حضرت مریم اور حضرت آسیہ کے درجات

(حدیث) حضرت فاطمہؓ نے جناب رسول کریم ﷺ سے سوال کیا کہ ہماری اماں خدیجہؓ (جنت میں) کس درجہ میں ہیں؟ آپ نے فرمایا قصب (چمکدار موتی یا قوت کے ساتھ مزین چمکدار زبرجد) کے محل میں جس میں نہ تو کوئی فضول بات ہے نہ کسی قسم کی اکتاہٹ حضرت مریم اور آسیہ کے ساتھ۔ حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا کیا اس قصب (سرکنڈے) کے محل میں؟ فرمایا نہیں بلکہ وہ در، لولوا اور یا قوت کے جڑاؤ والے محل میں ہے۔ ۲۔

بعض اکابر اولیاء کے درجات

امام احمد بن حنبلؒ کے ایک شاگرد فرماتے ہیں جب امام احمد بن حنبلؒ نے وفات پائی تو میں نے انہیں خواب میں دیکھا کہ وہ اکڑ کر چل رہے ہیں میں نے کہا اے بھائی کیسی چال ہے؟ فرمایا کہ یہ دارالسلام (جنت) میں خدام (اللہ کے برگزیدہ حضرات) کی چال ہے۔ میں نے کہا حق تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا میری مغفرت فرمائی اور سونے کے جوتے پہنائے اور ارشاد ہوا کہ یہ سب اس بات کا انعام ہے جو تم نے کہا تھا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے حادث نہیں ہے اور حکم ہوا کہ جہاں چاہو چلو پھرو۔ میں جنت میں داخل ہوا تو دیکھتا ہوں کہ سفیان ثوری کے دو سبز پر ہیں اور ایک درخت سے دوسرے درخت پر اڑتے پھرتے ہیں اور یہ آیت تلاوت کرتے ہیں۔ الحمد للہ الذی صدقنا وعده واورثنا الارض نتبوا من الجنة حیث نشاء فنعم اجر العاملين۔ یعنی حمد و شکر ہے اس اللہ عزوجل کا جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا وفا کیا اور ہمیں جنت کی زمین کا وارث بنایا ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں داخل ہوتے ہیں یہ

۱۔روض الریاحین

۲۔ البدور السافرة (۲۱۳۵) بحوالہ طبرانی (مجمع الزوائد)

نیک عمل کرنیوالوں کی بڑی اچھی جزا ہے۔ میں نے پوچھا کہ عبد الواحد وراق کی کیا خبر ہے۔ فرمایا میں نے انہیں دریائے نور میں کشتی نور پر سوار ہو کر حق تعالیٰ کی زیارت کرتے چھوڑا ہے۔ میں نے کہا حضرت بشر بن جابرؓ کا کیا حال ہے۔ کہنے لگے واہ واہ ان کے مثل کون ہو سکتا ہے۔ میں نے انہیں حق تعالیٰ کی طرف دیکھا کہ حق تعالیٰ ان کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے تھے کہ اے شخص تو نہیں جانتا کہ تیرا کیا مرتبہ ہے اور اے وہ شخص جو نہ پیتا تھا اب پی لے اور اے وہ شخص جو نہیں کھاتا تھا اب سیر ہو لے۔ ۱۔

صرف اللہ کا دیدار کرنے سے ہوش آئے گا

بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ میں نے حضرت معروف کرخیؒ کو دیکھا کہ وہ گویا عرش کے نیچے ہیں اور حق سبحانہ و تعالیٰ ملائکہ سے فرما رہے ہیں یہ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا آپ خوب جانتے ہیں اے پروردگار۔ فرمایا یہ معروف کرخیؒ ہیں جو میری محبت کے نشہ میں یہ ہوش تھے اور میرے دیدار کے بغیر انہیں ہوش نہیں آئے گا۔ ۲۔

نور کی کرسی اور موتیوں کی بارش

امام ربیع بن سلیمانؒ کہتے ہیں میں نے امام شافعیؒ کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا اے ابو عبد اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ فرمایا مجھے نور کی کرسی پر بٹھا کر مجھ پر چمکتے ہوئے تازہ مولیٰ نثار کئے۔ ۳۔

نورانی لباس اور تاج

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ ابو اسحاق ابراہیم ابن علی ابن یوسف شیرازیؒ کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ نہایت سفید لباس پہنے اور تاج اوڑھے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا حضرت یہ سفید لباس کیسا ہے؟ کہا یہ عبادت کی بزرگی ہے۔ میں نے کہا

۱۔ روض الریاحین

۲۔ روض الریاحین

۳۔ روض الریاحین

اور تاج؟ کہا وہ علم کی عزت ہے۔ اے

آدھی جنت کا وارث

بعض بزرگوں سے روایت ہے کہ انہوں نے بشر بن حارث کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور سوال کیا کہ حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا اللہ نے میری مغفرت کی اور آدھی جنت میرے لئے حلال کر دی اور ارشاد فرمایا کہ تو دنیا میں کھاتا پیتا نہ تھا اب خوب کھاپی لے اور فرمایا اے بشر میں نے اس قدر تیری عزت و حرمت لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دی تھی کہ اگر اس کے شکریہ میں تو انگاروں پر سجدہ کرے تو بھی اس کا حق ادا نہ کر سکے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب میں نے تمہاری روح قبض کی اس وقت دنیا میں تم سے زیادہ میرا کوئی پیارا نہ تھا (امام یافعی مؤلف روض الریاحین فرماتے ہیں کہ اس سے حضرت خضر علیہ السلام) کے اس قول کی تائید ہوتی ہے کہ بشر نے اپنا مثل نہیں چھوڑا۔

فضائل صبر

اشہار

سائز 23x36x16 صفحات 228 مجلد، ہدیہ

ترجمہ ”الصبر والثواب علیہ“ امام ابن ابی الدنیا کی اہم کتاب، غمگین اور پریشان مسلمانوں کیلئے باعث تسلی آیات، احادیث اور صحابہ کرامؓ کے ارشادات اولیاء اور امت کے افراد کے حالات، مصائب اور مشکلات کی تصویر، مشکلات پر صبر کے ثواب کی اور انعامات کی تفصیلات۔

جنت کا افضل ترین درجہ

حضور ﷺ کا مقام و سیلہ

(حدیث) حضرت عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا

اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول، ثم صلوا على فانه من صلى على صلاة واحدة صلى الله عليه عشر اثم سلوا الى الوسيلة فانها منزلة في الجنة لا تنبغي الا لعبد من عباد الله وارجوا ان اكون انا هو فمن سال لي الوسيلة حلت عليه الشفاعة۔^۱

(ترجمہ) جب تم مؤذن سے (اذان) سنو تو ویسے ہی جواب دو جیسے وہ (اذان) کہے، پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔ پھر میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو کیونکہ یہ جنت میں ایسا درجہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کو حاصل ہو گا اور مجھے امید ہے کہ وہ (بندہ) میں ہوں گا۔ پس جس شخص نے میرے لیے وسیلہ کی دعا کی اس کیلئے (میری) شفاعت ثابت ہو گئی۔

وسیلہ کی دعا یہ ہے

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو اذان سننے کے بعد یوں کہے،

۱۔ صحیح مسلم (۳۸۴) فی الصلوٰۃ، ابوداؤد (۵۳۳) فی الصلوٰۃ، ترمذی (۳۶۱۲) فی المناقب، حادی الارواح ص ۱۵، ص ۲۰۶، مسند احمد (۱۶۸/۲)، نسائی (۲۵-۲۶)، عمل الیوم واللیلہ ابن سنی (۹۱)، بیہقی (۴۱۰/۱)، البدور السافره (۲۱۳۳)، ابن خزیمہ (۴۱۸)، شرح السنہ (۲۸۳/۲)، مشکوٰۃ (۶۵۷)، ابن ابی شیبہ (۲۲۶/۱)، ترغیب و ترہیب (۸۳/۱)

اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة آت محمدا الوسيلة والفضيلة وابعثه مقاما محمودا الذي وعده۔ تو قیامت کے دن اس کے لئے شفاعت لازم ہو جاتی ہے (مقام محمود سے شفاعت عظمیٰ مراد ہے) ۱۔

حضور ﷺ کا دیوانہ حضور کے ساتھ

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں، آپ مجھے گھر والوں سے بھی زیادہ عزیز ہیں، آپ مجھے میری اولاد سے بھی زیادہ عزیز ہیں اور فلاں چیز سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ میں اپنے گھر میں بیٹھا ہوا تھا۔ پھر میں نے آپ کو یاد کیا اور صبر نہ ہو سکا تو آپ کے پاس چلا آیا اور آپ کی زیارت کر لی۔ لیکن جب میں اپنی موت اور آپ کی وفات کو یاد کرتا ہوں تو مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ جب جنت میں داخل ہوں گے تو آپ کو انبیاء کرام علیہم السلام کی منازل جنت میں فائز کیا جائے گا اور میں جب جنت میں داخل ہوں گا تو مجھے ڈر ہے کہ آپ کی زیارت سے شرف بار نہیں ہو سکوں گا (تو آنحضرت ﷺ نے اس کی یہ بات سن کر) اس کو کوئی جواب نہ دیا حتیٰ کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔

ومن يطع الله والرسول فأولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن أولئك رفيقا (سورة النساء: ۶۹)
(ترجمہ) اور جو شخص اللہ اور رسول کی تابعداری کرے گا تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں۔ ۲۔

(فائدہ) حضور ﷺ کے جنت کے درجہ کو وسیلہ اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ اللہ تبارک

۱۔ بخاری (۶۱۳) فی الاذان، مسلم (۳۸۳)، ابوداؤد (۵۲۹) فی الصلوٰۃ، ترمذی (۲۱۱) فی الصلوٰۃ باب

۱۵۷، حادی الارواح (۱۱۶)

۲۔ طبرانی صغیر (۱/۶۶)، مجمع الزوائد (۷/۷)، طبرانی اوسط ()، درمنثور (۲/۱۸۲) حوالہ ابن

مردویہ و ابو نعیم فی الحلیۃ۔ صفۃ الجنۃ ضیاء مقدسی و حسنہ

تعالیٰ کے عرش کے قریب ترین درجات میں سے ہے اور ہاں لغت میں وسیلہ کا لفظ قرب کے معنی سے مشتق ہے۔ ۱۰

نفیس پھول

اشتہار

سائز 23x36x16 صفحات تقریباً 448 جلد ہدیہ
امام ابن جوزیؒ کی کتاب ”صيد الخاطر“ کا ایک جلد میں سلیس اور مکمل
اردو ترجمہ سینکڑوں علمی مضامین کے گرد گھومتی ہوئی ایک اچھوتی تحریر قرآن
حدیث فقہ عقائد تصوف تاریخ خطابت مواعظ اخلاقیات ترغیب و ترہیب
دنیا اور آخرت جیسے عظیم اسلامی مضامین کا تخلیقی شہ پارہ جس کو امام ابن جوزیؒ اپنی
ستر سالہ علمی اور تجرباتی فکر و نظر کے ساتھ دوران تصنیف و تالیف جمع فرماتے رہے
اس کتاب کا حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد المجید انور نے ترجمہ کیا ہے اور نظر ثانی
اور تسہیل حضرت مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم نے کی ہے۔

اونی جنتی کے منازل اور درجات

(حدیث) حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے
 ان موسیٰ سال ربہ ما ادنی اهل الجنة منزلة؟ فقال رجل یجیء بعد ما دخل
 اهل الجنة الجنة فيقال له ادخل الجنة فيقول : رب كيف وقد نزل الناس
 منازلهم و اخذوا اخذاتهم؟ فيقال له اترضى ان يكون لك مثل ملك ملك
 من ملوك الدنيا؟ فيقول رضيت رب . فيقول له لك ذلك ومثله ومثله و
 مثله ، فقال في الخامسة رضيت رب فيقول : هذالك وعشرة امثاله، ولك
 ما اشتئت نفسك ولذت عينك . فيقول رضيت رب قال رب فاعلاهم
 منزلة؟ قال اولئك الذين اردت غرست كرامتهم بيدي و ختمت عليها فلم
 ترعين ولم تسمع اذن ولم يخطر على قلب بشر۔^۱

(ترجمہ) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ جنت میں سب
 سے اونی درجہ کا کونسا جنتی ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ شخص جو جنتیوں کے جنت میں
 داخل ہو جانے کے بعد پیش ہوگا اس کو حکم ہوگا کہ تو بھی جنت میں داخل ہو جا۔ وہ
 عرض کرے گا یا رب کس طرح جبکہ لوگ اپنی اپنی منازل تک پہنچ گئے ہیں اور اپنے
 اپنے انعامات اور مقامات حاصل کر چکے ہیں؟ اس سے کہا جائے گا کیا تو اس پر راضی ہے
 کہ تجھے دنیا کے بادشاہوں میں سے کسی ایک بادشاہ کی سلطنت کے برابر جنت دیدی
 جائے؟ وہ عرض کرے اے رب میں راضی ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے
 تمہیں یہ بھی دیا اور اتنا اور، اور اتنا اور، اور اتنا اور (جب اللہ تعالیٰ پانچویں منزل
 کا فرمائیں گے) تو وہ بول اٹھے گا یا رب میں راضی ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے (جا) یہ
 سب تیرے لئے ہے اور اس کا دس گنا مزید بھی، اور تیرے وہ بھی ہے جو تیرا

۱۔ مسلم (۱۸۹) فی الایمان باب ۸۴، حادی الارواح ص ۷۲۰، صفحہ الجنة ابن کثیر ص ۴۱، تذکرۃ
 القرطبی (۲/۴۹۰) صحیح ابن حبان (۷۳۸۳)، ترغیب و ترہیب (۴/۵۰۱)، المجرع المراج
 (۲۱۲۹)۔

دل چاہے اور تیری آنکھوں کو لذت پہنچے۔ وہ عرض کرے گا میں راضی ہو گیا (میں راضی ہو گیا)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب ان جنتیوں میں سے اعلیٰ درجہ کا کون ہوگا؟ ارشاد فرمایا وہ لوگ جو میری مراد ہیں جن کو میں نے چاہا ہے، ان کی عزت و شان میں اضافہ کیلئے میں نے اپنے ہاتھوں سے باغات سجائے ہیں، اور ان پر (ان مستحقین کیلئے تقسیم کر کے) مہریں لگا دی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ ہی کسی انسان کے دل سے ان کا کوئی خیال گذرا ہے۔

ادنیٰ جنتی اپنی جنت کو ہزار سال کی مسافت سے دیکھے گا

(حدیث) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان ادنیٰ اهل الجنة منزلة لمن ينظر الى جنانه وازواجه و نعيمه و خدمه و سروره مسيرة الف سنة، واکرمهم على الله من ينظر الى وجهه غدوة وعشية ثم قرأ رسول الله ﷺ وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة (سورة القيامة / ۲۳) ۱۔

(ترجمہ) ادنیٰ درجہ کا جنتی وہ ہوگا جو اپنے باغات کو، اپنی بیویوں کو، اپنی نعمتوں کو، اپنے خدمتگاروں کو اور اپنے حجلہ ہائے عروسی اور شاہی تختوں کو ایک ہزار سال کی مسافت تک دیکھے گا اور ان میں سے اعلیٰ درجہ کا وہ جنتی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے رخ انور کو صبح و شام دیکھتا ہوگا (اور سب سے اعلیٰ درجہ پر وہ جنتی ہوگا جو جب چاہے گا اللہ تعالیٰ کا دیدار کر سکے گا) پھر جناب رسالت مآب ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اس دن کچھ چہرے (جنت کی نعمتوں سے) تروتازہ ہوں گے، اپنے پروردگار کا دیدار کرتے ہوں گے۔

۱۔ ترمذی (۲۵۵۳) فی صفۃ الجنۃ، منتخب عبد بن حمید (۸۱۹)، حاوی الارواح ص ۲۰۷، احمد ۲/ ۶۴، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۴۰، تذکرۃ القرطبی ص ۴۹۱، الفتح الربانی (۲۴/ ۱۹۸)، مجمع الزوائد و قال رواہ احمد و ابو یعلیٰ و الطبرانی۔ نہایہ ابن کثیر، ترغیب و ترہیب (۴/ ۵۰۷)

ادنیٰ جنتی کی جاہ و حشمت اور قدر و منزلت

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان ادنیٰ اهل الجنة منزلة ان له سبع درجات وهو على السادسة وفوقه السابعة وان له ثلاث مئة خادم و يغدى عليه ويراح كل يوم بثلاث مئة صحيفة ولا اعلمه الا قال من ذهب في كل صحيفة لون ليس في الآخر وانه ليلذ اوله كما يلذ آخره وانه ليقول يارب لو اذنت لي اطعمت اهل الجنة و سقيتهم لم ينقص مما عندي شيء و ان له من الحور العين اثنتين و سبعين زوجة سوى ازواجه من الدنيا وان الواحدة منهن لياخذ مقعدها قدر ميل من الارض۔ ۱۔

(ترجمہ) ادنیٰ درجہ کے جنتی کے جنت کے سات درجات ہوں گے یہ چھٹے پر رہتا ہوگا، اس کے اوپر ساتواں درجہ ہوگا، اس کے تین سو خادم ہوں گے، اس کے سامنے روزانہ صبح و شام سونے چاندی کے تین سو پیالے کھانے کے پیش کئے جائیں گے، ہر ایک پیالہ میں ایسے قسم کا کھانا ہوگا جو دوسرے میں نہیں ہوگا اور جنتی اس کے شروع میں ایسے ہی لذت پائے گا جیسے کہ اس کے آخر سے، اور وہ یہ کہتا ہوگا یارب اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں تمام جنت والوں کو کھلاؤں اور پلاؤں جو کچھ میرے پاس ہے اس میں کمی نہ ہوگی، اس کی حور عین میں سے بہتر بیویاں ہوں گی ان میں سے ہر ایک کی سرین زمین پر ایک میل کے برابر ہوگی۔

دس ہزار خادم

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا

ان اسفل اهل الجنة اجمعين درجة لمن يقوم على راسه عشرة آلاف خادم

۱۔ مسند احمد ۲/ ۵۳۷، مجمع الزوائد (۱۰/ ۴۰۰) وقال رواه احمد و رجاله ثقات على ضعف في بعضهم۔

حادی الارواح ص ۲۰۸، البدور السافره (۲۰۳۵)، الفتح الربانی (۲۴/ ۱۹۹)

لكل واحد صحفتان واحدة من ذهب والاخرى من فضة فى كل واحدة لون ليس فى الاخرى مثله يا كل من آخرها مثل مايا كل من اولها يجد لاخرها من الطيب واللذة مثل الذى يجد لاولها ثم يكون ذلك ربح المسك الاذفر لا يبولون ولا يتغوطون ولا يتمخطون اخوانا على سرر متقابلين - ۱۱

(ترجمہ) تمام جنتیوں میں سب سے کم درجہ کا جنتی وہ ہوگا جس کی خدمت میں دس ہزار خادم کمر بستہ ہوں گے، ہر ایک کے ہاتھ میں دو دو پیالے ہوں گے ایک سونے کا دوسرا چاندی کا، پھر ہر ایک میں ایسے رنگ کا کھانا ہوگا کہ اس طرح کا دوسرے میں نہیں ہوگا۔ اس کے آخر سے بھی وہ ویسے ہی (دلچسپی) سے کھائے گا جس طرح اس کے شروع سے کھائے گا، اس کے آخر میں ایسی خوشبو اور لذت پائے گا جیسا کہ اس کے شروع میں پائے گا پھر اس کا یہ کھانا خالص مشک بن کر (پسینہ کی شکل میں) نکلے گا نہ تو یہ پیشاب کرتے ہوں گے، نہ پاخانہ، نہ ہی بلغم پھینکتے ہوں گے، بھائی بھائی ہوں گے، تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھتے ہوں گے۔

ادنیٰ جنتی کیلئے روئے زمین کے برابر جنت

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں آخر میں داخل ہونے والا وہ شخص ہوگا جس کے پاس سے اس کا پروردگار عزوجل گزرے گا اور اسے حکم دے گا کھڑا ہو اور جنت میں داخل ہو جا تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے تیوری چڑھا کر متوجہ ہو کر عرض کرے گا آپ نے میرے لیے کیا چھوڑا ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ہاں تیرے لئے اتنا (دنیا کے برابر ہے جس پر سورج طلوع ہوا کرتا تھا یا غروب ہوا کرتا تھا۔ ۱۲

۱۔ مجمع الزوائد (۱۰/۴۰۱) بحوالہ طبرانی اوسط () اور جالہ ثقات - صفة الجنة انن الی الدنیا (۲۰۶)
 ۲۔ زوائد زہد ابن المبارک (۱۵۳۰)، البدور السافره (۲۱۱۷)، ترغیب و ترہیب (۴/۵۰۸)،
 ۳۔ مجمع الزوائد (۱۰/۴۰۲) بحوالہ طبرانی وقال رجالہ رجال الصحیح غیر ہمیرۃ بن مریم وہو ثقہ۔ ترغیب و ترہیب (۴/۵۰۳)

ادنیٰ جنتی کے سات محلات

(حدیث) جناب سید کائنات علیہ افضل الصلوات والتحيات نے ارشاد فرمایا
ان ادنی اهل الجنة منزلة من له سبع قصور: قصر من ذهب و قصر من فضة
و قصر من در و قصر من زمرد و قصر من ياقوت و قصر لا تدركه الابصار
و قصر على لون العرش في كل قصر من الحلى والحلل والحدود العين مالا
يعلمه الا الله عز وجل۔^۱

(ترجمہ) جنتیوں میں سے ادنیٰ درجہ کا شخص وہ ہوگا جس کے سات محلات ہوں گے
ایک سونے کا ہوگا، ایک محل چاندی کا ہوگا، ایک محل موتی کا ہوگا، ایک محل زمرد کا ہو
گا، ایک محل یاقوت کا ہوگا، ایک محل ایسا ہوگا جس کا آنکھیں اور اک نہیں کر سکیں گی،
ایک محل عرش کے رنگ کا ہوگا۔ ہر محل میں زیورات اور پوشاکیں اور حور عین ہوں
گی جن کو اللہ عز وجل کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

دس لاکھ خادم

مراہیل حسن بصریؒ میں مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے
ان ادنی اهل الجنة منزلة الذى يركب فى الف الف من خدمه. الحديث۔^۲
(ترجمہ) ادنیٰ درجہ کا جنتی وہ ہوگا جو اپنے دس لاکھ خادم کے ساتھ سوار ہوتا ہوگا۔
اسی ہزار خادم، ۷۲ بیویاں اور عظیم الشان قبہ

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؒ فرماتے ہیں کہ جناب سید کائنات فخر موجودات
ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان ادنی اهل الجنة منزلة الذى له ثمانون الف خادم واثنتان وسبعون زوجة

^۱ مینون الاخبار قصبی (تذکرۃ القرطبی) ص ۴۹۱،

^۲ تذکرۃ القرطبی (ص ۴۹۱)

وینصب له قبة من لؤلؤ وزبرجد ویاقوت کما بین الجابية الى صنعاء۔ ۱۰ -
 (ترجمہ) جنتیوں میں سب سے کم درجہ کا جنتی وہ ہوگا جسکے اسی ہزار (۸۰۰۰۰) خادم
 ہوں گے اور بہتر (۷۲) بیویاں ہوں گی، اور اس کیلئے ایک قبہ لولو اور یا قوت اور زبرجد کا
 قائم کیا جائے گا (جس کی لمبائی) جابیہ (ملک شام میں دمشق شہر کے پاس ایک شہر کا نام
 ہے) سے صنعاء (ملک یمن کے دار الخلافہ جتئی ہوگی)

ایک ہزار عظیم الشان محلات

حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا "ادنیٰ درجہ کا جنتی وہ ہوگا جس
 کے ایک ہزار محلات ہوں گے، ہر دو محلات کے درمیان ایک سال تک چلنے کا فاصلہ ہو
 گا، یہ جنتی ان کے دور کے حصوں کو بھی ویسے ہی دیکھتا ہوگا جس طرح سے ان کے
 قریب کے حصوں کو دیکھتا ہوگا۔ ہر محل میں حور عین ہوں گی، پھولدار پودے ہوں
 گے، (خدمتگار) لڑکے ہوں گے، جس شے کی وہ خواہش کرے گا اس کو پیش کر دی
 جائے گی۔ ۲۔

مزید تفصیل کیلئے جنت کے محلات، خدام و غلمان اور حوروں وغیرہ کے ابواب ملاحظہ
 فرمائیں ان میں بھی متفرق طور پر ادنیٰ اور اعلیٰ جنتی کے مختلف انعامات اور نعمتوں کا
 حسین ذکر موجود ہے۔

۱۰ - ترمذی ()، تذکرۃ القرطبی (ص ۴۹۱)، صفۃ الجنۃ لئن الی الدنیا (۲۱۱)، صحیح لئن حبان

(۷۳۵۸)، ترغیب و ترہیب (۲/۵۰۸)،

۲۰ - صفۃ الجنۃ لئن الی الدنیا (۳۴)، مصنف لئن الی شیبہ (۱۳) / ترغیب و ترہیب (۲/۵۰۸)

کم عمل اولاد اور بیوی اپنے زیادہ عمل والے والد اور شوہر کے درجہ میں جنت میں جائیں گے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

والذین آمنوا واتبعتهم ذریعتهم بایمان الحقنا بهم ذریعتهم وما التناہم من عملہم من شیء کل امرئ بما کسب رہین (سورۃ الطور: ۲۱)

(ترجمہ) اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کا ساتھ دیا ہم ان کی اولاد کو بھی ان کے ساتھ شامل کر دیں گے اور ہم ان کے عمل میں سے کوئی چیز کم نہیں کریں گے ہر شخص اپنے اعمال میں مجبوس رہے گا۔

اولاد والدین کے درجہ جنت میں

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اللہ لیرفع ذریۃ المؤمن الیہ فی درجۃ وان کانوا دونہ فی العمل لتقر بہم عینہ ثم قرأ (والذین آمنوا واتبعتهم ذریعتهم بایمان الحقنا بہم ذریعتهم وما التناہم من عملہم من شیء) قال مانقصنا الا باء کما اعطینا البنین

(ترجمہ) اللہ تبارک و تعالیٰ مؤمن کی اولاد کو مؤمن کے درجہ میں اس کے ساتھ ملا دے گا اگرچہ وہ (نیک) عمل میں اس سے کم (درجہ ہوں تاکہ ان کے قریب کرنے) سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (والذین آمنوا واتبعتهم ذریعتهم بایمان الحقنا بہم ذریعتهم وما التناہم من عملہم من شیء) فرمایا جو کچھ ہم اولاد کو درجہ میں بلند کریں گے وہ والدین (کے مرتبہ اور اعمال) سے کم کر کے نہیں دیں گے۔

۱۔ جامع کم ۲/ ۴۶۸، تفسیر ابن جریر ۲/ ۲۴، مجمع الزوائد ۷/ ۱۳۱ و نسب للہزار و قال وفیہ قیس بن الرمیح، شیخ، ۱۰ الثوری وفیہ ضعف، حادی الارواح ص ۸۰، کنز العمال (۳۰۳۵)، جمع الجوامع الخفاء (۲/ ۴۰۶)، مشکل الآثار (۲/ ۱۵) تفسیر قرطبی (۱۶/ ۱۷)۔

اولاد اور بیوی، والد اور شوہر کے درجہ کی جنت میں

(حدیث) شریک سالم افسس سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں شریک (راوی) فرماتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ ابن عباسؓ نے اس حدیث کو حضور ﷺ سے نقل کیا تھا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اذا دخل الرجل الجنة سال عن ابويه وزوجته و ولده فيقال انهم لم يبلغو درجتك او عملك فيقول يارب قد عملت لى ولهم فيومر بالحاقهم به ثم تلا ابن عباسؓ والذين آمنوا واتبعتهم ذريتهم بايمان الى آخر الآية۔ ۱۔
(ترجمہ) جب آدمی جنت میں داخل ہوگا تو اپنے والدین اور بیوی بچوں کے متعلق پوچھے گا (کہ وہ کہاں ہیں؟) تو اس کو بتلایا جائے گا کہ وہ (نیک اعمال کر کے) آپ کے درجہ تک یا آپ کے عمل تک نہیں پہنچے، تو وہ عرض کرے گا یا رب میں نے تو اپنے لئے اور ان کیلئے (سب کیلئے) عمل کیا تھا (تاکہ آپ اپنے فضل کے ساتھ ان کو بھی میرے ساتھ جنت میں جگہ عطاء فرمائیں گے) چنانچہ ان سب حضرات کو اس جنتی کے ساتھ درجات میں پہنچا دیا جائے گا۔ پھر حضرت ابن عباسؓ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کا ساتھ دیا (تو ہم ان کی اولاد کو بھی ان کے ساتھ جنت میں شامل کر دیں گے)

کم عمل والدین زیادہ عمل کی اولاد کی جنت کے درجہ میں

کلبی حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اگر والدین اولاد کے مقابلہ میں اعلیٰ درجہ میں ہوں گے تو ان کی اولاد کو ان کے والدین کے درجہ میں فائز کیا جائے گا، اور اگر بیٹے والدین سے مرتبہ میں بڑھے ہوں گے تو والدین کو ان بیٹوں کے درجہ میں فائز کیا جائے گا۔ ۲۔

۱۔ طبرانی فی الصغیر (۶۴۰) والکبیر (۱۲۲۳۸)، مجمع الزوائد ۷/ ۱۱۲، وقال فیہ عبد الرحمن بن غزوان وهو ضعيف۔ حادی الارواح ص ۴۸۰، درمنثور (۶/ ۱۱۹)، تفسیر ابن کثیر (۷/ ۴۰۸)، کنز العمال (۳۹۳۳۳)، البدور السافرة (۱۷۱۶) حوالہ ابن مردويه وضياء۔ معارف القرآن (۸/ ۱۸۰)،

اولاد اپنے والدین میں سے بہتر کے درجہ میں ہوگی

حضرت سعید بن جبیرؓ سے مؤمنین کی اولاد کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا وہ اپنے والدین میں سے بہتر کے پاس ہوں گے اگر باپ ماں سے بہتر تھا تو وہ باپ کے ساتھ ہوں گے اور اگر ماں باپ سے بہتر تھی تو وہ ماں کے ساتھ ہوں گے۔

سائنس علوم

اشتہار

سائز 23 x 36 x 16 صفحات 408 مجلد، ہدیہ

امام رازی کی کتاب حقائق الانوار فی حقائق الاسرار (المعروف بہ ستینی) کا ترجمہ، تفسیر، حدیث، فقہ، مناظرہ، قراءت، شعر، منطق، طب، تعبیر خواب، تشریح الاعضاء، فراست، طبیعیات، مغازی، ہندسہ، الہیات، تعویذات، فلکی نظام، آلات حرب، اسرار شریعت، ادویہ، دعائیں، اسماء الرجال، صرف، نحو، وراثت، عقائد، تواریخ، سمیت سائنس علوم کا دلچسپ اور عجیب و غریب خزانہ۔

۱۔ البدور السافره (۱۷۱۷) بحوالہ ابو نعیم۔

اولاد کی دعا سے درجات میں ترقی حاصل ہوگی

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
ان الله ليرفع الدرجة للعبد الصالح في الجنة فيقول يا رب اني لى هذه
فيقول باستغفار ولدك لك۔^۱

(ترجمہ) بلاشبہ اللہ تبارک و تعالیٰ نیک آدمی کا جنت میں درجہ بلند فرمائیں گے تو وہ
عرض کرے گا اے رب! میرے لئے یہ درجہ کہاں سے بڑھ گیا؟ تو وہ ارشاد فرمائیں
گے کہ تمہارے لئے تمہارے بیٹے کے استغفار کی وجہ سے (تمہارا درجہ بلند کیا گیا
ہے)۔

(فائدہ) یہ حدیث اصل میں تو حقیقی اولاد کی دعا اور استغفار کیلئے وارد ہوئی ہے اگر اولاد
کے معنی میں روحانی اولاد کو ضمناً شامل کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قوی امید
ہے کہ وہ روحانی اولاد مثلاً شاگرد اور مرید بلکہ عام مؤمن کی دعا سے بھی مؤمن کا درجہ
جنت میں بڑھایا جائے گا اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کی دعا کو قبول فرمائیں گے
تو (امداد اللہ)

۱۔ مسند احمد ۵۰۹/۲، مجمع الزوائد (۲۱۰/۱۰) وقال رواه احمد والطبرانی في الاوسط ورجاله جال الصالح
غير عاصم بن مہد لہ وقد وثق، والبیہقی فی السنن الکبری (۷۹/۷) وفيہ بدعاء ولدك لك۔ حادی
الارواح ص ۷۹، مجمع الزوائد (۲۱۰/۱۰)، مشکوٰۃ (۲۳۵۳)، اتحاف السادة (۵۹/۵)، تفسیر
ابن کثیر (۴۰۹/۷)۔

شفاعت سے جنت حاصل کرنے والے

(فائدہ) بعض دوزخیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کریں گے، بعض کو آنحضرت ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل کریں گے، بعض کو اولیاء کرام کی شفاعت کی وجہ سے بعض کو علماء کی شفاعت کی وجہ سے بعض کو شہداء کی شفاعت کی وجہ سے بعض کو حفاظ کی شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل کریں گے۔ نیز اہل جنت کے درجات کو حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیاء عظام وغیرہ کی شفاعت سے بھی ترقی دی جائے گی۔

اشہار عشق مجازی کی تباہ کاریاں

سائز 16×36×23 صفحات 352 مجلد، ہدیہ

چھٹی صدی ہجری کے عظیم خطیب، محقق، مصنف، محدث امام ابن جوزیؒ (وفات 597ھ) کی مایہ ناز عربی تصنیف ”ذم الہوی“ کا اردو ترجمہ شہوات اور عشق مجازی کی خرابیاں، عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ بدنظری، زنا اور لواطت کی حرمت اور سزائیں، عشق مجازی اور بدنظری کے علاج، شادی اور نکاح کی ترغیب، عاشقوں پر عشق کی دنیاوی آفات، لیلیٰ اور مجنوں کے واقعات، عشق، عاشقوں اور معشوقوں کے خطرناک واقعات اور حالات پر مشتمل چھٹی صدی اسلامی کے سب سے بڑے مصنف کا عجیب و غریب دلچسپ مرقع بار بار پڑھی جانے والی کتاب، انداز بیان نہایت آسان اور سلیس۔

درجات جنت

(تعداد — عظمت و شان — مستحقین)

مؤمنین کے درجات مختلف ہیں

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

انما المؤمنون الذين اذا ذكر الله وجلت قلوبهم واذا تلايت عليهم آياته زادتهم ايماناً وعلى ربهم يتوكلون . الذين يقيمون الصلوة ومما رزقناهم ينفقون . اولئك هم المؤمنون حقا لهم درجات عند ربهم ومغفرة ورزق كريم (سورة الانفال ۲-۴)

(ترجمہ) بس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو (اس کی عظمت کے استحضار سے) ان کے قلوب ڈر جاتے ہیں، اور جب اللہ کی آیات ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ (مضبوط) کر دیتی ہیں، اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں، جو کہ نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں (زکوٰۃ و صدقات وغیرہ میں بس)، سچے ایمان والے یہ لوگ ہیں ان کے لئے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور (ان کے لئے) مغفرت ہے اور عزت کا رزق ہے۔

حضرت ضحاکؒ "لهم درجات مما عملوا" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بعض جنتی بعض سے افضل ہوں گے جس جنتی کو فضیلت بخشی گئی ہوگی وہ تو اپنے کم درجہ والے کو دیکھ سکے گا اور کم درجہ کا جنتی اعلیٰ درجہ والے کو نہیں دیکھ سکے گا (تاکہ اس کو یہ صدمہ نہ ہو کہ) اس پر بھی لوگوں میں سے کسی کو فضیلت بخشی گئی ہے۔ ۱۔

(فائدہ) اس کا یہ مطلب بالکل نہیں کہ اپنے سے اعلیٰ درجہ کے جنتی کی زیارت بھی نہ ہو

۱۔ زوائد زہد امام ابن مبارک (حدیث ۲۴۶)، صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (۱۹۴)، حادی الارواح ص ۱۱۰۔

سکے گی زیارت ضرور ہوگی مگر اس کی تفصیل اہل جنت کی باہمی ملاقات کے باب میں پڑھئے۔

اعلیٰ درجہ کے بعض مؤمنین کے مقامات

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان اهل الجنة ليتراءون اهل الغرف من فوقهم كما يتراءون الكوكب الدري الغابر من الافق من المغرب او المشرق لتفاصيل ما بينهم . قالوا يا رسول الله تلك منازل الانبياء لا يبلغها غيرهم؟ قال بلى والذي نفسي بيده رجال آمنوا بالله وصدقوا المرسلين^۱۔

(ترجمہ) جنت والے اپنے اوپر بالا خانوں میں رہنے والوں کو اپنے اعمال کی کمی بیشی کی وجہ سے ایسے دیکھیں گے جس طرح سے (لوگ) مغرب یا مشرق کے افق میں غائب ہونے والے چمکدار ستارے کو دیکھتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ انبیاء کرام کی منازل ہوں گی جن میں ان کے سوا کوئی نہیں پہنچ سکے گا؟ فرمایا کیوں نہیں مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے (ان غرف یعنی بالا خانوں میں) وہ لوگ رہیں گے جو اللہ پر ایمان (کامل اور اعلیٰ درجہ کا) لائے اور اس کے رسولوں کی تصدیق کی (کامل طور پر)

متحابین فی اللہ کے درجات

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان المتحابين لتروى غرفهم في الجنة كالقوكب الطالع الشرقي او الغربي

۱۔ بخاری حدیث ۳۲۵۶ فی بدء الخلق، مسلم ۲۸۳۱، حادی الارواح ص ۱۱۱، طبرانی کبیر (۶/ ۱۷۳، ۲۲۸)، جمع الجوامع (۶۳۰۵، ۶۳۰۶)، اتحاف السادہ (۵۲۸، ۵۲۹)، تفسیر ابن کثیر (۱۱۶/ ۳)، (۸۲/ ۷)، (۴۸/ ۸)، تفسیر قرطبی (۳۵۹/ ۱۳)، (۴۶۳/ ۱۹)، زہد ابن المبدک (۱۲۶/ ۲)، کنز العمال (۳۹۳۲۲)، (۳۹۳۲۳)، (۳۹۳۹۸)، تخریج عراقی (۵۲۱/ ۳)، ترغیب و ترہیب (۵۱۰/ ۳)

فیقال من هولاء؟ فیقال هولاء المتحابون فی اللہ عزوجل۔ ۱۔
 (ترجمہ) آپس میں (اللہ تعالیٰ کیلئے) محبت کرنے والے (مسلمانوں) کو جنت کے
 غرفات میں ایسے (بلند وبالا) دیکھا جائے گا جیسے مشرق یا مغرب میں طلوع ہونے والے
 ستارے کو دیکھا جاتا ہے۔ ان (غرفات) کو دیکھ کر پوچھا جائے گا یہ حضرات کون ہیں؟
 تو کہا جائے گا یہ حضرات خالص اللہ عزوجل کیلئے آپس میں محبت کرتے تھے۔

جنت کے سو درجے

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 ان الجنة مائة درجة، ولو ان العالمین اجتمعوا فی احداھن لو سعتھم۔ ۲۔
 (ترجمہ) جنت کے سو درجے ہیں اگر تمام جہان ان میں سے کسی ایک میں جمع ہو جائیں
 تب بھی وہ درجہ ان سے وسیع رہے۔

جنت کے درجات آیات قرآن کے برابر ہیں

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد
 فرمایا یقال لصاحب القرآن اذا دخل الجنة اقرا واصعد فیقرأ ویصعد بكل آية
 درجة حتى لیقرأ آخر شئ معہ۔ ۳۔
 (ترجمہ) حافظ قرآن جب جنت میں داخل ہوگا (تو اس کو) کہا جائے گا پڑھتا جا اور
 چڑھتا جا تو وہ پڑھے گا اور ہر آیت کی جگہ ایک درجہ اوپر چڑھے گا حتیٰ کہ اس کو جتنا یاد ہو
 گا اس کا آخری حصہ بھی پڑھ لے گا۔
 (فائدہ) اس سے معلوم ہوا کہ حافظ قرآن (جو قرآن پر عمل بھی کرتا ہو) جنت کے

۱۔ مسند احمد ۸۷/۳، مجمع الزوائد (۴۲۲/۱۰) وقال رجال احمد رجال الصیح، جمع الجوامع
 (۵۸۵۸)، کنز العمال (۲۴۷۰۶)، درمنثور (۳/۳۱۱)

۲۔ مسند احمد ۲۹/۳، ترمذی ۲۵۳۲، صفۃ الجنة ابو نعیم ۷۰/۲، ابو یعلیٰ ۵۳۰/۲ (۱۳۹۸) بدور
 السافرہ (۱۷۰۰)،

۳۔ مسند احمد ۱۹۲/۲، ۳۰/۳، حادی الارواح ۱۱۳،

اعلیٰ درجات پر فائز ہوگا بشرطیکہ اس کو قرآن پاک کا کافی حصہ یاد ہو لا پرواہی سے بھول نہ جائے (تفصیل کیلئے ہماری فضائل حفظ القرآن ملاحظہ کریں جو اس موضوع میں اردو زبان کی واحد مفصل اور مدلل کتاب ہے۔ (امداد اللہ)

نیز اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنت کے درجات سو سے زائد ہیں اور اگر سو درجات ہیں جیسا کہ دیگر احادیث میں وارد ہے تو پھر ان سو درجات میں مزید بہت سے درجات ہوں گے جن کی طرف اس حدیث شریف میں وضاحت فرمائی گئی ہے۔

مجاہدین کے درجات

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا

مائة درجة في الجنة ما بين الدرجتين ما بين السماء والارض او ابعد مما بين السماء والارض، قلت يا رسول الله لمن؟ قال للمجاهدين في سبيل الله۔^۱ (جنت کے سو درجات میں ہر دو درجوں کے درمیان آسمان و زمین کے فاصلہ کے برابر فاصلہ ہے یا آسمان و زمین سے بھی زیادہ فاصلہ جتنا فاصلہ ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ درجات کن کیلئے ہوں گے؟ فرمایا اللہ کے راستہ (یعنی اسلام) میں جہاد کرنے والوں کیلئے۔

(فائدہ) اس حدیث کا اصل مصداق مجاہدین ہیں۔ جو لوگ اسلام کی سر بلندی کیلئے دنیا میں جتنے طریقوں سے محنت کر رہے ہیں دوسرے درجہ میں وہ بھی اس کے مصداق ہیں۔

جنت کے دو درجوں کا درمیانی سفر

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان الجنة مائة درجة ما بين كل درجة مسيرة مائة عام۔^۲

۱۔ عبد بن حمید فی المنتخب (۹۲۲)، حادی الارواح ۱۱۴،

۲۔ صفۃ الجنة ابو نعیم ۲/ ۶۳، مسند احمد ۲/ ۲۹۲، ترمذی ۲۶۳۹ مع شرح تھۃ الاحوذی، البعث ابن

ابی داؤد (ق ۱۱)، مجمع البحرین ۴/ ۴۷۳ حوالہ طبرانی اوسط،

(ترجمہ) جنت کے سو درجات ہیں (ان میں سے) ہر درجہ کا درمیانی فاصلہ سو سال چلنے کے برابر ہے۔

(فائدہ) ایک حدیث میں جناب رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جنت کے ہر دو درجوں کا درمیانی فاصلہ آسمان و زمین کے فاصلہ کے برابر ہے۔ ۱۔

اور ایک حدیث میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ ہر دو جنتوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔ ۲۔

فائدہ سے اوپر کی حدیث اور اس میں سو سال اور پانچ سو سال کا کوئی تضاد نہیں ہے یہ ہلکی اور تیز چال پر موقوف ہوگا۔

ادنیٰ جنتی کے درجات

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان ادنیٰ اهل الجنة لمن له سبع درجات هو على السادسة و فوقه السابعة۔ ۳۔ (ترجمہ) ادنیٰ درجہ کے جنتی کے سات درجات ہوں گے یہ ان میں سے چھٹے درجہ میں ہوگا ساتواں درجہ اس سے اوپر ہوگا۔

معلوم ہوا کہ نچلے چھ درجات ادنیٰ درجہ کے جنتیوں کیلئے ہوں گے۔ ساتویں درجہ سے جنت کے اعلیٰ درجات شروع ہوتے ہیں۔

سب سے اعلیٰ درجہ

(حدیث) حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ان في الجنة مائة درجة بين كل درجتين كما بين السماء والارض، والفردوس اعلاها درجة ومن فوقها يكون العرش، ومنها تفجر انهار الجنة

۱۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۲/ ۶۳، مسند احمد ۵/ ۳۱۶، ۳۲۱، مصنف ابن ابی شیبہ ۱۳/ ۱۳۸ (۱۵۹۲۳)،

منتخب عبد بن حمید (۱۸۲)، ترمذی (۲۵۳۱)، حاکم ۱/ ۸۰، تفسیر طبری، کتاب التوحید ابن خزیمہ ص ۱۰۷،

۲۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۲/ ۶۷، الجامع الصغیر ۱/ ۴۵، مجمع الزوائد ۱۰/ ۴۱۹، بحوالہ معجم اوسط وضعفہ،

۳۔ مسند احمد ۲/ ۵۳۷، نہایہ ابن کثیر ۲/ ۴۳۰-۴۳۱، مجمع الزوائد ۱۰/ ۴۰۰، ابو نعیم صفۃ الجنۃ ۲/ ۶۸،

الاربعة فاذا سالتهم الله فاسالوه الفردوس۔ ۱۔

(ترجمہ) جنت کے سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان آسمان وزمین کے فاصلہ جتنا فاصلہ ہے، اور فردوس ان سے اعلیٰ درجہ کی ہے، اس سے اوپر عرش ہے اسی سے جنت کی چاروں نہریں پھوٹیں گی پس جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو اس سے فردوس مانگا کرو۔
فردوس عرش سے کتنا قریب ہے

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سلوا اللہ الفردوس فانه سرۃ الجنة وان اهل الجنة يسمعون اطيظ العرش۔ ۲۔
(ترجمہ) تم اللہ تعالیٰ سے فردوس مانگا کرو کیونکہ یہ جنت کا عمدہ حصہ ہے (اس فردوس کے) نہ بننے والے جنتی عرش کی چرچر اہٹ (کی آوازیں) سنیں گے۔

جنت کے درجات کس چیز کے ہیں؟

(حدیث) جناب نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

فی الجنة مائة درجة بين كل درجتين مابين السماء والارض، اول درجة منها دورها وبيوتها وابوابها و سررها ومغاليقها من فضة، والدرجة الثانية: دورها وبيوتها وابوابها و سررها ومغاليقها من ذهب، والدرجة الثالثة: دورها وبيوتها وابوابها و سررها ومغاليقها من ياقوت و لؤلؤ و زبرجد، وسبع وتسعون درجة لا يعلم ما هي الا الله۔ ۳۔

(ترجمہ) جنت کے سو درجے ہیں ان میں کے ہر درجہ کا درمیانی فاصلہ آسمان وزمین کے فاصلہ کے برابر ہے، ان میں سے پہلے درجہ کے گھر، کمرے، اس کے دروازے

۱۔ البدور السافره ۴۸۵ حوالہ ترمذی (۲۵۳۱) و حاکم و شہبختی (البعث والنشور ۲۴۸)، مسند احمد ۵/۳۱۶، حاکم ۱/۸۰،

۲۔ البدور السافره (۱۶۹۹) حوالہ طبرانی (۲۹۳/۸)، مجمع الزوائد (۳۹۸/۱۰)، کنز العمال (۳۱۸۳)، اتحاف الساده (۱۸۹/۹)، درمنثور (۲۵۳/۴) حاکم (۳۷۱/۲)

۳۔ البدور السافره (۱۷۰۱) حوالہ ابن وہب و مثله رواه ابو نعیم فی صفة الجنة ۲/۲۳۴۔

پلنگ اور ان کے تالے (سب) چاندی کے ہوں گے اور دوسرے درجہ کے گھر کمرے، اس کے دروازے اس کے پلنگ اور اس کے تالے سونے کے ہوں گے اور تیسرے درجہ کے گھر اس کے کمرے اس کے دروازے، اس کے پلنگ اور اس کے تالے یا قوت، لو لو اور زید جد کے ہوں گے اور باقی ستانوں کے درجے کس چیز سے بنے ہیں سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔

درجات بلند کرنے والے اعمال

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 الا ادلکم علی ما یمحو اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ الدرجات؟ قالوا بلی یا رسول اللہ قال اسباغ الوضوء علی المکارہ و کثرة الخیطی الی المساجد و انتظار الصلوۃ بعد الصلوۃ فذلکم الرباط۔ ۱۔

(ترجمہ) کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ خطائیں مٹاتے ہیں اور درجات بلند کرتے ہیں؟ (صحابہ کرام) نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہیں؟ فرمایا وضو کو سردی اور تکالیف کے وقت اچھی طرح سے کرنا، مسجد تک زیادہ قدم کر کے جانا، نماز پڑھ کر اگلی نماز کی انتظار میں رہنا۔ یہ ہے گناہوں سے بچنے کا موقع اور طریقہ۔

حافظ کا درجہ جنت

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا یقال لصاحب القرآن اقرأ وارق ورتل کما کنت ترتل فی الدنیا فان منزلتک عند آخر آیۃ تقرأھا۔ ۲۔

۱۔ البدور السافرہ (۱۷۰۳) بحوالہ مسلم (الطہارۃ ۴۱)، ترمذی ۵۱، ابن جریر ۴/ ۱۴۸، ابن خزیمہ

۵، ابن حبان، بیہقی ۳/ ۶۲، حلیہ ابو نعیم ۸/ ۲۴۸

۲۔ مسند احمد ۲/ ۱۹۲، ابوداؤد (۱۴۶۳)، ترمذی (۲۹۱۵)، ابن حبان، حاکم ۱/ ۵۵۲-۵۵۳

البدور السافرہ (۱۷۰۵) بیہقی (۵۲/ ۲) ترغیب (۳۵۰/ ۲)، المالی الشجرى (۱۱۰/ ۱) مشکاة (۲۱۳۳)

لاآلی مصنوعہ (۱۲۶/ ۱)

(ترجمہ) حافظ قرآن کو فرمایا جائے گا پڑھتے جاؤ اور (جنت کے درجے) چڑھتے جاؤ اور (قرآن اس طرح سے) ترتیل سے (ٹھہر ٹھہر کر) پڑھو جس طرح سے تم دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھا کرتے تھے بلاشبہ (جنت میں) تمہاری منزل اس آخری آیت پر ہوگی جس کو تو پڑھے گا۔

(فائدہ) اس لئے حافظ قرآن کو چاہیے کہ وہ قرآن پاک کو دنیا میں خوب یاد رکھیں اور اپنی اولاد کو بھی قرآن کا حافظ بنائیں اللہ تعالیٰ اولاد کے حفظ قرآن کی بدکت سے آپ کو بھی جنت کے اعلیٰ درجات نصیب فرمائیں گے جیسا کہ آپ اس کتاب میں پڑھیں گے۔

تلاوت کرنے والے غیر حافظ کے درجات

(حدیث) فضالہ بن عبید اور تمیم داریؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا من قرا عشر آیات فی کل لیلۃ کتب لہ قنطار و القنطار خیر من الدنیا وما فیہا فاذا کان یوم القیامۃ یقول ربک: اقرأ و ارق بکل آیۃ درجۃ حتی ینتہی الی آخر آیۃ معہ، یقول ربک للعبد: اقبض فقبض العبد بیدہ یارب انت اعلم، فیقول بہذا الخلد و بہذا النعیم۔^۱

(ترجمہ) جو شخص ہر رات دس آیات تلاوت کرے گا اس کیلئے ایک قنطار (ثواب کا) لکھا جائے گا اور ایک قنطار (کا ثواب) دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو تیرا رب فرمائے گا پڑھ اور چڑھ ہر آیت کے بدلہ میں ایک درجہ ہے حتیٰ کہ وہ اپنی حفظ شدہ آخری آیت تک پہنچ جائے گا تو تیرا رب بندہ سے فرمائے گا لے تو بندہ رب تعالیٰ کے ہاتھ سے پکڑ لے گا اور کہے گا یا رب آپ ہی خوب جانتے ہیں (کہ میں کیا لوں) تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ دائی جنت اور یہ (دائمی) نعمتیں لے۔

ہر آیت جنت کا ایک درجہ ہے

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی ہر آیت جنت کا ایک درجہ ہے

۱۔ طبرانی (البدور السافرہ: ۷۰۷/۱)، طبرانی (۳۸/۲)، مجمع الزوائد (۲/۲۶۸، ۲۶۷)، ترمذی (۲۶۸/۱)

(۳۳۹/۱)، اتحاف سنیہ (۲۷۹)، کنز العمال (۲۱۳۵۸)، امالی الشری (۱/۷۷)

اور تمہارے (دنیاوی) گھروں کیلئے چراغ ہے اے (یہ موقوف حدیث مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ غیر مدرک بالقیاس ہے)
عدد آیات سے اوپر کوئی درجہ نہیں

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
 عدد درج الجنة على عدد آي القرآن ليس فوقه درجة۔ ۲۔
 (ترجمہ) جنت کے درجات کی تعداد قرآن پاک کی آیات کی تعداد کے برابر ہے اس سے زائد کوئی درجہ نہیں ہے۔

(فائدہ) علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں جس شخص نے تمام قرآن پاک ازبر کر لیا اس نے آخرت کے تمام درجات کو حاصل کر لیا، اور جس نے اس سے تھوڑا سا پڑھا تو وہ جنت کے درجات میں بھی اسی قدر بلند ہو سکے گا۔ ۳۔

دوستوں میں افضل عمل والے کا درجہ

(حدیث) حضرت ابو المتوکل ناجیؒ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 ان الدرجة في الجنة فوق الدرجة كما بين السماء والارض، وان العبد ليرفع بصره فيلمع له برق يكاد يخطف بصره فيفزع لذلك فيقول ما هذا؟ فيقال هذا نور اخيك فلان فيقول اخي فلان كنا نعمل في الدنيا جميعا و قد فضل على هكذا فيقال انه كان افضل منك عملائم يجعل في قلبه الرضى حتى يرضى۔ ۴۔

(ترجمہ) جنت کا ہر درجہ دوسرے درجہ سے اوپر جیسے آسمان و زمین کے درمیان (کی صورت) ہے انسان کبھی اپنی نظر بلند کرے گا تو اس کو ایک مجلی چندھیادے گی قریب

۱۔ البدور السافره (۱۷۰۶) بحوالہ ابن المبارک

۲۔ شعب الایمان شہتی، البدور السافره (۱۷۰۸)

۳۔ المدکار فی افضل الافکار۔ البدور السافره ص ۳۸۸ محقق۔

۴۔ کتاب الزہد ابن المبارک۔ البدور السافره (۱۷۰۹)

ہو گا کہ اس کی نظر کو اچک لے تو وہ اس سے گھبرا کر پوچھے گا یہ کیا ہے؟ تو (اس کو) کہا جائے گا یہ تمہارے فلاں بھائی کا نور ہے۔ وہ کہے گا میرا فلاں بھائی! ہم دونوں دنیا میں اکٹھے (نیک) عمل کرتے تھے پھر اس کو اتنا فضیلت بخشی گئی؟ تو اس کو کہا جائے گا کہ وہ عمل کے اعتبار سے تجھ سے افضل تھا پھر اس جنتی کے دل میں بھی رضا الہی جائے گی حتیٰ کہ یہ راضی ہو جائے گا۔

(فائدہ) حضرت عوف بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جنت کیلئے ایک مخلوق پیدا کی ہے (انسانوں میں سے)، ان کو اتنی عطائیں کریں گے کہ وہ سیر ہو جائیں گے، ان کے اوپر اعلیٰ درجات میں بھی لوگ ہوں گے جب یہ ان کو دیکھیں گے تو ان کو پہچان لیں گے اور عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار! یہ تو ہمارے بھائی ہیں ہم ان کے ساتھ رہتے تھے ان کو آپ نے (کیوں) فضیلت عطاء فرمائی ہے؟ تو ان سے کہا جائے گا ہرگز نہیں ہرگز نہیں یہ لوگ بھوکے ہوتے تھے جب تم رے ہوتے تھے اور یہ پیاسے ہوئے تھے جب تم سیراب ہوتے تھے، یہ کھڑے ہو کر (راتوں کو) عبادت کرتے تھے جب تم سوئے ہوتے تھے اور یہ بے گھر ہوتے تھے جب کہ تم گھروں میں محفوظ ہوتے تھے۔ ۱۔

دنیاوی تکالیف سے درجے بلند ہوتے ہیں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان الرجل لیکون له عند الله المنزلة الرفیعة فما یبلغها بعمل فما یزال الله تعالیٰ یتلیہ بما یکره حتی یبلغها۔ ۲۔

(ترجمہ) کسی شخص کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی قدر و منزلت ہوتی ہے لیکن وہ اس مرتبہ کو (اپنے) عمل سے نہیں پہنچ پاتا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی ناپسندیدہ تکلیف میں

۱۔ البدور السافره (۱۷۱۰) بحوالہ ابن مبارک و ابو نعیم، صحیح ابن حبان (۶۹۲)، مطالب عالیہ (۲۲۲۰)، ترغیب ۴/۲۸۳،

۲۔ البدور السافره (۱۷۱۱) بحوالہ ابو یعلیٰ بسند جید (۱۰/۳۸۲ - ۳۸۷)، ابن حبان ۴/۲۳۸۔ (احسان)، اتحاف السادہ ۵/۳۱۵، کنز العمال (۶۸۰۳)، تاریخ اصفہان (۲/۲۹۲)

بتلا کر دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ اس مرتبہ پر فائز ہو جاتا ہے۔

غمگیوں کا خاص درجہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
ان الہ فی الجنة درجۃ لاینالہا الا اصحاب الہموم۔^۱
(ترجمہ) جنت میں ایک درجہ ایسا ہے جس کو غم و اندوہ والے حضرات کے سوا کوئی
نہیں پاسکے گے۔

جنت کا ایک خاص درجہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
ان فی الجنة درجۃ لاینالہا الا ثلثۃ امام عادل، وذو رحم و صول، و ذو عیال
صبور۔^۲

(ترجمہ) جنت میں ایک درجہ ایسا ہے جس کو تین قسم کے لوگوں کے سوا کوئی حاصل
نہیں کر سکے گا (۱) عادل حکمران (۲) صلہ رحمی کرنے والا (۳) صابر عیال دار
جمعہ کی بدکت سے درجات میں ترقی

(حدیث) حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
احضروا الجمعة وادنوا من الامام فان الرجل لا یزال یتباعد حتی یؤخر فی
الجنة وان دخلها۔^۳

(ترجمہ) نماز جمعہ میں حاضری دیا کرو اور امام کے قریب بیٹھا کرو کیونکہ آدمی دور ہوتا
جاتا ہے حتیٰ کہ جنت میں بھی مؤخر کر دیا جائے گا اگرچہ اس میں داخل ہو چکے گا۔

۱۔ البدور السافرہ (۱۷۱۲) حوالہ دیلمی

۲۔ البدور السافرہ (۱۷۱۲) حوالہ اصہبانی۔

۳۔ مسند احمد (۵/ ۱۰-۱۱)، ابو داؤد (۱۱۹۸)، حاکم (۱/ ۲۸۹)، بیہقی (۳/ ۲۳۸)، البدور السافرہ

(۱۷۱۸)۔

دنیاوی درجات کی بلندی سے درجات جنت میں انحطاط

(حدیث) حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
 ما عبد يحب ان يرفع في الدنيا درجة فارتفع الا وضعه الله تعالى في الآخرة
 درجة اكبر منها واطول ثم قرأ وللآخرة اكبر درجات واكبر تفضيلاً۔ ۱
 (ترجمہ) جو بندہ یہ پسند کرتا ہے کہ دنیا میں اس کا درجہ بلند کر دیا جائے تو اس کو اس
 درجہ پر فائز کر دیا جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کو آخرت کے بڑے اور لمبے (چوڑے) درجہ
 سے گرا دیتے ہیں۔ پھر جناب نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) اور آخرت
 کے بڑے درجات ہیں اور بڑی فضیلت ہے۔

(فائدہ) حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ کوئی بندہ بھی جو دنیا کی کوئی چیز پالیتا ہے اللہ
 کے نزدیک اس کے درجات میں کمی آجاتی ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ اس پر کرم نواز ہوتا ہے۔ ۲
 غلام اور آقا کے درجات کا فرق

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آدمی اور اس کا غلام (بعض دفعہ اکٹھے) جنت میں داخل
 ہوں گے لیکن اس کا غلام اس سے بڑے درجہ پر فائز ہو گا تو وہ آدمی کہے گا یا رب یہ تو دنیا
 میں میرا غلام تھا (پھر اس کو مجھ سے بڑا درجہ کیوں عطاء کیا؟) تو اس سے کہا جائے گا یہ
 تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتا تھا۔ ۳

(لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر دفعہ غلام ہی بازی لے جائے، کبھی آقا آگے کبھی غلام)
 دل پسند کھانے پر جنت کے درجات کی کمی

حضرت امیر اہیم تیمیؒ فرماتے ہیں جو شخص کوئی ایسا لقمہ کھائے جو اس کو خوش کر دے اور یا

۱۔ حلیۃ الاولیاء (۳/۲۰۴)، البدور السافره (۱۷۱۹)

۲۔ البدور السافره (۱۷۲۰) حوالہ سعید بن منصور وابن ابی الدنیا بسند صحیح

۳۔ البدور السافره (۱۷۱۱) حوالہ کتاب الزہد امام احمد۔ مستد احمد (۳/۲۳۵)، نسائی (۶/۲۷۷)،

ابوداؤد (۳۹۶۷)۔

کوئی ایک ایسا گھونٹ (کسی چیز کا) پی لے جو اس کو خوش کر دے اس کی وجہ سے اس کا آخرت کا حصہ کم ہو جاتا ہے۔ ۱۷

(فائدہ) اس ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی نعمتوں کی لذت آخرت کی نعمتوں کو کم کرنے والی ہے اسی لئے بہت سے اکابر اولیاء دنیاوی لذتوں سے کنارہ کش رہ کر اللہ کی عبادت ہی میں مشغول رہتے تھے اور گزارے کی روزی پر قناعت کرتے تھے۔

تین لوگ اعلیٰ درجات نہیں پاسکتے

(حدیث) حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ثلاث من كن فيه لم ينل الدرجات العلی : من تكهن او استقسم او ردہ عن سفر طيرة۔ ۱۸

(ترجمہ) تین چیزیں جس میں ہوں گی وہ بلند درجات تک نہیں پہنچ سکتا (۱) جس نے کہانت (نجومی کا پیشہ کیا یا عمل کیا یا اس پر اعتقاد) کیا (۲) یا تیر نکالنے کے ذریعہ سے اپنے لئے خیر یا شر کا فیصلہ کیا (۳) یا قرعہ اندازی کر کے یا کوئی پرندہ اڑا کر اپنے سفر کیلئے فال لیا۔

(فائدہ) آج کل نجومیوں اور پامسٹوں کا دھند پاکستان وغیرہ میں بڑے زور سے چل رہا ہے اور بعض اخبارات میں ایک مستقل مضمون بنام ”آپ کا یہ ہفتہ کیسا گزرے گا“ چھپتا ہے اس کا پڑھنا ٹھیک نہیں ہے اور اس پر یقین کرنا حرام بلکہ کفر ہے۔ لہذا آپ بھی غور کریں کہیں آپ تو اس میں مبتلا نہیں۔

مجاہد کا بلند درجہ

(حدیث) حضرت کعب بن مرہؓ فرماتے ہیں میں جناب رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ

۱۷ البدور السافره (۱۷۲۲) حوالہ ابو نعیم

۱۸ البدور السافره (۱۷۲۳) حوالہ طبرانی، تاریخ بغداد (۲۰۱/۵)، علل دارقطنی (۳۸۲/۳)،

جامع بیان العلم و فضلہ (۱۳۵/۱)، حلیہ ابو نعیم (۱۷۴/۵)، درمنثور (۳۰۳/۲)۔

نے ارشاد فرمایا من بلغ العدو بسهم رفع الله له درجة امانها لسيت بقبة املك
ما بين الدرجتين مائة عام۔ ۱۔

(ترجمہ) جس نے تیر سے دشمن خدا کا مقابلہ کیا اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کریں
گے سن لو یہ تیری ماں کا (بنایا ہوا) قبہ نہیں ہے (بلکہ اس کے) دو درجوں کے درمیان
سو سال کا فاصلہ ہے۔

درجات بلند کرانے کے اعمال

(حدیث) حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
من سره ان يشرف له البنيان وترفع له الدرجات فليعف عمن ظلمه ويعطه
من حرمه ويصل من قطعه۔ ۲۔

(ترجمہ) جس شخص کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ اس کے لئے جنت کی عظمت کو دوبالا کیا
جائے اور اس کے لئے درجات کو بلند کیا جائے تو اسے چاہیے کہ اپنے ظلم کرنے والے کو
معاف کرے اور جو محروم کرے اس کو دے اور جو قطع رحمی کرے اس سے جوڑے۔
(فائدہ) اس طرح کی ایک روایت طبرانی اور بزار میں حضرت عبادہ بن صامتؓ سے بھی
منقول ہے۔ ۳۔

اولاد کے استغفار سے ترقی درجات

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں (مردہ) انسان کا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے تو وہ
عرض کرتا ہے اے رب! یہ میرا درجہ کہاں سے بلند ہو گیا؟ تو اسکو کہا جاتا ہے تیری
اولاد کے استغفار کی وجہ سے۔ ۴۔

۱۔ البدور السافره (۱۷۲۵) حوالہ نسائی وابن حبان۔ احمد (۲۳۵/۴)، نسائی (۲۷/۶) ابو
داؤد (۳۹۶۷)، ابن ابی شیبہ (۳۰۹/۵)، درمنثور (۱۹۴/۳)

۲۔ البدور السافره (۱۷۲۶)، حوالہ حاکم (۲۹۵/۲)، ترغیب (۳۰۷/۳)، مجمع الزوائد
(۱۸۹/۸)، درمنثور (۷۳/۲)، تفسیر ابن کثیر (۱۰۳/۲)

۳۔ البدور السافره (۱۷۲۷)

۴۔ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۸۵)

مجاہدین ستر درجہ بلند درجات میں

حضرت مخیر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو گھر بیٹھنے (والے جہاد نہ کرنے) والوں پر اپنی طرف سے بڑے اجر عظیم کے درجات سے نوازا ہے۔ فرمایا یہ (درجات) ستر درجہ (بلند) ہیں ہر دو درجوں کے درمیان تیز ترین رفتار سے دوڑنے والے گھوڑے کے ستر سال کی مسافت جتنا فاصلہ ہے۔ ۱۔

عالم کی عابد پر فضیلت کے درجات

(حدیث) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا فضل العالم علی العابد سبعون درجة بین کل درجة حضر الفرس سبعین عاما۔ ۲۔

(ترجمہ) عالم کی عابد پر ستر درجہ فضیلت ہے (اور) ہر درجہ کے درمیان گھوڑے کے ستر سال تک تیز دوڑنے کا فاصلہ ہے۔

جنت کے زیادہ درجات کیوں؟

علامہ نیشاپوریؒ فرماتے ہیں جنت کے درجات آٹھ اور دوزخ کے سات اس لئے ہیں کہ جنت اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور دوزخ اللہ تعالیٰ کا انصاف ہے اور فضل ہمیشہ انصاف سے زیادہ ہی ہوا کرتا ہے اور یہ وجہ بھی ہے کہ دوزخ سزا ہے اور سزائیں اضافہ کرنا ظلم ہے اور ثواب میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور ایک وجہ سے بھی ہے کہ خیر کے درجات آٹھ ہیں اور شر کے سات۔ ۳۔

۱۔ صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (۱۸۹)

۲۔ المجتہد الرح فی ثواب العمل الصالح (۱۷) حوالہ اصہبانی، مجمع الزوائد (۱/۱۲۲)، اتحاف السادہ

۱/۸۳، ۵/۲۵۷، کنز العمال (۲۸۷۴۰)، (۲۸۷۹۶)، (۲۸۹۱۴)، مطالب عالیہ

(۳۰۷۳) تہذیب تاریخ دمشق (۷/۱۲۷)، حلیہ (۹/۴۵)

۳۔ کنز المدفون ص ۱۳۴۔

تعداد جنات

جنات الفردوس چار ہیں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ولمن خاف مقام ربه جنتان (سورة الرحمن : ۴۶) جو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے سے ڈر گیا (اور گناہ کرنے سے رک گیا تو اس کیلئے) دو جنتیں ہیں (ایک سونے کی اور ایک چاندی کی)، اس کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ومن دونهما جنتان (سورة الرحمن : ۶۲) ان (گزشتہ) دو جنتوں کے نیچے دو جنتیں اور ہیں۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ جنتوں کی تعداد چار ہے جیسا کہ اس سے علامہ ابن قیم نے بھی استدلال کیا ہے اس کی دلیل میں درج ذیل حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں۔
(حدیث) حضرت ابو موسیٰ اشعرئیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

جنات الفردوس اربع: جنتان من ذهب آیتھما وحلیتھما وما فیھما، وجنتان من فضة آیتھما وحلیتھما وما فیھما وما بین القوم و بین ان ینظر وا الی ربھم الارداء الکبریاء علی وجهہ فی جنة عدن۔^۱

(ترجمہ) دو جنتیں ایسی ہیں کہ ان کے برتن ان کے زیور اور جو کچھ ان میں ہے سونے کا ہے، اور دو جنتیں ایسی ہیں کہ ان کے برتن، ان کے زیور اور جو کچھ ان میں ہے چاندی کا بنا ہوا ہے۔ جنت والوں کے درمیان اور اس کے درمیان کہ وہ اپنے پروردگار کا دیدار کریں صرف ایک کبریائی کی چادر ہوگی اللہ کے چہرہ مبارک پر جنت عدن میں۔

(فائدہ) اس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ جنات الفردوس کی تعداد چار ہے ان میں دو جنتیں سونے کی ہوں گی اور دو چاندی کی، یہ چار جنتیں اونچے درجہ کی ہوں

^۱ مسند احمد ۴/ ۴۱۶، وطیاسی، داری ۲/ ۳۳۳، ابو عوانہ ۱/ ۱۵، البعث والنور بہتقی حدیث

۲۳۹، مجمع الزوائد ۱۰/ ۳۹۷، ۳۹۸، وقال رواہ احمد و رجالہ رجال الصحیح۔ البدور السافرہ ۱۶۹۰،

صفحة الجنة ابو نعیم (۴۳۷) واسنادہ صحیح، الفتح الربانی (۲۴/ ۱۹۱)

گی اس لئے کہ ان کے اور اللہ تعالیٰ کے دیدار کے درمیان کبریائی کی چادر ہو گی ان جنتوں والے جب چاہیں گے اللہ تعالیٰ کا دیدار کر سکیں گے۔ دیگر بہت سی روایات میں آپ پڑھیں گے کہ اکثر جنتیں ایسی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کا ایک وقت مقرر ہو گا تو معلوم ہوا کہ وہ جنتیں ان کے علاوہ ہیں۔

جنت الفردوس کی شان و شوکت

(حدیث) حضرت عمرو بن سلامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان اللہ تعالیٰ کبس عرصة جنة الفردوس بیده، ثم بناها لبنة من ذهب مصفی ولبنة من مسك مزرى وغرس فیها من جید الفاکهة وطیب الريحان وفجر فیها انهارها ثم اوفى ربنا علی عرشه فنظر الیها فقال وعزتی لا ید خلک مدمن خمر ولا مصر علی زنا۔ ۱

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کا میدان اپنے دست مبارک سے بنایا پھر اس پر خالص سونے کی اینٹ سے اور خوب مہکنے والی مشک کی اینٹ سے اس کی تعمیر کی۔ اس میں عمدہ اقسام کے میوؤں کے درخت لگائے، عمدہ خوشبو پیدا کی، اس میں نہریں چلائیں پھر ہمارے پروردگار نے اپنے عرش پر جلوہ افروز ہو کر اس کی طرف دیکھا اور فرمایا مجھے میرے غلبہ کی قسم! تجھ میں دائمی شراب پینے والا اور زنا کاری پر ڈٹا رہنے والا داخل نہیں ہو سکے گا۔

جنت کی نہریں جبل الفردوس سے نکلتی ہیں

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں فردوس ایک پہاڑ ہے اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔ ۲

اللہ تعالیٰ جنت الفردوس کو ہر رات حسن میں اضافہ کا حکم دیتے ہیں

(حدیث) حضرت حسان بن عطیہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

۱۔ صفۃ الجنة ابو نعیم (۴۴۰)،

۲۔ وصف الفردوس ص ۲۱ (۵۹)

ينظر الجبار عز وجل الى الفردوس في سحر كل ليلة فيقول : ازدادى طيبا الى طيبك قد افلح المؤمنون۔ ۱۔

(ترجمہ) اللہ جبار عز وجل جنت الفردوس کی طرف ہر رات سحری کے وقت نظر کرتے ہیں اور (اس کو) حکم دیتے ہیں کہ اپنے حسن کے ساتھ مزید حسین ہو جائے بے شک وہی لوگ کامیاب ہیں جو مؤمن ہیں۔

جنت الفردوس عرش کے نیچے ہے

(حدیث) جناب سرور کائنات حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرماتے ہیں

سلوا الله الفردوس فانها سررة الجنة واعلى الجنة منه تتفجر انهار الجنة وان اهل الفردوس ليسمعون اطيظ العرش۔ ۲۔

(ترجمہ) تم اللہ تعالیٰ سے جنت الفردوس کا سوال کیا کرو کیونکہ یہ جنت کا عمدہ اور اعلیٰ حصہ ہے اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں اور یہ جنت الفردوس والے (عرش کے قریب ہونے کی وجہ سے) عرش کی چرچر ابٹ کی آواز بھی سنیں گے۔

(فائدہ) علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ جنتیں سات ہیں (۱) دار الجلال (۲) دار السلام (۳) دار الخلد (۴) جنت عدن (۵) جنت الماویٰ (۶) جنت نعیم (۷) جنت الفردوس اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ فقط چار ہیں حضرت ابو موسیٰ اشعریؒ کی سابقہ حدیث کی بنا پر۔ علامہ حلیمیؒ نے بھی اسی کو اختیار کیا اور فرمایا ہے دو جنتیں مقربین کی ہوں گی اور دوسرے درجہ کی دو جنتیں حضرات اصحاب الیمین کی لیکن ہر جنت میں کئی درجات، منزلیں اور دروازے ہوں گے۔ ۳۔

۱۔ وصف الفردوس (۶۰)۔

۲۔ وصف الفردوس (۵۵) ص ۲۱، مجمع الزوائد (۳۹۸/۱۰) حوالہ طبرانی و بزار۔ الفتح الربانی (۱۹۱/۲۴)، نہایہ النکیر و رواہ البخاری بمعناہ۔ بزار (۳۵۱۲)، (۳۵۱۳)، (۳۵۱۴)، حاکم (۳۷۱/۲)، طبرانی کبیر (۲۹۴/۸)، کنز العمال (۳۱۸۴)، اتحاف السادة (۱۸۹/۹) درمنثور (۲۵۴/۴)

۳۔ تذکرۃ القرطبی صفحہ ۴۴۰، البہار ص ۴۸۰، وصف الفردوس ص ۲۰، بستان الواعظین

جنت کے نام اور ان کی خصوصیات

باعتبار ذات کے ایک جنت ہے مگر باعتبار صفات کے اس کے کئی نام ہیں جس طرح سے اسمائے باری تعالیٰ، اسمائے قرآن، اسماء النبی ﷺ اسمائے قیامت اور اسماء دوزخ بہت ہیں مگر مقصود ان میں ذات واحد ہوتی ہے۔ (مگر ہاں اس کے درجات بہت ہیں)

(۱) جنت

یہ جنت کا مشہور نام ہے جو اس گھر اور اس کی تمام انواع و اقسام کی نعمتوں، لذتوں، راحتوں، سرور اور آنکھوں کی ٹھنڈ کوں پر استعمال ہوتا ہے، جنت عربی میں باغ کو کہتے ہیں اور باغ بھی ایسا جس کے درخت اور پودے گھنے ہوں اور داخل ہونے والا ان میں چھپ جائے۔

(۲) دار السلام

اللہ تعالیٰ نے جنت کا ایک نام دار السلام بھی رکھا ہے دیکھئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں لہم دار السلام عند ربکم (انعام : ۱۲۷) مؤمنین کیلئے ان کے رب کے پاس دار السلام ہے اور ایک جگہ ارشاد فرمایا واللہ یدعو الی دار السلام (سورۃ یونس : ۲۵) اور اللہ تعالیٰ (لوگوں کو) دار السلام کی طرف بلاتا ہے۔

جنت اس نام کی سب سے زیادہ مستحق ہے کیونکہ یہ ہر آفت اور مکروہ چیز سے امن و سلامتی کا گھر ہے یہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ایک نام "سلام" بھی ہے جس نے اس کو سلامتی والا بنایا ہے اور اس کے مکینوں کو مامون و محفوظ فرمایا ہے، یہ جنت والے آپس میں بھی "سلام" کا تحفہ پیش کریں گے اور فرشتے بھی ان کے سامنے جس دروازہ سے داخل ہوں گے وہ بھی ان کو سلام علیکم کہیں گے اور رب رحیم کی طرف سے بھی سلام پیش کیا جائے گا اور جنت والے درست بات کریں گے اس میں کوئی لغو، بے ہودگی اور بے کار پن نہیں ہوگا۔

(۳) دارالخلد

جنت کا یہ نام اس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ اہل جنت ہمیشہ کیلئے اس میں رہیں گے وہاں سے کبھی نہ نکلیں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں عطاء غیر مجذوذ (سورۃ ہود ۱۰۸) عطاء ہے تیری رب ختم نہ ہونے والی۔ بعض وہ لوگ جو دوام جنت کے قائل نہیں وہ گمراہی میں ہیں وہ قرآن پاک کو صحیح طریقہ سے پڑھ کر ہدایت حاصل کریں۔

(۴) دارالمقامہ

اللہ تعالیٰ جنت والوں کی زبانی قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں
وقالوا الحمد لله الذى اذهب عنا الحزن ان ربنا لغفور شكور . الذى احلنا
دارالمقامة من فضله لا يمسنا فيها نصب ولا يمسنا فيها لغوب

(سورۃ فاطر ۳۴-۳۵)

(ترجمہ) اور کہیں گے کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے غم کو دور کیا بے شک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا بڑا قدر دان ہے۔ جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے مقام (دارالمقامہ) میں لا اتارا جہاں پر نہ ہمیں کوئی کلفت پہنچے گی اور نہ کوئی ہم کو خستگی پہنچے گی۔

حضرت مقاتل اس آیت میں دارالمقامہ کی تفسیر دارالخلود کے ساتھ کرتے ہیں جس میں جنتی ہمیشہ رہیں گے نہ ان کو موت آئے گی اور نہ ہی ان کو اس سے نکالا جائے گا۔

(۵) جنت الماویٰ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں عندها جنة الماوی (سورۃ النجم : ۱۵) (یعنی سدرۃ المنتہی کے پاس ہی جنت الماوی ہے۔ عربی میں ماویٰ ٹھکانے کو کہتے ہیں یعنی رہنے کی جگہ صرف جنت ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہی وہ جنت ہے جہاں تک حضرت جبریل اور حضرات ملائکہ جا کر رکھتے ہیں اور حضرت مقاتل اور کلبی کہتے ہیں کہ یہ وہ جنت ہے جس میں شہداء کی ارواح جا کر رہتی ہیں، کعب کہتے ہیں کہ جنت الماوی وہ جنت ہے جس میں سبز رنگ کے پرندے رہتے ہیں انہیں میں شہداء کی

روحیں چرتی پھرتی ہیں، حضرت عائشہ اور حضرت زہراؓ ہمیشہ فرماتے ہیں کہ یہ دیگر جنتوں کی طرح ایک جنت ہے لیکن درست یہ ہے کہ یہ بھی جنت کے ناموں میں سے ایک نام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں وامامن خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى . فان الجنة هي الماوى (سورة النازعات آیت ۴۰-۴۱) پس جو شخص اپنے رب کے سامنے پیش ہونے سے ڈر گیا اور نفس کو اس کی خواہشات سے باز رکھا پس جنت ہی اس کو ٹھکانا ہے۔

(۶) جنات عدن

یہ بھی جنت کا ایک نام ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ تمام جنتوں کا مجموعی نام ہے اور سب جنتیں جنات عدن ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں جنات عدن التي وعد الرحمن عباده بالغيب (مریم ۶۱) ان جنات عدن میں جن کارحمان نے اپنے بندوں سے غائبانہ وعدہ فرمایا ہے (وہ اس کے وعدہ کی ہوئی چیز کو ضرور پہنچیں گے) اور ارشاد ہے و مساكن طيبة في جنات عدن (الصّف: ۱۲) جنتی جنات عدن (ہمیشہ کی جنتوں) میں پاکیزہ گھروں میں رہیں گے۔

(فائدہ) حضرت عبدالملک بن حبیب قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ "دارالجلال" اور دارالسلام اللہ عزوجل کی طرف منسوب ہیں لیکن جنت عدن جنت کادر میانی اور بلند حصہ ہے اور تمام جنتوں سے اونچی ہے، حضرت ابن عباسؓ اور حضرت سعید بن المسیبؒ فرماتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے جس سے اس کا عرش سجا ہے باقی جنتیں اس کے ارد گرد ہیں لیکن یہ ان سب سے افضل، بہتر اور زیادہ قریب ہے۔ ۱۔

(۷) دارالحيوان

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں وان الدار الآخرة لهي الحيوان (سورة عنكبوت ۶۴) (بلاشبہ دارالآخرة ہی دارالحيوان ہے) مفسرین کے نزدیک دار آخرت سے دار حیوان اور دار الحیاء مراد ہے یعنی جنت میں دائمی زندگی ہوگی موت نہیں ہوگی اس آیت کا ایک

۱۔ وصف الفردوس ص ۲۰، صفة الجنة ابو نعیم (۹)، (۱۲)،ستان الواعظین ص ۱۸۷،

حق بھی ہے کہ آخرت کی زندگی ہی اصل زندگی ہے اس میں نہ کبھی فتور آئے گا نہ بھی فنا یعنی جنت کی زندگی دنیا کی زندگی کی طرح نہیں ہوگی۔

(۸) فردوس

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات كانت لهم جنات الفردوس نزلاً (سورۃ کہف ۱۰۷) بے شک جو لوگوں ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ان کی مہمانی کیلئے جنات الفردوس (فردوس کے باغ) ہوں گے۔

فردوس ایک ایسا نام ہے جو تمام جنت پر بھی بولا جاتا ہے اور جنت کے افضل اور اعلیٰ درجہ پر بھی بولا جاتا ہے لیٹ فرماتے ہیں کہ فردوس انگوروں کے باغ والی جنت ہے، حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ یہ ایسی جنت ہے جو درختوں سے لپٹی ہوئی ہے (یعنی بہت درختوں والی ہے اور گھنے درختوں والی ہے)

اگرچہ فردوس بول کر تمام جنت مراد لی جاسکتی ہے مگر درحقیقت یہ جنت کے اعلیٰ و ارفع درجہ کا نام ہے اسی لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اذا سالتم اللہ فاسئلوه الفردوس اے جب تم اللہ تعالیٰ سے (جنت کا) سوال کرو تو اس سے جنت الفردوس مانگا کرو۔

(۹) جنات النعیم

اللہ تعالیٰ نے جنات النعیم کا ذکر اس آیت میں فرمایا ہے

ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات لهم جنات النعیم (لقمان ۸)

(ترجمہ) بلاشبہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ان کے لئے جنات النعیم (نعمتوں والی جنتیں) ہیں۔

یہ بھی تمام جنتوں کا مجموعی نام ہے کیونکہ جنت کے کھانے، پینے، لباس اور صورتیں، پاکیزہ ہوائیں، خوبصورت مناظر، وسیع مکانات وغیرہ جیسی ظاہری اور باطنی نعمتوں

۱۔ ترمذی (۲۵۳۱) واسنادہ صحیح، البدور السافره (۱۶۹۶) حوالہ ترمذی و حاکم و شہیقی، البعث والنشور

(۲۴۷) حوالہ بخاری ۳/ ۱۹، ابن ماجہ ۴۳۳۱، بزار ۴/ ۱۹۱، مجمع الزوائد ۱۰/ ۳۹۸۔

سب کو مشتمل ہے۔

(۱۰) المقام الامین

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ان المتقین فی مقام امین فی جنات و عیون (سورہ دخان ۵۱-۵۲)

(بے شک خدا سے ڈرنے والے مقام امین (امن کی جگہ) میں رہیں گے یعنی باغوں میں اور نہروں میں، اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں یدعون فیہا بكل فاکهة آمین (سورہ دخان: ۵۵) وہاں اطمینان سے ہر قسم کے میوے منگاتے ہوں گے۔

ان دونوں مقامات میں اللہ تعالیٰ نے مکان اور طعام کے امن کو جمع فرمایا ہے چنانچہ وہ مکان سے نکلنے کا خوف کریں گے نہ نعمتوں سے علیحدگی کا اور نہ موت کا۔

(۱۱) مقعد صدق

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے ان المتقین فی جنات ونہر فی مقعد صدق (سورہ القمر ۵۴-۵۵) بے شک پرہیزگار لوگ باغوں میں اور نہروں میں ہوں گے ایک محدہ مقام (مقعد صدق) میں اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے جنتوں کا نام مقعد صدق ذکر کیا ہے۔ ۱۔

(۱۲) طولی

حضرت سعید بن مسبوخؒ فرماتے ہیں کہ ہندی زبان میں جنت کا نام طولی ہے۔ ۲۔

جنت عدن اور دار السلام کی افضلیت

(حدیث) ابن عبد الحکمؒ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنة عدن اعظم من الجنة بتسع مائة الف جزء و دار السلام اعظم من عدن

۱۔ یہ سب تفصیل کمی پیشی کے ساتھ حادی الارواح ۱۳۸ تا ۱۴۱ سے ماخوذ ہے (امداد اللہ)

۲۔ وصف الفردوس (۶۱) ص ۲۲۔

بتسعة مائة الف جزء۔ ۱۔

(ترجمہ) "جنت عدن" جنت کے باقی درجات سے نولاکھ گنا بڑی ہے اور جنت "دارالسلام" جنت عدن سے نولاکھ گنا بڑی ہے۔ ۲۔

تذکرۃ الاولیاء

اشتہار

سائز 23x36x16 صفحات 400 مجلد، ہدیہ
"طبقات الصوفیة" امام ابو عبد الرحمن سلمی (م ۴۱۲ھ) کی شاندار تالیف،
پہلی پانچ صدیوں کے ایک سوا کا بر اولیاء کا سوانحی خاکہ، ارشادات، ولایت،
عبادت، اخلاق اور زہد کے اعلیٰ مدارج کی تفصیلات ہر مسلمان کیلئے حصول
ولایت و محبت الہیہ کے رہنما اصول، سچے اولیاء کرام کی پہچان کے صحیح طریقے۔

۱۔ وصف الفردوس (۶۱) ص ۲۲

۲۔ جنت کے ان تمام ناموں کے متعلق تمام تفصیل حادی الارواح ص ۱۳۸ تا ۱۳۱ سے ماخوذ ہے
اور بعض مقامات پر لکھن قیّم کے بیان کردہ مضامین اور احادیث کے حوالہ جات بعض کتابوں سے نقل
کر دیئے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے بعض جنتوں کو اپنے ہاتھ سے بنایا

سب سے افضل جنت

جس طرح سے اللہ تعالیٰ نے تمام فرشتوں سے حضرت جبریل کو، تمام انسانوں سے حضرت محمد ﷺ کو، آسمانوں سے اوپر والے آسمان کو، شہروں سے مکہ کو، مہینوں سے اشہر حرم کو، راتوں سے لیلة القدر کو، دنوں سے جمعہ کو، رات سے اس کے درمیانی حصہ کو اوقات سے نماز کے اوقات کو فضیلت بخشی ہے اسی طرح سے اللہ تعالیٰ نے جنتوں میں سے ایک جنت کو اپنے لئے منتخب کیا اس کو اپنے لئے منتخب کیا اس کو اپنے عرش سے قرب کی خصوصیت بخشی اپنے ہاتھ سے اس میں پودے لگائے اور وہ جنت تمام جنتوں کی سردار کہلائی، اللہ کی ذات پاک ہے جو چاہتی ہے مخلوقات کی تمام اقسام و انواع میں کسی ایک کو افضلیت کا شرف بخشتی ہے۔

کن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ مبارک سے پیدا کیا

(حدیث) حضرت عبداللہ بن حارثؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

خلق الله تبارك و تعالى ثلاثة اشياء بيده خلق آدم بيده و كتب التوراة بيده و غرس الفردوس بيده ثم قال و عزتي و جلالي لا يدخلها مدمن خمر ولا الديوث . قالوا يا رسول الله قد عرفنا مدمن الخمر فما الديوث؟ قال الذي يقر السوء في اهله۔^۱

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں اپنے ہاتھ مبارک سے پیدا فرمائیں (۱) حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے بنایا (۲) تورات کو اپنے ہاتھ سے لکھا، اور جنت الفردوس کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، پھر فرمایا مجھے میرے غلبہ اور جلال کی قسم اس میں شراب کا

۱۔ الدارمی حادی الارواح ۱۳۵، کنز العمال (۱۵۱۳/۷) بحوالہ خرائطی فی مساوی الاخلاق، اتحاف

السادة (۹/۵۰۲، ۱۰/۵۵۰)، درمثور (۵/۳۲۱)

عادی اور دیوث داخل نہیں ہو سکے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم شراب کے عادی کو تو جانتے ہیں یہ دیوث کون ہے؟ فرمایا وہ شخص جو بہ کاری کو اپنی بیوی میں بہ قرار رکھے۔

حضرت شمر بن عطیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کو اپنے ہاتھ سے بنایا وہ اس کو ہر جمعرات کو کھولتا ہے اور حکم دیتا ہے تو میرے اولیاء (دوستوں) کیلئے پاکیزگی اور عہدگی کے لحاظ سے اور زائد ہو جا۔ ۱۔

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

خلق الله الجنة عدن بيده لبنة من درة بيضاء، ولبنة من ياقوتة حمراء و لبنة من زبرجد خضراء ملاطها المسك و حصباؤها اللؤلؤ و حشيشها الزعفران ثم قال لها انطقي فقالت قد افلح المؤمنون فقال الله عز وجل و عزتي و جلالی لا يجاورنی فیک بخیل ثم تلا رسول الله ﷺ ومن یوق شح نفسه فاولئک هم المفلحون۔ ۲۔

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے دست مبارک سے بنایا اس کی ایک اینٹ سفید موتی کی ہے اور ایک اینٹ سرخ یا قوت کی ہے اور ایک سبز زبرجد کی ہے، اس کا گارا کستوری کا ہے اس کی بھری لولو موتی ہیں اور اس کی گھاس زعفران کی ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا (اب) توبول! تو اس نے کہا بلاشبہ وہی لوگ کامیاب ہوئے جو مؤمن ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے میرے غلبہ اور جلال کی قسم! کوئی ٹھیل تیرے اندر داخل ہو کر میرا پڑوسی نہیں بنے گا۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

۱۔ ابوالشیخ، حادی الارواح ۱۳۶ء،

۲۔ حادی الارواح (۱۳۶) بحوالہ ابن ابی الدنیا، درمنثور ۶/ ۱۹۶ بحوالہ ابن ابی الدنیا فی ذم الخلی، وابعدور السافره (۱۶۶۸) بحوالہ ابن ابی الدنیا فی صفۃ الجنۃ (۲۰)، حاکم (۲/ ۳۹۲)، طبرانی کبیر (۱۲/ ۱۳۷)، مجمع الزوائد (۱۰/ ۳۹۷)، اتحاد السادة (۱۰/ ۵۵۰)، اتحادات سید (۲۲۳)، ترغیب و ترہیب (۳/ ۳۸۰)، (۳/ ۵۱۳)، الاسماء والصفات (۳۱۸)، تفسیر ابن کثیر (۵/ ۳۵۵)، کنز العمال (۳۹۲۳۵)، (۳۹۲۶۳) بحوالہ ابن عدی (۵/ ۱۸۳۷)۔

(ترجمہ) اور جو شخص طبیعت کے مغل سے محفوظ رکھا گیا پس ایسے ہی لوگ کامیاب ہوں گے۔

(فائدہ) ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس جس کا دوسرا نام جنت عدن ہے کو اپنے ہاتھ مبارک سے پیدا کیا ہے اور یہی سب جنتوں سے افضل جنت ہے خوشخبری ہے ان حضرات کیلئے جو اس کے لائق نیک عمل کر کے اس کے وارث بنیں گے اور عرش بریں اور اس کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو گا یہ جب چاہیں گے اللہ تعالیٰ کی زیارت کر سکیں گے، دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ قارئین کو اور اس ناچیز مؤلف کو اس جنت کا وارث بنائے (آمین)

اشہار استغفارات حضرت حسن بصریؒ

سائز 20x30x16 صفحات 96۔ مجلد، ہدیہ

اکہتر استغفارات پر مشتمل آنحضرت ﷺ اور حضرات اولیاء صدیقین کا خاص تحفہ، جن کی برکت سے رزق میں وسعت، گناہ معاف، قیامت کی گھبراہٹ سے حفاظت، جہنم سے نجات، اور اللہ کی خاص رحمت و ولایت حاصل ہوتی ہے اور مصیبتیں دور ہوتی ہیں۔ مع اضافہ فضائل استغفار از حضرت مفتی امداد اللہ انور صاحب۔

اہل جنت کی تعداد و صفوف

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اہل الجنة عشرون ومائة صف، امتی منها ثمانون۔^۱
(ترجمہ) اہل جنت کی (قیامت کے دن) ایک سو بیس (۱۲۰) صفیں ہوں گی (ان میں) سے میری امت کی اسی (۸۰) صفیں ہوں گی۔

(نوٹ) آج کل غیر مقلد نام نہاد اہل حدیث، اہل سنت والجماعت احناف کو یہ کہتے پھرتے ہیں کہ آپ مقلد ہیں اس لئے مشرک ہیں اور مشرک کی بخشش نہیں ہوگی وہ دوزخ میں جائیں گے صرف ہم جنت میں جائیں گے۔ اگر وہ اپنی عقل کے ناخن لیں تو ان کو یہ حدیث واضح طور پر بتا رہی ہے کہ سب سے زیادہ تعداد امت محمدیہ کی جنت میں جانے والی ہوگی اور ان کی اسی (۸۰) صفیں ہوں گی اس تعداد کا آپ پہلی امتوں سے مقابلہ کر کے دیکھ لیں کہ امت محمدیہ تعداد میں ان سے کتنی زیادہ ہے کیا یہ تمام غیر مقلد مل کر سابقہ امتوں کی تعداد کا مقابلہ کر سکتے ہیں جبکہ یہ پیدا ہی انگریز کے دور سے ہوئے ہوں اور مکہ مدینہ میں تیرہویں صدی سے پہلے ان کا کوئی وجود نہ ملتا ہو اور اہل

۱۔ صفۃ الجنة ابو نعیم (۲۳۹)، معجم کبیر طبرانی (۱۰۳۵۰)، معجم صغیر (۳۴/۱)، مجمع البحرین (۳۸۱/۳)، مسند ابو یعلیٰ (۲۴۹/۲)، مجمع الزوائد (۴۰۳/۱۰)، کشف الاستار (۲۰۱/۳)، فوائد سمویہ (۳/ق ۹)، ابن ابی شیبہ (۴۷۱/۱۰)، ابو بکر ابن الانباری فی مجلس من المالیہ (ق ۲)، مسند احمد (۳۵۳/۱)، مشکل الآثار امام طحاوی (۱۵۶/۱)، مستدرک حاکم (۸۲/۱)، دولہ شاہد: احمد ۵/۳۳۷، ۳۵۵، ترمذی (۲۵۴۶)، ابن ماجہ (۴۲۸۹)، دارمی (۲۸۳۸)، فیض القدیر (۲۷۶۲)، مشکاة (۵۶۳۳)، البعث والنشور، اخبار اصفہان (۲۷۵/۱)، کامل ابن عدی (۱۴۲۰/۳)، زوائد زہد ابن المبارک للمروزی (۱۵۷۲)، معالم التنزیل بغوی (۴۰۵/۱)، حاکم (۸۱-۸۲) وقال صحیح علی شرط مسلم ودانقہ الذہبی، عقود الجواهر النیفہ ص ۳۰-۳۱، انظر مزید التخریج من ہامش صفۃ الجنة لابی نعیم (۷۹/۲)۔

سنت والجماعت احناف نے دوسری صدی سے لیکر تقریباً بارہویں صدی تک مسلسل مکہ اور مدینہ کے مراکز میں امامت اور حکومت کی ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت عطاء فرمائے اور عوام الناس کو ان کی طرف سے پیش کئے جانے والے حدیث رسول اللہ کے نام سے صرف زبانی دعویٰ سے محفوظ رکھے۔ ان کی حقیقت کو سمجھنے کیلئے مناظر اسلام حضرت مولانا محمد امین صاحب صفدر اوکاڑوی دامت برکاتہم کی کتب اور رسائل کا مطالعہ کریں جو ان کو سمجھنے کیلئے بہت کافی ہیں۔

معارف الاحادیث

اشتہار

سائز 17x27x8 صفحات 2000 چار جلد، ہدیہ
حدیث کی سینکڑوں کتب میں موجود صحیح احادیث کا شاندار مجموعہ، احادیث کے جملہ مضامین کا انتخاب جو ضروری احکام، فضائل، ترغیب، تہدید، اسرار احکام شریعت، تزکیہ نفس، سیرت و کردار اور معاشرت کی احادیث وغیرہ پر مشتمل ہیں۔
احادیث کے ترجمہ کے ساتھ ساتھ ان کی تشریح بھی قلم بند کی گئی ہے، اور احادیث کے ایسے عالمانہ لطائف و معارف تحریر کئے گئے ہیں جن کو پڑھ کر انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے اور یہ معارف اردو کی حدیث کی کتابوں میں نہیں ملتے۔ اگر کوئی شخص اس کتاب کا مطالعہ کرے تو اس کی دل کشی کے سبب اس سے دل نہیں بھرتا۔ مساجد میں سلسلہ درس کیلئے اچھوتی شرح حدیث۔

بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونے والے

ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں جانے والے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا

يدخل الجنة من امتي زمرة هم سبعون الفاتضيء وجوههم اضاءة القمر ليلة البدر، فقام عكاشة بن محصن الاسدي يرفع نمرة عليه . فقال يا رسول الله ادع الله ان يجعلني منهم فقال رسول الله ﷺ اللهم اجعله منهم . ثم قام رجل من الانصار فقال يا رسول الله ادع الله ان يجعلني منهم فقال سبقك بها عكاشة۔ ۱۔

(ترجمہ) میری امت میں سے ایک جماعت جنت میں داخل ہوگی یہ (تعداد میں) ستر ہزار ہوں گے، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ حضرت عکاشہ بن محصنؓ جنہوں نے اپنے اوپر دھاریدار چادر لے رکھی تھی عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان حضرات میں شامل کر دیں۔ تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! اس کو ان حضرات میں شامل کر دے۔ پھر انصار صحابہ میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اس نے بھی عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا عکاشہ تم سے سبقت کر گیا۔

چودھویں کے چاند کی طرح چہرے روشن ہوں گے

(حدیث) حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

۱۔ بخاری (۶۵۳۲)، مسلم (۴۱۶، ۳۶۹) فی الایمان، احمد (۱/۳۲۱، ۲/۳۵۱)، ابو عوانہ

(۱/۱۳۰)، طبری (۱۶/۳۸)، زہد ابن المبارک (۵۵۰)

لید خلن الجنة من امتی سبعون الفا وقال سبع مئة الف آخذ بعضهم ببعض حتى يدخل اولهم و آخرهم الجنة . وجوههم على صورة القمر ليلة البدر
۱۔

(ترجمہ) میری امت میں سے ستر ہزار حضرات کا حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا یا سات لاکھ کا یہ جنت میں اس حالت میں داخل ہوں گے کہ ان میں کے ہر ایک نے ایک دوسرے کو پکڑ رکھا ہو گا یہاں تک ان کا پہلا شخص آخری شخص کے ساتھ ہی جنت میں داخل ہو گا۔ ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔
(یہ پہلا گروپ ہو گا جو بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو گا)

ستر ہزار اور اللہ تعالیٰ کی تین لپیں مسلمانوں کی بغیر حساب جنت میں

(حدیث) ابو امامہ باہلیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ارشاد فرما رہے تھے۔

وعدنی ربی ان یدخل الجنة من امتی سبعین الفا لا حساب علیہم ولا عذاب مع کل الف سبعون الفا وثلاث حثیة من حثیاته۔ ۲۔

(ترجمہ) میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار کو جنت میں داخل فرمائیں گے نہ تو ان کا حساب ہو گا نہ ان کو عذاب ہو گا (اور) ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور اللہ تعالیٰ کی لپوں میں سے تین لپیں (مسلمانوں میں سے بغیر حساب کے اور بغیر سزا کے جنت میں جائیں گے)

(فائدہ) اللہ تعالیٰ کی لپوں کا کوئی مخلوق اندازہ نہیں کر سکتی لہذا اس حدیث سے کثرت سے امت محمدیہ کی بخشش کی خوشخبری ملتی ہے۔

۱۔ بخاری (۶۵۴۳)، مسلم (۲۱۹، ۳۷۳) فی الایمان، احمد (۲۸۱/۵)، طبرانی کبیر (۱۷۵/۶)، ابو عوانہ (۱۴۱/۱) تہذیب تاریخ دمشق (۱۹۱/۳)۔

۲۔ حدیث صحیح، احمد ۵/۲۶۸، ترمذی ۷/۲۳۳، طبرانی کبیر ۹/۸/۱۲۹، ۱۳۰، کتاب السنہ الثانی الی عاصم ۱/۲۶۱، شرح السنہ ۱۵/۱۶۴، مسند الفردوس ۱۱۳، العاقبة ۲۹۰،

4900070000 مسلمان بغیر حساب جنت میں

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
يدخل الجنة من امتي سبعون الفامع كل واحد من السبعين الفاسبعون
الف۔ ۱۔

میری امت میں سے ستر ہزار (مسلمان مرد و عورتیں بغیر حساب و عذاب کے) جنت
میں جائیں گے اور ان ستر ہزار میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار (4900000000) لوگ
اور بھی (بلا حساب و بلا عذاب جنت میں جائیں گے)

بغیر حساب جنت میں جانے والوں کی پوری تعداد کا اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے

(حدیث) حضرت عبدالرحمن بن ابوجر صدیقؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ
ﷺ ارشاد فرمایا "میرے اللہ عزوجل نے میری امت میں سے ستر ہزار حضرات ایسے
عطاء فرمائے ہیں جو جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔ حضرت عمرؓ نے عرض
کیا (یا رسول اللہ!) آپ نے اللہ تعالیٰ سے اس سے زائد کا مطالبہ نہیں کیا؟ آپ نے
ارشاد فرمایا میں نے زائد کا مطالبہ کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے (ستر ہزار میں سے) ہر آدمی
کے ساتھ ستر ہزار عطاء فرمائے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے
اس سے بھی زائد کا مطالبہ نہیں فرمایا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اتنا عطاء فرمایا
ہے پھر آپ نے اپنے دونوں بازو پھیلا دیے۔ پھر فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا
(ہشام کہتے ہیں) ہم نہیں جانتے کہ اس کی تعداد کتنا ہوگی۔ ۲۔

یہ ستر ہزار کون حضرات ہوں گے

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

۱۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۴۰۷ حوالہ مسند ابویعلیٰ، المطالب العالیہ ۳/ ۴۰۹ وقال الحافظ ابن حجر: وقال

البوصیری ورواہ ثقات ۱ھ، العاقبہ ۲۹۱ حوالہ مسند بزار (کشف الاستار ۳/ ۲۰۹)

۲۔ العاقبہ ۳۵۴، المطالب العالیہ ۳/ ۴۰۸، مجمع الزوائد (۱۰/ ۴۱۳)، بزار (کشف الاستار حدیث

(۳۵۴)

میرے سامنے تمام امتوں کو پیش کیا گیا۔ پس میں نے ایک نبی کو دیکھا جس کے ساتھ ایک معمولی سی جماعت تھی، اور ایک نبی کو دیکھا جس کے ساتھ صرف ایک یا دو آدمی تھے، اور ایک نبی کو دیکھا جس کے ساتھ کوئی شخص (بھی ان کو ماننے والا) نہیں تھا۔ پھر اچانک میرے سامنے ایک بہت بڑی امت کو پیش کیا گیا میں نے گمان کیا کہ یہ میری امت ہے لیکن مجھے کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہے۔ آپ افق (آسمان و زمین کے ملنے والے طویل و عریض کنارے) کی طرف دیکھیں جب میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی بڑی امت تھی پھر مجھے کہا گیا آپ دوسرے افق کی طرف بھی دیکھیں تو ادھر بھی بہت ہی بڑی امت تھی مجھے فرمایا گیا کہ آپ کی امت یہ ہے۔ ان میں سے ستر ہزار وہ حضرات ہیں جو جنت میں بغیر حساب کئے اور عذاب دیئے داخل ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ اٹھ کر گھر میں تشریف لے گئے۔ تو صحابہ کرام نے ان حضرات کے بارہ میں جو جنت میں بغیر حساب و عذاب کے داخل ہوں گے غور و فکر شروع کر دیا۔ ان میں سے کسی نے کہا شاید کہ یہ وہ حضرات ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے اور کسی نے کہا کہ شاید یہ وہ حضرات ہوں گے جو اسلام کی حالت میں پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ (کسی کو) شریک نہیں ٹھرایا ہو گا اس طرح سے صحابہ نے کئی چیزوں کو ذکر کیا۔ تو حضور ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم کس گفتگو میں مشغول ہو؟ تو انہوں نے آپ سے عرض کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو (دنیا میں) نہ تو دم کرتے تھے اور نہ دم کرنے کو خود طلب کرتے تھے، اور نہ شگون پکڑتے تھے بلکہ اپنے پروردگار پر بھروسہ اور توکل کرتے تھے۔ ۷۱

(فائدہ) علامہ ابن قیم اور علامہ قرطبی نے دم کرنے پر بحث کی ہے اور حدیث سے ثابت کیا کہ جائز دم اور جھاڑ پھونک کر نا کرنا درست ہے۔ ۷۲

۷۱۔ مسلم (۲۲۰، ۳۷۴) فی الایمان، بخاری نخوع (۶۵۳۱)، ترمذی فی القیامۃ، دارمی (۳۲۹/۲)،

احمد ۱/۳۷۱، ۲/۳۰۲، ابوعوانہ (۸۶/۱) اتحاف السادة ۱۰/۵۶۷، بدایہ والنہایہ ۱/۳۱۳،

۷۲۔ حادی الارواح (۱۷۷)، تذکرۃ القرطبی ۲/۳۷۳،

یہ حضرات حساب شروع ہونے سے پہلے جنت میں جائیں گے

(حدیث) حضرت ابو امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 اذا كان يوم القيامة قامت ثلثة من الناس يسدون الافق نورهم كالشمس
 فيقال النبی الامی فیتحشش لها کل نبی فيقال محمد وامتہ، ثم تقوم ثلثة
 اخرى تسد ما بین الافق نورهم مثل کل کوكب فی السماء فيقال النبی
 الامی فیتحشش لها کل نبی ثم یحشی حشیتین فيقال هذا لك یا محمد وهذا
 منی لك یا محمد ثم یوضع المیزان ویؤخذ فی الحساب۔
 (ترجمہ) جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگوں کی ایک جماعت کھڑی ہوگی جو آسمان و زمین
 کے کنارے کو (اپنی کثرت کی وجہ سے) بھر رہی ہوگی ان کی چمک دمک سورج کی
 طرح ہوگی۔ ندا ہوگی نبی اُمی کہاں ہیں تو اس پر ہر نبی اٹھنے کیلئے متحرک ہوگا پھر کہا
 جائے گا یہ حضرت محمد اور ان کی امت ہیں۔ پھر ایک اور جماعت اٹھے گی جو (آسمان و
 زمین کے) افق کو بھر رہی ہوگی ان کا نور آسمان کے ہر ستارے کی طرح ہوگا۔ کہا جائے
 گا نبی اُمی کہاں ہیں تو اس کیلئے ہر نبی اٹھنا چاہے گا۔ (مگر یہ بھی امت محمدیہ ہی ہوگی)
 پھر (اللہ تعالیٰ) دو لپٹیں بھریں گے اور کہا جائے گا اے محمد! یہ ایک لپ تیرے لئے
 ہے اور اے محمد! یہ میری طرف سے تیرے لئے ہے (یعنی ان دو لپوں کو جن میں آنے
 والے افراد کی تعداد اللہ تعالیٰ جانتے ہیں بغیر حساب کے جنت میں داخل کیا جائے گا)
 پھر ترازوئے اعمال نصب کی جائے گی اور حساب شروع کیا جائے گا۔

امت کی بخشش کیلئے ایک لپ ہی کافی ہے

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 یدخل الجنة من امتی سبعون الفا بغیر حساب فقال ابوبکر یا رسول اللہ
 زدنا فقال وهکذا فقال عمر یا ابا بکر ان شاء اللہ ادخلهم الجنة بجفنة

(ترجمہ) میری امت میں سے ستر بخیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے (اطمینان اور خوشخبری کے) لئے اور اضافہ فرمائیں۔ تو آپؐ نے فرمایا اور اتنا مزید۔ تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا اے ابو بکر! اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو حضور ﷺ کی امت کو ایک ہی لپ میں جنت میں داخل کر دیں گے۔ (تو حضور ﷺ نے فرمایا عمر نے سچ کہا) ۲۔

شہداء بغیر حساب کے جنت میں

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب لوگ حساب کیلئے پیش ہوں گے اس وقت ایک جماعت اپنی تلواروں کو اپنی گردنوں پر رکھے ہوئے آئے گی جن سے خون کے قطرات گر رہے ہوں گے۔ یہ جنت کے دروازہ پر رش کر دیں گے۔ کہا جائے گا یہ کون لوگ ہیں؟ کہا جائے گا یہ شہید ہیں جو (شہادت کے بعد) زندہ تھے رزق دئے جاتے تھے۔ پھر پکارا جائے گا وہ شخص کھڑا ہو جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ پھر تیسری مرتبہ پکارا جائے گا وہ شخص کھڑا ہو جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ (حضور ﷺ) ارشاد فرماتے ہیں (کہ اس اعلان سے) وہ لوگ جن کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو گا وہ جنت میں داخل ہوں گے اور اتنے اور اتنے ہزار کھڑے ہوں گے اور جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔ ۳۔

جس کو اللہ تعالیٰ دنیا میں دیکھ کر ہنس دے

(حدیث) حضرت نعیم ہمارے روایت ہے کہ ایک شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کونسا شہید افضل ہے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا وہ حضرات جن کی جنگ کی

۱۔ مجمع الزوائد (۱۰/۳۰۹) حوالہ بزار

۲۔ تذکرۃ القرطبی (۲/۳۷۶)

۳۔ مجمع الزوائد (۱۰/۳۱۱) حوالہ معجم اوسط طبرانی۔ درمنثور (۲/۹۹) الی لفظ اول : فلید خل الجنة

جنت میں دشمن سے مل جائے اور وہ اپنے مومنہ نہ مومنہ ہو تو اسے قتل کر دیئے جائیں۔
جنت میں بغیر حساب جانے والوں کی صفات

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
ثلاثة يدخلون الجنة بغیر حساب رجل غسل ثوبه فلم یجد له خلفا ورجل
لم ینصب علی مستوقده بقدرین قط ورجل دعی بشراب فلم یقل له ایہما
ترید۔ ۱۔

(ترجمہ) تین قسم کے لوگ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے (۱) وہ شخص جس
نے اپنا کپڑا دھویا لیکن اس کو لگانے کیلئے اس کو خوشبو میسر نہ رہی (۲) وہ شخص جس کے
چولہا پر دو ہانڈیاں (ایک وقت میں) کبھی نہ چڑھی ہوں (۳) وہ شخص جس کو پانی کی
دعوت دی گئی مگر اس سے یہ نہ پوچھا گیا کہ تم کو نسا پانی (شربت، پانی) پسند کرتے ہو۔
حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں جس آدمی نے دیرانے میں (مسافروں وغیرہ کیلئے) کوئی
کنواں کھودا اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے وہ بھی بغیر حساب جنت میں جائے گا۔ ۲۔

(حدیث) حضرت علی بن حسینؓ فرماتے ہیں "جب قیامت کا دن ہو گا ایک منادی ندا
کرے گا تم میں سے فضیلت والے کون ہیں؟ تو انسانوں میں سے کچھ لوگ کھڑے
ہوں گے ان سے کہا جائے گا جنت کی طرف چلو پھر ان کی ملاقات فرشتوں سے ہوگی تو
وہ کہیں گے تم کہاں جا رہے ہو تو وہ حضرات کہیں گے جنت کی طرف، فرشتے پوچھیں
گے حساب سے پہلے؟ وہ کہیں گے ہاں۔ وہ پوچھیں گے تم کون ہو؟ وہ کہیں گے ہم
فضیلت والے ہیں۔ فرشتے کہیں گے تمہاری کونسی فضیلت ہے؟ وہ جواب دیں گے کہ
جب ہمارے ساتھ جمالت کا برتاؤ کیا جاتا تھا ہم بردباری اختیار کرتے تھے، جب ہم پر
ظلم کیا جاتا تھا ہم صبر کرتے تھے، جب ہمارے ساتھ کوئی برائی کی جاتی تھی ہم معاف

۱۔ درمنثور (۲/۹۹) بحوالہ احمد و ابو یعلیٰ و شہیقی فی الاسماء والصفات۔

۲۔ التذکرہ للقرطبی بسندہ (۲/۳۷۳)، اتحاف السادہ (۹/۲۸۲، ۲۸۳)، کنز العمال (۶۰۷۸)،
(۳۳۳۳۳)۔

۳۔ تذکرۃ القرطبی بسندہ (۲/۳۷۳)۔

کر دیتے تھے۔ فرشتے کہیں گے کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ نیک عمل کرنے والوں کیلئے بہترین اجر ہے۔ پھر ایک منادی ندا کرے گا اہل صبر کھڑے ہو جائیں تو انسانوں میں سے کچھ لوگ کھڑے ہوں گے یہ بہت کم ہوں گے ان کو حکم ہو گا جنت کی طرف چلے جاؤ تو ان کو بھی فرشتے ملیں گے اور ان سے ایسا ہی کہا جائے گا تو وہ کہیں گے ہم اہل صبر ہیں وہ پوچھیں گے تمہارا صبر کیا تھا؟ وہ کہیں گے ہم نے اللہ کی فرمانبرداری میں اپنے نفسوں کو (ان کی خواہشات سے) روکا اور ہم نے اللہ کی نافرمانیوں سے اس کو باز رکھا۔ وہ فرشتے کہیں گے تم بھی جنت میں داخل ہو جاؤ نیک عمل کرنے والوں کیلئے بہترین اجر ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر ایک منادی ندا کرے گا اب اللہ کے پڑوسی کھڑے ہو جائیں تو انسانوں میں سے کچھ لوگ کھڑے ہوں گے یہ بھی بہت کم ہوں گے ان کو بھی حکم ہو گا جنت کی طرف چلے جاؤ۔ تو ان سے بھی فرشتے ملیں گے اور ان کو بھی ویسا ہی کہا جائے گا یہ کہیں گے تم کس عمل سے اللہ تعالیٰ کے اس کے گھر میں پڑوسی بن گئے؟ وہ کہیں گے کہ ہم صرف اللہ تعالیٰ کی محبت میں ایک دوسرے (مسلمانوں) کی زیارت کرتے تھے اور اللہ ہی کی خاطر آپس میں مل کر بیٹھتے تھے اور اللہ ہی کیلئے ہم ایک دوسرے پر خرچ کرتے تھے۔ فرشتے کہیں گے تم بھی جنت میں داخل ہو جاؤ نیک عمل کرنے والوں کیلئے بہترین اجر ہے۔" ۱۔

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب اللہ تعالیٰ پہلے اور پچھلے (انسانوں اور جنات) کو ایک میدان میں جمع کریں گے تو ایک منادی عرش کے نیچے سے ندا کرے گا اللہ کی معرفت رکھنے والے کہاں ہیں؟ محسن کہاں ہیں؟ (جو عبادت کرتے وقت گویا کہ خدا کو دیکھتے تھے یا یہ یقین کرتے تھے کہ اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے) فرمایا کہ لوگوں میں سے ایک جماعت اٹھے گی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑی ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے حالانکہ وہ اس کو خوب جانتے ہوں گے تم کون ہو؟ تو وہ عرض کریں گے ہم اہل معرفت ہیں آپ کے ساتھ ہم نے آپ کو پہچانا تھا اور آپ نے ہمیں اس کا لائق بنایا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم نے سچ

۱۔ تذکرۃ القرطبی (۲/ ۳۷۴) بحوالہ ابو نعیم۔

کہا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم پر کوئی سزا اور تکلیف نہیں تم میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑے اور فرمایا اللہ تعالیٰ ان حضرات کو روز قیامت کی ہولناکیوں سے نجات عطاء فرمادیں گے۔ ۴۱

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جب قیامت کا دن ہو گا ایک منادی ندا کرے گا تم ابھی جان لو گے اصحاب الکرم (بزرگی اور شان والے) کون ہیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے والے کھڑے ہو جائیں تو وہ کھڑے ہو جائیں گے اور ان کو جنت کی طرف روانہ کر دیا جائے گا۔ پھر دوسری مرتبہ ندا کی جائے گی تم آج عنقریب جان لو گے اصحاب الکرم کون ہیں ہنے کہ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جن کے پہلو (رات کے وقت) اپنے بستروں سے (عبادت کیلئے) الگ رہتے تھے جو اپنے رب کو خوف اور طمع کے ساتھ پکارا کرتے تھے اور جو کچھ ہم نے ان کو رزق دیا تھا اس سے خرچ کرتے تھے (زکوٰۃ اور صدقات کی شکل میں) چنانچہ یہ حضرات کھڑے ہوں گے اور ان کو بھی جنت کی طرف روانہ کر دیا جائے گا۔ پھر تیسری مرتبہ ندا کی جائے گی تم ابھی جان لو گے اصحاب الکرم کون لوگ ہیں اب وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جن کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے کوئی خرید و فروخت غافل نہیں کرتی تھی چنانچہ ان کو بھی جنت کی طرف روانہ کر دیا جائے گا۔ ۴۲

(فائدہ) یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ جب قیامت کا دن ہو گا منادی ندا کرے گا میرے وہ بندے کہاں ہیں جنہوں نے میری فرمانبرداری کی تھی اور غائبانہ طوع پر میرے عہد کی حفاظت کرتے تھے تو وہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح یا خوب چمکدار ستارے کی طرح (شان) ہوں گے یہ نور کی ساریوں پر سوار ہوں گے جن کی لگا میں سرخ یا قوت کی ہوں گی جو ان کو لیکر تمام مخلوقات کے سامنے اڑتے پھریں گے حتیٰ کہ عرش الہی کے سامنے جا کر ٹہر جائیں گے۔ تو ان کو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے سلام ہو میرے ان بندوں پر جنہوں نے میری اطاعت کی اور غائبانہ

۱۔ تذکرۃ القرطبی (۲/۵۷۳) بحوالہ ابو نعیم۔ البدیع السافرہ (حدیث نمبر ۵۰۷)

۲۔ تذکرۃ القرطبی (۲/۵۷۳) بحوالہ ابو نعیم۔

طور پر میرے عہد کی حفاظت کی، میں نے تم کو مد گزیدہ کیا، میں نے تم سے محبت کی اور میں نے تم کو پسند کیا چلے جاؤ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو جاؤ تم پر آج کوئی خوف نہیں اور نہ تم غمزدہ ہو گے تو وہ پل صراط سے اچک لینے والی (تیز) بجلی کی طرح گذر جائیں گے پھر ان کیلئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ اس کے بعد باقی مخلوقات میدان حشر میں پڑی ہوئی ہوں گی ان میں کا بعض بعض سے کہے گا اے قوم! فلاں بن فلاں کہاں ہے۔" جس وقت وہ ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہوں گے تو ایک منادی ندا کرے گا ان اصحاب الجنة اليوم في شغل فاكهون۔ (آیہ) (بے شک جنت والے آج اپنے مشغلوں میں خوش دل ہیں) ۱۔

(علمی لطفیہ) جنت میں بغیر حساب کے جانے والوں کی تعداد کے متعلق جتنی روایات کتب حدیث میں وارد ہیں ان کو امام ابن کثیر نے نہایہ فی الفتن والملاحم جلد دوم صفحہ ۲۵۳ تا ۲۶۰ تک بڑی تفصیل سے جمع فرمایا ہے۔ اصحاب ذوق اصل کتاب کی طرف مراجعت فرمائیں اس عنوان کی ہم نے الحمد للہ اتنی احادیث جمع کر دی ہیں کہ کسی حدیث کی کتاب میں اتنی تفصیل اور تنوع کے ساتھ جمع نہیں ملیں گی۔

ذ

کرامات اولیاء

اشتہار

سائز 16 x 36 x 23 صفحات 304 مجلد، ہدیہ

امام غزالی، امام ابن جوزی، شیخ شہاب الدین سہروردی، ابواللیث سمرقندی، استاذ قشیری اور دیگر ائمہ تصوف کی کتب میں منتشر کرامات اولیاء کو قطب مکہ حضرت امام محمد بن عبداللہ یافعی یمینیؒ نے ”روض الریاحین“ میں جمع کیا، یہ ”کرامات اولیاء“ اسی کتاب کا انتخاب ہے اس کے مطالعہ سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی محبت اور نیک اعمال کی توفیق نصیب ہوتی ہے اور اولیاء کے مقامات محبت الہی کے مطالعہ کا نفیس تحفہ ہے۔

۱۔ تذکرۃ القرطبی (۲/ ۳۷۵) بحوالہ ابو نعیم۔

سب سے پہلے جنت میں جانے والے

حضور ﷺ اور آپ کی امت سب سے پہلے جنت میں جائیں گے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
نحن الآخرون، الاولون يوم القيامة ونحن اول من يدخل الجنة بيدانهم
اوتوا الكتاب من قبلنا واوتينا من بعدهم فاختلفوا فهدانا الله لما اختلفوا فيه
من الحق۔ ۱۔

(ترجمہ) ہم آخری امت ہیں (لیکن) روز قیامت (ہم) سب سے پہلے (قبروں سے)
اٹھیں گے، اور ہم ہی سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے بس اتنی بات ہے کہ ان
(یہود و نصاریٰ کو) ہم سے پہلے کتاب (تورات، زبور، انجیل) عطاء کی گئی اور ہمیں ان
کے بعد (قرآن پاک) عطاء کیا گیا پس انہوں نے (ہم سے قرآن کے حق ہونے میں)
اختلاف کیا، پس جس چیز کے حق ہونے میں انہوں نے اختلاف کیا اللہ تعالیٰ نے
(اس میں) ہمیں ہدایت عطاء فرمائی (اور اب اسلام آنے کے بعد وہ مسلمان نہ ہونے کی
وجہ سے گمراہی میں رہ کر دوزخ کو جائیں گے)

سب سے پہلے انبیاء جائیں گے پھر آپ ﷺ کی امت

(حدیث) حضرت عمر بن خطابؓ جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں
ان الجنة حرمت على الانبياء كلهم حتى ادخلها وحرمت على الامم حتى
تدخلها امتي۔ ۲۔

(ترجمہ) جنت تمام انبیاء پر حرام ہے جب تک میں اس میں داخل نہ ہو جاؤں (یعنی پہلے

۱۔ مسلم (۲۵۵)۔ (۲۰) فی الجمعہ،

۲۔ حادی الارواح (۱۵۳) حوالہ دارقطنی۔ کنز العمال (۳۱۹۵۳) حوالہ ابن النجار، بغوی تفسیر
معالم التنزیل (۴۰۵/۱)، جمع الجوامع (۵۴۳۵)، میزان الاعتدال (۳۵۳۶)، علل الحدیث ابن
ابی حاتم (۲۱۶۷)، کامل ابن عدی (۱۴۴۸/۳)۔

میں داخل ہوں گا پھر تمام انبیاء علیہم السلام)، اور (جنت) تمام امتوں پر حرام ہے حتیٰ کہ میری امت اس میں داخل ہو جائے (اس کے بعد امتیں جنت میں جائیں گی) (فائدہ) یہ امت باقی امتوں سے پہلے زمین سے باہر آئے گی اور موقف میں سب سے اعلیٰ مقام پر سب سے پہلے سرفراز ہوگی اور سب سے پہلے سایہ عرش میں سبقت کرے گی، اور سب سے پہلے ان کا حساب و کتاب ہوگا اور سب سے پہلے صراط کو عبور کرے گی اور سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگی پس جنت سب انبیاء کرام پر حرام ہے جب تک حضرت محمد ﷺ اس میں داخل نہ ہوں اور سب امتوں پر حرام ہے جب تک کہ حضور ﷺ کی امت اس میں داخل نہ ہو۔ ۱۔

انبیاء علیہم السلام کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ پہلے جنت میں جائیں گے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اتانی جبریل فاخذ بیدی فارانی باب الجنة الذی تدخل منه امتی . فقال ابوبکر یا رسول اللہ وددت انی کنت معک حتی انظر الیه فقال رسول اللہ ﷺ اما انک یا ابابکر اول من یدخل الجنة من امتی۔ ۲۔ (ترجمہ) میرے پاس جبریل تشریف لائے تھے اور میرا ہاتھ پکڑ کر جنت کا وہ دروازہ دکھلایا جس سے میری امت داخل ہوگی۔ حضرت ابوبکر (صدیقؓ) نے عرض کیا یا رسول اللہ میں پسند کرتا ہوں کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا حتیٰ کہ میں بھی اس دروازہ کو دیکھ لیتا۔ تو سرکار رسالت پناہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ سن لو اے ابوبکر میری امت میں سے سب سے پہلے آپ جنت میں جائیں گے۔

حضرت بلالؓ کی جنت میں سبقت اور حضرت عمرؓ کا محل

(حدیث) حضرت بريدہ بن حصیبؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ ﷺ

۱۔ حادی الارواح (۱۵۳)

۲۔ مسند ابوداؤد کتاب السنہ باب ۹ (حدیث ۳۶۵۲)، اتحاف السادہ (۱۰/۵۳۵)، مشکوٰۃ (۶۰۲۴)،

کنز العمال (۳۲۵۵۱)۔

نے صبح کے وقت حضرت بلالؓ کو بلایا اور فرمایا اے بلال! تم مجھ سے جنت میں کیسے سبقت کر گئے میں جب بھی جنت میں داخل ہوا اپنے سامنے سے تمہارے چلنے کی آواز سنتا ہوں (چنانچہ) میں گزشتہ رات بھی (جنت میں) گیا تو پھر اپنے سامنے سے تمہارے چلنے کی آواز سنی، پھر میں ایک چوکور محل پر آیا جو سونے کا بنا ہوا تھا میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے بتایا یہ ایک عربی شخص کا ہے۔ میں نے کہا میں بھی تو عربی ہوں یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا یہ قریش کے آدمی کا ہے۔ میں نے کہا میں بھی تو قریشی ہوں یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا امت محمد کے ایک شخص کا ہے میں نے کہا میں محمد ہوں یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا عمر بن الخطابؓ کا ہے۔ تو حضرت بلالؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے جب بھی اذان دی ہے دور کعات ادا کی ہیں، اور جب بھی وضو ٹوٹا ہے اسی وقت وضو کیا ہے اور میں نے تہیا کر لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کی دور کعات میرے ذمہ ہیں۔ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا (یہ سبقت) ان رکعات کی وجہ سے ہے۔ ۱۔

(فائدہ) اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت بلالؓ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے جنت میں جائیں گے بلکہ حضرت بلالؓ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آگے آگے بطور دربان اور خادم کے چلیں گے۔ ۲۔

جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ جب حضور علیہ السلام کو روز قیامت روضہ سے اٹھایا جائے گا تو حضرت بلالؓ آپ کے سامنے اذان دیتے ہوئے چلیں گے۔ ۳۔

۱۔ مسند احمد (۵/ ۳۵۴-۳۶۰)، ترمذی (۳۶۸۹) فی المناقب، ابن حبان (۷۰۴۴)، طبرانی کبیر (۱۰۱۴) حلیہ ابو نعیم (۱/ ۱۵۰)، حاکم (۳/ ۲۸۵) وصحیحہ ووافقہ الذہبی،

۲۔ فی الارواح (۱۵۸)

۳۔ فی الارواح ص (۱۵۸)

امت محمدیہ میں سے سب سے پہلے جنت میں جانے والے

سب سے پہلے جانے والے گروپ کی صفات

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 اول زمرة تلج الجنة صورهم على صورة القمر ليلة البدر، لا يبصقون فيها
 و لا يمتخطون ولا يتغوطون فيها، آتيتهم وامشاطهم الذهب والفضة
 ومجامرهم الالوة ورشحهم المسك ولكل واحد منهم زوجتان يرى مخ
 ساقهما من وراء اللحم من الحسن لا اختلاف بينهم ولا تباغض، قلوبهم
 قلب واحد يسبحون الله بكرة وعشيا۔^۱

(ترجمہ) سب سے پہلے جو جماعت جنت میں داخل ہوگی ان کی صورتیں چودھویں
 رات کے چاند کی صورت جیسی ہوں گی۔ یہ نہ تو جنت میں تھوکیں گے نہ ناک بہے گی
 اور نہ ہی اس میں پاخانہ کریں گے (یعنی ان تینوں عیبوں سے پاک ہوں گے) ان کے
 برتن اور کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہوں گی، ان کی انگلیٹھیاں اگر کی لکڑی کی ہوں
 گی، ان کا پسینہ کستوری کا ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کیلئے دو بیویاں ایسی ہوں گی جن کی
 پنڈلی کا گودا ان کے حسن کی وجہ سے گوشت کے اندر سے نظر آئے گا۔ ان کے درمیان
 کوئی اختلاف نہیں ہوگا اور نہ آپس میں کوئی بغض ہوگا۔ ان کے دل ایک دل (کی طرح)
 ہوں گے یہ صبح شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کہیں گے۔

پہلے اور دوسرے درجہ کے جانے والے جنتیوں کی صفات

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 اول زمرة يدخلون الجنة على صورة القمر ليلة البدر، والذين يلونهم على
 ضوء اشد من كوكب دري في السماء اضاءة لا يبولون ولا يتغصون
 ولا يتفلون ولا يمتخطون، امشاطهم الذهب والمسك ومجامرهم

۱۔ بخاری (۳۲۳۵)، مسلم (۲۸۳۳)، شرح السنہ (۲۰۷/۱۵)

الاولۃ وازواجہم الحور العین، اخلاقہم علی خلق رجل واحد علی صورة
ابیہم آدم ستون ذراعاً فی السماء۔ ۱۔

(ترجمہ) پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہو گا ان کی صورت چودھویں رات کے چاند کی
طرح ہوگی، اور وہ لوگ جو ان کے بعد (جنت میں) جائیں گے ان کی صورت کسی چمک
دک آسمان میں تیز روشن ستارے کی طرح کی ہوگی۔ یہ جنتی نہ پیشاب کریں گے نہ
پاخانہ نہ تھوک نہ ریٹ، انکی گنگھیاں سونے کی ہوں گی، ان کا پسینہ کستوری کا ہوگا، ان
کی انگلیٹھیاں اگر کی ہوں گی، ان کی بیویاں حور عین ہوں گی۔ ان کے اخلاق ایک ہی
آدمی کے خلق (جیسے) ہوں گے۔ ان کی صورت اپنے لبا حضرت آدم کی صورت پر ہو
گی لمبائی میں ساٹھ ہاتھ کاقد ہوگا۔

داخلہ کیلئے سب سے پہلے کن حضرات کو پکارا جائے گا۔

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد
فرمایا

اول من یدعی الی الجنة یوم القیامۃ الحمادون الذین یحمدون اللہ فی
السراء والضراء۔ ۲۔

(ترجمہ) سب سے پہلے جن کو جنت کی طرف بلایا جائے گا وہ "حمادون" ہوں گے۔
جو (دنیا میں) خوشی اور تکلیف میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بجالاتے تھے۔

۱۔ بخاری (۳۳۲۷)، مسلم (۸۳۴)، مصنف ابن ابی شیبہ (۱۰۹/۱۳)، اوائل ابن ابی عاصم
(۵۹) مختصر ابن ماجہ (۵۳۳۳) مکرر، مسند احمد (۲۵۳/۲) (۷۴۲۹)، فوائد منتخبہ خطیب
غدیری (۲/۱۵۱)، اخبار اصغمان (۱/۳۰۰-۳۰۱) صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۴۰)، معالم التنزیل بغوی
(۴۱۱)، تفسیر ابن کثیر (۵/۲۴۲)، (۷/۱۱۰)، (۸/۱۳)، درمنثور (۵/۳۴۲)

۲۔ تہذیب صغیر (۱/۱۰۳)، حاکم (۱/۵۰۲)، کنز العمال (۶۴۱۰) حوالہ شعب الایمان شہقی، صفۃ الجنۃ ابن کثیر
(۱۷۳) صفۃ الجنۃ ابو نعیم (حدیث ۸۲)، حلیۃ ابو نعیم (۵/۶۹)، مجمع الزوائد (۱۰/۹۵)، بزار، درمنثور

۳۔ ۲۸۱، تخریج عراقی (۴۹۴)، مشکوٰۃ (۲۳۰۸)، اتحاف السادة (۹/۴۸)

سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے تین قسم کے حضرات

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عرض علی اول ثلاثة من امتی یدخلون الجنة و اول ثلاثة یدخلون النار . فاما اول ثلاثة یدخلون الجنة فالشہید و عبد مملوك لم يشغله رق الدنيا عن طاعة ربه و فقیر متعفف ذو عیال، و اول ثلاثة یدخلون النار فامیر مسلط و ذو ثروة و مال لا یؤدی حق اللہ فی مالہ و فقیر فخور۔ ۱۔

(ترجمہ) میرے سامنے میری امت کے ان تین قسم کے لوگوں کو پیش کیا گیا جو سب سے پہلے جنت میں جائیں گے اور ان تین قسم کے لوگوں کو پیش کیا گیا جو سب سے پہلے دوزخ میں جائیں گے۔ پس وہ پہلے تین جو جنت میں جائیں گے (۱) شہید (۲) وہ مملوک غلام جس کو دنیا کی غلامی نے اس کے پروردگار کی عبادت سے نہیں روکا (۳) فقیر عیال دار دست سوال دراز کرنے سے بچنے والا۔ اور وہ تین قسم کے لوگ جو سب سے پہلے دوزخ میں جائیں گے (۱) امیر زبردستی سے مسلط ہو جانے والا (۲) دولت مند جو اپنے مال میں سے اللہ کا حق ادا نہ کرے (۳) بڑا مارنے والا تنگ دست فقیر۔

کوئی غلام جنت میں پہلے جائیں گے

(حدیث) حضرت ابو بکر صدیقؓ فرماتے ہیں جنت میں کوئی علیل داخل نہیں ہوگا اور نہ کوئی دھوکہ باز (جو فساد پھیلاتا ہو) نہ کوئی خیانتی اور نہ وہ شخص جو اپنے غلاموں کے ساتھ برا سلوک کرتا ہو اور انبیاء اور اعلیٰ درجہ کے اولیاء صدیقین کے بعد) جو لوگ جنت کا دروازہ کھٹکائیں گے وہ وہ غلام ہوں گے جنہوں نے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کے حقوق کو اپنے اور اپنے مالکوں کے درمیان کے حقوق کو بہترین طریقہ سے نبھایا ہوگا۔ ۲۔

۱۔ مسند احمد (۲/ ۴۲۵) بلفظہ و ہذا اللفظ من حادی الارواح (۱۵۶)، صفۃ الجنۃ ابن کثیر (۱۸۰)، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۸۰)، سنن الکبریٰ شہبہتی ۲/ ۸۲، حاکم ۱/ ۳۸۷، نہایہ ۲/ ۵۲۴، تہذیب الکمال ۲/ ۶۴۶، ترمذی (۱۶۴۲)، موارد الظمآن (۱۲۰۳)، ابن ابی شیبہ (۵/ ۳۵۱، ۱۳/ ۱۲۴)

سب سے پہلے امت محمدیہ جنت میں داخل ہوگی

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا نحن الآخرون السابقون يوم القيامة ونحن اول من يدخل الجنة۔ ۱۔
(ترجمہ) ہم اخیر میں آنے والے ہیں، قیامت میں سب سے پہلے (قبروں سے) اٹھائے جائیں گے اور سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔
(نوٹ) یعنی حضور کی امت تمام امتوں کے بعد آئی ہے اور سب امتوں سے پہلے حضور ﷺ کی امت کو ہی قبروں سے اٹھایا جائے گا اور سب سے پہلے آپ کی امت جنت میں داخل ہوگی۔

فقراء مہاجرین کی فرشتوں پر فضیلت اور جنت میں پہلے داخل ہونا

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
هل تدرون اول من يدخل الجنة ؟ قالوا : الله ورسوله اعلم، قال فقراء المهاجرين الذين تتقى بهم المكاره ويموت احدهم وحاجته في صدره لا يستطيع لها قضاء . تقول الملائكة ربنا نحن ملائكتك وخزنتك وسكان سماواتك لا تدخلهم الجنة قبلنا فيقول عبادي لا يشركون بي شيئا، تتقى بهم المكاره يموت احدهم وحاجته في صدره لم يستطع لها قضاء فعند ذلك تدخل عليهم الملائكة من كل باب سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار۔ ۲۔

۱۔ مسلم ۸۵۵، ۲۰، احمد ۲/۲۷۳، ضعفاء عقیلی ۶۰/۳، تاریخ بغداد ۲/۲۵۷، بخاری ۱۵۹، ۸/۹۔

۲۔ مسند احمد (۲/۱۶۸)، بزار (۳۶۶۵)، مجمع الزوائد (۱۰/۲۵۹)، والطبرانی واللفظ له، التذکرہ ص ۳۷۱ بحوالہ ابن ابی شیبہ، حادی الارواح ص ۱۵۶، تفسیر ابن کثیر (۳/۳۷۳)، حلیۃ الاولیاء (۱/۳۳۷)، ابن ماجہ (۴۱۴۲)، ترمذی (۲۳۵۴)، اتحاف (۳/۱۴۱) (۸/۱۲۰-۲۲۲)

(ترجمہ) کیا تمہیں معلوم ہے جنت میں سب سے پہلے کون داخل ہوگا؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسولؐ خوب جانتے ہیں۔ فرمایا مہاجرین میں سے فقراء حضرات جو گرمی سردی وغیرہ کے مشکل اوقات میں شریعت کے مشکل اعمال کو عمدگی سے ادا کرتے ہیں۔ ان میں سے جب کوئی فوت ہوتا ہے تو اس کی ضرورت اس کے سینے میں باقی رہتی ہے اس کے پورا کرنے کی اس میں ہمت نہیں ہوتی۔ فرشتے عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہم آپ کے فرشتے ہیں (آپ کے) کاموں کے محافظ اور ذمہ دار ہیں آپ کے آسمانوں کے مکین ہیں آپ ان کو ہم سے پہلے جنت میں داخل نہ فرمائیے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ میرے وہ ہمدے ہیں جنہوں نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا۔ اور مشکل اوقات میں شریعت پر عمل کرنا نہیں چھوڑا۔ جب ان میں سے کوئی فوت ہوتا تھا تو اس کی حاجت اس کے سینے میں باقی رہتی تھی جس کے پورا کرنے کی اس میں طاقت نہیں تھی، پس اس وقت ہر دروازہ سے ان کے پاس فرشتے، حاضر ہوں گے (اور یہ کہیں گے) سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار تم پر سلام ہو بوجہ تمہارے صبر کرنے کے پس آخرت کا گھر کتنا ہی اچھا ہے (جس میں تمہاری تمام خواہشیں پوری ہوں گی)

غریب امیروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یدخل فقراء المسلمین الجنة قبل اغنیائهم بنصف يوم وهو خمس مائة عام۔ ۱۔

(ترجمہ) غریب اور محتاج مسلمان دولت مند مسلمانوں سے (قیامت کا) آدھا دن جو پانچ سو سال کے برابر ہوگا جنت میں پہلے جائیں گے۔

۱۔ صفۃ الجنة ابن کثیر ص ۱۷۹، مسند احمد ۲/ ۳۳۳، ترمذی (۲۳۵۳)، ابن ماجہ (۴۱۲۲)، ابن حبان : موارد الظمان (۲۵۶۷)، حادی الارواح ص ۱۵۹، ترغیب و ترہیب (۳/ ۱۳۹)، اتحاف السادہ (۳/ ۱۴۱، ۸/ ۱۲۰، ۲۲۲)

جنت میں آدھا دن پہلے جانے کا کتنا عرصہ ہے

(حدیث) حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا، غریب مسلمان دولت مندوں سے آدھا دن جنت میں پہلے جائیں گے، عرض کیا کیا رسول اللہ آدھا دن کتنا ہے، فرمایا پانچ سو سال، عرض کیا گیا کہ اس کے سال کے کتنے مہینے ہیں؟ فرمایا پانچ سو مہینے۔ عرض کیا گیا اس مہینے کے کتنے دن ہیں؟ فرمایا پانچ سو دن عرض کیا گیا پھر ایک دن کتنا طویل ہے؟ فرمایا پانچ سو دنوں کے برابر جن کو تم شمار کرتے ہو۔ ۱۔

(حدیث) حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان فقراء المهاجرين يسبقون الاغنياء يوم القيامة (الى الجنة) باربعين خريفا۔ ۲۔

(ترجمہ) فقراء مهاجرین قیامت کے دن (جنت میں) دولت مندوں سے چالیس سال پہلے داخل ہوں گے۔

(فائدہ) فقراء کا جنت میں پانچ سو سال پہلے داخل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اول درجہ کے فقراء پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور یہ حدیث جس میں چالیس سال پہلے داخل ہونے کا ذکر ہے یہ شاید آخری درجہ کے فقراء کے اعتبار سے ہے کہ کم درجہ کے فقراء دو لاکھ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ ۳۔

فقیر سے پیچھے رہ جانے والے جنتی کی حالتِ اضطراب

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

۱۔ تذکرۃ فی احوال الموتی وامور الآخرة ص ۷۰ حوالہ عیون الاخبار علامہ عقیلی

۲۔ صفۃ الجنۃ ابن کثیر (۱۹۲)، مسلم (۲۹۷۹)، احمد (۱۶۹/۲)، مشکوٰۃ (۵۲۳۵، ۵۲۵۷)،

اتحاف السادة (۲۲/۸)، کنز العمال (۱۶۶۱۸، ۸۳۷۸۳)۔ حادی الارواح (۱۵۹)

۳۔ صفۃ الجنۃ ابن کثیر (۱۹۳) تذکرۃ قرطبی (۴۷۰)، حادی الارواح (۱۶۰)

التقى مؤمنان على باب الجنة مؤمن فقير و مؤمن غنى كانا فى الدنيا فادخل
 الفقير الجنة وحبس الغنى ماشاء الله ان يحبس ثم ادخل الجنة فلقبه الفقير
 فقال يا اخى وماذا حبسك؟ والله لقد احتسبت حتى خفت عليك فيقول اى
 اخى انى حبست بعدك محبسا فظيعا كريها وما وصلت اليك سال منى
 من العرق مالو ورده الف بعير كلها آكلة حمض لصدرت عنه رواء۔ ۱۔
 (ترجمہ) دو قسم کے مؤمن جنت کے دروازہ پر ملیں گے ایک مؤمن دنیا میں فقیر ہوگا
 دوسرا دولت مند، چنانچہ فقیر کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور دولت مند کو جب تک اللہ
 تعالیٰ روکنا چاہیں گے روکا جائے گا پھر اس کو بھی جنت میں داخل کیا جائے گا۔ تو جب
 فقیر کی اس سے ملاقات ہوگی تو وہ پوچھے گا اے بھائی! تمہیں کس چیز نے روک لیا تھا؟
 اللہ کی قسم جب تو روکا گیا تو میں تیرے متعلق خوفزدہ ہو گیا تھا (کہ تجھے دوزخ میں تو
 داخل نہیں کر دیا گیا) تو وہ بتائے گا کہ اے بھائی! میں تیرے (جنت میں چلے جانے
 کے) بعد دکھ درد اور گھبراہٹ کے ساتھ (جنت کے باہر) روک لیا گیا تھا اور تم تک
 نہیں پہنچ سکا تھا اور میرا پسینہ اتنا بہا کہ اگر اس پر ایک ہزار نمکین اور تلخ پودے کھانے
 والے اونٹ جمع ہو جائیں تو اس سے سیر ہو کر واپس جائیں۔

غریب مسلمانوں کا فرشتوں سے جواب سوال

(حدیث) حضرت سعید بن المسیبؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص جناب رسول اکرم ﷺ
 کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بتائیں قیامت کے دن
 اللہ تعالیٰ کے ہم نشین کون ہوں گے؟ ارشاد فرمایا اللہ سے ڈرنے والے اور عاجزی و
 انکساری کرنے والے جو اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرتے ہیں۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا
 یہی لوگ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے؟ فرمایا نہیں۔ اس نے عرض کیا تو
 پھر سب سے پہلے لوگوں میں سے کون جنت میں داخل ہوگا؟ ارشاد فرمایا لوگوں میں

۱۔ مسند احمد (۳۰۴/۱)، مجمع الزوائد (۲۶۳/۱۰)، کتاب الزہد امام احمد (۳۰۴/۱)، اتحاف
 السادہ (۳۳۹/۹)، تخریج عراقی احیاء العلوم (۲۲۱/۴)، کنز العمال حدیث ۱۶۶۴۴۔ حادی
 الارواح (۱۶۰) البدور السافره حدیث ۵۳۲ حوالہ احمد ہمد جید،

سے سب سے پہلے غریب مسلمان جنت میں داخل ہوں گے۔ جنت سے ان کے پاس کچھ فرشتے آئیں گے اور کہیں گے تم حساب کتاب کی طرف چلو۔ تو وہ کہیں گے ہم کس چیز کا حساب دیں؟ اللہ کی قسم دنیا مال و دولت سے ہمیں کچھ بھی نصیب نہیں ہوا جس میں ہم حائل کرتے یا فضول خرچیاں کرتے، اور نہ ہی ہم حکمران تھے کہ انصاف کرتے اور ظلم کرتے۔ ہمارے پاس تو اللہ تعالیٰ کا دین آیا تھا ہم اس کی عبادت میں مصروف رہے یہاں تک کہ موت آگئی۔ تو ان سے کہا جائے گا تم جنت میں داخل ہو جاؤ نیک عمل کرنے والوں کیلئے بہترین اجر ہے۔

غریب جنت کی نعمتوں میں، امیر حساب کی گردش میں

(حدیث) جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 اتقوا الله في الفقراء فانه يقول يوم القيامة اين صفوتي من خلقي فتقول
 الملائكة من هم ياربنا فيقول الفقراء الصابرون الراضون بقدرى ادخلوهم
 الجنة . قال فيدخلون الجنة ياكلون و يشربون والا غنياء في الحساب
 يترددون۔ ۱۔

(ترجمہ) تم غریبوں کے حق میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میری مخلوق میں سے میرے مخلص دوست کہاں ہیں؟ تو فرشتے عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار! وہ کون لوگ ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے وہ فقراء و محتاج جو (مصیبتوں اور تنگدستی میں) صبر کرتے تھے میری تقدیر پر راضی رہتے تھے ان کو جنت میں داخل کر دو۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ان کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا وہ (جنت میں عیش سے) کھاتے پیتے ہوں گے جب کہ امیر لوگ حساب کتاب کی گردش میں ہوں گے۔

فقیر کون ہے اور غنی کون

حضرت ابو علی دقاقؒ سے سوال کیا گیا کہ ان دو حالتوں میں سے کونسی حالت افضل ہے

۱۔ کتاب الزہد لن المبارک (۲/ ۸۰) تذکرۃ القرطبی (۲/ ۴۶۹)

فقیر ہونا یا غنی ہونا؟ تو آپ نے فرمایا غناء افضل ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور فقر مخلوق کی صفت ہے اور اللہ کی صفت افضل ہے مخلوق کی صفت سے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ یا ایہا الناس انتم الفقراء الى الله واللہ هو الغنی الحمید (اے لوگو! تم خدا کے محتاج ہو اور اللہ تعالیٰ بے نیاز (اور تمام خوبیوں والا ہے)۔

حقیقت میں فقیر وہ شخص ہے اگرچہ اس کے پاس مال ہو مگر وہ اللہ کا عہد (مدگی کرنے والا) ہو وہ اس وقت غنی ہو جائے گا جب وہ اپنی تمام حاجات کا اللہ تعالیٰ سے طلب گار ہو گا اللہ کے سوا کی طرف نظر نہیں کرے گا اگرچہ اس کا دنیا کی کسی چیز کی طرف خیال ہو اور اپنے کو اس کا ضرورت مند سمجھے لیکن وہ پھر بھی اللہ کا عہد ہی رہے گا۔ ۱۔

فقراء کا ثواب جنت ہے

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا

جب تم روز قیامت میں جمع ہو گئے تو کہا جائے گا کہ اس امت کے فقراء اور مساکین کہاں ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ کھڑے ہو جائیں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا کہ تم نے کیا عمل کئے؟ وہ عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار! ہم پر آزمائشیں ڈالی گئیں تو ہم نے صبر کیا اور آپ نے مال و دولت اور سلطنت دوسروں کو عطاء کی تھی (ہم کو نہیں) تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم نے درست کہا۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر یہ لوگ دوسرے لوگوں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے جبکہ مالداروں اور صاحب سلطنت (حکمرانوں) پر حساب کتاب کی سختی بدستور قائم ہوگی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اس دن مؤمنین حضرات کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان کیلئے نور کی کرسیاں بچھائی جائیں گی اور ان پر بادل سایہ کرتے ہوں گے۔ مؤمنین کیلئے یہ روز دن کی ایک گھڑی سے بھی بہت کم (محسوس) ہوگا۔ ۲۔

۱۔ تذکرۃ القرطبی (۲/۴۷۱)

۲۔ صحیح ابن حبان (الاحسان ۱۰/۲۵۳ حدیث نمبر ۷۳۷۶)، حلیۃ الاولیاء (۷/۲۰۶)، ترفیہ

وترہیب (۳/۳۹۱)، مجمع الزوائد (۱۰/۳۳۷)

سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والے

سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والے

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا انا اول من يقرع باب الجنة فيقول الخازن: من انت؟ فاقول انا محمد فيقول اقم فافتح لك فلم اقم لاحد قبلك ولا اقوم لاحد بعدك۔ ۱۔

(ترجمہ) سب سے پہلے جنت کا دروازہ میں کھٹکھٹاؤں گا۔ داروغہ جنت کہے گا آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا میں محمد ہوں۔ تو وہ کہے گا آپ ٹھہریں میں آپ کے لئے ابھی کھولتا ہوں۔ میں آپ سے پہلے کسی کیلئے نہیں اٹھا اور نہ ہی آپ کے بعد کسی کیلئے اٹھوں گا (اور ایک روایت ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ سے پہلے (جنت کا دروازہ) کسی کیلئے نہ کھولوں) ۲۔

(فائدہ) یہ فرشتہ آنحضرت ﷺ کے خاص مقام و مرتبہ کی وجہ سے باب جنت پر متعین کیا گیا ہے جو آپ ﷺ کے بعد اور کسی نبی اور ولی کے استقبال اور دروازہ کھولنے کیلئے نہیں اٹھے گا بلکہ جنت کے تمام منتظم فرشتے آپ کے اکرام میں کھڑے ہوں گے اور یہ فرشتہ گویا کہ جنت کے باقی داروغوں کا بادشاہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے ہندے اور رسول کی خدمت میں کھڑا کریں گے اور یہ خود آپ ﷺ کی خدمت میں چل کر آپ ﷺ جنت کا دروازہ کھولے گا۔ ۳۔

۱۔ صفۃ الجنة ابو نعیم ۱/ ۱۱۷، نسائی: الایمان ۳۳۱/، فتح الباری (۱۱/ ۳۳۶)، المجاہد فی اخبار

الملائک (۵۶)، اتحاف السادہ (۱۰/ ۳۹۷) ابو عوانہ (۱/ ۱۰۹)، ابن ابی شیبہ (۱۳/ ۹۵)

۲۔ مسلم (۱۹۷) احمد (۳/ ۱۳۶)، شرح السنۃ (۳۳۳۹)، وخرجه الترمذی (۳۶۱۶) والداری

(۳۸) والدیلی (۱/ ۲/ ۳۰۸) بلطہ ومن غیر ہذا الطريق انظر مسلم (۱۹۶)، (۳۳۱)، ابن ابی شیبہ

(۱۱۸۳۰)، (۱۷۶۹۷)، الاوائل طبرانی (۵)

۳۔ حادی الارواح ص ۱۵۰،

حضور ﷺ کی شان و عظمت

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جناب نبی کریم ﷺ کے کچھ صحابہ کرامؓ آپ ﷺ کی انتظار میں بیٹھ گئے آپ جب تشریف لائے اور ان کے قریب پہنچے تو ان کو مذاکرہ کرتے ہوئے سنا جب آپ نے ان کی بات چیت سنی تو ان میں سے ایک کہہ رہا تھا کتنی عجیب بات ہے اللہ تعالیٰ کا اس کی مخلوق میں ایک خالص دوست بھی ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مخلص دوست بنایا ہے، دوسرے صحابی نے کہا یہ بات اللہ تعالیٰ کے کلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ عجیب نہیں اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام فرمایا ہے۔ ایک اور صحابی نے فرمایا حضرت عیسیٰ کو دیکھئے وہ اللہ کے کلمہ اور اس کی طرف سے روح ہیں۔ ایک اور صحابی نے فرمایا حضرت آدم وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا ہے۔ پھر حضور ﷺ ان (صحابہؓ) کے پاس تشریف لائے سلام کیا اور فرمایا "میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا تعجب سنا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام اللہ کے دوست ہیں واقعی ایسا ہی ہے، موسیٰ اللہ کے ساتھ سرگوشی کرنے والے ہیں واقعی ایسا ہی ہے، عیسیٰ اس کی طرف سے روح اور اس کا کلمہ (بن باپ کے اللہ کے حکم سے پیدا ہوئے) ہیں واقعی ایسا ہی ہے اور آدم وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ بنایا وہ ایسے ہی ہیں، سن لو! میں اللہ کا حبیب (محب و محبوب) ہوں اور میں کوئی فخر نہیں کر رہا۔ میں ہی قیامت کے دن "لواء الحمد" کو اٹھاؤں گا میں اس میں بھی کوئی فخر نہیں کر رہا۔ میں سب سے پہلے روز قیامت شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی اور میں یہ بھی فخر اور تکبر کی بات نہیں کر رہا اور میں ہی سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھاؤں گا وہ میرے لئے کھولا جائے گا اور میں جنت میں داخل ہوں گا اور میرے ساتھ (جنت میں داخل ہوتے وقت) فقراء مؤمنین (غریب مسلمان) ہوں گے اور اس میں بھی میں فخر نہیں کرتا، اور میں اگلوں اور پچھلوں (سب مخلوقات سے) زیادہ شان و مرتبہ کا مالک ہوں اور اس میں بھی میں فخر اور تکبر نہیں کر رہا۔ ۱۔

بیوہ کا اپنے بچوں کی پرورش کرنے کا مرتبہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 انا اول من يفتح له باب الجنة الا ان امرأة تبادرني فاقول لها مالك
 او مانت؟ فتقول انا امرأة قعدت على يتامى۔ ۱۔

(ترجمہ) سب سے پہلے جس کیلئے دروازہ کھولا جائے گا وہ میں ہوں مگر ایک عورت مجھ
 سے پہلے داخل ہونا چاہے گی تو میں اس سے کہوں گا تجھے کیا ہے تو کون ہے؟ تو وہ کہے
 گی میں وہ (بیوہ) عورت ہوں جو اپنے یتیم بچوں (کی پرورش) کیلئے رکی رہی تھی (اور
 شادی نہیں کی تھی)

(حدیث) حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد
 فرمایا

انا وامرأة سفعاء في الجنة كهاتين : امرأة آمت من زوجها فحبست نفسها
 على يتاماها حتى بانوا او ماتوا۔ ۲۔

(ترجمہ) میں اور وہ عورت (جس کا رنگ اولاد کی پرورش میں مشقت کرنے سے سیاہی
 مائل ہو گیا ہو جنت میں اس طرح (اکٹھے) ہوں گے (یعنی اس کو بھی جنت میں پہلے
 داخل کیا جائے گا اور اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہوگی) یہ وہ عورت ہے جو خاوند سے الگ ہو گئی
 (موت کی وجہ سے یا کسی اور مصیبت کی وجہ سے) پھر اس نے اپنے یتیم بچوں کیلئے اپنے
 آپ کو (دوسری شادی کرنے سے) روکا حتیٰ کہ وہ بچے (اس کی پرورش) کے محتاج نہ
 رہے یا فوت ہو گئے۔

۱۔ حادی الارواح ص ۱۵۰،

۲۔ مسند احمد (۲۹/۵)

اکثر جنتی کون ہوں گے؟

فقیر، مسکین

(حدیث) حضرت اسامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
قمت علی باب الجنة فاذا عامة من يدخلها الفقراء والمساكين۔ ۱۔
(ترجمہ) میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوں گا اس سے اکثر طور پر گزرنے والے جو
لوگ ہوں گے وہ فقیر (محتاج) اور مسکین ہوں گے۔

ضعفاء، مظلوم

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
الاخبر کم باهل الجنة؟ قالوا بلی یا رسول اللہ! قال هم الضعفاء المظلومون۔ ۲۔
(ترجمہ) میں آپ حضرات کو اہل جنت کے متعلق نہ بتاؤں (کہ وہ کون لوگ ہوں
گے) صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! (ضرور بتائیں) تو آپ نے
ارشاد فرمایا ضعیف مظلوم لوگ ہیں۔

(فائدہ) ایسے لوگ جنت میں کثرت سے ہوں گے شروع داخلہ کے وقت ظالم اور
گناہگار لوگ جب دوزخ سے سزا کاٹ کر جنت میں داخل ہو جائیں گے اس وقت بھی
ان کی تعداد زیادہ ہوگی کیونکہ یہ لوگ طاقتوروں اور امیروں کی بہ نسبت زیادہ مسلمان
ہوتے ہیں امیر تھوڑے مسلمان ہوتے ہیں یعنی مسلمانوں کی کثرت غریبوں میں پائی
جاتی ہے اور اسلام پر عمل بھی زیادہ تر غریب مسلمان ہی کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۔ بخاری (۵۱۹۶، ۶۵۳)، مسلم (۲۷۳۶)، احمد (۲۰۵، ۲۰۹، ۲۱۰/۵) سنن الکبریٰ للنسائی
کافی تھ۔ الاشراف (۵۰/۱)، شرح السنہ بغوی (۳۰۶۳)، مصنف عبد الرزاق (۲۰۶۱۱)، طبرانی
کبیر (۳۲۱)، تاریخ بغداد (۱۳۹/۵)، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۷۳) واللفظ لـ۔

۲۔ مسند طرابلسی (۲۰۲۰)، مسند احمد (۲/۳۶۹، ۵۰۸)، غریب الحدیث ابن قتیبہ (۱/۲۵۷)،
ضعفاء عقیلی (۱/۱۶۱)، مسند دار، مجمع الرواۃ (۲۶۶/۱۰)، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۷۳)

عاجزی کرنے والے، ضعیف

(حدیث) حضرت حارث بن وہبؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 الا اخبرکم باهل الجنة؟ قالوا بلی قال کل ضعیف متضعف لو اقسام علی اللہ لابرہ۔ ۱۔
 (ترجمہ) کیا میں تمہیں جنت میں جانے والوں (کی پہچان) کا نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے
 عرض کیا کیوں نہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا ہر ضعیف عاجزی کرنے والے اگر یہ اللہ
 تعالیٰ پر (کسی کام کے کرنے کی) قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کر دیں۔

متوکلین اور خائفین

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 یدخل الجنة اقوام افندتهم مثل افندة الطیر۔ ۲۔
 (ترجمہ) جنت میں بہت سی جماعتیں ایسی داخل ہوں گی جن کے دل پرندوں کے
 دلوں کی طرح ہوں گے۔

(فائدہ) علامہ نووی نے اس حدیث کی شرح میں فرمایا ہے کہ یہ لوگ (دنیا میں کھانے
 پینے کے اعتبار سے) دہلے پیٹ والے ہوں گے یا یہ مطلب ہے کہ ان حضرات پر اللہ
 تعالیٰ کا خوف اس طرح سے غالب ہوگا جس طرح سے سب جانداروں میں پرندہ سب
 سے زیادہ خوف کھانے والا ہوتا ہے اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں انما
 یخشى الله من عباده العلماء (بلاشبہ اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے علماء ہی
 خوب ڈرتے ہیں) اسی وجہ سے بہت سے اسلاف اللہ تعالیٰ سے انتہاء درجہ میں ڈرتے
 تھے اور مذکورہ حدیث کا ایک معنی یہ بھی کیا گیا ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے
 والے حضرات مراد ہیں واللہ اعلم۔ ۳۔

۱۔ بخاری (۵۰۷/۸) فی تفسیر سورۃ (ن) و باب الکبر فی کتاب الادب۔ مسلم (۲۸۵۳) فی صفۃ

الجنة، ترمذی فی صفۃ جہنم (۲۶۰۸) ب ۱۳، جامع الاصول (۵۳۵/۱۰) طبع جدید

۲۔ مسلم (۲۸۳۰) فی صفۃ الجنة

۳۔ نووی شرح مسلم تحت حدیث مذکور (۲۸۳۰)

سادہ لوح حضرات

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا
اکثر اهل الجنة البله۔^۱
(ترجمہ) جنت میں اکثر جانے والے سادہ لوح حضرات ہوں گے۔

مناجاة الصالحین (عربی)

اشتہار

سائز 23x36x16 صفحات 300 مجلد، ہدیہ
لذت مناجات کا عربی ایڈیشن، حضرات انبیاء کرامؑ، ملائکہ، صحابہؓ، اہل بیت،
فقہاء و مجتہدین، تابعین، محدثین، مفسرین، اولیاء اللہ، عابدین، زاہدین،
خلفاء، سلاطین، مجاہدین، عوام مسلمین کی الہامی دعاؤں اور تسبیحات کے جگر
پارے۔ دل بلا دینے والی منشور و منظوم دعائیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ نسبت قائم
کرنے والی مناجاتیں جدید موضوع پر دنیا بھر میں مفتی امداد اللہ انور صاحب کی
پہلی اور جامع عربی تصنیف۔

۱۔ مجمع الزوائد (۱۰/۴۰۲)، بزار ()، جامع الاصول (۱۰/۵۳۶) بحوالہ رزین

دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کئے جانے والوں کے حالات

گیارہ گنا دنیا کے برابر جنت

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا انی لاعلم آخر اهل النار خروجا منها و آخر اهل الجنة دخولا رجل يخرج من النار حبواً، فيقول الله تبارك و تعالى: اذهب فادخل الجنة، فياتيها، فيخيل اليه انها ملأى فيرجع فيقول: يا رب وجدتها ملأى، فيقول الله تبارك و تعالى له: اذهب و ادخل الجنة، فان لك مثل الدنيا و عشرة امثالها، فيقول: اتسخر بي و انت الملك، فلقد رأيت رسول الله ﷺ ضحك حتى بدت تواجذه، فكان يقال ذلك ادنى اهل الجنة منزلاً۔^۱

(ترجمہ) دوزخیوں میں سے اس آخری نکلنے والے کو اور آخر میں اہل جنت میں شامل ہونے والوں میں میں اس آدمی کو میں جانتا ہوں جو دوزخ سے سرین کے بل گھسٹ کر نکلے گا، اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے جا جنت میں داخل ہو جا۔ جب وہ اس کے پاس پہنچے گا تو اس کے خیال میں یہ ڈالا جائے گا کہ وہ بھری ہوئی ہے چنانچہ وہ لوٹ کر عرض کرے گا یا رب وہ تو مجھے سب بھری ہوئی نظر آرہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے جا جنت میں داخل ہو جا تجھے دنیا کے برابر اور اس سے مزید دس گنا جنت دی جاتی ہے وہ عرض کرے اے آپ مالک الملک۔ ذکر مجھ سے مذاق کر رہے ہیں (حالانکہ یہ مذاق نہیں ہو گا بلکہ حقیقت ہو گی، حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ) میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اتنا ہنسے کہ آپ کی ڈاڑھیں مبارک نظر آنے لگیں۔

۱۔ البدور السافره (۱۶۴۲)، بخاری (۱۱/۳۱۸-۳۱۹ مع فتح الباری)، ابو عوانہ (۱/۱۶۵-۱۶۶) مسلم (الايمان: ۳۰۸-۳۰۹)، ترمذی (۴۵۹۵)، ابن ماجہ (۳۳۳۹)، حادی الارواح ۴۷، ابن ابی شیبہ (۱۳/۱۱۹-۱۲۰)، زہد بناد (۲۰۷)، مسند احمد (۱/۳۷۸)، شرح سنہ (۱۵/۱۸۸)، کتاب التوحید ابن خزمیہ ص ۳۱۷، البعث والنشور (۱۰۳)، (۴۶۹)، الاسماء والصفات ص ۲۲۱، شعب الايمان (۳۱۹)۔ نمبر ۲/۴۲۵،

کہا جاتا تھا کہ یہ شخص اہل جنت میں سب سے کم مرتبہ پر فائز ہوگا۔
(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ادنیٰ اور اخیر میں جنت میں داخل ہونے والے کو دنیا کے گیارہ گنا کے برابر جنت عطاء کی جائے گی۔

اخیر میں جنت میں داخل ہونے والے کی حکایت

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"آخر من یدخل الجنة رجل، فهو یمشی مرة ویکبو مرة وتسفعه النار مرة، فاذا جاوزها التفت الیها، فقال: تبارک الذی نجانی منک، لقد اعطانی اللہ شیئاً ما اعطاه احداً من الاولین والآخرین فیرفع له شجرة، فیقول: ای رب ادنی من هذه الشجرة فاستظل بظلها، وأشرب من مائها، فیقول اللہ تبارک و تعالیٰ: یا ابن آدم لعلی ان اعتیتکھا تسألنی غیرھا، فیقول: لا یارب، ویعاهدہ ان لا یسأل غیرھا، وربہ یعذرہ لانه یری مالا صبر له علیہ، فیدنیہ منها، فیستظل بظلها، ویشرب من مائها، ثم ترفع له شجرة هی احسن من الاولی، فیقول: ای رب ادنی من هذه لاشرب من مائها، واستظل بظلها، لا اسالك غیرھا، فیقول: یا ابن آدم ألم تعاهدنی ان لا تسألنی غیرھا، فیدنیہ منها، فاذا ادناه منها سمع اصوات اهل الجنة، فیقول: ای رب ادخلنیھا، فیقول: ایرضیک ان اعطیک الدنیا ومثلھا، قال: رب استهزی منی وانت رب العالمین، فیقول: انی لا استهزی، منک ولکنی / علی ما اشاء قادر" ۱۔

(ترجمہ) سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والا وہ شخص ہوگا جو وہی چلتا ہوگا کہیں سرین کے بل گھسٹتا ہوگا اور کبھی دوزخ کی آگ اس کو جھلس دیتی ہوگی۔ جب وہ دوزخ سے نکل جائے گا تو اس کو دیکھ کر عرض کرے گا اے باری تعالیٰ آپ نے مجھے اس سے

۱۔ مسند احمد (۱/۴۱۰)، مسلم (الایمان / ۳۱۰)، البدور السافرة (۱۶۴۳)، حادی الارواح ص

۴۷۴، وصف الفردوس بزیادة ص ۷۷ (۱۳۳) تذکرة القرطبی (۲/۴۲۶)،

نجات عطاء فرمادی ہے اور وہ عنایت فرمائی ہے جو نہ تو انگوں کو نصیب ہوئی نہ پچھلوں کو۔ پھر اس آدمی کے سامنے ایک درخت کو ظاہر کیا جائے گا تو یہ اس کو دیکھ کر عرض کرے گا یارب! آپ مجھے اس درخت کے قریب کر دیں میں اس کے سایہ میں بیٹھنا چاہتا ہوں اور اس کا پانی پینا چاہتا ہوں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ پوچھیں گے اے ابن آدم اگر میں تمہیں یہ دیدوں تو (اس کے علاوہ) کسی اور چیز کی طلب بھی کرے گا؟ وہ عرض کرے گا نہیں یارب اور اللہ سے معاہدہ کرے گا کہ میں اس کے علاوہ کوئی چیز نہیں مانگوں گا اور اس کا رب اس کے عذر کو قبول کرتا رہے گا کیونکہ وہ شخص ایسی چیزوں کو دیکھے گا۔ جن پر وہ صبر نہیں کر سکتا۔ پھر پہلے درخت سے بھی زیادہ حسین درخت اس کو سامنے سے دکھایا جائے گا تو وہ شخص کہے گا یارب! مجھے اس کے درخت کے قریب کر دیں تاکہ میں اس کا پانی پی سکوں اور اس کے سائے میں بیٹھ سکوں میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگوں گا، اللہ تعالیٰ پوچھیں گے اے ابن آدم! تو نے میرے ساتھ معاہدہ نہیں کیا تھا کہ تو مجھ سے اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے قریب کر دیں گے جب وہ اس کے قریب پہنچ جائے گا۔ تو جنت والوں کی آوازیں سنے گا اور عرض کرے گا اے رب مجھے آپ جنت میں داخل کر دیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تجھے یہ پسند ہے کہ میں تجھے دنیا اور اس کے برابر مزید جنت عطا کر دوں؟ وہ عرض کرے گا۔ یارب آپ مجھ سے مذاق کرتے ہیں حالانکہ آپ رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں تم سے مذاق نہیں کر رہا بلکہ میں جو چاہوں اس (کے کرنے) کی طاقت رکھتا ہوں۔

جنت میں داخل ہونے والے ایک اور دوزخی کی حکایت

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ "ان عبداً لینادی فی النار الف سنة یا حنان یا منان، فیقول اللہ تبارک و تعالیٰ لجبریل: اذهب فأتنی بعدی هذا فینطلق جبریل فیجد اهل النار مکین یبکون فیرجع الی ربہ فیخبرہ فیقول آتینی بہ فانہ فی مکان کذا و کذا فیجیء بہ فیوقعہ علی ربہ فیقول یا عبدی کیف وجدت مکانک و مقیلک؟

فیقول یارب شر مکان وشر مقیل، فیقول ردو اعدی . فیقول رب فما کنت ارجو اذا اخر جتنی، منها ان تعیدنی فیہا، فیقول: دعوا اعدی" ۱۔

(ترجمہ) ایک شخص دوزخ میں ایک ہزار سال تک "یا حنان، یا منان" پکارے گا، اللہ تعالیٰ حضرت جبریل سے فرمائیں گے جاؤ میرے اس بندے کو میرے پاس لے کر آؤ۔ حضرت جبریل روانہ ہوں گے اور دوزخیوں کو الٹے مونہہ گرے ہوئے روتے ہوئے پائیں گے اور واپس آکر اپنے پروردگار کو اس کی اطلاع کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم اس کو میرے پاس لیکر آؤ وہ فلاں جگہ میں موجود ہے چنانچہ وہ اس کو لیکر کے اپنے پروردگار کے سامنے پیش کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے اے میرے بندے تم نے اپنے مکان اور آرام گاہ کو کیسا پایا؟ وہ عرض کرے گا یارب بہت برامکان اور بہت بری آرام گاہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے بندے کو واپس (وہیں دوزخ میں) لے جاؤ۔ وہ عرض کرے گا یارب جب آپ نے مجھے دوزخ سے نکالا تھا تو میں اس کی امید نہیں رکھتا تھا کہ آپ مجھے اس میں (دوبارہ) ڈال دیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے بندے کو چھوڑ دو (اور جنت میں داخل کر دو)

دوزخ میں بلبلا نے والے دو شخصوں کا جنت میں داخلہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ان رجلین ممن دخل النار اشتد صياحهما، فقال الرب تبارک و تعالیٰ: اخرجوہما، فلما اخرجا، قال لہما: لای شیء اشتد صياحکما، قالا: فعلنا ذلک لترحمنا، قال: رحمتی بکما ان تنطلقا فتلقیا انفسکما حیث کنتما من النار، فینطلقان فیلقی احدهما نفسه، فیجعلها علیہ بردا وسلاماً ویقوم الآخر فلا یلقى نفسه، فیقول الرب تبارک و تعالیٰ: مامنک ان تلقی نفسك کما ألقى صاحبک، فیقول: یارب انی لا ارجو ان لا تعیدنی فیہا بعدما اخر جتنی، فیقول له الرب تبارک و تعالیٰ لك رجاؤك، فیدخلان الجنة جميعاً برحمة الله تعالیٰ" ۱۔

۱۔ مسند احمد (۳/ ۲۳۰)، حسن الظن باللہ ابن ابی الدنیا (۱۰۸)، مسند ابو یعلیٰ ()، شہبائی ہمد

صحیح ()، البدور السافرہ (۱۶۴)، تذکرۃ القرطبی (۲/ ۳۲۸)،

(ترجمہ) جو لوگ دوزخ میں داخل کئے جائیں گے ان میں سے دو آدمیوں کی چیخ و پکار بہت بڑھی ہوئی ہوگی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ حکم دیں گے ان دونوں کو باہر نکالو۔ جب ان کو باہر نکالا جائے گا اور اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کس وجہ سے تمہاری چیخ و پکار بہت سخت ہو گئی تھی؟ وہ عرض کریں گے کہ ہم نے یہ اس لئے کیا تھا تا کہ آپ ہم پر رحم فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم دونوں پر میری رحمت یہ ہے کہ تم واپس چلے جاؤ اور دوزخ میں جہاں پر موجود تھے وہیں پر اپنے آپ کو گرا دو۔ چنانچہ وہ دونوں چل پڑیں گے ان میں سے ایک تو خود کو دوزخ میں گرا دے گا اور اس پر دوزخ کو ٹھنڈک اور سلامتی کر دیا جائے گا مگر دوسرا شخص خود کو نہیں گرائے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ پوچھیں گے کہ تمہیں کس بات نے منع کیا کہ تم نے اپنے آپ کو اس طرح سے نہیں گرایا جس طرح سے تیرے ساتھی نے گرا دیا ہے؟ وہ عرض کرے گا یارب میں امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے دوزخ سے نکالنے کے بعد دوبارہ اس میں داخل نہیں کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے تیرے لئے تیری امید کے مطابق معاملہ کرتے ہیں چنانچہ ان دونوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

اخیر میں دو اور شخصوں کے جنت میں داخل ہونے کی حالت

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"آخر رجلین یخرجان من النار یقول اللہ تبارک و تعالیٰ لا حدھما: یا ابن آدم، ما اعددت لهذا الیوم؟ هل عملت خیراً قط؟ وهل رجوتنی؟ فیقول: لا یارب الا انی کنت ارجوک، قال: فترفع له شجرة، فیقول: یا رب اقرنی تحت هذه الشجرة، فاستظل بظلها، واکل من ثمرها، واشرب من مائها، وبعاهدہ ان لا یسأله غیرھا، فیقرہ تحتھا، ثم یرفع له شجرة هی احسن من الاولى، واغدق ماء، فیقول: یا رب اقرنی تحتھا لا اسالك غیرھا، فاستظل بظلھا، واشرب من مائها، فیقول: یا ابن آدم ألم تعاهدنی ان لا تسألنی

اب ترمذی ()، البدور السافرة (۱۶۳۹)،

غيرها، فيقره تحتها، ثم ترفع له شجرة عند باب الجنة، هي احسن من الاولين و اغدق ماء، فيقول: يارب هذه اقرني تحتها، فيدنيه منها ويعاهده ان لا يساله غيرها، فيسمع صوت اهل الجنة، فلا يتمالك، فيقول: اي رب ادخلني الجنة، فيقول: سل وتمن، فيسال ويتمنى مقدار ثلاثة ايام من ايام الدنيا، ويلقنه الله عز وجل مالا علم له به، فيسال ويتمنى، فاذا فرغ قال: لك ما سالت، قال ابو سعيد، ومثله معه، وقال ابو هريرة: وعشرة امثاله" ۱۰

(ترجمہ) آخر میں جو دو آدمی دوزخ سے نکلیں گے ان میں سے ایک سے اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے "اے ابن آدم! تم نے اس دن (یعنی آخرت) کیلئے کیا تیاری کی تھی؟ تم نے کبھی نیک عمل کیا تھا؟ تم نے کبھی مجھ سے (خیر کی) امید رکھی تھی؟" وہ عرض کرے گا یارب! میں نے کچھ نہیں کیا صرف آپ سے نیکی کی امید کی تھی۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اس کے سامنے ایک درخت لا کر قریب کیا جائے گا تو وہ دوزخی کسے گا یا رب! آپ مجھے اس درخت کے نیچے بٹھادیں تاکہ میں اس کا سایہ حاصل کر سکوں، اس کا پھل کھا سکوں اور اس کا پانی پی سکوں اور وہ معاہدہ کرے گا کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے نیچے پہنچادیں گے۔ اس کے بعد ایک اور درخت اس کے سامنے پیش کیا جائے گا جو پہلے سے نہایت درجہ حسین ہو گا اور پانی کی بہت فراوانی ہو گی۔ یہ عرض کرے گا یارب آپ مجھے اس کے نیچے بٹھا دیں میں اب کوئی اور سوال نہیں کروں گا اس کے سایہ میں پڑا رہوں گا اور اس کا پانی پیتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے ابن آدم کیا تو نے میرے ساتھ معاہدہ نہیں کیا تھا کہ تو اس کے علاوہ مجھ سے کچھ اور طلب نہیں کرے گا پھر اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے نیچے جگہ دیدیں گے۔ پھر اس کے سامنے جنت کے دروازہ کے سامنے ایک درخت پیش کیا جائے گا جو پہلے والے دونوں درختوں سے زیادہ حسین و جمیل ہو گا اور بہت پانی والا ہو گا وہ عرض کرے گا یارب! مجھے اس کے نیچے پہنچادے تو اللہ تعالیٰ اس کو

اس کے پاس پہنچا دیں گے یہ اس وقت معاہدہ کرے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اور کچھ نہیں مانگے گا۔ پھر جب وہ جنت والوں کی آوازیں سنے گا تو اس سے صبر نہیں ہو سکے گا پھر عرض کرے گا۔ اے پروردگار! آپ مجھے جنت میں داخل کر دیں اب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ مانگ اور تمنا کرتا جا تو وہ (ان کو بھی) مانگتا رہے گا اور تمنا کرتا رہے گا حتیٰ کہ دنیا کے تین دنوں کے برابر کا عرصہ گزر جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو ان انعامات کی تلقین کرتے رہیں گے جن کا اس کو علم نہیں ہو گا چنانچہ وہ مانگتا رہے گا اور تمنا کرتا رہے گا جب وہ (مانگ کر) فارغ ہو گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تجھے وہ سب کچھ عطاء کیا جس کا تو نے سوال کیا حضرت ابو سعیدؓ کی روایت میں ہے کہ ایک گناہ مزید بھی اس کو عطاء کیا جائے گا۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ اس کو (اس کے مانگنے کے حساب سے) دس گناہ مزید عطاء کیا جائے گا۔

اخیر میں دوزخ سے نکلنے والے ایک دوزخی کی عجیب حکایت

(حدیث) حضرت ابو امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"ان آخر من یدخل الجنة رجل یتقلب علی الصراط، ظہراً لبطن، کالغلام یضربه ابوہ، وهو یفر منه یعجز عن علمہ ان یسعی، فیقول: یا رب بلغنی الی الجنة ونجنی من النار، فیوحی اللہ تعالیٰ الیہ: عبدی ان انا نجیتک من النار، وادخلتک الجنة، اتعترف لی بذنوبک وخطایاک، فیقول العبد، نعم یارب وعزتك وجلالك ان نجيتني من النار، لا اعترف بذنوبي وخطايای، فیجوز الجسر، فیقول العبد فیما بینہ وبين نفسه: لئن اعترفت بذنوبي وخطايای لیردنی الی النار، فیوحی اللہ تعالیٰ الیہ: عبدی اعترف بذنوبک وخطایاک، اغفرها لك وادخلک الجنة، فیقول العبد: وعزتك وجلالك ما اذنبت ذنبا قط، ولا اخطات خطیئة قط، فیوحی اللہ تعالیٰ الیہ: عبدی ان لی علیک بینة، فیلتفت یمیناً وشمالاً فلا یرى احداً، فیقول: یا رب این بینتک، فینطق اللہ تعالیٰ جلدہ بالمحقرات، فاذا رأى ذلك العبد یقول: یا رب

عندى وعزتک المضمرة فیوحى الله تعالى الیه: عبدی انا اعرف بها منك، اعترف لى بها اغفرها لك وادخلک الجنة، فيعترف العبد بذنوبه ، فيدخله الجنة، قال رسول الله ﷺ: هذا ادنى اهل الجنة منزلا۔ ۱۔

(ترجمہ) سب سے آخر میں جو شخص جنت میں داخل ہو گا وہ وہ ہو گا جو اپنی پشت کو پل صراط پر اس بچے کے پیٹ رگڑنے کی طرح الٹ پلٹ رہا ہو گا جس کو اس کا باپ مار رہا ہوتا ہے اور وہ اس سے بھاگنا چاہتا ہے مگر بھاگنے کا طریقہ نہیں جانتا۔ وہ عرض کرے گا یا رب! مجھے جنت میں پہنچا دے اور دوزخ سے نجات دیدے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف وحی فرمائیں گے اے میرے بندے اگر میں تجھے دوزخ سے نجات دیدوں اور جنت میں داخل کر دوں تو کیا تو میرے سامنے اپنے گناہوں اور خطاؤں کا اعتراف کر لے گا وہ بندہ عرض کرے گا جی ہاں اے میرے رب مجھے آپ کے غلبہ اور جلال کی قسم! اگر آپ نے مجھے دوزخ سے نجات دیدی تو میں بالکل اپنے گناہوں اور خطاؤں کا اعتراف کروں گا۔ پھر جب وہ پل صراط کو عبور کر لے گا تو دل ہی دل میں کہے گا اگر میں نے اپنے گناہوں اور خطاؤں کا اعتراف کر لیا تو مجھے ضرور بالضرور دوزخ میں واپس ڈال دیا جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف وحی کریں گے کہ اے میرے بندے اب اپنے گناہوں اور خطاؤں کا اعتراف کرو میں تمہاری مغفرت بھی کروں گا اور تمہیں جنت میں بھی داخل کروں گا بندہ کہے گا مجھے آپ کے غلبہ اور جلال کی قسم میں نے تو کبھی گناہ کیا ہی نہیں اور نہ کبھی کوئی خطا کی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف القاء کریں گے کہ اے میرے بندے میرے پاس تیرے خلاف گواہ موجود ہیں (تم کس طرح اپنے گناہوں سے انکار کر سکتے ہو)، تو وہ بندہ اپنے دائیں بائیں مڑ کر دیکھے گا تو اس کو کوئی نظر نہیں آئے گا تو کہے گا یا رب آپ کے گواہ کہاں ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ اس کے بدن کی جلد سے چھوٹے چھوٹے انگوا دیں گے۔ جب وہ شخص یہ حال دیکھے گا تو عرض کرے گا یا رب! آپ کی عزت و غلبہ کی قسم! میرے بڑے بڑے گناہ بھی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف وحی

۱۔ مسند ابن ابی شیبہ، طبرانی (۶۶۹ء)، البدور السافره (۱۶۵۲)، مجمع الزوائد (۴۰۲/۱۰) و قال فیہ من لم اعرفهم وضعفاء فلیہم توشیق لین۔

فرمائیں کہ اے میرے بندے میں ان گناہوں کو تجھ سے زیادہ جانتا ہوں تم میرے سامنے ان سب کا اعتراف کر لو میں ان کو بخش دوں گا اور تجھے جنت میں بھی داخل کر دوں گا۔ چنانچہ وہ شخص اپنے گناہوں کا اعتراف کرے گا اور اس کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص جنت میں سب سے کم مرتبہ اور کم درجہ کا ہوگا۔

مؤمنوں کی سفارش، اور اللہ کی ایک مٹھی سے مؤذن دوزخیوں کی بخشش

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ آپ سے ایک طویل روایت میں نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

حتى اذا خلع المؤمنون من النار . فوالذي نفسي بيده ما من احد منكم بانشد مناشد: لله في استغناء الحق من المؤمنين لله يوم القيامة لاخوانهم الذين في النار يقولون: ربنا انهم كانوا يصومون معنا و يصلون ويحجون . فيقال لهم اخرجوا من عرفتم فتحرم صورهم على النار الى ساقيه والى ركبتيه فيقولون . ربنا ما بقى فيها احد ممن امرتنا به فيقول لهم . ارجعوا فمن وجدتم في قلبه مثقال دينار من خير فاخرجوا ، فيخرجون خلقا كثيرا . ثم يقولون ربنا لم نذر فيها ممن امرتنا احدا . فيقول ارجعوا فمن وجدتم في قلبه نصف مثقال دينار من خير فاخرجوا ، فيخرجون خلقا كثيرا ثم يقولون: ربنا لم نذر فيها ممن امرتنا باخراجه احدا فيقول ارجعوا فمن وجدتم في قلبه مثقال ذرة من خير فاخرجوه فيخرجون خلقا كثيرا فيقولون . ربنا لم نذر فيها خيرا . فيقول الله عز وجل . شفعت الملائكة و شفعت النبيون و شفعت المؤمنون ولم يبق الا ارحم الراحمين فيقبض قبضة من النار فيخرج بها قوما ما يعملو يعملوا خيرا قط وقد دوافحما فيلقىهم في نهر الحيات في افواه اجنة يقال له نهر الحيات فيخرجون كما تخرج

(ترجمہ) جب مسلمان جہنم سے پار ہو جائیں گے تو مجھے قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے تم میں سے ہر ایک سے زیادہ حق کی ادائیگی میں مؤمنوں کے لئے روز قیامت اللہ تعالیٰ کو قسم دلانے والا کوئی نہیں ہو گا یہ اپنے ان مسلمان بھائیوں کی سفارش کرتے ہوئے عرض کریں گے اے ہمارے رب یہ (جہنم میں موجود مؤمن حضرات) ہمارے ساتھ روزے رکھا کرتے تھے نمازیں پڑھا کرتے تھے اور حج کیا کرتے تھے (اس لئے انہیں معاف فرما کر جہنم سے نکال لیں اور جنت میں داخل فرما دیں) تو انہیں فرمایا جائے گا جنہیں تم جانتے ہو ان کو نکال لاؤ ان کے جسم جہنم پر حرام ہیں۔ پس وہ لوگ بہت سی خلقت کو نکال لائیں گے جنہیں جہنم نے آدمی پنڈلیوں تک یا گھٹنوں تک غرق کیا ہوا تھا پس یہ لوگ عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار جن کا آپ نے ہمیں فرمایا تھا ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو حکم فرمائیں گے تم واپس لوٹ جاؤ اور جس کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی خیر پاتے ہو اسے (بھی جہنم سے) نکال لاؤ پس وہ بہت سی مخلوق کو نکال لائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم نے کسی کو اس میں نہیں چھوڑا جس کا بھی آپ نے ہمیں حکم فرمایا (ہم اس کو نکال لائے ہیں)، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے (اب بھی) واپس لوٹ جاؤ اور جس کے دل میں آدھے دینار کے وزن کے برابر بھلائی جانو اسے بھی نکال لو پس وہ بہت سی مخلوق کو باہر نکال لائیں گے پھر کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم نے اس میں کسی کو نہیں چھوڑا جس کے نکالنے کا آپ نے ہمیں حکم دیا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے (اب بھی) واپس لوٹ جاؤ اور جس کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی بھلائی (ایمان) پاؤ اسے بھی نکال لاؤ تب بھی وہ بہت سی مخلوق کو باہر نکال لائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم نے اس میں بھلائی کرنے والی (ایمان لانے والی) مخلوق بالکل نہیں رہنے دی (سب کو جہنم سے نکال لیا ہے)

"حضرت ابو سعید خدریؓ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرمایا کرتے تھے اگر تم اس

حدیث کے بارے میں میری تصدیق نہ کرو تو چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔

ان الله لا يظلم مثقال ذرة وان تك حسنة يضاعفها ويؤت من لدنه اجرا عظيما (النساء: ۴۰)

(ترجمہ) بلاشبہ اللہ تعالیٰ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں فرمائیں گے اگر ایک نیکی (بھی) ہوگی تو اسے بھی اجر و ثواب میں دو گنا دردو گنا کر دیں گے اور اپنی طرف سے اجر عظیم عطاء فرمائیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے فرشتوں نے شفاعت کی، انبیاء علیہم السلام نے بھی شفاعت کی اور مؤمنین نے بھی شفاعت کی اب سوائے ارحم الرحمن کے کوئی نہیں بچا تو (خود اللہ تعالیٰ) آگ سے (مؤمنین کی) ایک منٹھی بھریں گے اور اس کے ذریعہ ایسی قوم کو باہر نکالیں گے جنہوں نے ایمان کے علاوہ اور کوئی بھلائی نہ کی ہوگی اور وہ مکہ مکرمہ بن چکے ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کو جنت کے سامنے نہر میں ڈال دیں گے اس نہر کا نام نہر حیات ہے تو وہ (اس سے اس حالت میں) نکلیں گے جیسے سیلاب خشک ہونے کے بعد دانہ نکلتا ہے۔

مؤمن صرف ایمان کی بدولت دوزخ سے نکلیں گے

(فائدہ) جن لوگوں نے کبھی بھلائی نہ کی ہوگی اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے اعضاء سے کوئی عمل نہ کیا ہوگا اگرچہ ان کے ساتھ توحید کی حقیقت موجود ہوگی جیسا کہ اس آدمی کی حدیث میں بھی وارد ہے جس نے اپنے گھر والوں کو کہا تھا اسے موت آنے کے بعد جلاڈالیں۔ اس نے بھی کوئی نیک عمل کبھی نہیں کیا تھا سوائے توحید کے۔^۱

اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا "میں اللہ تعالیٰ کے سامنے عرض کروں گا اے میرے پروردگار مجھے ان لوگوں کے متعلق (بھی) شفاعت کرنے کی اجازت دیں جو لا الہ الا اللہ کہتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ

۱۔ مسند احمد، التوفیق من النار لابن رجب حنبلی

۲۔ التوفیق من النار بحوالہ بخاری و مسلم۔

فرمائیں گے مجھے میری عزت، جلال، کبریائی اور عظمت کی قسم ہے میں ضرور ایسے آدمی کو جہنم سے نکالوں گا (جس نے لا الہ الا اللہ کہا تھا)۔ ۲۔

یہ حدیث بھی اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ جن لوگوں نے کبھی بھی اپنے اعضاء سے نیک عمل نہ کیا ہو گا لیکن صرف اہل کلمہ تھے ان کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے بغیر کسی کی شفاعت کے جہنم سے نکالیں گے۔

فرشتے بھی دوزخیوں کو نکالیں گے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک طویل حدیث میں یہ بھی فرمایا

حتى اذا فرغ الله من القضاء بين العباد و اراد ان يخرج برحمته من اراد من اهل الكبائر من النار . امر الملائكة ان يخرجوا من النار من كان لا يشرك بالله شيئا ممن دخل النار يعرفون باثر السجود . تاكل النار ما من ابن آدم الا اثر السجود حرم الله على النار ان تاكل اثر السجود فيخرجون من النار قد امحشوا فيصب عليهم ماء الحياة فينبتون منه كما تنبت الحبة في حميل السيل۔ ۱۔

(ترجمہ) حتی کہ جب اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان انصاف کر کے فارغ ہو جائیں گے اور ارادہ فرمائیں گے کہ اپنی رحمت سے بڑے گناہوں کے مرتکب لوگوں کو جہنم سے نکال لیں تو فرشتوں کو حکم فرمائیں گے کہ وہ ہر اس آدمی کو جہنم سے نکال لیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا (یہ فرشتے) انہیں سجدہ کے نشان سے پہچانیں گے (کیونکہ) جہنم ابن آدم کے تمام حصوں کو جلائے گی مگر سجدہ کے مقام کو باقی چھوڑ دے گی (اس لئے کہ) اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدوں کے مقامات کو جلا سکے، جب وہ جہنم سے نکلیں گے تو کوئلہ ہو چکے ہوں گے پھر ان پر آب حیات پلٹا جائے گا تو وہ اس سے اس طرح تروتازہ ہو جائیں گے جس طرح دانہ سیلاب خشک ہونے کے بعد (زمین سے) آگ پڑتا ہے۔

ابن حناری، مسلم، التوفيق من النار لابن رجب حنبلی۔

گناہگار دوزخی شفاعت سے بھی جنت میں جائیں گے

(حدیث) حضرت ابو سعیدؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا
 اما اهل النار الذين هم اهلها فلا يموتون فيها ولا يحيون، ولكن ناس
 اصابتهم النار بذنوبهم او قال بخطاياهم . فاما تهم الله امامته حتى اذا كانوا
 فحما اذن في الشفاعة فيجىء بهم ضباير ضباير، فبثوا على انهار الجنة،
 ثم قيل لا اهل الجنة: افيضوا عليهم فينبثون نبات الحبة في حميل السيل۔ ۱۷
 (ترجمہ) دوزخی جو جہنم کے اہل ہوں گے وہ نہ تو اس میں مریں گے اور نہ جنیں گے
 لیکن کچھ لوگ ایسے ہوں گے جنہیں آگ ان کے گناہوں کے حساب سے جلائے گی۔
 پھر اللہ تعالیٰ ان کو موت دیدیں گے یہاں تک کہ جب وہ کوئلہ بن جائیں گے تو
 شفاعت کی اجازت دی جائے گی تو ان کو جماعتوں کی شکل میں لایا جائے گا اور جنت کی
 نہروں پر بکھیر دیا جائے گا پھر اہل جنت کو حکم دیا جائے گا کہ ان پر (آب حیات) پلٹو تو وہ
 اس سے تروتازہ ہو جائیں گے جس طرح سیلاب میں بہنے والا دانہ (سیلاب خشک ہونے
 کے بعد زمین پر ٹھہرتا ہے اور) آگ پڑتا ہے۔

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہگار مسلمان جہنم میں حقیقی طور پر فوت
 ہوں گے اور ان کی روحیں ان کے جسموں سے جدا ہوں گی اس کی دلیل اگلی حدیث
 میں بھی موجود ہے۔

(تنبیہ) اس پر یہ شبہ نہ کیا جائے کہ جب موت کو بھی موت آجائے گی تو یہ کیسے مریں
 گے اس لئے کہ مؤمنوں پر موت آنے کی یہ حالت موت کے ذبح ہونے سے پہلے کی
 ہے موت کے ذبح ہونے کے بعد قطعاً کسی کو موت نہیں آئے گی۔

دوزخ سے نجات پا کر جنت میں جانے والے ادنیٰ جنتی ہوں گے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ﷺ نے فرمایا
 ان ادنى اهل الجنة حظا ونصيبا قوم يخرجهم الله من النار فيرتاح لهم

۱۔ مسلم (التخفيف من النار)۔

الرب تعالى انهم كانوا لا يشركون بالله شيئا فينبذون بالعرء فينبئون
 كمانبت البقلة، حتى اذا دخلت الارواح اجسادها قالوا: ربنا كما اخرجتنا
 من النار وارجعت الارواح الى اجسادها فاصرف وجوهنا عن النار
 فتصرف وجوههم عن النار۔ ۱۰

(ترجمہ) اہل جنت میں کم نصیب والی وہ قوم ہوگی جن کو اللہ تعالیٰ آگ سے نکالیں گے
 اور (جہنم سے) آزاد کر دیں گے اور انہیں راحت پہنچائیں گے، اور یہ وہ لوگ ہوں گے
 جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے انہیں کھلے میدان میں پھینک دیا
 جائے گا تو یہ تروتازہ ہو کر ابھر نے لگیں گے جیسے سبزہ آگتا ہے یہاں تک کہ جب
 روحمیں اجسام میں داخل ہوں گی تو وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب جس طرح
 آپ نے ہمیں آگ سے نکالا ہے اور روحوں کو اجسام میں لوٹایا ہے اسی طرح ہمارے رخ
 بھی آگ سے پھیر دیجئے تو ان کے رخ بھی آگ سے پھیر دیئے جائیں گے۔

دوزخ میں مؤمنوں کی حالت

(حدیث) محمد بن علی (امام باقرؑ) اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ
 نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اصحاب الكبائر من موحدي الامم کلها اذاماتوا علی کبائرهم غیر
 نادمین ولا تائبین، من دخل النار منهم فی الباب الاول من جہنم لا تزرق
 عینهم ولا تسود وجوہهم ولا یقرنون بالشیاطین ولا یغلون بالسلاسل و
 لا یجرعون الحمیم ولا یلبسون القطران فی النار حرم اللہ اجسادهم علی
 الخلود من اجل التوحید و حرم صورهم علی النار من اجل السجود منهم
 من تاخذه النار الی قدمیه ومنهم من تاخذه النار الی حجزته ومنهم من
 تاخذه النار الی عنقه علی قدر ذنوبهم واعمالهم فمنهم من یمکث فیہا
 شہرا ثم یمکث فیہا سنة ثم یمکث فیہا سنۃ ثم یمکث فیہا سنۃ ثم یمکث فیہا

۱۰ مسند بزار (التوفیق من النار)۔

مكثا بقدر الدنيا منذ يوم خلقت الى ان تفتنى، فاذا اراد الله ان يخرجوا منها
 قالت اليهود و النصارى ومن فى النار من اهل الاديان والاوثان لمن فى
 النار من اهل التوحيد آمنتم بالله و كتبه و رسله فنحن وانتم اليوم فى النار
 سواء . فيغضب الله لهم غضبالم يغضبه لشيء مما مضى فيخرجهم الى
 عين فى الجنة وهو قوله تعالى : (ربما يود الذين كفروا لو كانوا مسلمين)
 الحجر : ٢٠) ٢١

(ترجمہ) تمام امتوں کے موحدین بڑے گناہوں کے مرتکب جب اپنے گناہوں کی
 موجودگی میں بغیر شرمندگی اور بغیر توبہ کئے فوت ہو جائیں گے (پھر) ان میں سے جو
 لوگ دوزخ کے پہلے دروازہ سے آگ میں داخل ہوں گے، نہ تو ان کی بینائی چھینی جائے
 گی، نہ ان کے منہ کالے ہوں گے نہ شیطانوں کے ساتھ جکڑے جائیں گے، نہ
 زنجیروں سے باندھے جائیں گے، نہ جلتا ہوا پانی پلائے جائیں گے اور نہ جہنم میں
 تار کول کا لباس پہنائے جائیں گے۔ اللہ نے توحید کی وجہ سے ان کے اجسام کو جہنم
 میں ہمیشہ رہنا حرام کر دیا ہے، سجدوں کی وجہ سے ان کی صورتوں کو آگ پر حرام کیا
 ہے۔ ان میں سے کسی کو بد اعمالیوں کے حساب سے آگ نے قدموں تک پکڑا ہوگا، کسی
 کو کمر تک اور کسی کو گردن تک، ان میں سے کوئی ایک ماہ جہنم میں رہے گا پھر نکال لیا
 جائے گا ان میں سے جہنم میں سب سے زیادہ مدت رہنے والا دنیا کی عمر (کے برابر رہے
 گا یعنی کہ) جب سے دنیا بنی یہاں تک کہ وہ جب تباہ ہوگی۔ جب اللہ تعالیٰ ارادہ
 کریں گے کہ ان کو جہنم سے نکالیں تو یہودی اور عیسائی اور باقی دوزخی جو مختلف باطل
 ادیان یا بت پرستوں سے تعلق رکھتے ہوں گے (بطور طعنہ) موحدین کو کہیں گے کہ تم
 (اللہ پر ایمان لائے، اس کی کتابوں پر بھی، اس کے رسولوں پر بھی لیکن ہم اور تم آج
 دوزخ میں ایک حال میں ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ان پر اتنا غصہ آلود ہوں گے کہ اور گزشتہ
 اوقات میں اتنا غصہ آلود کبھی نہ ہوئے ہوں گے، پس ان کو جنت کے ایک چشمہ کی

۱- (خرجه ابن ابی حاتم وغیرہ خرجه الاسماعیلی مطبوعہ و قال الدارقطني فی کتاب المحقق : هو حدیث منکر
 والیمان مجهول و مسکین ضعیف و محمد بن خمیر الاعرف الا فی هذا الحدیث انتہی) التحويف من النار ص ۲۶۳

طرف نکال لیں گے اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "وہ لوگ جہنم میں خواہش کریں گے کہ کاش وہ (بھی) مسلمان ہوتے۔"

اندھیری رات میں نماز کو جانے والوں کو دوزخ میں بند نہیں کیا جائے گا

حضرت حسن (بصریؒ) فرماتے ہیں کہ اہل توحید (گناہگار مسلمانوں) کو آگ میں بند نہیں کیا جائے گا (یہ صورت دیکھ کر) جہنم کی پولیس ایک دوسرے سے کہے گی ان (کفار) کی حالت تو یہ ہے کہ انہیں آگ میں بند کیا ہوا ہے اور انہیں بند نہیں کیا گیا؟ تو انہیں ایک منادی ندا کرے گا (اس لئے) کہ یہ لوگ مساجد میں اندھیری رات میں (بھی) جایا کرتے تھے۔ ۱۷

(چونکہ یہ نماز کی خاطر دنیا کی اندھیری راتوں کی مشقت برداشت کر چکے ہیں اس لئے دوزخ کی تاریک آگ میں ان کو بند نہیں کیا جائے گا)

حضرت حسن بصریؒ کا ارشاد

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو ایک ہزار سال کے بعد بھی نکالا جائے گا پھر حضرت حسن بصریؒ نے شدت خوف سے (فرمایا کاش کہ وہ آدمی میں ہوتا۔ ۱۸)

(فائدہ) مزید تفصیل کیلئے ہماری کتاب "جہنم کے خوفناک مناظر" ملاحظہ فرمائیں۔
(امداد اللہ)

۱۷ التحويف من النار ص ۲۶۳۔

۱۸ التحويف من النار ص ۲۶۳۔

اصحاب الاعراف

اعراف کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

فَضْرَبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِنْ قَبْلِهِ الْعَذَابُ
(ترجمہ) پس ان منافقوں اور مسلمانوں کے درمیان ایک دیوار قائم کر دی جائے گی اس کا ایک دروازہ بھی ہو گا۔ جس کے اندر کی طرف رحمت (جنت) ہو گی اور باہر کی طرف عذاب (یعنی دوزخ ہو گی)

اس آیت میں وہ حصار جو اہل جنت اور اہل دوزخ کے درمیان حائل کیا جائے گا اس کو لفظ سور سے تعبیر کیا گیا ہے اور یہ لفظ دراصل شہر پناہ کیلئے بولا جاتا ہے جو بڑے شہروں کے گرد غنیم سے حفاظت کیلئے بڑی مضبوط و مستحکم چوڑی دیوار بنائی جاتی ہے، ایسی دیواروں میں فوج کے حفاظتی دستوں کی کمین گاہیں بھی بنی ہوتی ہیں جو حملہ آوروں سے باخبر رہتے ہیں۔ سورہ اعراف کی آیت میں ہے۔ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًا بِسِيمَاهُمْ۔

(ان دونوں فریق یعنی اہل جنت اور اہل دوزخ کے درمیان آڑ۔ یعنی دیوار۔ ہو گی اور اس دیوار کا یا اس کے بالائی حصہ کا نام اعراف ہے اور اس پر سے جنتی اور دوزخی سب نظر آئیں گے۔ ان جریر اور دوسرے ائمہ تفسیر کی تحریر کے مطابق اس آیت میں لفظ حجاب سے وہی حصار مراد ہے جس کو سورۃ حدید کی آیت میں لفظ سور سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس حصار کے بالائی حصہ کا نام اعراف ہے کیونکہ اعراف عرف کی جمع ہے اور عرف ہر چیز کے اوپر والے حصہ کو کہا جاتا ہے کیونکہ وہ دور سے معروف و ممتاز ہوتا ہے۔ اہل اعراف اسی پر ہوں گے اور یہ بہت چوڑی ہو گی یہ یہاں سے جنت اور جہنم والوں کو دیکھ سکیں گے اور گفتگو اور سوال و جواب بھی کر سکیں گے (معارف القرآن)۔

اہل اعراف کے احوال

اعراف کے اوپر بہت سے آدمی ہوں گے وہ لوگ اہل جنت اور اہل دوزخ میں سے ہر ایک کو علاوہ جنت اور دوزخ کے اندر ہونے کی علامت کے ان کے قیافہ سے بھی پہچانیں گے قیافہ یہ ہو گا کہ اہل جنت کے چہروں پر نورانیت اور اہل دوزخ کے چہروں پر ظلمت اور کدورت ہو گی جیسا کہ دوسری آیت میں ہے وجوہ یومئذ مسفرة ضاحكة مستبشرة (الآیہ) اور اہل اعراف اہل جنت کو پکار کر کہیں گے السلام علیکم ابھی یہ اعراف میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے اور اس کے امیدوار ہوں گے چنانچہ حدیثوں میں آیا ہے کہ ان کی امید پوری کر دی جائے گی اور جنت میں جانے کا حکم ہو جائے گا اور جب ان کی نگاہیں اہل دوزخ کی طرف جا پڑیں گی اس وقت ہول کھا کر کہیں گے اے ہمارے رب ہم کو ان ظالم لوگوں کے ساتھ عذاب میں شامل نہ کیجئے اور اہل اعراف دوزخیوں میں سے بہت سے آدمیوں کو جن کو وہ ان کے قیافہ سے پہچانیں گے کہ یہ کافر ہیں پکاریں گے اور کہیں گے کہ تمہاری جماعت اور تمہارا اپنے کو بڑا سمجھنا اور انبیاء علیہم السلام کا اتباع نہ کرنا تمہارے کسی کام نہ آیا اور تم اسی تکبر کی وجہ سے مسلمانوں کو حقیر سمجھ کر یہ بھی کہا کرتے تھے کہ یہ بے چارے کیا مستحق فضل و کرم ہوتے تو ان مسلمانوں کو اب دیکھو کیا یہ جو جنت میں عیش کر رہے ہیں وہی مسلمان ہیں جن کی نسبت تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ ان پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نہ کرے گا تو ان پر تو اتنی بڑی رحمت ہوئی کہ ان کو یہ حکم ہو گیا کہ جاؤ جنت میں جہاں تم پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ تم مغموم ہو گے (معارف القرآن و تفسیر بیان القرآن)

اعراف میں کون جائیں گے

(حدیث) حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لکوضع الموازين يوم القيامة فتوزن السيئات والحسنات فمن رجحت حسناته على سيئاته مثقال صوابه دخل الجنة ومن رجحت سيئاته على حسناته مثقال صوابه دخل النار قيل يا رسول الله فمن استوت حسناته

وسیئانہ؟ قال اولئك اصحاب الاعراف لم يدخلوها وهم يطمعون۔ ۱۰
 (ترجمہ) روز قیامت ترازوئے اعمال کو نصب کیا جائے گا اور گناہوں اور نیکیوں کو تولی
 جائے گا پس جس شخص کی نیکیاں اس کے گناہوں سے جوں کے انڈے کے وزن جتنا
 بھی بھاری ہو گئیں وہ جنت میں داخل ہوگا، اور جس کی برائیاں اس کی نیکیوں پر بھاری
 ہو گئیں جوں کے انڈہ کے وزن کے برابر بھی وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ عرض کیا گیا یا
 رسول اللہ! پس جس شخص کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہو گئیں (وہ کہاں جائیں گے)؟
 فرمایا یہی لوگ اصحاب الاعراف ہیں یہ ابھی جنت میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے بلکہ
 (اس کی) طمع میں ہوں گے۔

اعراف کے دو آدمیوں کا حال

حضرت کعب احبارؓ فرماتے ہیں دو شخص جو دنیا میں آپس میں دوست تھے ان میں سے
 ایک اپنے ساتھی کے پاس سے گزرے گا جس کو دوزخ کی طرف گھسیٹا جا رہا ہوگا تو اس کا
 یہ بھائی کہے گا قسم خدا میرا تو ایک نیکی کے سوا کچھ نہیں چچا جس سے میں نجات پا
 سکوں، اے بھائی یہ تم لے لو اور جو میں دیکھ رہا ہوں تم تو اس سے نجات پا لو اب تم اور
 میں اعراف میں رہ لیں گے۔ حضرت کعبؓ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ان دونوں کے متعلق
 (ہمدردی کے صلہ میں) حکم فرمائیں گے اور ان کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ ۱۲

۱۰ تذکرۃ فی احوال الموتی وامور الآخرة ۳۱۸ حوالہ مسند خیمہ بن سلیمان

۱۲ تذکرۃ الیضاغیر حوالہ

جنت بھر نے کیلئے نئی مخلوق پیدا ہوگی

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

يَبْقَى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَبْقَى، ثُمَّ يَنْشِئُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ لَهَا خَلْقًا مِمَّا شَاءَ فَيَسْكُنُهُمُ فَضْلُ الْجَنَّةِ۔ ۱۰

(ترجمہ) جنت میں سے جتنا حصہ اللہ تعالیٰ چاہیں گے خالی رہے گا پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کیلئے ایک مخلوق پیدا کریں گے جس سے چاہیں گے اور ان کو جنت کے فارغ حصہ میں بسا دیں گے۔

(فائدہ) قیامت کے روز اور جنت میں داخل ہو چکنے کے بعد اہل دوزخ مسلمانوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش کا کوئی اندازہ نہیں لگایا جاسکتا اتنی کثرت سے جنت میں داخلہ کے باوجود جنت پھر بھی خالی رہ جائے گی کیونکہ جنت اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کی انتہاء نہیں اس کو یہ مخلوق مکمل طور پر نہیں بھر سکے گی اس لئے اس کو بھر نے کیلئے اللہ نئی مخلوق پیدا کر کے اس میں بسائیں گے۔

مردوں کا حسن و جمال

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں مجھے اس ذات کی قسم جس نے قرآن پاک حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمایا ہے جنت میں رہنے والے (مرد و عورت، حور و غلمان کے) حسن و جمال میں اس طرح سے اضافہ ہوتا رہے گا جس طرح سے ان کا دنیا میں (آخر عمر میں) بد صورتی اور بڑھاپے میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔^۱

ارشاد خداوندی کا انہم لؤلؤ مکنون "گویا کہ وہ (خد متگار) لڑکے محفوظ رکھے ہوئے موتی ہیں۔

اس ارشاد کی تفسیر میں حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ تو نوکر اور خد متگار ہیں لؤلؤ موتی کی طرح تو مخدوم کیسے ہوں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا

والذی نفسی بیدہ ان فضل ما بینہم کفضل القمر لیلۃ البدر علی النجوم۔^۲
مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ان کے درمیان ایسی فضیلت ہے جیسے چودھویں کے رات کے چاند کی ستاروں پر ہوتی ہے۔

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
ان الجنة سوقا یاتونہا کل جمعة وتہب ریح الشمال فتحثی وجوہہم
ویثابہم فیزدادون حسنا و جمالا فیرجعون الی اہلیہم وقد ازدادوا حسنا
و جمالا فیقول لہم اہلوہم: لقد ازددتم بعدنا حسنا و جمالا فیقولون:

۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ (۱۱۴/۱۳)، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۶۴)،

۲۔ درمنثور (۱۱۶/۶) حوالہ ابن جریر (۲۹/۲۷) و تفسیر عبدالرزاق (۲۳۸/۲) وابن المنذر، صفۃ

الجنۃ ابو نعیم (۲۶۵)، درمنثور ۶/۱۱۹

وانتن والله از د دتن حسنا و جمالا - ۱۰

(ترجمہ) جنت میں ایک بازار ہوگا، جنتی ہر جمعہ کو اس میں آیا کریں گے۔ شمال سے ایک خوشبو چلے گی جو ان کے چہروں اور لباس پر پڑے گی اور یہ حسن و جمال میں بڑھ جائیں گے پھر یہ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹیں گے جبکہ یہ حسن و جمال میں خوب ترقی کئے ہوئے ہوں گے ان کو ان کی بیویاں کہیں گی آپ تو ہم سے جدا ہونے کے بعد حسن و جمال میں بہت بڑھ گئے ہیں۔ تو یہ مرد کہیں گے آپ بھی تو خدا کی قسم حسن و جمال میں بڑھ چکی ہو۔

(فائدہ) یہ ہوا مشک کے ٹیلوں سے چلائی جائے گی۔ جنتی مرد و عورتیں ہر گھڑی حسن و جمال میں ترقی کرتے رہیں گے جب ایک دوسرے سے کچھ دیر اوچھل ہوں گے تو چونکہ اس حالت میں بھی ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہوتا رہے گا اس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کے حسن میں اضافہ کو دیکھ کر حیران اور لطف اندوز ہوں گے۔ جنت کے بازار میں حسن و جمال میں من پسند حسین و جمیل صورتیں بھی ہوں گی جنتی جس صورت کو پسند کرے گا اس میں تبدیل ہو سکے گا تفصیل کیلئے اسی کتاب میں "جنت کا بازار" کا مضمون ملاحظہ کریں۔

حسن یوسف

(حدیث) مقدم بن معدی کرب سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 يحشر مابين السقط الى الشيخ الفاني يوم القيامة في خلق آدم و قلب
 ايوب و حسن يوسف مرد امكحلين - ۲

۱۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۴۱۷)، حلیہ ابو نعیم (۶/۲۵۳)، مسلم (۲۸۳۳)، لن الی شیبہ (۱۳/۱۵۰)، احمد (۳/۲۸۳)، سنن دارمی (۲۸۳۵) البعث والنشور (۳۱۵) شرح السنۃ بنوی (۱۵/۲۲۶)، ابو عوانہ، کنز العمال (۱۳/۳۸۶)، ثلاثیات دارمی (۱۳)، ثلاثیات عبد بن حمید (۳۳)، صحیح ابن حبان (۷۳۸۲)، ۲۔ البدور السافره (۲۱۶۸)، البعث والنشور (۳۶۵)، طبرانی کبیر (۲۰/۲۵۵، ۲۸۰، ۲۸۱)، مجمع الزوائد (۱۰/۳۳۳)، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۵۸)، الاصابہ (۳/۳۵۵)، دایو یعلیٰ () والمطالب العالیہ۔ کنز العمال (۱۳/۳۹۰) ترغیب وترہیب (۴/۵۰۱)

(ترجمہ) ضائع ہونے والے بچے سے لیکر بوڑھے تک (مؤمن) قیامت کے دن حضرت آدم کی صورت، حضرت ایوب کے دل اور حضرت یوسف کے حسن پر بغیر داڑھی کے آنکھوں میں سرمہ لگائے ہوئے (قبروں سے) اٹھائے جائیں گے۔
جنت میں صرف حضرت آدم اور موسیٰ علیہما السلام کی داڑھی ہوگی

(حدیث) حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 ليس احد من اهل الجنة الا يدعى باسمه الا آدم عليه السلام فانه يكنى ابا
 محمد وليس احد من اهل الجنة الا وهم جرد مرد الا ما كان من موسى بن
 عمران فان لحيته تبلغ سرتة۔^۱

(ترجمہ) جنت والوں میں ہر شخص کو اس کے نام سے بلایا جائے گا مگر حضرت آدم علیہ السلام کو ابو محمد کی کنیت کے ساتھ پکارا جائے گا اور جنت میں سب بغیر بالوں کے بغیر داڑھی کے ہوں گے سوائے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ان کے داڑھی ان کی ناف تک پہنچتی ہوگی۔

(فائدہ) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنت والوں کے جسم پر بال نہیں ہوں گے مگر موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے ان کی داڑھی ان کی ناف تک پہنچتی ہوگی اور سب جنتیوں کو ان کے ناموں کے ساتھ پکارا جائے گا مگر حضرت آدم علیہ السلام کو ان کی کنیت ابو محمد ہوگی۔۔۔^۲

۱۔ البدور السافره (۲۱۷۲) حوالہ ابن عساکر وغیرہ۔ تذکرۃ القرطبی (۲/۴۷۴)، تاریخ بغداد
 (۱۳/۳۸۸-۳۸۹)، کتاب الجرد و حین لائن حبان (۳/۷۶)، کتاب العظمۃ ابو الشیخ (۱۰۵/۱)، لآلی
 مصنوعہ (۲/۳۵۶)، مسند آخر کامل لائن عدی (۳/۱۳۶۸)، و کتاب اضعفاء عقیلی (۲/۱۹۷) و
 فوائد الرازی (۶/۱۱/۱) و موضوعات لائن الجوزی (۳/۲۵۷-۲۵۸) و لائن حبان فی الجرد و حین
 (۳/۲۵۷-۲۵۸) و حکم علیہ بالطلان والوضع و قال لائن الجوزی و وضع بذالحدیث و وضع قبیح (ہامش صفحہ
 الجند لابی نعیم ۲/۱۱۰) و رواہ ابو نعیم ثلاثیہ اسانید و بہ رفع حکم الوضع و بالطلان۔

۲۔ صفحہ الجند ابو نعیم (۲/۱۱۱) (۲۶۱)، و استہد السیوطی بروایہ عن ابن عباس عند ابن ابی الدنیاء فی صفحہ
 الجند لابی مصنوعہ (۲/۳۵۶)

چونکہ چچن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے وقت کے سب سے بڑی دشمن خدا فرعون کی ڈاڑھی کو کھینچا تھا اس کی قدردانی اور حضرت موسیٰ کے اعزاز کے لیے جنت میں ڈاڑھی عطاء کر کے دوام بخشا ہو گا۔ واللہ اعلم (امداد اللہ) حضرت کعب سے روایت ہے کہ یہ کہا کرتے تھے کہ جنت میں کسی کی ڈاڑھی نہیں ہوگی سوائے حضرت آدم علیہ السلام کے ان کی ڈاڑھی سیاہ ہوگی اور ناف تک پہنچتی ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا میں ان کی ڈاڑھی نہیں آئی تھی بلکہ ڈاڑھی حضرت آدم کے بعد سے اترنا شروع ہوئی ہے اور کسی کی کنیت باقی نہ رہے گی سوائے حضرت آدم کے ان کی کنیت ابو محمد ہو گی۔ ۱۔

حضرت ہارون علیہ السلام کی بھی ڈاڑھی ہوگی

علامہ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ جنت میں تمام مرد بغیر ڈاڑھی کے ہوں گے سوائے حضرت ہارون علیہ السلام کے کیونکہ ان کی ڈاڑھی سب سے پہلی ڈاڑھی ہے جس کو اللہ کے راستہ میں اذیت دی گئی تھی جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے "یا ابن ام لا تاخذ بلحیتی ولا براسی" اے میرے ماں جائے میری ڈاڑھی اور سر سے نہ پکڑ۔ ۲۔ (فائدہ) مذکورہ روایات سے فردا فردا ثابت ہوتا ہے کہ تمام انسانوں میں سے صرف تین انبیاء علیہم السلام کی ڈاڑھی ہوگی۔ واللہ اعلم

۱۔ البدور السافره (۲۱۷۳)، حوالہ ابن عساکر،

۲۔ کنز المدفون ص ۱۴۸

تاج کی شان و شوکت

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان علیہم التيجان وان ادنى لؤلؤ منها لتضيء ما بين المشرق والمغرب۔ اے (ترجمہ) جنتیوں پر تاج سجے ہوں گے ان میں سے (ہر ایک تاج کا) ادنیٰ درجہ کا موتی وہ ہوگا جو مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ کو روشن کرتا ہوگا۔

تصاویر مدینہ

اشتہار

سائز 23 x 36 x 16 صفحات 400 مجلد، ہدیہ

مدینہ طیبہ کی قدیم و جدید تاریخ پر مشتمل سینکڑوں قدیم و جدید نایاب تصاویر مع تفصیلات عاشقان مدینہ کے دیدہ و دل کیلئے غرباء و مساکین امت کیلئے زیارات مدینہ کا نادر قیمتی سرمایہ۔

۱۔ ترمذی (۲۵۶۲)، فی صفۃ الجنۃ ص ۲۳ مختصر ۱، حاکم ۲/ ۳۲۶ و صحیحہ ووافقہ الذہبی، البعث والنشور (۳۳۰)، درمنثور ۵/ ۲۵۳، حادی الارواح ص ۲۶۹، ابو یعلیٰ موصلی (۲/ ۵۲۵)، صحیح ابن حبان (۲۶۳۱)، شرح السنہ (۱۵/ ۲۱۹)، زہد ابن المبارک (۲۶۸)، اتحاف السادة (۱۰/ ۵۳۷)، تخریج عراقی (۳/ ۵۲۳)، کنز العمال (۳۹۳۳۵)

جنتیوں کی شکل و صورت قد کاٹھ اور حسن و جمال

جنتیوں کا قد اور شکل و صورت

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا خلق اللہ عزوجل آدم علی صورته طولہ ستون ذراعا فلما خلقه قال له اذهب فسلم علی اولئک النفر وہم نفر من الملائکة جلوس فاستمع ما یحیونک فانہا تحیتک وتحیة ذریعتک قال فذهب فقال السلام علیکم فقالوا السلام علیک ورحمة اللہ وبرکاتہ فزادوہ : ورحمة اللہ قال فکل من یدخل الجنة علی صورة آدم طولہ ستون ذراعا فلم یزل ینقص الخلق بعدہ حتی الآن۔ ۱

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کو ان کی (بہترین) صورت پر پیدا فرمایا ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کیا تو فرمایا آپ جا کر اس جماعت کو سلام کیجئے یہ فرشتوں کی ایک جماعت تھی جو بیٹھی ہوئی تھی اور (ان سے) سنئے یہ آپ کو کیا جواب دیتے ہیں یہی آپ کا اور آپ کی اولاد کا سلام ہوگا۔ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں چنانچہ حضرت آدم تشریف لے گئے اور فرمایا السلام علیکم۔ تو انہوں نے جواب میں کہا السلام علیک ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ ان فرشتوں نے سلام میں ورحمة اللہ وبرکاتہ کا اضافہ کیا۔ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ پس جو بھی جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی شکل و شاہت پر ہوگا اس (کے قد کی لمبائی) ساٹھ ہاتھ ہو گی۔ لیکن (حضرت آدم کے (دنیا سے تشریف لے) جانے کے بعد سے اب تک حسن و جمال اور قد کاٹھ کم ہی ہوتا جا رہا ہے۔

۱۔ مصنف عبدالرزاق ۱۰/۳۸۳ (۱۹۳۵)، مسند احمد ۲/۳۱۵، بخاری شریف (۳۳۲۶) فی

الانبیاء، مسلم (۲۸۴۱) فی الجنة، حادی الارواح ص ۲۰۲،

(فائدہ) جنتی مردوں کے جسم کی لمبائی تو ساٹھ ہاتھ ہوگی اور چوڑائی سات ہاتھ ہوگی جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً ابو نعیمؒ نے روایت کیا ہے۔ ۱۔
ایک روایت میں آتا ہے کہ یہ ساٹھ ہاتھ کی لمبائی اللہ جل شانہ کے ہاتھ کی ہے اور اس کا اندازہ آدمی کے اپنے ہاتھ کے ساتھ لگانا درست نہیں نہ معلوم کتنا طوالت ہوگی، بہر حال اتنا زیادہ بھی نہ ہوگی جو غیر مانوس ہو جائے واللہ اعلم۔

چاند ستاروں جیسی شکلیں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا
اول زمرة يدخلون الجنة على صورة القمر ليلة البدر والذين يلونهم على ضوء اشد كوكب درى فى السماء اضاءة لا يبولون ولا يتغوطون ولا يتفلون ولا يمتخطون، امشاطهم الذهب و رشحهم المسك ومجامرهم الالوة وازواجهم الحور العين . اخلاقهم على خلق رجل واحد على صورة ابیہم آدم مستون ذرا عافى السماء۔ ۲۔

(ترجمہ) پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا اس کی صورت چودہویں رات کے چاند کی طرح ہوگی اور وہ لوگ جو ان کے بعد داخل ہوں گے ان کی صورت کی چمک دمک آسمان میں تیز روشن ستارے کی طرح ہوگی۔ یہ جنتی نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ نہ تھوک نہ ناک کی غلاظت۔ ان کی گتھیاں سونے کی ہوں گی، ان کا پسینہ کستوری کا ہوگا، ان کی انگلیٹھیاں اگر کی ہوں گی، ان کی بیویاں حور عین ہوں گی۔ ان کے اخلاق ایک ہی

۱۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۵۵)، صفۃ الجنۃ ضیاء الدین المقدسی (۹۳-۷/۱)، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا

(۱۵)، احمد (۲۹۵/۲)، طبرانی صغیر (۱۷/۲) نہایہ ابن کثیر (۲۰۱/۲)،

۲۔ بخاری (۳۳۲۷)، مسلم (۲۸۱۰۳)، مصنف ابن ابی شیبہ (۱۰۹/۱۳)، لواکل ابن ابی

عاصم (۵۹) مختصر، ابن ماجہ (۵۳۳۳) مکرر، مسند احمد (۲۵۳/۲)، (۷۴۲۹) فوائد منتخبہ

خطیب بغدادی (۲/۸ق)، اخبار اصفہان ابو نعیم (۱/۳۰۰-۳۰۱)، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۴۰)،

البعث والنشور (۴۴۹) زبد ابن المبارک (۱۳۷۶)،

آدمی کے خلق جیسے ہوں گے ان کی صورت اپنے ابا حضرت آدم کی صورت پر ہوگی
لمبائی میں ساٹھ ہاتھ کاقد ہوگا۔

(فائدہ) تفصیل کیلئے دیکھئے عنوان "امت محمدیہ میں سے سب سے پہلے جنت میں جانے والے"۔

کالی رنگت والوں کا حسن

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک (حبشی) شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر کچھ سوال کرنے لگا، آپ نے اس سے ارشاد فرمایا پوچھ لو اور خوب سمجھ لو۔ تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو ہم پر شکل و صورت میں خوبصورتی اور نبوت میں ہم پر فضیلت بخشی گئی ہے آپ کیا فرماتے ہیں اگر میں اس طرح سے ایمان لے آؤں جس طرح سے آپ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور میں بھی ویسے ہی عمل کروں جس طرح کے اعمال آپ کرتے ہیں تو کیا میں جنت میں آپ کے ساتھ ہوں گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں پھر آپ نے ارشاد فرمایا

والذی نفسی بیدہ انہ لیری بیاض الاسود فی الجنة من مسیرة الف عام .
ثم قال رسول الله ﷺ : من قال لا اله الا الله كتب له بها عهد عند الله ومن قال سبحان الله و بحمده كتب له بها مائة الف حسنة واربعة وعشرون الف حسنة . فقال رجل كيف نهلك بعد هذا يا رسول الله فقال رسول الله ﷺ ان الرجل لياتی يوم القيامة بالعمل لو وضع على جبل لا ثقله فتقوم النعمة من نعم الله فتكاد تستنفد ذلك كله الا ان يتناول الله برحمته ونزلت (هل اتی علی الانسان حین من الدهر لم یکن شیئاً مذکوراً) الی قوله (نعیما وملکا کبیرا) قال الحبشی وان عینی لتربا ماتربا عیناک فی الجنة؟ فقال النبی ﷺ نعم ستبکی الحبشی حتی فاضت نفسه فقال ابن عمر لقد رأیت رسول الله ﷺ یدلیه فی حفرة بیدہ۔ ۱

۱۔ مجمع الزوائد (۱۰/۴۲۰) حوالہ طبرانی (۱۲/۴۳۶) وفیہ ایوب بن عقبہ وهو ضعیف۔ حلیۃ ابو نعیم (۳/۳۱۹)، درمثور (۶/۲۹۶) حوالہ طبرانی وابن مردودیه وابن عساکر۔ اسرار مرفوعہ (۱۹۵)، موضوعات ابن جوزی (۲/۴۳)، البدور السافرة (۲۱۷۴)

(ترجمہ) مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کالے رنگ والے شخص کی سفیدی جنت میں ایک ہزار سال کی مسافت سے دیکھی جاتی ہوگی۔ پھر رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے "لا الہ الا اللہ" پڑھا اس کیلئے اللہ تعالیٰ کے پاس (نجات اور جنت کا) ایک پروانہ لکھ دیا جاتا ہے، اور جس نے "سبحان اللہ وبحمدہ" پڑھا اس کیلئے اس کے بدلہ میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ (یہ سن کر) اس شخص نے کہیا رسول اللہ ایسے (انعامات حاصل کرنے) کے بعد ہم کس طرح سے ہلاک ہو سکتے ہیں۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن آدمی ایسا عمل کر کے لائے گا کہ اگر اس کو پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو اس پر بھی بوجھل ہو جائے (یعنی باوجود مضبوط اور طاقتور ہونے کے اس عمل کے وہ پہاڑ وزن کو اٹھانے کی طاقت نہ رکھے) پھر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے (کوئی سی دنیا کی ایک نعمت مقابلہ میں پیش ہو گی جو اس کی تمام نیکی کو بے وزن کر دے گی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ (بندے کی) دستگیری کریں گے) اور اس کے نیک اعمال کا درجہ بڑھا کر اس کو جنت کا مستحق کر دیا جائے گا) اس موقع پر یہ آیات نازل ہوئیں "هل اتى على الانسان حين من الدهر" سے "واذا رایت ثم رایت نعیمًا و ملکًا کبیرًا" اس حبشی نے عرض کیا کیا میری آنکھیں بھی وہ کچھ دیکھیں گی جو آپ کی آنکھیں جنت میں دیکھیں گی؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں۔ تو وہ حبشی (خوشی کے مارے) اتار دیا کہ اس کی جان نکل گئی۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپ خود اپنے دست مبارک سے اس حبشی کو قبر میں اتار رہے تھے۔

مردوں کی عمریں

۳۳ سال کی عمر میں ہوں گے

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

يدخل اهل الجنة الجنة جرّدا مردا مکحّلين بنی ثلاثین او ثلاث و ثلاثین۔^۱
(ترجمہ) جنتی حضرات جنت میں اس حالت میں جائیں گے کہ نہ تو ان کے جسموں پر بال ہوں گے نہ داڑھی ہوگی، آنکھوں میں سرمہ لگائے گئے ہوں گے ۳۰ سال کی یا ۳۳ سال کی عمر میں ہوں گے۔

(فائدہ) اکثر روایات میں تینتیس سال کی عمر کا ذکر آیا ہے اس حدیث میں تیس سال کا لفظ ہے اس میں راوی کو شک ہے اگر اس کو درست تسلیم کیا جائے تو اصل عمر تو تینتیس سال ہی ہوگی مگر راوی نے اس میں کسر کو چھوڑ دیا اور ۳۳ کے بجائے سیدھے ۳۰ ہی ذکر کر دئے۔

ہمیشہ جوان رہیں گے

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
يبعث اهل الجنة على صورة آدم في ميلاد ثلاث و ثلاثين سنة جرّدا مردا
مکحّلين، ثم يذهب بهم الى شجرة في الجنة فيكسون منها لا تبلى ثيابهم
ولا يفنى شبابهم۔^۲

۱۔ مسند احمد (۵/ ۲۴۳)، ترمذی (۲۵۳۵) فی صفۃ الجنۃ، حادی الارواح ص ۲۰۲، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۵۷)، نہایہ ۲/ ۲۰۰، صفۃ الجنۃ مقدسی ۳/ ۷۹ / ۱، نعیم بن حماد فی زوائد زہد ابن المبارک (۳۲۳)، بدور السافره (۲۱۶۶)

۲۔ البعث ابن ابی داود (۶۵)، کنز العمال (۲۹۳۸۳) حوالہ ابو الشیخ (کتاب العظمتہ) کو تمام وابن عساکر وابن النجار، حادی الارواح ص ۲۰۳، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۱۵۵)، مجمع الزوائد (۱۰/ ۳۹۸)، طبرانی صغیر ۲/ ۱۴۰، صفۃ الجنۃ مقدسی (مخطوط ۳/ ۷۹ / ۱)، البعث والنشور (۴۶۲)، حلیہ ابو نعیم (۳/ ۵۶)

(ترجمہ) جنتیوں کو حضرت آدم علیہ السلام کی شکل و صورت میں ۳۳ سال کی عمر میں بغیر جسمانی بالوں اور داڑھی کے (قبروں سے) اٹھایا جائے گا۔ پھر ان کو جنت میں ایک درخت کے پاس لے جایا جائے گا جس سے وہ لباس کو پہنیں گے پھر نہ تو ان کے کپڑے پرانے ہوں گے نہ جوانی میں فرق آئے گا۔

(نوٹ) جسم پر بال نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ صرف مردوں اور عورتوں کے سر کے بال ہوں گے اور کسی جگہ نہیں ہوں گے۔ نیز بدن کے بالوں کو ناپاکی کی حالت میں الگ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ قبر سے اٹھتے وقت یہ بال انسان کے سر کے بالوں کے حصے بنا دئے جائیں گے اگر ان کو ناپاکی کی حالت میں جدا کیا گیا تو یہ اسی حالت میں انسانی جسم پر لوٹیں گے۔

چھوٹے اور بڑے ہر ایک کی ایک ہی عمر ہوگی

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا

من مات من اهل الجنة من صغير او كبير يردون بنى ثلاثين سنة في الجنة لا يزيدون عليها ابداً وكذلك اهل النار۔^۱

(ترجمہ) جنتیوں میں سے جو آدمی چھوٹی عمر کا یا بڑی عمر کا فوت ہوتا ہے ان کو ۳۰ سال کی عمر میں جنت میں داخل کیا جائے گا ان کی عمر اس سے زیادہ کبھی نہیں بڑھے گی۔ دوزخیوں کی عمر بھی ایسی ہی ہوگی۔

(فائدہ) اس حدیث میں بھی ۳ کی کسر کو چھوڑ دیا ہے مکمل عمر ۳۳ سال ہوگی جیسا کہ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے جن میں کسر کا بھی ذکر ہے۔

۱۔ سنن ترمذی (۲۵۶۲) فی صفۃ الجنۃ، حادی الارواح ص ۲۰۳، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۰۵۹)، زہد ابن المبارک نسخۃ نعیم بن حماد (۴۲۲)، شرح السنۃ بغوی (۴۳۸۱)، معالم التنزیل بغوی (۱۹/۷)، مشکوٰۃ (۵۶۳۸)، البعث ابن ابی داؤد ()، صفۃ الجنۃ مقدسی (۷۹/۳) مسند ابو یعلیٰ (۱۴۰۵)، طبرانی () مجمع الزوائد (۳۳۴/۱۰)

چہروں میں نعمتوں کی تروتازگی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ان الابرار لفي نعيم. على الارائك ينظرون . تعرف في وجوههم نضرة النعيم (سورة المطففين: ۲۲ تا ۲۴)

(ترجمہ) نیک لوگ بڑی آسائش میں ہوں گے، مسہریوں پر (بیٹھے بہشت کے عجاہبات) دیکھتے ہوں گے، (اے مخاطب) تو ان کے چہروں میں آسائش کی بھاشت پہچانے گا۔
(تفسیر) نضرة النعيم کی تفسیر میں علامہ ماوردی فرماتے ہیں کہ اس کی چار تفسیریں ہیں (۱) جنتیوں کے چہروں کی تروتازگی اور خوشحالی مراد ہے (۲) جنتیوں کے چہروں کی چمک دمک مراد ہے (۳) جنت میں ایک چشمہ ہے جب جنتی حضرات اس سے وضو کریں گے اور غسل کریں گے تو ان کے چہروں پر نعمتوں کی تروتازگی آشکارا ہوگی۔
(۴) دائمی نعمت کی وجہ سے چہرہ پر ہمیشہ خوشی چھائی رہے گی۔ ۱۔

ہنستے مسکراتے چہرے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ. أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (سورة یونس: ۲۶)

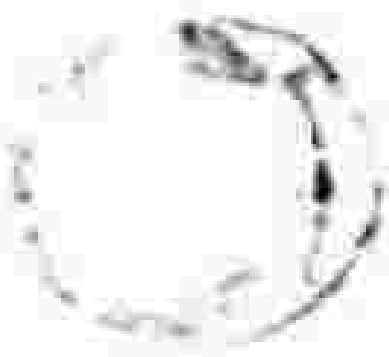
(ترجمہ) جن لوگوں نے نیکی کی ہے ان کے واسطے خوشی (یعنی جنت) ہے اور مزید برآں (خدا تعالیٰ کا دیدار) بھی، اور ان کے چہروں پر نہ کدورت (غم کی) چھائے گی اور نہ ذلت، یہ لوگ جنت میں رہنے والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتے ہیں

وَجُوهٌ يُّومِنْدُ مَسْفُورَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ (سورة عبس: ۳۸-۳۹)

وَجُوهٌ يُّومِنْدُ نَاعِمَةٌ لِّسَعِيهَا رَاضِيَةٌ، فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ (سورة الغاشية: ۸-۱۰)

(ترجمہ) بہت سے چہرے اس دن (ایمان کی وجہ سے) روشن (اور مسرت سے) خنداں اور شاداں ہوں گے — بہت سے چہرے اس روز بارونق (اور) اپنے (نیک) کاموں کی بدولت خوش ہوں گے (اور) بہشت بریں میں ہوں گے۔



لباس و پوشاک

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات انا لانضيع اجر من احسن عملا . اولئك لهم جنات عدن تجري من تحتها الانهار يحلون فيها من اساور من ذهب ويلبسون ثيابا خضرا من سندس و استبرق متكئين فيها على الارائك نعم الثواب وحسنت مرتفقا (سورة الکاف : ۳۰-۳۱)

(ترجمہ) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے تو ہم ایسوں کا اجر ضائع نہ کریں گے جو اچھی طرح سے (نیک) کام کریں، (پس) ایسے لوگوں کیلئے ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں ان کے (مساکن) کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، ان کو وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے، اور سبز رنگ کے کپڑے باریک اور موٹے ریشم کے پنہیں گے (اور) وہاں مسریوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے کیا ہی اچھا صلہ ہے اور (بہشت) کیا ہی اچھی جگہ ہے۔

لباس کی تیاری

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں جنت والوں کے کپڑوں کے متعلق ارشاد فرمائیں کیا ان کو نئے سرے سے پیدا کیا جائے گا یا ان کو بنا جائے گا؟ تو حاضرین میں سے بعض حضرات ہنس پڑے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لم تضحکون من جاهل يسال عالما! ثم قال بل تنشق عنها ثمر الجنة مرتين۔^۱
(ترجمہ) تم اس ناواقف کے متعلق جو جاننے والے سے سوال کر رہا ہے کیوں ہنستے ہو!

۱۔ مسند احمد ۲/ ۲۲۵، ۲۰۳، ۲۲۳، زبد ابن المبارک ۲/ ۵۵، طبرانی فی المعجم ۱/ ۷۴، بدو السافرہ (۱۹۴۸) حوالہ نسائی و مسند ابو داؤد طیالسی و مسند (۲۲۷/ ۲۲)، بزار و شعبی، مسند جید۔ حادق الارواح ص ۲۶۴، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۹۸، مجمع الزوائد (۱۰/ ۴۱۵)، البدیع و المنشور (۳۲۳)، الفتح الربانی (۲۴/ ۲۰۲)، کشف، ستار ۴/ ۲۵۲۱

پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ جنت کا پھل لباس کو ظاہر کرے گا، آپ نے یہ بات دو مرتبہ ارشاد فرمائی۔

حضرت مرثد بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک درخت ہے جس سے سندس (باریک ریشم) اگے گائیگی جنت والوں کا لباس ہوگا۔ ۱۷

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مؤمن کا محل خولدار موتی کا ہوگا جس میں چالیس کمرے ہوں گے ان کے درمیان میں ایک درخت ہوگا جو پوشاکوں کو اگائے گا تو مؤمن جا کر اپنی انگلیوں سے لولو اور زبرجد اور مرجان کے کام کئے ہوئے ستر جوڑوں کو اٹھائے گا (اور اپنے استعمال میں لائے گا)۔ ۱۸

جنت کے ریشم سے دنیا کے ریشم کا کیا مقابلہ

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو ایک باریک ریشم کا جبہ ہدیہ میں پیش کیا گیا جبکہ آنحضرت ﷺ ریشم سے منع فرماتے تھے مگر حضرات صحابہ اس کی ملائمت کو دیکھ کر حیران ہو گئے تھے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

والذی نفس محمد بیدہ ان منديل سعد بن معاذ فی الجنة احسن من هذا۔ ۱۹
مجھے اس ذات کبریٰ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جنت میں حضرت سعد بن

۱۷ بدور السافرہ (۱۹۴۹) بحوالہ مسند بزار و ابو یعلیٰ والطبرانی مشلہ من حدیث جابر بسند صحیح، البعث و النور (۳۲۴) درمنثور، ۴/۲۲۱،

۱۸ بدور السافرہ (۱۹۵۰) بحوالہ ابن المبارک (زوائد زہد ۲۶۲۰) و ذکرہ فی الدر المنثور ۶/۱۵۲، ابن ابی شیبہ ۱۳/۱۲۹، حادی الارواح ص ۲۶۶، صفۃ الجنة ابو نعیم (۲۰۵)، صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (۱۳۸)، ترغیب و ترہیب (۴/۵۳۰)، المیزان (۲۱۰۹)،

۱۹ بخاری (۲/۲۲۵ - فتح الباری)، ابن ابی شیبہ ۱۴/۳۱۳، ابن ماجہ (۱۵۷) عن البراء بن

بدور السافرہ (۱۹۵۱) بحوالہ شیخان۔ صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (۱۵۳)، نسائی فی التریۃ ۸/۱۹۹، مسلم فی

فضائل الصحابہ (۱۲۶-۱۲۷)، البعث و النور (۳۲۶)، ترمذی فی الباس (۱۷۲۳)، ابو داؤد طیالسی

۱۹۹۰) تذکرۃ القرطبی (۲/۴۵۳) بحوالہ ہناد بن سری فی الزہد۔ مسند احمد (۳/۲۲۹)

معاذ کار و مال اس سے کہیں زیادہ خوبصورت ہے۔

غلاف میں چھپے نفیس اور رنگارنگ لباس

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 ما منکم من احد یدخل الجنة الا انطلق به الی طوبی ففتح له اکمامها فیأخذ
 من ای ذلک شاء ان شاء، ابیض وان شاء احمر وان شاء اخضر وان شاء
 اصفر وان شاء اسود مثل شقائق النعمان و ارق واحسن۔^۱

(ترجمہ) تم میں سے ہر ایک جب جنت میں داخل ہو گا تو اس کو (درخت) طوبی کی
 طرف لے جایا جائے گا اور اس کیلئے اس درخت کے غلاف کھولے جائیں گے اور وہ اس
 سے جو نسا چاہے گا (لباس) لے لے گا چاہے سفید، چاہے سرخ، چاہے سبز، چاہے پیلا،
 چاہے کالا گل لالہ کی طرح۔ نفیس اور باریک بھی اور حسین ترین بھی۔

لباس کی رعنائیاں

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں جنت کے لباسوں میں سے اگر کوئی لباس آج دنیا میں پہن
 لے تو جو بھی اس کو دیکھ لے (حسن کی رعنائیوں کی وجہ سے) اس پر موت واقع ہو
 جائے اور اس کی آنکھیں اس کے نظارہ کی تاب نہ لاسکیں۔^۲

ایک پل میں ستر رنگوں میں تبدیل ہونے والا لباس

حضرت عکرمہؓ کہتے ہیں کہ جنت والوں میں سے جب کوئی شخص کوئی پوشاک پہنے گا تو

۱۔ نہایہ ابن کثیر ۲/ ۴۳۷، صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (۱۳۶)، حادی الاروح ص ۲۶۵، البدور
 السافره (۱۹۵۷)، تفسیر ابن کثیر ۲/ ۵۳۱، ترغیب وترہیب (۳/ ۵۲۹)، المعجم الریح (۲۱۰۸)،
 اتحاف الساده (۱۰/ ۵۳۵)، درمنثور (۴/ ۵۹)،

۲۔ زوائد زہد ابن المبارک (۴۱۷)، بلفظ حادی الاروح ص ۲۶۶، البدور السافره (۱۹۵۸)، صفۃ
 الجنة ابن ابی الدنیا (۱۳۹)، ترغیب وترہیب (۴/ ۵۳۰)، المعجم الریح (۲۱۱۱)

وہ ایک ہی لمحہ میں ستر رنگوں میں بٹ جائے گا۔ ۱۔
کپڑے پرانے نہ ہوں گے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 من یدخل الجنة ینعم فیہا لایباس ولا تبلی ثیابہ ولا یفنی شبابہ۔ ۲۔
 (ترجمہ) جو شخص جنت میں داخل ہو گیا وہ اس میں خوب ناز و نعمت میں رہے گا اس کو
 کسی چیز سے محرومی نہ ہوگی نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ شباب خراب ہوگا۔

حوروں کا لباس

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد
 فرماتے ہیں

اول زمرة یدخلون الجنة کان وجوہہم ضوء القمر لیلۃ البدر والزمرة
 الثانیۃ علی لون احسن کوکب دری فی السماء لکل واحد منهم زوجتان
 من الحور العین علی کل زوجۃ سبعون حلة یری مخ سوفہا من وراء
 لحومہما وحللہما کما یری الشراب الاحمر فی الزجاجۃ البیضاء۔ ۳۔
 (ترجمہ) پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند
 کی طرح چمکتے ہوں گے اور دوسری جماعت آسمان میں خوب چمکنے والے ستارے کی
 طرح بہت زیادہ چمکنے والے (چہروں کی) ہوگی۔ ان میں سے ہر ایک کیلئے حور عین میں

۱۔ صفۃ الجنة۔ ابن ابی الدنیا (۱۵۰)، مصنف عبدالرزاق (۲۰۸۶۸)، زوائد زہد ابن المبارک (۲۵۹)،
 بدور سافرہ (۱۹۶۹) حوالہ المائتین للصابونی۔

۲۔ مسند احمد ۲/ ۴۰۷، ۴۱۶، ۴۶۲، مسلم: الجنة ۲۱ عنہ بہ بدور سافرہ (۱۹۶۰)، صفۃ الجنة ابن کثیر
 ص ۹۶، ترغیب وترہیب (۴/ ۵۲۸)، مشکوٰۃ (۵۶۲۱)،

۳۔ طبرانی کبیر (۱۰/ ۱۹۸)، (۱۰۳۲۱) وقال البیہقی فی مجمع الزوائد (۱۰/ ۳۱۱) واسناد ابن مسعود
 صحیح ونسبہ فی مجمع البحرین ص ۸۰ للاوسط ایضاً۔ حادی الارواح ص ۲۶۳، البعث والنشور (۳۲۸)،

مسند احمد ۳/ ۱۶، ترمذی (۲۵۲۲)، بزار (۴/ ۲۰۲ کشف الاستار)، ترغیب وترہیب (۴/ ۵۲۹)،
 کنز العمال (۲/ ۳۹۳)

سے دو دو بیویاں ہوں گی، ہر بیوی پر ستر پوشاکیں ہوں گی پھر بھی ان کی پنڈلیوں کا گودہ ان کے گوشت (کے اندر سے) اور پوشاکوں کے اندر سے آشکارا ہوتا ہوگا جیسے کہ سرخ شراب سفید شیشے میں نظر آتی ہے۔

جنت کی عورت کا دوپٹہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قید سوط احدکم من الجنة خیر من الدنيا و مثلها معها و لقاب قوس احدکم من الجنة خیر من الدنيا و مثلها معها و لنصیف امرأة من الجنة خیر من الدنيا و مثلها معها۔ ۱۔

(ترجمہ) تمہارے ایک کوڑے کی مقدار جنت کا حصہ دنیا اور دنیا جیسی اور دنیا سے بہت اعلیٰ و بالا ہے، اور تمہاری ایک کمان جتنا جنت کا حصہ دنیا اور اس جیسی اور دنیا سے زیادہ قیمتی ہے اور جنت کی خاتون کا ایک دوپٹہ دنیا اور اس جیسی اور دنیا سے زیادہ قیمتی ہے۔

درخت طوطی کے پھلوں میں پوشیدہ لباس

خالد الزمیلؒ کے والد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے سوال کیا (جنتیوں کیلئے) جنت کا لباس کہاں سے آئے گا؟ آپ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے پھل انار کی طرح کے ہیں۔ اللہ کا دوست جب کوئی اور لباس، پہننا چاہے گا تو وہ (پھل) اس ٹہنی سے اس کے سامنے گر پڑے گا اور کھل کر رنگ برنگ کے ستر جوڑے پیش کر دے گا اس کے بعد ویسا ہی مل کر جز جائے گا جیسا کہ پہلے تھا۔ ۲۔

(حدیث) حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ "طوطی" کیا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا

۱۔ مسند احمد ۲/ ۴۸۳، صفحہ الجنتہ ابو نعیم (۵۹) مختصر او اسنادہ حسن، حادی الارواح ص ۲۶۳، صفحہ

الجنتہ ابن کثیر ص ۹۷، مجمع الزوائد (۱۰/ ۴۱۵)، اتحاف (۷/ ۷۵)

۲۔ ابن ابی الدنیا صفحہ الجنتہ (۱۶۶)، نہایہ ابن کثیر ۲/ ۴۴۷، حادی الارواح ص ۲۶۵،

شجرة في الجنة مسيرة مائة عام ، وثياب اهل الجنة تخرج من اكمامها۔ ۱۔
(ترجمہ) جنت میں ایک درخت ہے جس کی لمبائی سو سال ہے جنتیوں کا لباس اس کے خوشوں سے نکلے گا۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں (طوبی) جنت میں ایک درخت ہے جس کا پھل عورتوں کی چھاتیوں کی طرح ہے انہیں میں جنتیوں کا لباس ہوگا۔ ۲۔

جنتی پر لباس کا فخر

بعض علماء فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دوست (مؤمن) جنت میں ایک پوشاک دو مومنہ والی زیب تن کرے گا جو ایک دوسرے کو خوبصورت آواز میں جواب دیں گے جو مومنہ جنتی کے جسم سے لگتا ہو گا وہ کہے گا میں اللہ تعالیٰ کے دوست کے نزدیک زیادہ مرتبہ رکھتا ہوں کیونکہ میں اس کے جسم کو چھوتا ہوں تم نہیں چھوتے۔ اور وہ مومنہ جو جنتی کے سامنے ہو گا وہ کہے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کے دوست کے سامنے زیادہ مرتبہ رکھتا ہوں کیونکہ میں اس کا چہرہ دیکھتا ہوں تم اس کو نہیں دیکھ سکتے۔ ۳۔

۱۔ مسند احمد ۳/ ۷۱، مجمع الزوائد ۱۰/ ۶۷، ابو یعلیٰ، حادی الارواح ص ۲۶۶، صفۃ الجنۃ ابن

کثیر ص ۹۹، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۳۷)، تاریخ بغداد ۳/ ۹۱، درمثور ۴/ ۵۹ حوالہ ابن حبان وابن

ابی حاتم، تاریخ جرجان (۳۴۹)، تفسیر طبری (۱۳/ ۱۰۱)

۲۔ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۵۶)، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۴۱۰)

۳۔ برستان الواعظین وریاض السامعین ابن جوزی ص ۱۹۱،

لباس کے مستحق بنانے والے بعض اعمال

میت کو کفن کرنے والے کا لباس

(حدیث) حضرت ابو رافع فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا من کفن میتا کبساہ اللہ تعالیٰ من سندس واستبرق فی الجنة۔ ۱۔
(ترجمہ) جو شخص کسی میت کو کفن دے گا اللہ تعالیٰ اس کو بار یک اور موٹے ریشم کا جنت میں لباس پہنائیں گے۔

عمدہ لباسوں کو نہ پہننے والے کا لباس

(حدیث) حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا من ترک اللباس تواضعا للہ تعالیٰ و هو یقدر علیہ دعاه اللہ تعالیٰ یوم القیامۃ علی رؤوس الخلائق حتی یرحیہ من ای حلل الایمان شاء یلبسہا۔ ۲۔
(ترجمہ) جس نے عمدہ لباس کو بطور تواضع کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے چھوڑ دیا جبکہ وہ اس کے پہننے کی طاقت رکھتا تھا، اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلائیں گے اور ایمان لانے کے (مختلف لباسوں میں سے) جس لباس کو چاہے پہننے کا اختیار دیدیں گے۔

۱۔ حاکم وصحیح ()، بدور سافرہ (۱۹۶۱)، ابن ابی شیبہ (۳۸۶/۳)، ترمذی (۳۳۸/۳)،

درمنثور (۳/۲۲۲)، تذکرۃ الموضوعات للفتویٰ (۲۱۹)

۲۔ مسند احمد (۳/۴۳۹) زہد احمد (۳۸)، ترمذی (۲۳۸۱)، حلیہ ابو نعیم (۸/۳۸)، حاکم

۳/۱۸۳، شہیقی (۳/۳۷۲)، قال الترمذی حسن وقال الحاکم صحیح الاسناد ووافقه الذہبی وتابعہ زبان بن

فائدہ آخر جہ احمد (۳/۳۳۸)، والحاکم (۱/۶۱) بہ وتابعہ محمد بن عجلان آخر جہ ابو نعیم فی الحلیہ (۸/۳۷۲) و فی

السنادہ بقیۃ وقد عمتن۔

مصبوب زوہ سے تعزیت کرنے والے کا لباس

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
من عزی مصابا کساه الله تعالى حلتین من حلل الجنة لا تقوم لهما - ۱ -
(ترجمہ) جو مسلمان کسی مصیبت زوہ کو تعزیت کرے گا (اور اس کو تسلی دلائے گا) اللہ
تعالیٰ اس کو جنت کے لباسوں میں سے دو لباس پہنائیں گے جن کی کوئی قیمت نہیں
لگائی جاسکتی۔

حظیرۃ القدس کا سونے چاندی کا لباس

حضرات صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ جس نے قدرت کے باوجود سونے کو پہننا اور
استعمال کرنا چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ اس کو حظیرۃ القدس میں یہ سونا پہنائیں گے۔ اور جس نے
قدرت کے باوجود چاندی کو پہننا اور استعمال کرنا چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ اس کو یہ چاندی حظیرۃ
القدس میں پہنائیں گے، اور جس نے شراب کو اپنی قدرت کے باوجود چھوڑ دیا اللہ
تعالیٰ اس کو یہ شراب حظیرۃ القدس سے پلائیں گے۔
(فائدہ) حظیرۃ القدس عالم بالا میں ایک مقدس مقام ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے مقرب
فرشتے رہتے ہیں اور اولیاء کرام کے درجات میں سے ایک درجہ ہے جہاں سے اللہ
تعالیٰ کے فیض سے ان حضرات کو نوازا جاتا ہے۔

ریشم کے لباس سے محروم ہونے والے جنتی

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ وان دخل الجنة لم یلبسہ۔^۱
 (ترجمہ) جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا وہ اس کو آخرت میں نہیں پہن سکے گا اور اگر جنت
 میں داخل ہو گیا تب بھی نہیں پہن سکے گا۔

(فائدہ) جنت میں کسی قسم کی سزا نہیں ہوگی جس کی وجہ سے یہ محروم رکھا جائے گا
 بعض حضرات تو فرماتے ہیں کہ یہ دوزخ میں سزا پانے کے وقت ریشم سے محروم رہے گا
 بعض فرماتے ہیں کہ وہ جنت میں تو داخل ہو گا مگر ریشم پہننے کی اس کو خواہش ہی نہ ہوگی
 اس لئے نہ تو اس کو اس میں کوئی سزا محسوس ہوگی اور نہ محرومی اور یہی مطلب مذکورہ
 حدیث پاک کا ہے۔^۲

اگر کسی شخص نے دنیا میں ریشم پہنا پھر اس سے توبہ کر لی تو وہ جنت کے ریشم سے محروم
 نہ ہوگا۔

^۱ مسند ابو داؤد طیالسی بسند صحیح (۲۲۱۷)، نسائی، ابن حبان، حاکم، البیہقور السافرہ (۱۹۵۶)،

^۲ حادی الارواح ص ۲۶۰، البیہقور السافرہ ص ۵۳۶ تحت بذالحدیث، تذکرۃ القرطبی (۲/)

سونے کی کنگھیاں

اور

اگر کی لکڑیوں کی انگیٹھیاں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
امشاط اهل الجنة الذهب و مجامرهم الالوة - ۱
(ترجمہ) جنت والوں کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کی انگیٹھیاں اگر کی لکڑیوں کی
ہوں گی۔

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
اهل الجنة رشحهم المسك و امشاطهم الذهب و آنتهم الفضة و السحوج
یتأجج من غیر و قود - ۲
(ترجمہ) جنت والوں کا پسینہ مشک کا ہوگا، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، ان کے
برتن چاندی کے ہوں گے اور ان کی عود ہندی بغیر جلانے کے خوشبوئیں مہکائے گی۔

۱۔ صحیح ابن حبان (الاحسان ۱۰/۲۳۹) (۷۳۶۳)

۲۔ وصف الفردوس ص ۶۳ (۱۸۱)، مسند احمد (۲/۳۵۷) بغیر لفظ

سونے چاندی اور موتیوں کے زیور

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ان الله يدخل الذين آمنوا وعملوا الصالحات جنت تجري من تحتها
الانهار يحلون فيها من اساور من ذهب ولؤلؤ ولبا سهم فيها حريـر۔

(سورۃ الحج: آیت ۲۳)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے (بہشت کے)
ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی (اور) ان کو وہاں
سونے کے گنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور پوشاک ان کی وہاں ریشم ہوگی۔

اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتے ہیں

وحلوا اساور من فضة (سورۃ الدھر: ۲۱)

(ترجمہ) اور پہنائے جائیں گے ان کو کنگن چاندی کے۔

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ مفسرین حضرات نے ان آیات کی تفسیر یہ بیان کی ہے کہ ہر
جنتی کے ہاتھ میں تین کنگن ہوں گے ایک کنگن سونے کا ایک چاندی کا اور ایک لولو
موتی کا۔ یہ اس لئے کہ بادشاہ لوگ دنیا میں کنگن اور تاج پہنا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے
یہ جنت والوں کیلئے تیار فرمایا کیونکہ یہ لوگ جنت میں بادشاہ ہوں گے۔ ۱۔

مشرق سے مغرب تک کی مسافت جتنا چمک دمک

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے
وجنات عدن تلاوت کر کے ارشاد فرمایا

ان عليهم التيجان: ان ادنى لؤلؤة منها لتضى ما بين المشرق والمغرب۔ ۱۔
(ترجمہ) ان جنتیوں پر تاج ہوں گے ان (پر جڑے ہوئے موتیوں) میں سے ادنیٰ موتی
مشرق اور مغرب کی مسافت جتنا چمکتا ہوگا۔

جنتی کے زیور کا دنیا کے سب زیوروں سے کیا مقابلہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
لو ان ادنى اهل الجنة حلیة عدلت حلیته بحلیة اهل الدنيا جميعا لكان ما
یحلیہ اللہ بہ فی الآخرة افضل من حلیة اهل الدنيا جميعا۔ ۲۔
(ترجمہ) اگر ادنیٰ درجہ کے زیور والے جنتی کے زیور کو تمام دنیا والوں کے زیور سے
مقابلہ کیا جائے تو جو زیور اللہ تعالیٰ اس جنتی کو آخرت میں پہنائیں گے وہ تمام دنیا
والوں کے زیوروں سے افضل ہوگا۔

جنتیوں کیلئے زیور بنانے والا فرشتہ

حضرت کعب احبارؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ایک فرشتہ وہ ہے جو جنت والوں
کیلئے جب سے وہ پیدا ہوا ہے قیامت تک زیور تیار کرے گا، اگر جنت والوں کے زیوروں
میں سے کوئی زیور (دنیا میں) ظاہر کر دیا جائے تو وہ سورج کی روشنی کو ماند کر دے۔ ۳۔

۱۔ بدور سافرہ (۱۹۶۳) حوالہ ترمذی (۲۵۶۲) وحاکم وصحیح (۳۲۶/۲)، والیبہقی (البعث والنشور
۳۳۰)، صفۃ الجنۃ لکن ابی الدنیا (۲۱۷)، مسند احمد ۳/۵۷۵، البعث لکن ابی داؤد (۸۱) مسند ابو یعلیٰ
۲/۵۲۵، ابن حبان (۲۶۳۱)، شرح السنہ (۲۱۹/۱۵)، زہد ابن مبارک (۲۶۸)، اتحاف السادہ
(۵۳۷/۱۰)، درمنثور (۲۳۵/۵)

۲۔ معجم لوسط طبرانی، شہیقی بسند حسن (البدور السافرہ) (۱۹۶۵)، البعث والنشور عقیلی (۳۳۱)، مجمع
الزوائد (۴۰۱/۱۰)، درمنثور (۲۲۱/۴)

۳۔ صفۃ الجنۃ لکن ابی الدنیا (۲۱۸)، ابن ابی شیبہ (۱۱۶/۱۳)، کتاب العظمرۃ۔ (۳۳۷)، الدر المنثور
(۲۲۱/۴) ونسبہ الی لکن ابی حاتم، حادی الارواح ص ۲۶۲، البدور السافرہ (۱۹۶۶)، الجہانک فی اخبار

جنتی کا کنگن سورج سے زیادہ روشن

(حدیث) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لو ان رجلا من اهل الجنة اطلع فبدا سواره لطمس ضوء الشمس كما تطمس الشمس ضوء النجوم۔ ۱۔

(ترجمہ) اگر جنتیوں سے کوئی آدمی (دنیا میں) جھانک لے اور اس کا کنگن ظاہر ہو جائے تو وہ سورج کی روشنی کو بے نور کر دے جیسے سورج ستاروں کی روشنی کو بے نور کر دیتا ہے۔

عورتوں سے زیادہ مردوں کو زیور خوبصورت لگیں گے

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ جنت کے زیور عورتوں کی بہ نسبت مردوں کو زیادہ خوبصورت لگیں گے۔ ۲۔

خولدار موتی کا محل

(حدیث) حضرت عبداللہ بن قیس اشعریؒ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

الخيمة درة مجوفة طولها في السماء ستون ميلا في كل زاوية منها للمؤمن اهلا لا يراهم الآخرون۔ ۳۔

۱۔ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۲۰)، در معرور ۴ / ۲۲۱ بحوالہ ابن مردویہ۔ نہایہ ابن کثیر ۲ / ۴۴۲، حادی الارواح ص ۲۶۲، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۶۶)، سنن ترمذی (۲۵۳۸) فی صفۃ الجنۃ، مسند احمد (۱/ ۱۶۹)، اتحاف السادة (۱۰/ ۵۳۶)، ترغیب و ترہیب (۴/ ۵۵۸)

۲۔ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۱۹)، نہایہ ابن کثیر (۲/ ۴۴۲)، حادی الارواح ص ۲۶۲،

۳۔ البعث والنشور (۳۳۲)، بخاری (۴/ ۱۴۲ - ۱۴۳)، مسلم (۳/ ۲۱۸۲)، تذکرۃ القرطبی (۲/ ۴۶۷)، مسند احمد (۴/ ۴۰۰، ۴۱۱، ۴۱۹)

(ترجمہ) (جنتی کیلئے) ایک خیمہ خولدار موتی کا ہوگا جس کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی اس کے ہر کونے میں مؤمن کی کوئی نہ کوئی بیوی ہوگی جس کو دوسری بیویاں (اور خدمت گار لڑکے اور نوکرانیاں نہیں دیکھتی ہوں گی)۔

(فائدہ) یہ ایک ہی موتی سے تیار شدہ ایک خولدار محل ہوگا جس میں جنتی کیلئے عیش و نشاط کا سامان میسر ہوگا۔

جنت کا موتی دنیا میں دیکھا

(حکایت) بنی اسرائیل میں ایک عورت بادشاہ کی بیٹی تھی اور بڑی عبادت گزار تھی۔ ایک شہزادہ نے اس سے منگنی کی درخواست کی۔ اس نے اس سے نکاح کرنے سے انکار کر دیا اور اپنی لونڈی سے کہا کہ میرے لئے ایک عابد زاہد نیک آدمی تلاش کر جو فقیر ہو۔ وہ لونڈی گئی اور ایک فقیر عابد زاہد ملا اسے لے آئی۔ اس سے پوچھا کہ اگر تم مجھ سے نکاح کرنا چاہو تو میں تمہارے ساتھ قاضی کے یہاں چلوں تاکہ وہ ہمارا نکاح کر دے۔ اس فقیر نے منظور کر لیا۔ اور نکاح ہو گیا۔ پھر اس سے کہا مجھے اپنے گھر لے چل۔ اس نے کہا واللہ اس کمر کے سوا کوئی چیز میری ملکیت میں نہیں اسی کو رات کے وقت لوڑھتا ہوں اور دن میں پہنتا ہوں۔ اس نے کہا میں اس حالت پر تیرے ساتھ راضی ہوں۔ چنانچہ وہ فقیر اس کو اپنے گھر لے گیا۔ وہ دن بھر محنت کرتا تھا اور رات کو اتنا پیدا کر لاتا تھا جس سے افطار ہو جائے۔ وہ دن کو نہیں کھاتی تھیں بلکہ روزہ رکھتی تھیں جب ان کے پاس کوئی چیز لاتا تو افطار کرتی تھیں اور ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتی تھیں۔ اور کہتی تھیں اب میں عبادت کے واسطے فارغ ہوئی۔ ایک دن فقیر کو کوئی چیز نہ ملی جو ان کے واسطے لے جاتے۔ یہ امر اس پر شاق گزرا اور بہت گھبرا یا اور جی میں کہنے لگا کہ میری بیوی روزہ دار گھر میں بیٹھی انتظار کر رہی ہے کہ میں کچھ لے جاؤنگا جس سے وہ افطار کرے گی۔ یہ سوچ کر وضو کیا اور نماز پڑھ کر دعا مانگی اے اللہ آپ جانتے ہیں کہ میں دنیا کے واسطے کچھ طلب نہیں کرتا صرف اپنی نیک بیوی کی رضا مندی کے واسطے مانگتا ہوں اے اللہ تو مجھے اپنے پاس سے رزق عطاء فرما تو ہی سب سے اچھا ذائقہ ہے۔ اسی وقت آسمان سے ایک موتی گر پڑا۔ اسے لے کر اپنی بیوی کے پاس گئے جب انہوں

نے اسے دیکھا تو ڈر گئیں اور کہا یہ موتی تم کہاں سے لائے ہو اس جیسا تو میں نے کبھی اپنے گھرانے میں بھی نہیں دیکھا۔ کہا آج میں نے رزق کے لئے محنت کی بہت کوشش کی لیکن کہیں سے نہ ملا تو میں نے کہا میری بیوی گھر میں بیٹھی انتظار کر رہی ہے۔ کہ میں کچھ لے جاؤں جس سے وہ افطار کرے اور وہ شہزادی ہے میں اس کے پاس خالی ہاتھ نہیں جاسکتا میں نے اللہ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ موتی عطا فرمایا اور آسمان سے نازل کیا۔ کہا اس جگہ جاؤ جہاں تم نے اللہ سے دعا کی تھی اور اس سے گریہ و زاری سے دعا کرو اور کہو کہ اے اللہ اے میرے مالک اے میرے مولا اگر یہ شے تو نے دنیا میں ہماری روزی بنا کر اتاری ہے تو اس میں ہمیں برکت دے اور اگر ہماری آخرت کے ذخیرہ سے عطاء فرمائی ہے تو اسے اٹھالے۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو موتی اٹھا لیا گیا فقیر نے واپس آکر اسے اٹھا لئے جانے کا قصہ بیان کیا تو کہا شکر ہے اس اللہ کا جس نے ہمیں وہ ذخیرہ دکھادیا جو ہمارے واسطے آخرت میں جمع کیا گیا ہے۔ پھر کہا میں اس دنیا کے فانی کی کسی شے پر قادر نہ ہونے سے پرواہ نہیں کرتی اور اللہ کا شکر ادا کرنے لگی۔ اے

جنت کی انگوٹھیاں

(حدیث) جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اهل الجنة يعطيهم الله خواتم من ذهب يلبسونها وهي خواتم الخلد، ثم يعطيهم خواتم من در وياقوت و لؤلؤ وذلك اذا رأوا ربهم في داره السلام۔ ۲۷

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ جنت والوں کو سونے کی انگوٹھیاں عطاء فرمائیں گے جن کو جنتی پہنیں گے یہ جنت الخلد کی انگوٹھیاں ہوں گی، پھر اللہ تعالیٰ ان کو موتی، یاقوت اور لؤلؤ کی انگوٹھیاں عطاء کریں گے جب وہ اپنے پروردگار کی اس کی جنت دارالسلام میں زیارت کریں گے۔

۱۔ روض الریاحین

۲۔ بہستان الواعظین و ریاض السامعین لابن الجوزی ص ۲۰۲،

اکثر نگینے عقیق کے ہوں گے

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
اکثر خرز اهل الجنة العقیق۔^۱

(ترجمہ) بہشت کے اکثر نگینے عقیق کے ہوں گے

^۱ حلیہ ابو نعیم (۸/۲۸۱)، البحر و حین لابن حبان (۱/۳۴۴)، البدور السافرة (۱۹۷۰)، میزان الاعتدال (۳۳۷۳)، لسان المیزان (۳/۲۳۷)، تنزیہ الشریعہ (۲/۲۷۶)، لآلی مصنوعہ (۲/۱۳۷)، کنز العمال (۳۹۲۸۴)، تذکرۃ الموضوعات قیصرانی (۶۱۲)، تذکرۃ الموضوعات ابن الجوزی (۳/۵۸)

جنت کے زیوروں میں اضافہ کرنے والے نیک اعمال

کلائیوں میں کنگن کہاں تک پہنچیں گے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 تبلغ الحلیۃ من المؤمن حیث یبلغ الوضوء۔ ۱-
 (ترجمہ) مؤمن کی (کلائیوں میں) زیور (کنگن) وہاں تک پہنچیں گے جہاں تک وضو کا
 پانی (وضو کرتے وقت) پہنچے گا۔

(حدیث) حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنے گھر
 والوں کو زیور اور ریشم پہننے سے منع کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے۔

ان کنتم تحبون حلۃ الجنة وحریرھا فلا تلبسو ھما فی الدنیا۔ ۲-
 (ترجمہ) اگر تم جنت کے زیور اور اس کے ریشم کو چاہتے ہو تو ان کو دنیا میں استعمال نہ
 کرو۔

(فائدہ) ریشم اور سونا چاندی اگرچہ خواتین کیلئے پہننا جائز ہے مگر جنت میں ان کی کمی کا
 باعث ہے اس لئے خواتین کو ان کا چھوڑ دینا مستحب ہے اور جنت میں بہت زیادہ ریشم اور
 سونے چاندی کے عطایا کا ذریعہ ہے۔

۱- نسائی (فی الطہارۃ / ب ۱۰۹) کنز العمال (۳۹۳ ۷۹)

۲- نسائی (فی الزینۃ) (ب ۳۸)، مسند احمد (۴/ ۱۴۵)، مستدرک (۴/ ۱۹۱)، ترمذی، تہذیب

(۱/ ۵۵۸، ۳/ ۱۰۰)، مشکوٰۃ (۴۴۰۴)، کنز العمال (۴/ ۱۲۰۹)، صحیح ابن حبان (۱۴۶۳)، درمنثور

(۳/ ۲۲۱)

جنت میں نیند نہیں ہوگی

(حدیث) حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کیا جنتی لوگ سوئیں گے بھی؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا

النوم اخو الموت و اهل الجنة لا ينامون۔ ۱۔
(ترجمہ) نیند موت کی بھائی ہے اس لئے جنت والے نہیں سوئیں گے۔
اگر کسی کا دل جنت میں نیند کرنے کو چاہے تو

(حدیث) حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! نیند ایک ایسی نعمت ہے جس سے دنیا میں ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں تو کیا جنت میں نیند بھی ہوگی؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لا ، لان النوم شريك الموت وليس في الجنة موت لا يمسن فيها نصب ولا يمسن فيها لغوب۔ ۲۔

(ترجمہ) نہیں (نیند نہیں آئے گی) کیونکہ نیند موت کی شریک ہے اور جنت میں موت نہیں ہوگی (بلکہ) ہمیں جنت میں نہ تو کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ اس میں ہمیں کوئی خستگی پہنچے گی۔

۱۔ زبد امام احمد ص ۱۵ اوفیہ۔ والطرانی فی الاوسط کمافی مجمع الزوائد (۱۰/۳۱۵)، حلیۃ الاولیاء (۷/۹۰)، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۹۰)، موضح اوہام الجمع والنفیر لقی ۱/۳۶۷، تفسیر ابن کثیر ۷/۲۴۸، نہایۃ ابن کثیر ۲/۲۸۰، ملل متناہیہ (۱۵۵۳) (۲/۳۳۹)، زبد امام احمد ص ۹، حادی الارواح ص ۷۹، البدور السافرة (۲۱۹۵) کشف الخفاء ۲/۵۶ و قال رواہ البرز اور الطبرانی والبیہقی باسناد صحیح شہتی (۳۸۳) کلیم بہذا للفظ وبعیر سوال دیلمی مظلولا (۶۹۰۷) فی الفردوس، والبرز (۳۵۱۷) مختصرا، کنز العمال (۳۹۳۲۱) بغیر لفظ و فی الجمع (۱۰/۳۱۵) و رجال البرز رجال الصحیح صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳۱۵)، معجم الشیوخ ابن جمیع صید اوی (۱۵)، تذکرۃ (۲/۳۸۳) بحوالہ دارقطنی،

۲۔ البدور السافرة (۲۱۹۶) بحوالہ ابن ابی حاتم والبیہقی (۳۸۹) فی البعث والنشور۔ وصف الفردوس (۲۵۱) مظلولا، درمنثور (۵/۲۵۳) بحوالہ ابن ابی حاتم وابن مردویہ۔

جنت کی نعمت طلب کرنے کا لفظ، فرشتوں کا استقبالی جملہ اور اہل جنت کا کلمہ تشکر

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات يهديهم ربهم بايمانهم تجري من تحتهم
الانهار في جنات النعيم . دعواهم فيها سبحانك اللهم و تحيتهم فيها سلام
و آخر دعواهم ان الحمد لله رب العالمين (سورة يونس / ۹-۱۰)

(ترجمہ) یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ان کا رب ان کو بوجہ ان
کے مؤمن ہونے کے ان کے مقصد (یعنی جنت) تک پہنچائے گا، ان کے (مسکن کے)
نیچے نہریں جاری ہوں گی نعمتوں کے باغات میں، (اور) ان کے مومنہ سے یہ بات
نکلے گی کہ سبحان اللہ اور ان کا سلام جنت میں السلام علیکم ہو گا اور ان کی آخری بات الحمد
للہ رب العالمین ہو گی۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع صاحب اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں
کہ اس آیت میں جنت میں پہنچنے کے بعد اہل جنت کے چند مخصوص حالات بتلائے
ہیں، اول یہ کہ دعواہم فيها سبحانك اللهم، اس میں لفظ دعویٰ اپنے مشہور معنی
میں نہیں جو کوئی مدعی اپنے حریف کے مقابلہ میں کیا کرتا ہے، بلکہ اس جگہ لفظ دعویٰ
دعاء کے معنی میں ہے۔ معنی یہ ہیں کہ اہل جنت کی دعاء جنت میں پہنچنے کے بعد یہ ہو
گی کہ وہ سبحانك اللهم کہتے رہیں گے یعنی اللہ جل شانہ کی تسبیح کیا کریں گے،

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ دعاء تو عرف عام میں کسی چیز کی درخواست
اور کسی مقصد کے مطلب کرنے کو کہا جاتا ہے، سبحانك اللهم میں نہ کوئی درخواست
ہے نہ طلب، اس کو دعاء کس حیثیت سے کہا گیا؟

جواب یہ ہے کہ اس کلمہ سے بتلانا یہ مقصود ہے کہ اہل جنت کو جنت میں ہر
راحت ہر مطلب من مانے انداز سے خود بخود حاصل ہو گی، کسی چیز کو مانگنے اور
درخواست کرنے کی ضرورت ہی نہ ہو گی، اس لئے درخواست و طلب اور معروف دعاء

کے قائم مقام ان کی زبانوں پر صرف اللہ کی تسبیح ہوگی اور وہ بھی دنیا کی طرح کوئی فریضہ عبادت ادا کرنے کے لئے نہیں بلکہ وہ اس کلمہ تسبیح سے لذت محسوس کریں گے اور اپنی خوشی سے سبحانک اللہم کہا کریں گے، اس کے علاوہ ایک حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، "جو بندہ میری حمد و ثنائیں ہر وقت لگا رہے یہاں تک کہ اس کو اپنے مطلب کی دعاء مانگنے کی بھی فرصت نہ رہے تو میں اس کو تمام مانگنے والوں سے بہتر چیز دوں گا یعنی بے مانگے اس کے سب کام پورے کر دوں گا۔" اس حیثیت سے بھی لفظ سبحانک اللہم کو دعاء کہہ سکتے ہیں،

اس معنی کے اعتبار سے صحیح بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم ﷺ کو جب کوئی تکلیف بے چینی پیش آتی تو آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے :

لا اله الا الله العظيم الحليم ، لا اله الا الله رب العرش العظيم ، لا اله الا الله رب السموات وارب الارض ورب العرش الكريم ۔

اور امام طبرہ نے فرمایا کہ سلف صالحین اس کو دعاء کرب کہا کرتے تھے، اور مصیبت و پریشانی کے وقت یہ کلمات پڑھ کر دعا مانگا کرتے تھے، (تفسیر قرطبی)

اور امام ابن جریر، ابن منذر وغیرہ نے ایک یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ اہل جنت کو جب کسی چیز کی ضرورت اور خواہش ہوگی تو وہ سبحانک اللہم کہیں گے، یہ سنتے ہی فرشتے ان کے مطلب کی چیز حاضر کر دیں گے، گویا کلمہ سبحانک اللہم اہل جنت کی ایک خاص اصطلاح ہوگی جس کے ذریعہ وہ اپنی خواہش کا اظہار کریں گے اور ملائکہ ہر مرتبہ اس کو پورا کر دیں گے روح المعانی و قرطبی، اس لحاظ سے بھی کلمہ سبحانک اللہم کو دعاء کہا جاسکتا ہے۔

اہل جنت کا دوسرا حال یہ بتلایا کہ تحیتہم فیہا سلام، تحیہ عرف میں اس کلمہ کو کہا جاتا ہے جس کے ذریعہ کسی آنے والے یا ملنے والے شخص کا استقبال کیا جاتا ہے جیسے سلام یا خوش آمدید یا ہلا وسلاو وغیرہ، اس آیت نے بتلایا کہ اللہ جل شانہ کی طرف سے یا فرشتوں کی طرف سے اہل جنت کا تحیہ لفظ سلام سے ہوگا، یعنی یہ خوش خبری کہ تم ہر تکلیف اور ناگوار چیز سے سلامت رہو گے، یہ سلام خود حق تعالیٰ کی طرف سے بھی ہو سکتا ہے جیسے سورۃ یس میں ہے سلام قولاً من رب رحیم، اور فرشتوں کی طرف

سے بھی ہو سکتا ہے جیسے دوسری جگہ ارشاد ہے وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ، سلم علیکم یعنی فرشتے اہل جنت کے پاس ہر دروازہ سے سلام علیکم کہتے ہوئے داخل ہوں گے اور ان دونوں باتوں میں کوئی تضاد نہیں کہ کسی وقت براہ راست اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچے اور کسی وقت فرشتوں کی طرف سے، اور سلام کا لفظ اگرچہ دنیا میں دعاء ہے لیکن جنت میں پہنچ کر تو ہر مطلب حاصل ہو گا اس لئے وہاں یہ لفظ دعا کے بجائے خوش خبری کا کلمہ ہو گا (روح المعانی)

تیسرا حال اہل جنت کا یہ بتلایا کہ آخر دعواہم ان الحمد للہ رب العلمین، یعنی اہل جنت کی آخری دعاء الحمد للہ رب العلمین ہو گی،

اہل جنت کی معرفت خداوندی میں درجات کا اندازہ

مطلب یہ ہے کہ اہل جنت کو جنت میں پہنچنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی نصیب ہو گی جیسا کہ حضرت شہاب الدین سروردیؒ نے اپنے ایک رسالہ میں فرمایا کہ جنت میں پہنچ کر عام اہل جنت کو علم و معرفت کا وہ مقام حاصل ہو جائے گا جو دنیا میں علماء کا ہے، اور علماء کو وہ مقام حاصل ہو جائے گا جو یہاں انبیاء کا ہے، اور انبیاء کو وہ مقام حاصل ہو جائے گا جو دنیا میں سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کو حاصل ہے، اور آنحضرت ﷺ کو وہاں قرب خداوندی کا انتہائی مقام حاصل ہو گا، اور ممکن ہے کہ اسی مقام کا نام مقام محمود ہو جس کے لئے اذان کی دعاء میں آپ نے دعا کرنے کی تلقین فرمائی ہے،

خلاصہ یہ ہے کہ اہل جنت کی ابتدا کی دعاء سبحنک اللہم اور آخری دعاء الحمد للہ رب العلمین ہو گی، اس میں اللہ جل شانہ کی صفات کی دو قسموں کی طرف اشارہ ہے، ایک صفات جلال، جن میں اللہ جل شانہ کے ہر عیب اور ہر برائی سے پاک ہونے کا ذکر ہے دوسری صفات اکرام، جن میں اس کی بزرگی و برتری اور اعلیٰ کمال کا ذکر ہے، قرآن کریم کی آیت تبارک اسم ربك ذی الجلال والاكرام میں ان دونوں قسموں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ سبحانیت اللہ تعالیٰ کی صفات جلال میں سے ہے اور مستحق حمد و ثنا ہونا صفات اکرام میں سے ہے اور ترتیب طبعی کے مطابق صفات جلال صفات اکرام سے مقدم ہیں، اس لئے اہل جنت شروع میں صفات

جلال کو بلفظ سبحانک اللہم بیان کریں گے اور آخر میں صفات اکرام کو بلفظ الحمد للہ رب العلمین ذکر کریں گے۔ یہی ان کارات دن کا مشغلہ ہوگا، اور ان تینوں احوال کی ترتیب طبعی یہ ہے کہ اہل جنت جب سبحانک اللہم کہیں گے تو اس کے جواب میں ان کو حق تعالیٰ کی طرف سے سلام پہنچے گا، اس کے نتیجہ میں وہ الحمد للہ رب العلمین کہیں گے، (روح المعانی) ۱۷

سائنس علوم

اشتہار

سائز 16 × 36 × 23 صفحات 408 مجلد، ہدیہ

امام رازی کی کتاب حدائق الانوار فی حقائق الاسرار (المعروف بہ ستینی) کا ترجمہ، تفسیر، حدیث، فقہ، مناظرہ، قراءات، شعر، منطق، طب، تعبیر، خواب، تشریح الاعضاء، فراست، طبیعات، مغازی، ہندسہ، الہیات، تعویذات، فلکی نظام، آلات حرب، اسرار شریعت، ادویہ، دعائیں، اسماء الرجال، صرف، نحو، وراثت، عقائد، تواریخ، سمیت سائنس علوم کا دلچسپ اور عجیب و غریب خزانہ۔

۱۷ معارف القرآن مفتی محمد شفیع صاحب ۴/ ۵۱۱ تا ۵۱۳

جنت میں سب کچھ ملے گا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل عليهم الملائكة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التي كنتم توعدون . نحن اولياؤكم في الحياة الدنيا وفي الآخرة ولكم فيها ما تشتهي أنفسكم ولكم فيها ما تدعون . نزلا من غفور رحيم (سورة حم سجدہ: ۳۰ تا ۳۲)

(ترجمہ) جن لوگوں نے (دل سے) اقرار کر لیا کہ ہمارا رب (حقیقی صرف) اللہ ہے (مطلب یہ کہ شرک چھوڑ کر توحید اختیار کر لی) پھر (اس پر) مستقیم رہے (یعنی اس کو چھوڑا نہیں) ان پر (اللہ کی طرف سے رحمت و بشارت کے) فرشتے اتریں گے (اول موت کے وقت، پھر قبر میں، پھر قیامت میں۔ یہ کہیں گے کہ تم (احوال آخرت سے) کوئی اندیشہ نہ کرو اور نہ (دنیا چھوڑنے پر) رنج کرو اور (بلکہ) تم جنت کے ملنے پر خوش رہو جس کا تم سے وعدہ کیا جایا کرتا تھا، ہم تمہارے رفیق تھے دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی رفیق رہیں گے۔ اور تمہارے لئے اس (جنت) میں جس چیز کو تمہارا جی چاہے گا موجود ہے اور نیز تمہارے لئے اس میں جو مانگو گے موجود ہے (یعنی جو کچھ زبان سے مانگو گے وہ تو ملے گا ہی بلکہ مانگنے کی بھی ضرورت نہ ہوگی جس چیز کو تمہارا دل چاہے گا موجود ہوگی یہ بطور مہمانی کے ہوگا۔ غفور رحیم کی طرف سے، (یعنی یہ نعمتیں اکرام و اعزاز کے ساتھ اس طرح ملیں گے جس طرح مہمانوں کو ملتی ہیں)۔

طلبِ نعمت کا کلمہ

فرمانِ باری تعالیٰ ہے دعواہم فیہا سبحانک اللہم وتحیتہم فیہا سلام و آخر دعواہم ان الحمد للہ رب العالمین (سورة یونس علیہ السلام / ۱۰)،

جنتیوں کی خواہش (کی طلب کی جملہ) جنت میں "سبحانک اللہم" ہوگا اور اس میں کہیں

اللہ رسول

گے "الحمد لله رب العالمين" سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جو پروردگار ہے سارے جہانوں کا۔

حضرت سفیان بن عیینہؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب ان کو کسی چیز کی طلب ہوگی تو وہ کہیں گے سبحانک اللہم (اے اللہ آپ پاک ہیں) تو ان کے پاس ان کی طلب کے موافق جنت کی نعمت پہنچ جائے گی۔

خواہش کرنے سے درخت اور نہریں بھی اپنی جگہ سے پھر جائیں گی

حضرت عطاء بن میسرہؒ فرماتے ہیں کہ جنتی حضرات میں سے جو جنتی اپنے محل سے نکلے گا اور کسی درخت یا نہر کو دیکھ کر یہ چاہے گا کہ اس کو اس جگہ نہیں ہونا چاہئے ابھی اس نے یہ بات زبان سے نہیں نکالی ہوگی بلکہ دل ہی میں ہوگی مگر اللہ تعالیٰ اس (درخت یا نہر وغیرہ) کو وہیں منتقل کر دیں گے جہاں وہ پسند کرتا ہوگا۔ ۱۷

ہر جنتی کی ہر طلب پوری ہوگی

(حدیث) حضرت بریدہ اسلمیؒ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں گھوڑے کو پسند کرتا ہوں کیا جنت میں گھوڑا ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔

يدخلك الله الجنة فلا تشاء ان تركب فرسا من ياقوتة حمراء تطير بك في اى الجنة شئت الاركبت جب تمہیں اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کر دیں گے تو اگر تو یاقوت احمر کے گھوڑے پر سوار ہونا چاہے گا تو تو (اس پر) سوار ہو سکے گا جنت میں جہاں جہاں چاہے گا وہ تمہیں لے کر اڑتا پھرے گا۔۔۔۔ پھر آپ کے پاس ایک اور صحابی حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا جنت میں اونٹ ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

يا عبد الله ان يدخلك الله الجنة كان لك فيها ما اشتئت نفسك ولذت عينك اے بندہ خدا! اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنت میں داخل فرمایا تو آپ کیلئے وہ سب کچھ ہوگا جس کو تیرا جی چاہے گا اور تیری آنکھیں لذت اٹھائیں گی۔ ۱۸

۱۷ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۷۹/۲) ۱۲۷

۱۸ الفتح الربانی (۲۴/۲۰۳)، جواہرات فی ریاض الجنات ص ۲۵ بلغظ ان اللہ ادخلک الجنة،

جنتی کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے پسندیدہ تحفہ

حضرت عبدالرحمن بن سابطؓ فرماتے ہیں جنتی مرد کے پاس ایک فرشتہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے کوئی ہدیہ لیکر کے حاضر ہو گا اور اس کے ہاتھ کی انگلیوں میں ایک سو ستر پوشاکیں ہوں گی یہ جنتی (اس ہدیہ کو وصول کرتے ہوئے) کہے گا تم میرے پروردگار کی طرف سے میرے لئے سب سے زیادہ پسندیدہ تحفہ لیکر کے آئے ہو۔ وہ فرشتہ عرض کرے گا کیا آپ کو یہ پسند آ رہا ہے؟ جنتی کہے گا جی ہاں تو فرشتہ اپنے قریبی درخت سے کہے گا اے درخت! اس جنتی کا جو دل کرے اس کی مراد کو پورا کر دے۔ اے

جنت کی نعمتیں دنیا کے مشابہ ہوں گی؟

کوئی نعمت دنیا کی نعمت کے مشابہ نہ ہوگی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں کوئی چیز دنیا کی چیزوں کے مشابہ نہیں ہوگی صرف ناموں میں مشابہت ہوگی۔ ۱۔

جنت کی کوئی چیز ایک دوسری کے مشابہ نہ ہوگی

آیت (واتوا بہ متشابہا) کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ جنت میں کوئی چیز کسی دوسری چیز کے مشابہ نہیں ہوگی۔ ۲۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ جنت کی چیزیں دیکھنے میں ایک دوسری سے ملتی جلتی ہوں گی مگر ذائقہ میں مختلف ہوں گی۔ ۳۔

دیکھنے میں پہلے جیسی، لذت میں نئی

حضرت ضحاک بن مزاحمؒ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کا دوست اپنے محل میں (نعمتوں میں) مصروف ہوگا کہ اس کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے قاصد حاضر ہوگا اور اجازت مانگ کر دینے والے خادم سے کہے گا کہ اللہ عزوجل کے قاصد کیلئے اللہ تعالیٰ کے دوست سے اجازت لیکر آؤ تو وہ (جا کر) عرض کرے گا کہ اے دوست خدا! یہ اللہ تعالیٰ کے قاصد آئے ہیں (چنانچہ وہ اجازت کے ساتھ) جنتی کے سامنے ایک تحفہ پیش کرے گا اور عرض کرے گا اے ولی اللہ! آپ کا پروردگار آپ کو سلام کہتا ہے اور حکم فرماتا ہے کہ آپ اسے تناول فرمائیں یہ ہدیہ اس طعام کے مشابہ ہوگا جس کو جنتی نے

۱۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۱۲۳)، تفسیر ابن جریر طبری ۱/۱/۱۷۴، تفسیر ابن کثیر ۱/۱۹۱ حوالہ تفسیر ابن ابی حاتم،

۲۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۱۲۵)،

۳۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۱۲۶)، تفسیر طبری ۱/۱/۱۷۳،

ابھی ابھی تناول کیا ہوگا اس لئے وہ کہے گا میں نے سے ابھی تناول کیا ہے تو وہ کہے گا آپکا رب آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اس سے تناول کیجئے تو وہ جب اس کو تناول کرے گا تو اس میں جنت کے ہر پھل کی لذت سے لطف اندوز ہوگا اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (واتوا بہ متشابہا) یعنی ان کو ملتی جلتی نعمت دی جائے گی۔ ۱۔

فرشتے سلام کریں گے

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

يقول الله عز وجل لمن يشاء من ملائكتہ انتوہم فحيوہم فتقول الملائكة نحن سكان سماءك وجيرتك من خلقك افتامرنا ان ناتي هؤلاء فنسلم عليهم؟ قال انهم كانوا عبادا يعبدوني ولا يشركون بي شياً : قال فتأتيہم عند ذلك فيدخلون عليهم من كل باب سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار (سورة الرعد: ۲۴) ۲۔

(ترجمہ) اللہ عزوجل اپنے فرشتوں میں سے جس کیلئے پسند کریں گے ان سے فرمائیں گے کہ آپ جنتیوں کے پاس جائیں اور ان کو سلام کریں۔ تو وہ فرشتے عرض کریں گے ہم آپ کے آسمان پر رہنے والے اور آپ کی مخلوق میں سے آپ کے پڑوسی ہیں آپ پھر بھی ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم ان کے پاس جا کر ان کو سلام پیش کریں؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ یہ میرے وہ بندے ہیں جنہوں نے میری بندگی کی اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا تھا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر اس وقت یہ فرشتے ان کے پاس آئیں گے اور ان کے سامنے ہر دروازے سے داخل ہو کر کہیں گے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبى الدار (تم پر سلام ہو اس کے بدولت کہ آپ نے اللہ کی اطاعت میں صبر کیا) اپنی خواہش نفس کی آسانیاں اور دنیاوی خواہشات کو کنٹرول میں رکھا، پس اس جہان میں تمہارا انجام بہت نیک ہے۔

۱۔ صفحہ الجنتہ لمن اتى الدنيا (۲۰۰)۔

۲۔ صفحہ الجنتہ ابو نعیم (۹۲)، حاکم ۲/ ۷۰۔

فرشتے اجازت لیکر آسکیں گے

حضرت مجاہدؒ آیت قرآنی (واذا رایت ثم رایت نعیمًا و ملکًا کبیرًا) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ سلطنت عظیم ہوگی حتیٰ کہ ان کے پاس فرشتے بھی داخل نہیں ہو سکیں گے مگر اجازت لیکر۔ ۱۔

(فائدہ) آیت مذکورہ کی یہی تفسیر حضرت کعب احبارؒ سے بھی منقول ہے۔ ۲۔

اشہار اسلاف کے آخری لمحات

سائز 23x36x16 صفحات 510 مجلد، ہدیہ
حضرات انبیاء علیہم السلام، صحابہؓ، تابعینؓ، فقہاء و مجتہدینؓ، محدثینؓ، مفسرینؓ،
علماء امتؓ اور اولیاء اللہؓ کی وفات کے وقت کے قابل رشک حالات، واقعات
اور کیفیات پر حیران کن تفصیلات۔

۱۔ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۹۸)، البدور السافرہ (۲۱۳۷)، البعث والنشور (۳۳۶)، درمنثور

۲/۳۰۱، تفسیر ابن جریر ۲۹/۱۳۶،

۳۔ تفسیر ابن جریر (۲۹/۱۱۹)، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۰۲)،

خوش الحالی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کا سماع

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

فاما الذين آمنوا و عملوا الصالحات فهم فى روضة يحبرون

(سورة الروم / ۱۵)

(ترجمہ) پس جو لوگ ایمان لائے انہوں نے اچھے اعمال کئے تو وہ جنت میں مسرور ہوں گے۔

حضرت یحییٰ بن ابی کثیرؒ فی روضة يحبرون کی تفسیر "جنت میں سماع" سے کرتے ہیں۔^۱

حسین و دلکش آواز میں حضرت داؤد علیہ السلام کی حمد سرائی سنیں گے

آیت قرآنی (لہ عندنا لزلفی و حسن مآب)

(حضرت داؤد کیلئے ہمارے پاس قرب کا مرتبہ ہے اور لوٹ جانے کی بہترین جگہ ہے) اس آیت کی تفسیر میں حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں قیامت کے دن حضرت داؤد علیہ السلام کو عرش کے پائے کے پاس کھڑا کیا جائے گا اور ان کو حکم دیا جائے گا کہ اے داؤد! اس حسین اور نرم و نازک آواز میں میری بزرگی بیان کرو جس طرح سے دنیا میں بیان کیا کرتے تھے۔ وہ عرض کریں گے اے رب! کیسے حمد کروں آپ نے تو میری خوش الحالی واپس لے لی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں اس کو آج پھر واپس کرتا ہوں چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام ایسی ایسی آواز کے ساتھ حمد ادا کریں گے کہ جنت

۱۔ البعث والنشور (۳۱۹)، درمنثور ۵ / ۱۵۳ بحوالہ سعید بن منصور وابن ابی شیبہ (۱۳ / ۱۲۲) وہنادو

عبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والخطیب فی تاریخہ۔ حلیۃ الاولیاء ۳ / ۶۹، زیادات زہد

ابن المبارک (۶۸)، تفسیر طبری (۲۱ / ۲۸)، البدور السافرة (۲۰۸۸)، صفۃ الجنة ابن ابی

الدنیا (۲۵۷)، حاوی الارواح ص ۳۲۲

کی نعمتوں کو بھی بھلا دیں گے۔ ۱۔

(نوٹ) حضرت داؤد علیہ السلام جنت میں بھی خوبصورت آواز میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل بجا لائیں گے تفصیل کیلئے اللہ تعالیٰ کی زیارت کا باب ملاحظہ کریں۔

لڑکیوں کی آواز میں ترانہ حمد

حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا تم ہم سے سوال کرو کیونکہ تم ہم سے کسی ایسی چیز کا سوال نہیں کرو گے مگر ہم نے اس کے بارہ میں پوچھ رکھا ہے تو ایک شخص نے عرض کیا کیا جنت میں نغمہ سرائی ہوگی؟ آپ نے فرمایا کستوری کے کوزے ہوں گے جن کے پاس لڑکیاں ہوں گی جو اللہ تعالیٰ عزوجل کی ایسی آواز میں بزرگی بیان کریں گی کہ ان کی مثل کانوں نے کبھی نہیں سنی ہوگی۔ ۲۔

درخت کی ترنم کے ساتھ تسبیح و تقدیس

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا جنت میں گیت ہوگا؟ کیونکہ میں گیت کو پسند کرتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّ اللّٰهَ لِيُوحِيَ اِلَيَّ شَجَرَةَ الْجَنَّةِ اِنْ اَسْمَعِيَ عِبَادِي الَّذِينَ شَغَلُوا اَنْفُسَهُمْ عَنِ الْمَعَارِضِ وَالْمَزَامِيرِ بِذِكْرِي فَتَسْمَعُهُمْ بِاصْوَاتٍ مَّا سَمِعَ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا قَطُّ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّقْدِيسِ۔ ۳۔

(ترجمہ) مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ جنت کے درخت کی طرف پیغام بھیجیں گے کہ میرے ان بندوں کو جنہوں نے اپنے آپ کو باجوں اور گانوں کی بجائے (دنیا میں) میرے ذکر کے ساتھ مصروف رکھا تو ان کو ایسی آوازوں میں ان کو ایسی ترنم میں تسبیح و تقدیس سنا کہ ایسی مخلوقات نے کبھی نہ سنی ہوں۔

۱۔ زہد امام احمد و حکیم ترمذی وابن المنذر وابن ابی حاتم (الدر المنثور ۵/ ۳۰۵) البدور السافرة (۲۰۹۳)، ابن

ابی الدنيا (۳۳۵)، حاوی الارواح ص ۳۲۷،

۲۔ البعث والانشور (۴۲۲)، البدور السافرة (۲۰۹۱)،

۳۔ ترغیب و ترہیب اصہبانی، (البدور السافرة ۲۰۹۷)، درمنثور ۵/ ۱۵۳ بحوالہ نوادر الاصول حکیم ترمذی۔

درخت سے خوبصورت آواز کیسے پیدا ہوگی

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
ان فی الجنة شجرة جذوعها من ذهب و فروعها من زبرجد ولؤلؤ فتھب
لھاریح فتصفق فما سمع السامعون بصوت قط الذمھ۔ ۱۷
(ترجمہ) جنت میں ایک درخت جس کے تنے سونے کے ہوں گے اور شاخیں زبرجد
اور لؤلؤ کی ہوں گی اس پر ہوا چلے گی تو وہ (شاخیں) حرکت میں آئیں گی (اس کو)
سننے والے اس سے زیادہ لذیذ کوئی آواز نہیں سنیں گے۔

روز قیامت فرشتوں سے ترانے سننے والے جنتی

حضرت محمد بن منکدرؒ فرماتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی ندا کرے گا وہ
حضرات کہاں ہیں جو اپنے آپ کو کھیل اور شیطان کے باجوں سے بچاتے تھے ان کو
کستوری کے باغات میں بٹھلاؤ۔ پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم فرمائیں گے کہ تم ان
حضرات کو میری حمد و ثناء سناؤ اور ان کو بتادو کہ ان پر کسی قسم کا خوف نہیں اور کسی قسم کا
رنج نہیں۔ ۱۸

دنیا میں گانے باجے سننے والے جنت میں فرشتوں سے قرآن نہیں سن سکیں گے

(حدیث) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد
فرمایا

من استمع الی صوت غناء لم یؤذن له ان یستمع الروحانیین فی الجنة .
قالوا ومن الروحانیون یا رسول اللہ؟ قال قراء اهل الجنة۔ ۱۹

- ۱۔ صفحہ الجنۃ ابو نعیم (۴۳۳)، البدور السافره (۲۰۹۸)، حادی الارواح ص ۳۲۳، ترغیب و ترہیب (۵۲۳/۴)
۲۔ صفحہ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۶۳)، البدور السافره (۲۰۹۹)، ترغیب و ترہیب اصہبانی، درمثور (۱۵۳/۵)
حوالہ ذم الملائیٰ للئن الی الدنیا، زوائد زہد للئن المبارک (۴۳)، حادی الارواح ص ۳۲۶۔
۳۔ البدور السافره (۲۱۰۱) حوالہ نوادر الاصول حکیم ترمذی، درمثور ۱۵۳/۵، کنز العمال (۴۰۶۶۰)،
(۴۰۶۶۶)، تفسیر قرطبی (۵۴/۱۳)۔

(ترجمہ) جو شخص گانے کی آواز سنے گا اس کو روحانیوں کی خوش الحانی سننے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! روحانیوں کون ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا " (یہ) جنت والوں (کے سامنے) قرآن پڑھنے والے (فرشتے) ہیں۔

گانا گانے والے، فرشتوں کے ترانوں سے محروم

تابعی مفسر محدث حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک منادی ندا کرے گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں جو اپنی آوازوں کو اور اپنے کانوں کو فضولیات اور شیطان کے باجوں سے محفوظ رکھتے تھے؟

فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ ان حضرات کو کستوری کے باغ میں رخصت کر دیں گے اور فرشتوں سے فرمائیں گے کہ تم میرے (ان) بندوں کے سامنے میری حمد اور بزرگی بیان کرو اور ان کو یہ خوشخبری سنا دو کہ ان پر کوئی خوف کی بات نہیں اور نہ ہی کوئی غم کی بات ہے۔ ۱۔

تمام قسم کے نعمات کی حسین آوازیں

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک درخت ہے جو تیز رفتار سوار کے اس کے سایہ میں سو سال چلنے کے برابر طویل ہے۔ جنت والے اور بالا خانوں وغیرہ والے باہر نکل کر اس کے سایہ میں باتیں کیا کریں گے، ان میں سے کوئی جنتی دنیا کے گانے باجے کو یاد کرے گا تو اللہ تعالیٰ جنت سے ایک ہوا کو روانہ کریں گے جو اس درخت سے دنیا کی ہر طرح کی سریلی آوازوں اور نغمہ طرازیوں کو پیدا کرے گی۔ ۲۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام کی حسین ترین آواز

امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ مخلوق خداوندی میں حضرات اسرافیل علیہ السلام سے زیادہ حسین اور دلکش آواز کا مالک کوئی (فرشتہ) نہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ

۱۔ المجالۃ للذینوی (البدور السافره / ۲۱۰۰)، درمنثور ۵ / ۱۵۳،

۲۔ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۶۰)، البدور السافره (۲۱۰۳)، درمنثور (۵ / ۱۵۳)، بحوالہ ابن ابی الدنیا

و دنیا، مقدسی فی صفۃ الجنۃ، سند صحیح، حادی الارواح ص ۷۳۲،

ان کو حکم فرماتے ہیں اور یہ ایسی خوش الحانی شروع کرتے ہیں کہ آسمانوں میں موجود نماز پڑھنے والے فرشتوں کی نماز کو بھی کاٹ دیتے ہیں جب تک اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں وہ اس حالت میں خوش الحانی میں مصروف رہتے ہیں پھر اللہ فرماتے ہیں میرے غلبہ کی قسم! اگر (غیروں کی) عبادت کرنے والے میری عظمت کی قدر و منزلت کا علم رکھتے ہوئے تو وہ میرے غیر کی عبادت کبھی نہ کرتے۔ ۱۔

فرشتوں کی حمد و ثناء میں نغمہ سرائیاں

حضرت شہر بن حوشبؓ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ جل شانہ (قیامت کے دن اور جنت میں) اپنے فرشتوں سے فرمائیں گے میرے نیک بندے دنیا میں خوبصورت آواز کو پسند کرتے تھے لیکن میری خاطر انہوں نے اس کا سننا چھوڑ دیا تھا تم حسین ترین آواز میں میرے بندوں کو (حمد و ثناء وغیرہ) سناؤ چنانچہ وہ کلمہ طیبہ، تسبیح اور اللہ کی عظمت کو ایسی حسین آوازوں میں پیش کریں گے جن کو انہوں نے کبھی نہیں سنا ہو گا۔ ۲۔

ایک درخت کی دلکش ترنم

امام اوزاعیؒ حضرت عبداللہ بن ابی لبابہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے پھل زبرجد، یاقوت اور لؤلؤ کے ہیں اللہ تعالیٰ ہوا کو چلائیں گے تو وہ درخت حرکت میں آئے گا اور اس کی ایسی ایسی حسین آوازیں سننے کو ملیں گی کہ اس سے زیادہ لذیذ کوئی آواز نہیں سنی ہو گی۔ ۳۔

(فائدہ) مذکورہ روایات میں حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز کو اور حضرت اسرافیل علیہ السلام کی آواز کو اور درختوں کی آواز کو اور فرشتوں کی آواز کو سب سے حسین قرار دیا گیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کی آواز کو اپنے اپنے درجہ میں انتہائی حسن حاصل ہو گا۔ نیز حوریں اور دنیا کی عورتیں بھی حسین و جمیل انداز سے نغمہ سرائیاں کریں گی ان کا ذکر حوروں کے باب میں آرہا ہے۔

۱۔ حادی الارواح ص ۳۲۶، صفحہ الجہنہ ابن ابی الدنیا (۲۵۸)،

۲۔ حادی الارواح ص ۳۲۶، صفحہ الجہنہ ابن ابی الدنیا (۳۳۶)،

۳۔ حادی الارواح ص ۳۲۷، صفحہ الجہنہ ابن ابی الدنیا (۲۵۹)،

جنت میں صرف ذکر کی عبادت ہوگی

(حدیث) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
یا کل اهل الجنة فيها ويشربون ولا يتمخطون ولا يتغوطون ولا يبولون
ويكون طعامهم ذلك جشاء ورشحا كرشح المسك يلهمون التسبيح
والحمد كما يلحمون النفس۔ ۱۔

(ترجمہ) جنت والے جنت میں کھائیں اور پیئیں گے۔ مگر نہ تونا ک سکیں گے، نہ پاخانہ
کریں گے، نہ پیشاب کریں گے بلکہ ان کا کھانا ڈکار (کی شکل میں) اور (پینا) کستوری
کے پسینہ میں بدل جائے گا (اور) ان کو تسبیح اور تحمید اس طرح سے القاء کی جائے گی
جیسے (جانداروں کو) سانس کا القاء کیا جاتا ہے۔

(فائدہ) یعنی ان حضرات کی تسبیح اور تحمید سانسوں سے ادا ہوگی جس طرح سے تم خود
خود بلا ارادہ اور بغیر تکلف کے سانس لیتے ہو۔ ۲۔

۱۔ مسلم (۲۸۳۵)، (۱۸)، (۱۹) فی الجنة باب (۱۷) فی صفة الجنة والجنة، حادی الارواح ص ۴۸۸،
صفة الجنة ابو نعیم (۴۷۳)، مسند احمد ۳/ ۳۱۶، ۳۶۳، ابو داؤد طلیالی ۲/ ۲۳۲ (۲۸۳۱)، منتخب
عبد بن حمید (۱۰۲۸)، مسند ابو یعلیٰ (۱۹۰۶، ۲۰۵۲)، تاریخ بغداد (۱۳/ ۱۹۷)، شرح السنة بغوی
(۱۵/ ۲۱۲ - ۲۱۳) (۳۳۷۵)، تفسیر بغوی (۱/ ۴۱)، البدور السافره (۲۱۸۹) صحیح ابن
حبان (۱۰/ ۲۶۳) (۷۳۹۴)، البعث والنشور (۴۲۶)،

سلم (۲۸۳۵)، (۲۰)، کتاب الجنة ب ۷، حادی الارواح ص ۴۸۸، صفة الجنة ابو نعیم

(۲/ ۱۲۲)۔

جنت کے حسن میں اضافہ ہو تا رہے گا

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب بھی جنت کی طرف نظر فرماتے ہیں تو حکم دیتے ہیں کہ تو اپنے مکینوں کیلئے اور پاکیزہ اور عمدہ ہو جا تو وہ حسن و پاکیزگی میں اور عمدہ ہو جاتی ہے حتیٰ کہ جنتی اس میں داخل ہو جائیں۔ ۱۔
اور جب جنتی جنت داخل ہو جائیں گے تب بھی اس کے حسن میں اضافہ ہو تا رہے گا جیسا کہ آپ اس کتاب کے مختلف مقامات میں پڑھیں گے۔

الصرف الجمیل

اشتہار

سائز 23x36x16 صفحات 272 مجلد، ہدیہ
علم صرف کے قواعد اور ابواب پر مشتمل جامع اور مختصر تالیف از حضرت مولانا محمد
ریاض صادق مدظلہ

۱۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۲۱)، حادی الارواح ص ۸۳ بحوالہ عبد اللہ بن احمد، وصف الفردوس ص ۸

جنتی قرآن پڑھیں گے

سورۃ طہ اور آیس کی تلاوت کریں گے

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 یرفع القرآن علی اهل الجنة کله ما خلا طہ ویس۔ ۱۰
 (ترجمہ) سوائے سورۃ طہ اور سورۃ یس کے باقی تمام قرآن پاک جنت والوں سے اٹھالیا
 جائے گا (وہ صرف سورۃ طہ اور سورۃ یس کی تلاوت کر سکیں گے)

(فائدہ) یہ حدیث سند کے لحاظ سے انتہائی کمزور ہے من گھڑت ہو تو کچھ بعید نہیں
 کیونکہ اس میں ایک بشر بن عبید الدراسی نامی راوی ہے اس پر محدثین نے بہت جرح
 فرمائی ہے اس لئے سوائے سورہ طہ اور سورہ یس کے باقی قرآن پاک کا اٹھالیا جانا صحیح
 معلوم نہیں ہوتا کیونکہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو علماء و قراء اور حفاظ اور دیگر
 مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بطور نعمت کاملہ کے عطاء فرمایا ہے جنت میں نعمتوں
 کی تکمیل تو ہو سکتی ہے مگر نعمتوں کو سلب نہیں کیا جاسکتا لہذا مومنین کے پاس قرآن
 کریم کی نعمت مکمل طور پر موجود ہوگی (واللہ اعلم)

۱۰ صفۃ الجنة ابو نعیم (۲۷۱) ۳/ ۱۱۹، فیہ بشر بن عبید الدراسی کذبہ الازدی، وقال ابن عدی منکر الحدیث عند الأئمة بین الضعف جدا (میزان الاعتدال ۱/ ۳۲۰)،

اہل جنت کو صرف ایک حسرت ہوگی

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 لیس یتحسر اهل الجنة الا على ساعة مرت بهم لم يذكروا الله فيها۔ ۱۔
 (ترجمہ) اہل جنت کو کسی قسم کی حسرت نہیں ہوگی مگر اس گھڑی پر وہ حسرت کرتے
 رہیں گے جو ان کو (دنیا میں) حاصل ہوئی مگر اس میں انہوں نے اللہ کو یاد نہیں کیا تھا۔
 (حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا
 ما قعد قوم مقعدا لم يذكروا الله تعالى فيه ولم يصلوا على النبي ﷺ
 الا كان عليهم حسرة يوم القيامة وان دخلوا الجنة للشواب۔ ۲۔
 (ترجمہ) جو قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے لیکن اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتی اور
 جناب نبی کریم ﷺ پر درود شریف نہیں بھیجتی تو یہ (مجلس) قیامت کے دن ان پر
 حسرت کا باعث ہوگی (کہ ہائے اگر اس مجلس میں ذکر یا درود شریف پڑھتے تو آج اس کا
 بھی انعام ملتا) اور اگر وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے تو (اس کے ثواب پانے کی
 حسرت کریں گے)۔

۱۔ البہدور السافرہ (۲۱۹۲) بحوالہ طبرانی (وشہبتی بسند جید۔

۲۔ البہدور السافرہ (۲۱۹۳)، مسند احمد (۲/۴۶۳)، کتاب الزہد ابن حنبل ص ۷۷، ترمذی (۳۳۸۰)، الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان (۱/۳۹۷)، مستدرک حاکم (۱/۴۹۲)، وصحیح الحاکم و
 السیوطی و قال البیہقی رواہ احمد و رجالہ رجال الصحیح۔

محلات و قصور

نبی، صدیق اور شہید کا محل

(حدیث) حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (ترجمہ) جنت میں ایک محل ایسا ہے جس میں سوائے نبی یا صدیق یا شہید یا عادل حکمران کے کوئی داخل نہیں ہو سکے گا۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا ”جو اللہ چاہے نبوت کو تو اللہ نے (آنحضرت ﷺ پر) تمام کر دیا ہے اور شہادت تو وہ میرے نصیب میں کہاں (لیکن حضرت عمر شہید بھی ہوئے تھے) اور امام عادل بنا تو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ تو آنحضرت ﷺ نے دعا فرمائی ”اللهم ارزق عمر ذلك“ اے اللہ عمر کو بھی یہ محل عطاء فرما۔ ۱۔

ایک محل میں چالیس محلات

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دار المؤمن فی الجنة من لؤلؤة واحدة فیہا اربعون قصرا، وفی وسطہا شجرة تنبت بالحل، منطقة بالؤلؤ والمرجان۔ ۲۔

(ترجمہ) مؤمن کا گھر جنت میں ایک ہی چمکدرا موتی کا ہو گا جس میں چالیس محلات ہوں گے ان کے درمیان میں ایک درخت ہو گا جو لباس اگائے گا اور لؤلؤ اور مرجان سے گھرا ہوا ہو گا۔

شان تعمیر محلات

(حدیث) حضرت لیث بن عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

۱۔ وصف الفردوس (۲۵) ص ۱۳

۲۔ وصف الفردوس (۲۶) ص ۱۳، البدور السافرة موقوفاً (۱۷۹۱)، زبد ہناد (۱۲۵) لئین الی شیبہ (۱۲۹/۱۳)

قصور الجنة ظاهرها ذهب احمر و باطنها زبرجدا اخضر و ابرجها ياقوت
وشرفها لؤلؤ۔ ۱۔

(ترجمہ) جنت کے محلات کا ظاہری حصہ سرخ سونے کا ہے اور ان کا اندرونی حصہ سبز
زبرجد کا ہے، ان کے گنبد یا قوت کے ہیں اور کنگرے موتی کے ہیں۔

ہر مؤمن کے نو عالی شان محلات

(حدیث) حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
لکل مؤمن فی الجنة تسع قصور من قصور الجنة، قصر من فضة شرفه
ذهب، و قصر من ذهب شرفه فضة، و قصر من لؤلؤ شرفه ياقوت، و قصر
من ياقوت شرفه لؤلؤ، و قصر من زبرجد شرفه ياقوت، و قصر من ياقوت
شرفه زبرجد، و قصر من نوریکاد یذهب بالابصار، و قصر لا تدركه الابصار،
و قصر علی لون العرش . و کل قصر مائة فرسخ فی مائة فرسخ و لکل قصر
منها الف مصرع۔ ۲۔

(ترجمہ) جنت کے محلات میں سے ہر مسلمان کیلئے نو محل ہوں گے، ایک محل چاندی کا
ہوگا جس کے کنگرے سونے کے ہوں گے، ایک محل سونے کا ہوگا جس کے کنگرے
چاندی کے ہوں گے، ایک محل لؤلؤ (موتی) کا ہوگا جس کے کنگرے یاقوت کے ہوں
گے، ایک محل یاقوت کا ہوگا جس کے کنگرے لؤلؤ کے ہوں گے، ایک محل زبرجد کا
ہوگا جس کے کنگرے یاقوت کے ہوں گے، ایک محل یاقوت کا ہوگا جس کے کنگرے
زبرجد کے ہوں گے، ایک محل ایسے نور کا ہوگا کہ آنکھیں خیرہ کر دے، ایک محل ایسا
ہوگا کہ (دنیاوی) آنکھیں اس کے نظارہ کی تاب نہیں رکھتیں، اور ایک محل عرش کے
رنگ کی طرح کا ہے اور ہر محل آٹھ سو کلومیٹر میں ہے اور ان میں سے ہر ایک محل
کے ہزار دروازہ کے پٹ ہیں۔

۱۔ وصف الفردوس (۳۰) ص ۱۳

۲۔ وصف الفردوس (۳۱) ص ۱۳

مخلات کی سیر

حضرت ضحاک بن مزاحم فرماتے ہیں جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے تو ان میں سے ہر مرد کو ایک فرشتہ ملے گا جو اس کے ہاتھ سے پکڑ کر چاندی کے ایک محل کے پاس لائے گا جس کے گنبد سونے کے ہوں گے اور اس کے ارد گرد درخت ہوں گے، ان کی ہر دو گنبدوں کے درمیان کئی نہریں ہوں گی۔ ایک غلام اس کو آواز دے گا مگر حبا اے ہمارے آقا و مولا، پھر وہ اپنے محل میں داخل ہو گا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے تیار کر رکھا ہے اس کو دیکھے گا۔ پھر فرشتہ اس کا ہاتھ پکڑ کر لونگوں کے محل پر لائے گا جس کے گنبد یا قوت کے ہوں گے اس کے گرد درخت ہوں گے اور نہریں ہر دو گنبدوں کے درمیان بہتی ہوں گی ایک غلام اس کو پکار کر کہے گا مگر حبا اے ہمارے سردار اور آقا، پھر وہ فرشتہ اس کو لیکر محل میں داخل کرے گا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے تیار کیا ہے اس کو دکھلائے گا۔ پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر زبرد کے محل پر لائے گا جس کے گنبد یا قوت کے ہوں گے اس کے گرد درخت اور نہریں ہوں گی، ہر دو گنبدوں کے درمیان ایک فرشتہ اس کو ندا کرے گا مگر حبا اے ہمارے سید و مولا پھر اس کو محل میں داخل کرے گا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے تیار فرمایا ہے اس کو ملاحظہ کرے گا۔ اسی طرح ایک محل سے دوسرے محل کی سیر کرائی جائے گی حتیٰ کہ وہ تمام مخلات کی سیر کرے گا۔ پھر اس سے فرشتہ کہے گا اے اللہ کے دوست! یہ تمام مخلات جن کو آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے اور چاندی کے محل سے لیکر اس محل تک میں تشریف لے گئے تھے یہ اور جو کچھ ان مخلات کے درمیان میں ہے سب آپ کیلئے ہے۔ ۱۔

آنحضرت ﷺ کیلئے ایک ہزار مخلات

ارشاد باری تعالیٰ ولسوف یعطیک ربک فترضی (سورۃ الضحیٰ : ۵) اور آخرت آپ کیلئے دنیا سے بدرجہا بہتر ہے اس کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو جنت میں لونگوں کے ایک ہزار مخلات عطاء فرمائیں گے جن کی مٹی

کستوری کی ہوگی اور ہر محل کیلئے زیب و زینت آسائش و آرام کی سب چیزیں موجود ہوں گی۔ ۱۔

چار ارب نوے کروڑ مکانات

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں۔ جنت میں ایک نہر ہے جس کے گرد بہت سے قلعے اور سبزہ زار ہیں، اس میں ستر ہزار محلات ہیں، ہر محل میں ستر ہزار مکان ہیں، اس میں نبی یا صدیق یا شہید یا عادل حکمران کے سوا کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ ۲۔

نبی، صدیق، امام عادل اور محکم فی نفسہ کے چار ارب نوے کروڑ کمرے

حضرت کعب احبارؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک محل ہے جس میں ستر ہزار گھر ہیں ہر گھر میں ستر ہزار کمرے ہیں ان میں نہ تو کوئی کٹاؤ ہوگا نہ پھٹن ہوگی نہ جوڑ ہوگا یہ ایک یا قوت کے ستون پر قائم ہوگا اس میں نبی، صدیق، شہید، امام عادل اور محکم فی نفسہ داخل ہوگا۔ ۳۔

(فائدہ) محکم فی نفسہ اس اسیر کو کہتے ہیں جو کسی دشمن اسلام کی قید میں ہو جس کو یہ کہا جائے کہ یا تو تم کافر ہو جاؤ ورنہ قتل کر دیئے جاؤ گے تو اس نے قتل ہو جانا قبول کر لیا مگر اللہ کے ساتھ کفر نہ کیا۔ ۴۔

محل ابراہیم علیہ السلام

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

۱۔ وصف الفردوس (۳۵) ص ۱۵، ابن ابی شیبہ (۱۵۸۲)، تفسیر طبری ۳۰/ ۱۲۸،

۲۔ وصف الفردوس (۲۶) ص ۱۳،

۳۔ وصف الفردوس (۲۷) ص ۱۳، مصنف ابن ابی شیبہ (۱۵۸۸۱)، حلیہ ۵/ ۳۸۰، درمنثور

۳/ ۲۵۷، البدور السافرة (۱۷۹۰)، بحوالہ ابن المبارک،

۴۔ وصف الفردوس ص ۱۳، ابن ابی شیبہ (۱۵۸۸۱)، الدر المنثور ۳/ ۲۵۷،

ان فی الجنة لقصرًا من لؤلؤ لیس فیہ صدع ولا وھن اعدہ اللہ عزوجل
 لخلیلہ ابراھیم صلی اللہ علیہ وسلم نزل۔ ۱۔
 (ترجمہ) جنت میں لؤلؤ کا ایک محل ہے جس میں نہ تو کوئی پھٹن ہے اور نہ (تعمیر کی) کوئی
 کمزوری ہے، اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل حضرت ابراھیم علیہ السلام کیلئے تیار فرمایا ہے۔
محل عمر

(حدیث) حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد
 فرمایا

رأيتني دخلت الجنة فرأيت قصرًا ابيض بفنائہ جاریة ، فقلت لمن هذا
 القصر؟ قالوا عمر بن الخطاب . فاردت ان ادخله فانظر اليه فذكرت
 غیرتک ۔

(ترجمہ) میں نے خود کو دیکھا کہ جنت میں داخل ہوا ہوں اور ایک محل دیکھا جس کے
 صحن میں ایک لڑکی موجود تھی۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ
 عمر بن خطابؓ کا ہے تو میں نے چاہا کہ اس میں داخل ہو کر دیکھوں مگر مجھے تمہاری
 غیرت یاد آگئی۔

تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ میں آپ پر
 غیرت کھاؤں گا؟ ۲۔

۱۔ صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (۱۷۱) ص ۶۱، حاوی الارواح ص ۱۹۳، البعث لابن ابی داؤد (۶۹)۔
 کشف الاستار عن زوائد البرزخ ۳ / ۱۰۲، ۱۰۳، البدایہ والنہایہ ۱ / ۱۷۳، مجمع الزوائد ۸ / ۲۰۱ حوالہ
 طبرانی اوسط و بزار و قال ورجا لہما رجال الصحیح۔ بدایہ والنہایہ (۱ / ۱۷۲)، تہذیب تاریخ دمشق
 (۲ / ۱۵۹)

۲۔ صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (۱۷۳)، صحیح البخاری (۳۶۷۹، ۵۲۲۶، ۷۰۲۳)۔

ایک ارب حور عین والا محل

حضرت عمر بن خطابؓ نے یہ آیت پڑھی جنات عدن، پھر فرمایا جنت میں ایک (قسم کا) محل ہے جس کے چار ہزار دروازوں کے پٹ ہیں، ہر دروازہ پر پچیس ہزار حور عین ہیں، اس میں کوئی داخل نہیں ہو سکے گا مگر نبی، پھر فرمایا رسول اللہ آپ کو مبارک ہو۔ یا صدیق داخل ہو گا پھر فرمایا اے ابو بکر آپ کو بھی مبارک ہو یا شہید داخل ہو گا مگر عمر کیلئے شہادت کا رتبہ کہاں۔ پھر فرمایا وہ ذات جس نے مجھے (کفر کی) بد حالی سے نکالا وہ اس پر بھی قادر ہے کہ مجھے شہادت کا رتبہ عطاء فرمائے (چنانچہ آپ کی یہ تمنا بھی پوری ہوئی اور آپ شہادت کے رتبہ پر فائز ہوئے) ۱۔

(فائدہ) چار ہزار دروازوں کے پٹوں میں سے ہر ایک کو جب پچیس ہزار حور عین سے ضرب دیں تو ان کا مجموعہ ایک ارب حور عین بنتا ہے۔

مخلات کی مٹی اور پہاڑ

حضرت مغیث بن کئیؓ فرماتے ہیں جنت میں کچھ مخلات سونے کے ہیں اور کچھ مخلات زبرجد کے ہیں، ان کے پہاڑ کستوری کے ہیں اور مٹی ورس (ایک قسم کی سرخ گھاس جو کپڑا رنگنے کے کام آتی تھی) اور زعفران کی ہے۔ ۲۔

دو کروڑ چالیس لاکھ دس ہزار حوروں والا محل

(حدیث) حضرت عمران بن حصینؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے آیت "وَمَسَاكِنُ طَيِّبَةٍ فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ" کی تفسیر میں ارشاد فرمایا (ترجمہ) جنت میں ایک محل لو لو کا ہو گا اس محل میں ستر گھر سرخ یا قوت کے ہوں گے پھر ہر گھر میں ستر کمرے بہر زمرہ کے ہوں گے، اور ہر کمرے میں ستر تخت ہوں گے

۱۔ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۷۴)، مصنف ابن ابی شیبہ (۱۵۸/۹)، کتاب الزہد ابن المبارک ص ۵۳۵ طبع قدیم، کنز العمال ۷/ ۲۷۵،

۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱۳/ ۱۲۴ (۱۵۸/۲)، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۷۴)، حادی الارواح ص ۱۹۴، بدور سافرہ (۱۸۰۱) کتاب العظمت (۵۷۸)،

اور ہر تخت پر ہر رنگ کے ستر پلنگ ہوں گے اور ہر پلنگ پر حور عین میں سے ایک عورت ہوگی۔ ہر کمرے میں ستر دسترخوان ہوں گے۔ ہر دسترخوان پر ستر قسم کے کھانے چنے ہوں گے۔ ہر کمرے میں ستر لڑکے اور ستر لڑکیاں (خد متگار) ہوں گی، اللہ عزوجل ہر مومن کو (ہر) ایک صبح میں اتنی طاقت عطاء فرمائیں گے کہ وہ ان نعمتوں سے مستفید ہو سکے گا۔ ۱۔

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس محل میں (24010000) حور عین ہوں گی اور اتنے ہی رنگ کے کھانے اور اتنے ہی خادم اور خادمائیں ہوں گی۔

ادنیٰ جنتی کے ہزار محلات

حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں کہ ادنیٰ درجہ کے جنتی کے ہزار محل ہوں گے ہر محل میں ستر ہزار خادم ہوں گے، ان میں سے ہر خادم کے ہاتھ میں بڑا پیالہ ہو گا جو دوسرے خادم کے ہاتھ کے پیالہ سے نہیں ملتا ہو گا۔ ۲۔

ادنیٰ جنتی کا ایک محل

(حدیث) حضرت عبید بن عمیرؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان ادنیٰ اهل الجنة منزلة لرجل له دار من لؤلؤة واحدة منها غرفها وابوابها۔ ۳۔

۱۔ ابن ابی الدنیا (۱۸۱) زوائد مروزی علی زہد ابن المبارک (۱۵۷۷)، معجم اوسط کمافی مجمع الزوائد ۱۰/۳۲۰، تفسیر ابن جریر (۱۴۴/۲۹)، ترغیب وترہیب ۴/۵۱۶، بدور سافرہ (۱۷۸۸)، تذکرۃ القرطبی ۲/۳۶۵ حوالہ آجری فی کتاب الصحیحہ تفسیر القرطبی ۱۸/۸۸، بستان الواعظین امام ابن جوزی ص ۱۹۲، کتاب العظمۃ ابوالشیخ (۶۱۱)، اتحاف السادہ (۵۷۸/۱۰)،

۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ (۱۵۸۴۸)،

۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ (۱۵۸۴۳)، حلیہ ابو نعیم ۳/۲۷۴، حادی الارواح ص ۱۹۳، بدور السافرہ (۱۷۹۲)، بناد بن سری (کتاب الزہد ۲۶)، مسند احمد (۷۶/۳)، درمنثور (۱۵۱/۶)، کنز العمال (۳۹۲۹۳)، جمع الجوامع (۶۱۶۷)، تفسیر ابن کثیر (۲۲۶/۷)، ترغیب وترہیب (۲۶/۴)

(ترجمہ) ادنیٰ درجہ کا جنتی وہ شخص ہوگا جس کا ایک ہی لولو (موتی) کا ایک محل ہوگا اس کے بالا خانے اور دروازے اسی موتی کے ہوں گے۔

ادنیٰ جنتی کے ہزار محل اور حوریں اور خدام

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ بیان فرماتے ہیں

ادنیٰ درجہ کا جنتی وہ شخص ہوگا جس کے ہزار محل ہوں گے ہر دو محلات کے درمیان ایک سال کا سفر ہے۔ جنتی اس کے آخری حصہ کو بھی ایسے ہی دیکھے گا جیسے اس کے قریبی حصہ کو دیکھے گا۔ ہر محل میں حور عین ہوں گی، خوشبودار پودے ہوں گے اور چھوٹے چھوٹے بچے ہوں گے وہ جس چیز کی خواہش کرے گا اس کو پیش کی جائے گی۔ ۱۷

ادنیٰ مؤمن کا محل

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں مؤمن کا گھر ایک ہی لولو (موتی) کا ہوگا جس میں چالیس کمرے ہوں گے۔ ان کے درمیان میں ایک درخت ہوگا جو لباس اگاتا ہوگا جنتی اس کے پاس آئے گا اور (وزن کے ہلکے پھلکے ہونے کی وجہ سے) اپنی ایک ہی انگلی کے ساتھ ستر جوڑے اٹھائے گا جن پر لولو اور مرجان کے جڑاؤ کئے گئے ہوں گے۔ ۱۸

بڑی شان و شوکت کا بالا خانہ

(حدیث) ابن زید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا انہ لیجاء بالرجل الواحد بالقصر من اللؤلؤة الواحدة فی ذلك القصر سبعون غرفة فی کل غرفة زوجة من الحور العین فی کل غرفة سبعون بابا یدخل علیہ من کل باب رائحة من رائحة الجنة سوى الرائحة التي تدخل علیہ من الباب الآخر وقرأ قول الله عز وجل فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من

۱۷ صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (۳۴)، مصنف ابن ابی شیبہ (۱۵۸۷)، تفسیر طبری ۲۹ / ۱۰۴، ترغیب و ترہیب ۴ / ۵۰۸،

۱۸ مصنف ابن ابی شیبہ (۱۵۸۸)، زیادات الزبد ابن المبارک ص ۷۴، درمنثور ۶ / ۱۵۲،

(ترجمہ) ایک آدمی کو ایک ہی لولو سے بنے ہوئے محل کے پاس لایا جائے گا اس محل کے ستر بالا خانے ہوں گے، ہر بالا خانہ میں حور عین میں سے ایک بیوی ہوگی، ہر بالا خانہ کے ستر دروازے ہوں گے، اس جنتی پر ہر دروازہ سے ایسی خوشبودار خل ہوگی جو اس خوشبو سے مختلف ہوگی جو دوسرے دروازہ سے داخل ہوگی۔ پھر آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد تلاوت فرمایا

فلا تعلم نفس ما أخفى لهم من قرۃ اعین (ترجمہ) سو کسی شخص کو خبر نہیں جو جو آنکھوں کی ٹھنڈک (کا سامان ایسے لوگوں کیلئے خزانہ غیب میں موجود ہے)۔

قصر عدن

حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک محل ہے جس کا نام "عدن" ہے اس کے گرد کئی (میناریا) گنبد ہیں، اس کے پانچ ہزار دروازے ہیں، ہر دروازہ پر پانچ ہزار پاکباز بیگمات ہیں، اس میں نبی یا صدیق یا شہید کے علاوہ کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ ۲۔

قبة الفردوس، جس کے دروازے عالم کا قلم چلنے سے کھلتے ہیں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کا ایک قبة ہے جس کا نام "فردوس" ہے اس کے درمیان میں ایک گھر ہے جس کا نام دارالکرامۃ (بڑے مرتبہ کا گھر) ہے اس میں ایک پہاڑ ہے جس کا نام "جبل النعیم" (نعمتوں کا پہاڑ) اس پر ایک محل ہے جس کا نام قصر الفرح (فرحت کا محل) ہے اس محل میں بارہ ہزار دروازے ہیں ایک دروازہ سے دوسرے دروازہ تک پانچ سو سال کا فاصلہ ہے ان میں سے کوئی دروازہ نہیں کھلتا مگر عالم کے قلم چلنے کی آواز پر

۱۔ تذکرۃ القرطبی ۲/ ۳۶۶، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۵۳۔

۲۔ تفسیر کبیر ۱۶/ ۱۳۲-۱۳۳ (جولات فی ریاض الجنات ص ۱۰)

(جب وہ دین کا کوئی مسئلہ لکھتا ہے) یا (دشمنان اسلام پر) حملہ کرنے والے (مجاہد) کے ڈھول کی آواز پر، لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک (عالم کے) قلم چلنے کی آواز ستر گنا افضل ہے مجاہد کے طبلہ کی آواز سے۔ ۱۔

(فائدہ) اس حدیث کی سند میں دو مجہول راوی ہیں نیز امام ابن عساکر نے اس حدیث کو منکر فرمایا ہے۔ ۲۔

محل حضرت خدیجہؓ

(حدیث) حضرت فاطمہؓ نے آنحضرت ﷺ سے سوال فرمایا کہ ہماری والدہ حضرت خدیجہ کہاں ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا

فی بیت من قصب لا لغوفیه ولا نصب بین مریم و آسیہ امرأة فرعون: قالت امن هذا القصب؟ قال لا، من القصب المنظوم بالدر واللؤلؤ والیاقوت۔ ۳۔

(ترجمہ) سرکنڈہ کے محل میں جس میں کوئی فضول کام نہیں نہ کوئی تھکاوٹ اور مشقت ہے حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت آسیہ فرعون کی بیوی کے درمیان ہیں۔ حضرت فاطمہؓ نے پوچھا کیا یہ محل اس سرکنڈہ سے بنایا گیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں (بلکہ) اس سرکنڈہ سے جو موتی، لولو اور یاقوت سے جوڑا گیا ہے۔

محلات کی چھتوں کا نور

ایک حدیث میں وارد ہے کہ جنت کی بعض چھتیں ایسے نور کی ہوں گی جو آنکھوں کو چندھیادینے والی بجلی کی طرح چمکتی ہوگی، اگر اللہ تعالیٰ جنتیوں کی نگاہوں کی حفاظت نہ کریں تو وہ بجلی ان کی آنکھوں کو اچک لے۔ ۴۔

۱۔ البدور السافره (۱۷۹۸) بحوالہ ابن عساکر (تاریخ دمشق)

۲۔ بدور سافره (۱۷۹۸)

۳۔ مجمع الزوائد ۹ / ۲۲۳، صفۃ الجنة ابن کثیر ص ۴۹ بحوالہ طبرانی (اوسط) والحدیث ضعیف ولہ شاہد۔

فتح الباری (۷ / ۱۳۸)

۴۔ صفۃ الجنة ابن کثیر ص ۵۱،

بالا خانے

یہ بالا خانے کن کیلئے ہوں گے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

لكن الذين اتقوا ربهم لهم غرف من فوقها غرف مبنية (سورة زمر: ۲۰)
(ترجمہ) لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کیلئے (جنت کے) بالا خانے ہیں جن کے اوپر اور بالا خانے ہیں جو بنے بنائے تیار ہیں۔

(حدیث) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں کچھ ایسے بالا خانے ہیں کہ ان کا باہر اندر سے اور اندر باہر سے نظر آئے گا۔ ایک دیہاتی نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ! یہ کس کیلئے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا اس کیلئے جو پاکیزہ گفتگو کرے گا اور کھانا کھلائے گا اور ہمیشہ روزہ رکھے گا اور اس وقت جب لوگ سوتے ہوں یہ رات کے وقت نماز پڑھے گا۔ ۱۔

(فائدہ) اس حدیث کی تشریح درج ذیل حدیث کے ساتھ کچھ اس طرح سے ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں کچھ ایسے بالا خانے ہوں گے کہ جب اس کا مکین اس کے اندر ہوگا تو اس کو اس کا کوئی خوف نہیں ہوگا کہ اس کے پیچھے کیا ہے (کیونکہ اس کو اندر سے باہر نظر آتا ہوگا) اور اگر اس کے باہر ہوگا تو اس کو اس کا خوف نہیں ہوگا کہ اندر (بالا خانے میں) کیا ہے؟ (کیونکہ اس کو بالا خانہ کے باہر سے بالا خانے کا اندرونی حصہ نظر آتا ہوگا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ یہ کن کیلئے ہوں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا "جو اچھے بول بولے گا، مسلسل روزے رکھے گا، اور کھانا کھلائے گا، سلام کو پھیلانے گا اور نماز پڑھے گا جب لوگ سو رہے ہوں"۔ عرض کیا گیا اچھے بول کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا اکبر اللہ کیونکہ یہ کلمات قیامت کے دن اس حالت میں آئیں گے کہ کچھ آگے ہوں گے اور

۱۔ ترمذی (۱۹۸۳) کتاب البر والصلة ص ۵۳ و فی صفۃ الجنۃ ب ۳، حادی الارواح ص ۱۹۱

پہلوؤں میں اور کچھ پیچھے "عرض کیا گیا مسلسل روزے رکھنا کیسے ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا "وہ شخص جو ماہ رمضان کے روزے رکھے گا پھر اس کے بعد ایک اور ماہ رمضان پایا تو اس کے بھی روزے رکھے"۔ (اسی طرح سے ہر آنے والے رمضان کے روزے رکھتا رہا یہ مسلسل روزے رکھنا ہے)، عرض کیا گیا کھانا کھلانا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا "جس نے اپنے بال بچوں کی کفالت کی اور ان کو کھلاتا رہا" عرض کیا گیا سلام پھیلانا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا "اپنے بھائی (مسلمان) سے مصافحہ کرنا اور سلام کرنا" عرض کیا گیا جب لوگ سوتے ہوں اس وقت کی نماز کیا ہے؟ ارشاد فرمایا عشاء کی نماز (پڑھنا) ۱۔

غرفات والے افق میں چمکنے والے ستارے کی طرح

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اهل الجنة ليتراون اهل الغرف كما يتراون الكوكب الغابر من الافق۔ ۲۔
(ترجمہ) (ادنیٰ درجہ کے) جنت والے، بالا خانوں والے جنتیوں کو اس طرح سے دیکھیں گے جس طرح سے لوگ (دنیا میں) افق آسمان پر دور دراز ستارے کو دیکھتے ہیں۔

غرفہ (بالا خانہ) کس چیز سے بنایا گیا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے اولئك يحزبون الغرفة بما صبروا (سورة الفرقان: ۷۵)
(ترجمہ) ایسے لوگوں کو بالا خانے ملیں گے جو ان کے ثابت قدم رہنے کے (دکھوں اور آزمائشوں میں)

۱۔ البعث والنشور (۲۸۰)، ابن عدی ۲/ ۷۹۵، تاریخ بغداد ۴/ ۱۷۸، ۱۷۹، و بساند آخر البعث والنشور

(۲۷۹)، حلیہ ابو نعیم ۲/ ۳۵۶، اتحاف السادة ۱۰/ ۵۳۰-۵۳۱، حادی القلوب بحوالہ فوائد ابن السماک۔

۲۔ بخاری (۳۲۵۶) فی بدء الخلق باب صفة الجنة، مسلم (۲۸۳۱) فی الجنة، صفة الجنة ابن کثیر ص ۴۳،

طبرانی کبیر (۶/ ۱۷۳، ۲۲۸)، جمع الجوامع (۶۳۰۵)، (۶۳۰۶)، اتحاف السادة (۱۰/ ۵۲۸)،

(۵۲۹)، تفسیر ابن کثیر (۳/ ۱۱۶)، (۷/ ۸۲)، (۸/ ۳۸)، تفسیر قرطبی (۱۳/ ۳۵۹)،

(۱۹/ ۲۶۳)، زبد ابن مبارک (۲/ ۱۲۶)،

اس ارشاد کی تفسیر میں حضور ﷺ سے حضرت سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

الغرفة من ياقوتة حمراء وزبرجدة خضراء ودرة بيضاء ليس فيها فصم ولا وسم۔ ۱۔

(ترجمہ) یہ غرفہ (بالا خانہ) سرخ یاقوت اور سبز زبرجد اور سفید چمکدار موتی کا ہو گا ان میں نہ کٹاؤ ہو گا نہ جوڑاؤ ہو گا (بلکہ یہ سب موتی ایک ہی معلوم ہوں گے)

ادنی جنتی کے غرفہ کی شان

(حدیث) حضرت عتبہ بن عمیرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ادنی اهل الجنة منزلا لرجل له دار من لؤلؤة واحدة غرفها وابوابها۔ ۲۔
(ترجمہ) ادنیٰ درجہ کا جنتی وہ شخص ہو گا جس کا ایک گھر ہو گا ایک موتی سے اس کے بالا خانے اور دروازے بنے ہوں گے۔

ایک ستون پر بالا خانہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان في الجنة لعمدا من ياقوت عليها غرفة من زبرجد لها ابواب منفتحة تضىء كما يضىء الكوكب الدرى قلنا يا رسول الله من يسكنها؟ قال المتحابون في الله والمتبازلون في الله والمتلاقون في الله۔ ۳۔

۱۔ بدور السافرہ (۱۷۸۷) بحوالہ حکیم ترمذی (نور الاصول)، تذکرۃ القرطبی ۲/ ۴۶۲، کنز العمال (۳۲۶۳۹)
۲۔ کتاب الزہد ہنادین سری (۱۲۵)، لنن ابی شیبہ ۱۳/ ۱۲۹، حلیہ ابو نعیم ۳/ ۲۷۴، البدور السافرہ (۱۷۹۲)،
۳۔ البزار، ابوالشیخ، البدور السافرہ (۱۷۹۵)، وصف الفردوس (۳۳) ص ۱۵، کتاب العظمۃ ۵۸۹ ص ۲۱۰، مجمع الزوائد ۱۰/ ۲۷۸ بحوالہ بزار، مطالب عالیہ (۲۷۳۶)، (۴۶۸۸)، ترغیب و ترہیب (۲۲/ ۳)، مشکوٰۃ (۵۰۲۶)، تہذیب تاریخ دمشق (۳۰۹/ ۵)، کنز العمال (۲۳۶۵۱)،
(۲۵۵۵۶)، (۲۵۵۵۷)، علل الحدیث ابن ابی حاتم (۱۸۸۶)، ضعفاء عقیلی (۶۰۹/ ۱)، کامل ابن عدی (۲۲۰۳/ ۶)

(ترجمہ) جنت میں یا قوت کا ایک ستون ہو گا اس پر زبر جد کا ایک غرفہ ہو گا، اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے، وہ ایسے چمکتا ہو گا جیسے چمکدار ستارہ چمکتا ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس میں کون رہے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ لوگ جو اللہ کیلئے آپس میں محبت کرتے ہوں گے۔ اللہ کیلئے آپس میں خرچ کرنے والے ہوں گے اور آپس میں اللہ کی رضا کیلئے ملاقات کرتے ہوں گے۔

ایسے بالا خانے جو نہ اوپر سے لٹکائے گئے ہیں نہ ان کے نیچے ستون ہیں

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان فی الجنة لغرفا ليس لها معاليق من فوقها ولا عمد من تحتها . قيل يا رسول الله كيف يدخلها اهلها؟ قال يدخلونها اشباه الطير . قيل يا رسول الله لمن هي؟ قال لاهل الاسقام والاولاد والبلوى۔^۱

(ترجمہ) جنت میں کچھ غرفات ایسے ہیں جو نہ تو اوپر سے کسی چیز کے ساتھ لٹکائے گئے ہیں اور نہ ان کے نیچے سے کوئی ستون ہو گا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ان غرفات والے ان میں کیسے داخل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنتی ان میں پرندوں کی طرح داخل ہوں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ یہ کن کیلئے ہوں گے؟ ارشاد فرمایا "بیماریوں والے، دردوں والے اور مصیبتوں والے (لوگوں) کے لئے۔"

(فائدہ) صفۃ الجنة ابن کثیر کے محشی نے معالیق کا معنی چھتوں کے ساتھ کیا ہے۔

چار ہزار خد متگار لڑکیوں والا بالا خانہ

حضرت ابن وہبؒ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک غرفہ ایسا ہے جس کا نام "سَخَا" ہے، جب اللہ کا ولی اس میں جانے کا ارادہ کرے گا تو حضرت جبریل اس غرفہ کے پاس جا کر (اس جنتی کو اوپر چڑھانے کیلئے) پکاریں گے تو وہ حضرت جبریل کی انگلیوں کے سامنے

۱۔ زاہر بن طاہر بن محمد بن محمد الشحامی ابو القاسم، (البدور السافرہ ۱۷۹۷)، اللہ کرہ (۲/۳۶۵)، صفۃ الجنة ابن کثیر ص ۵۳، زہد ابن مبارک (۵۲۱)، امالی الشری (۲/۳۶)، مکارم الاخلاق خرائطی (۲۴)، درمثور (۵/۸۱)

کھڑا ہو جائے گا۔ (انگلیوں کے سامنے اس لئے کھڑا ہو گا کہ حضرت جبریل علیہ السلام کا قد بہت ہی بڑا ہے اور اس کا قد اتنا ہی چھوٹا ہو گا) اس غرفہ (بالا خانہ) میں چار ہزار خدمت کے لائق لڑکیاں ہوں گی جو اپنے دامن اور بالوں کو ناز و انداز سے اٹھاتے ہوئے چلیں گی اور وہ عود کی انگلیٹھیوں سے خوشبوئیں حاصل کریں گی۔ ۱۷

ستر ہزار بالا خانے

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

(ترجمہ) اللہ کی رضا جوئی میں آپس میں محبت کرنے والے (مسلمان) سرخ یا قوت کے ایک ستون پر فائز ہوں گے۔ اس ستون کے سرے پر ستر ہزار بالا خانے (غرفات) ہوں گے ان کا حسن جنت والوں کیلئے ایسے روشن ہو گا جیسے دنیا والوں کیلئے سورج چمکتا ہے۔ جنتی ایک دوسرے سے کہیں گے ہمارے ساتھ چلو تاکہ ہم اللہ عزوجل کیلئے آپس میں محبت کرنے والوں کی زیارت کر آئیں پس جب یہ لوگ ان کو جھانک کر دیکھیں گے تو ان کا حسن جنت والوں کے سامنے ایسے چمکے گا جس طرح سے سورج دنیا والوں کیلئے چمکتا ہے۔ ان پر سندس کا سبز لباس ہو گا، ان کی پیشانیوں پر لکھا ہو گا "یہ لوگ اللہ عزوجل کی رضا اور محبت کی تلاش کیلئے آپس میں محبت کرتے تھے۔ ۱۸

(فائدہ) یہ حدیث امام ابن ابی شیبہؒ نے اس طرح سے روایت کی ہے کہ آپس میں صرف اللہ کی رضا کیلئے محبت کرنے والے (اپنے اپنے) سرخ یا قوت کے ستون پر ہوں گے۔ اس ستون کے اوپر ستر ہزار بالا خانے ہوں گے یہ دوسرے جنتیوں کو دیکھتے ہوں گے۔ ان میں سے جب کوئی جھانکے گا تو اس کا حسن جنتیوں کے گھروں کو خوب روشن کر دے گا جس طرح سے سورج اپنی روشنی کے ساتھ دنیا والوں کے گھروں کو روشن کر دیتا ہے، آپ نے فرمایا کہ پھر جنت والے (دوسرے جنتیوں سے) کہیں گے ہمارے ساتھ ان حضرات کے پاس چلو جو آپس میں صرف اللہ کیلئے محبت کرتے تھے۔ آپ

۱۷ ابو نعیم (فی الحلیہ) (البدور السافرہ) (۱۷۹۹)،

۱۸ تذکرۃ القرطبی ۲ / ۴۶۳، زہد ابن المبارک ص ۵۲۲، حلیۃ الاولیاء ۵ / ۳۸۰۔

ﷺ نے فرمایا چنانچہ یہ جنتی (اپنی اپنی جنتوں سے) نکلیں گے اور ان کے چہروں کو چودھویں رات کے چاند کی طرح (روشن) دیکھیں گے، ان پر سبز لباس ہوں گے، ان کے چہروں پر لکھا ہوگا یہ ہیں خالص اللہ کیلئے آپس میں محبت کرنے والے۔ ۱۔

بالا خانوں میں رہنے والے خاص حضرات

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اهل الجنة لیتراؤن اهل الغرف فوقهم كما تتراءون الكواكب الغابرة من الافق من المشرق او المغرب لتفاضل ما بينهم . قالوا يا رسول الله تلك منازل الانبياء لا يبلغها غيرهم ؟ قال رسول الله ﷺ بلى والذي نفسي بيده رجال آمنوا بالله وصدقوا المرسلين۔ ۲۔

(ترجمہ) جنتی بالا خانہ والوں کو اپنے اوپر سے ایسے دیکھیں گے جیسے تم مشرق یا مغرب کے افق میں دور دراز ہلکی ہلکی روشنی کرنے والے ستاروں کو دیکھتے ہو، یہ فرق ان کے درمیان اعمال صالحہ کی وجہ سے ہوگا صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ انبیاء کرام کی منازل ہوں گی کہ ان تک کوئی اور نہیں پہنچ سکے گا؟ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیوں نہیں پہنچ سکے گا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے (ان میں) وہ لوگ جائیں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔

۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ (۱۵۹۴۸)

۲۔ بخاری ۳/ ۱۳۵، مسلم کتاب الجنۃ (۱۱)، طبرانی ۶/ ۱۷۳، ۲۲۸، جمع الجوامع (۶۳۰۵)،

۶۳۰۶)، اتحاف السادة (۱۰/ ۵۲۸، ۵۲۹، تفسیر ابن کثیر ۳/ ۱۱۶، ۷/ ۸۲، ۸/ ۴۸، قرطبی

۱۳/ ۳۵۹، ۱۹/ ۲۶۳، زہد ابن المبارک ۲/ ۱۲۶، کنز العمال ۳۹۳۲۲، ۳۹۳۲۳، ۳۹۳۹۸،

ترغیب ۳/ ۵۱۰، بدور سافرہ (۱۷۸۰)،

خیمے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں حور مقصورات فی الخيام (سورة الرحمن: ۷۲)
(ترجمہ) حوریں ہیں رکی رہنے والیاں خیموں میں۔

ساٹھ میل کا خول دار خیمہ

(حدیث) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان للمؤمن فی الجنة لخيمة من لؤلؤة واحدة مجوفة طولها ستون ميلا،
فيها اهلون يطوف عليهم المؤمن فلا يرى بعضهم بعضا۔^۱

(ترجمہ) جنت میں مؤمن کیلئے ایک ہی موتی کا ایک خول دار خیمہ ہوگا جس کی لمبائی ساٹھ میل تک ہوگی اس میں مؤمن کی بیویاں ہوں گی، مؤمن ان سب کے پاس جا کر صحبت کرے گا وہ بیویاں ایک دوسری کو (اس حالت میں) نہیں دیکھ سکیں گی۔

(فائدہ) یہ خیمے نہ تو بالا خانے ہوں گے اور نہ محلات بلکہ یہ باغات میں اور نہروں کے کنارے پر قائم کئے گئے ہوں گے۔^۲

خیمے کیوں لگائے گئے

حضرت ابو سلیمان (دارائی) فرماتے ہیں حور عین از سر نو پیدا کی جاتی ہے جب اس کی تخلیق مکمل ہو جاتی ہے تو فرشتے ان پر خیمے نصب کر دیتے ہیں۔^۳

^۱ بخاری بدء الخلق ب ۸، مسلم ۲۸۳۸، ۳۳ فی الجنة، حادی الارواح ۷۵، ۲، ترغیب (۱۱۶/۳)، مشکوٰۃ (۵۶۱۶)، کنز العمال (۳۹۲۷۵)، (۳۹۲۹۷)، شرح السنہ (۱۳/۷)، تفسیر ابن کثیر (۱۱۶/۳)، (۳۸۳/۷)۔

^۲ حادی الارواح ۷۵، ۲۔

^۳ صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (۳۱۱)۔

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ خیمے اس وقت نصب کرتے ہیں جب وہ جوان ہوتی ہے کیونکہ نو جوان لڑکی کی عادت یہ ہے کہ وہ پردہ کے ساتھ علیحدگی کو پسند کرتی ہے یہاں تک کہ اس کو اس کا خاوند لے جائے اسی طرح سے اللہ تعالیٰ سبحانہ نے بھی حوروں کو پیدا کیا اور ان کو خیموں کے پردوں میں پابند کر دیا یہاں تک کہ ان کو اپنے اولیاء (دوستوں) کے ساتھ جنت میں ملا دے۔ ۱۷

پسندیدہ بیویوں کے خیمے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ مسلمان کی ایک بہت پسندیدہ بیوی ہوگی، اور ہر پسندیدہ بیوی کیلئے ایک خیمہ ہوگا اور ہر خیمہ کے چار دروازے ہوں گے، ہر دروازے سے روزانہ ایک ہدیہ، تحفہ اور کرامت اس بیوی کے پاس پہنچے گا جو اس سے پہلے حاصل نہ ہوا ہوگا، یہ بیویاں نہ تو (خاوندوں کے سامنے) اکڑ فوں دکھانے والی ہوں گی نہ اونچا بولنے والی ہوں گی، (نہ ان کے مونہوں سے) بدبو آئے گی، نہ نافرمان ہوں گی یہ حور عین ہوں گی چھپائے ہوئے لعل کی طرح۔ ۱۸

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ خیمہ خول دار ہوگا آٹھ کلو میٹر میں، اس کے (دروازوں کے) چار ہزار سونے کے پٹ (کوڑے) ہوں گے۔ ۱۹

حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ خیمہ ایک ہی گوبر کا ہوگا جس کے ستر دروازے ہوں

۱۷- حادی الارواح ص ۲۷۶،

۱۸- صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (۳۱۳)، الدر المنثور ۶/ ۱۵۰ حوالہ ابن ابی شیبہ وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردویہ، البدور السافرة (۲۰۲۰)، زوائد الزہد ابن المبارک (۲۳۸) وفیہ لکل مؤمن، حادی الارواح ص ۲۷۶، ترغیب وترہیب ۴/ ۵۱۵، مسلم (۲۵ فی الجنة) مسند احمد (۴/ ۴۰۰، ۴۱۱،

(۳۱۹)

۱۹- ابن ابی شیبہ (۱۵۹۰۵)، زیادات الزہد ابن المبارک (۲۳۹)، درمنثور ۶/ ۱۵۱، تفسیر طبری ۸۴/ ۲۷، حادی الارواح ص ۲۷۷، البدور السافرة (۱۹۸۲)، صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (۳۲۱)، البعث والنشور (۳۳۳، ۳۹۳)، ترغیب وترہیب ۴/ ۵۱۶، عبدالرزاق (۲۰۸۸۲)،

گے جو ایک ہی گوہر سے بنائے گئے ہوں گے۔ ۱۔

خیمہ کی بلندی

(حدیث) حضرت عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰ اشعرئی) سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

الخيمة درة مجوفة طولها في السماء ستون ميلا في كل زاوية منها اهل لا يراهم الآخرون (يطوف عليهم المؤمن) فلا يرى بعضهم بعضا۔ ۲۔
(ترجمہ) خیمہ خول دار موتی لعل کا ہے اس کی لمبائی اوپر کی طرف ساٹھ میل ہے اس کے ہر زاویہ میں اہل خانہ (بیویاں، غلام اور لڑکے) ہیں جن کو دوسرے (زاویہ والے) نہیں دیکھتے، ان کے پاس جنتی جایا کرے گا دوسری بیویاں وغیرہ (اس حالت میں) ان کو نہیں دیکھ سکیں گی۔

خیمے کیسے ہوں گے

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے سنا ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں حور مقصورات فی الخيام (حوریں ہوں گی خیموں میں

۱۔ زوائد زبد ابن المبارک (۲۵۰) تفسیر طبری ۷/۲، ۸۳، درمنثور ۶/۱۵۱ بحوالہ عبد الرزاق و عبد اللہ بن احمد فی زوائد الزبد و ابن المنذر، حادی الارواح ص ۶۷، ۲، ابن ابی الدنیا فی صفۃ الجنة (۳۲۰)، بدور السافره (۱۹۸۵)،

۲۔ بدور السافره (۱۹۹۳)، ابن ابی الدنیا (۳۱۷)، صحیح البخاری (۴۸۷۹) باب حور مقصورات فی الخيام، مسلم: الجنة (۹)، ترمذی (۶۷۳)، دارمی (۲۸۳۳)، مسند احمد ۳/۴۰۰، ۴۱۱، ۴۱۹، کتاب العظيمة (۶۰۸)، ترغیب و ترہیب ۴/۵۱۵، تذکرة القرطبی ص ۷۶، ابن حبان (الاحسان: ۱۰/۲۳۳)، صفۃ الجنة ابو نعیم ۳/۲۳۸، عبد بن حمید فی المنتخب (۵۲۳)، ابن ابی شیبہ ۱۳/۱۰۶، البعث المنشور (۳۳۲)، انتخاب الساده (۵۳۸/۱۰)، تعلیق التعلیق ۳/۵۰۵-۵۰۶، تحفۃ الاشراف ۶/۳۶۸ بحوالہ نسائی فی الکبری۔

شری ہوئیں) یہ خیمے کیا ہیں؟ تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا
والذی نفسی بیدہ ان الخیمۃ من خیام الجنة لمن لؤلؤة واحدة مجوفة اربع
فراسخ فی اربع فراسخ مکملۃ بالیاقوت والزبرجد لها سبعون بابا من ذهب۔ ۱۷
(ترجمہ) مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے جنت کے خیموں
میں سے ایک خیمہ ایک ہی گوہر کا ہو گا اندر سے خولدار بتیس کلو میٹر لمبا بتیس کلو میٹر
چوڑا (یعنی لمبائی اور چوڑائی برابر ہوگی) یا قوت اور زبرجد کا (اس خیمہ کو) تاج پہنایا گیا ہو
گا اس کے سونے کے ستر دروازے ہوں گے۔

خیموں کی نعمتیں اور عیش

عبد الملک (ابن حبیب القرطبی) فرماتے ہیں مجھے بعض لوگوں نے بیان کیا کہ جنت کے
خیموں میں سے ہر خیمہ میں جو خولدار گوہر سے بنایا گیا ہو گا اس کا طول بتیس کلو میٹر
کی چوڑائی میں ہو گا اور اتنا ہی اونچا ہو گا جس پر گوہر اور یا قوت کا کام کیا گیا ہو گا۔ ہر تخت
پر بہت سے رنگین بستر ترتیب دئے گئے ہوں گے جو ایک دوسرے کے اوپر سجائے
ہوئے ہوں گے اور ہر تخت کے سامنے ایک کپڑا ہو گا جس نے خیمہ کو پردہ میں کیا ہو گا
یہ گوہر یا قوت اور زبرجد سے سونے اور چاندی کی تاروں میں بنا گیا ہو گا ہر تخت پر
حور عین میں سے ایک بیوی جلوہ افروز ہوگی جس کا نور سورج کے نور کو ماند کر رہا ہو گا
ہر بیوی کے ساتھ ستر لونڈیاں اور ستر غلام بھی ہوں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد
فرماتے ہیں (ویطوف علیہم غلمان لهم کانہم لؤلؤ مکنون) (اور ان کے پاس
ایسے لڑکے آئیں جائیں گے جو خالص ان ہی کیلئے ہوں گے گویا وہ حفاقت سے رکھے
ہوئے موتی ہیں) اور ہر تخت کے سامنے گوہر کی ایک کرسی ہوگی جس پر سے ولی اللہ
چڑھ کر تخت پر بیٹھے گا اور اپنے خیمہ کی بنیاد تک ایک سفید راستہ اور ایک سرخ راستہ اور
ایک سبز راستہ دیکھے گا ان کا نور اتنا تیز ہو گا کہ آنکھوں کا دشمنی کو ماند کر سکتا ہے۔ پھر یہ
اپنی بیوی سے معاف کرے گا اور اس سے ستر ستر بیویوں کے برابر لطف اندوز ہو گا
اس کی خواہش جماع اور اس کی شدت طلب ہم نہ ہوگی یہ اس زوجہ سے دوسری کی

طرف جائے گا یہاں تک کہ جب تک اس کا نفس خواہش کرتا رہے گا اور آنکھیں لذت اٹھاتی رہیں گی ہمیشہ ہمیشہ کیلئے۔ ۱۷

قبہ

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان ادنی اهل الجنة منزلة من ينصب له قبة من لؤلؤ وياقوت و زبرجد
کما بین الجابیة و صنعاء۔ ۱۸

(ترجمہ) ادنیٰ درجہ کے جنتی کا مرتبہ یہ ہوگا کہ اس کیلئے ایک قبہ لؤلؤ اور یاقوت اور زبرجد کا تیار کیا جائے گا (جو طول میں) جابیہ سے صنعاء جتنا ہوگا۔
(فائدہ) جابیہ ملک شام میں مشہور شہر دمشق کے قریب ایک شہر ہے اور صنعاء ملک یمن کا دار الخلافہ ہے۔

۱۷ وصف الفردوس (۴۰) ص ۱۶۔

۱۸ وصف الفردوس (۳۷) ص ۱۶۔ صفة الجنة لمن انى الدنيا (۲۰۶)، زوائد زبدات المبارک

(۱۵۳۰)، مجمع الزوائد (۴۰۱/۱۰) حوالہ طبرانی اوسط و قال رجاله ثقات، البدور السافرة (۲۱۱)،

اتحاف السادة (۵۴۱/۱۰)، درمثور (۲۲/۶)، ترغیب وترہیب (۵۰۸/۴)

پنچھونے اور بستر

ریشم کے بستر

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

مَتَكْنِينَ عَلَى فُرُشٍ بَطَآنِنُهَا مِنْ اسْتَبْرَقٍ (سورة الرحمن : ۵۴)

(ترجمہ) (اور) وہ لوگ (جنت میں) تکیہ لگائے ایسے فرشوں ((پنچھونوں اور بستروں) پر بیٹھے ہوں گے جن کے استر موٹے ریشم کے ہوں گے (اور قاعدہ ہے کہ اوپر کا کپڑا بہ نسبت استر کے زیادہ نفیس ہوتا ہے پس جب استر استبرق (موٹے ریشم) کا ہوگا تو اوپر کا کیسا کچھ ہوگا)

(فائدہ) آیت سے معلوم ہوا کہ جنت کے پنچھونے کی شکل یہ ہوگی کہ اس کا نچلا حصہ موٹے ریشم کا ہوگا اور اوپر کا حصہ اس سے زیادہ نفیس اور زینت میں زیادہ بڑھ کر ہو گا۔ ۱۔

پنچھونوں کی بلندی اور درمیان کے فاصلے

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے آیت "و فرش مرفوعة" (اور بلند و بالا پنچھونے ہوں گے) کی تفسیر میں ارشاد فرمایا

ارتفاعها كما بين السماء والارض ومسيرة ما بينهما خمس مائة عام۔ ۲۔

۱۔ حادی الارواح ص ۲۶۹، حاکم ۲/ ۴۷۵، تفسیر ابن جریر (۸۶/ ۲۷) عن ابن مسعود (صفة الجنة ابن ابی الدنیا (۱۵۵) ترغیب و ترہیب ۳/ ۵۳۱

۲۔ ترمذی (۳۵۴۰) فی صفة الجنة ب ۸، مسند احمد ۳/ ۷۵، صفة الجنة ابن ابی الدنیا (۱۵۴) البعث والنشور (۳۴۲) ترغیب و ترہیب ۳/ ۵۳۰، صفة الجنة ابو نعیم (۳۵۷) کتاب العظمة ابو الشیخ (۲۷۴) (۵۹۵) در منثور ۶/ ۱۵۷، نساء ابن جریر وابن ابی حاتم والروایانی وابن مردودیه وغیرہ

۔ حادی الارواح ص ۲۶۹، موارد الظمآن (۲۶۲۸)، تفسیر ابن جریر وابن ابی حاتم والروایانی وابن مردودیه وغیرہ۔ حادی الارواح ص ۲۶۹، موارد الظمآن (۲۶۲۸)، تفسیر ابن جریر (۱۰۶/ ۲۷) صفة الجنة ابن کثیر ص ۱۰۰، تذکرة القرطبی ۲/ ۴۶۷، صحیح ابن حبان (۷۳۶۲)

(ترجمہ) ان پٹھونوں کی بلندی آسمان و زمین کے درمیانی فاصلہ جتنی ہوگی اور ان میں کے دو پٹھونوں کے درمیان کا فاصلہ پانچ سو سال کے برابر ہوگا۔

حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں رشد بن سعد راوی ہے جو مناکیر کی روایت کرتا ہے اگر یہ روایت معتبر ہو تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ جنتیوں کے درجات اتنے بلند ہوں گے اور پٹھونے ان کے اوپر ہوں گے اور اگر یہ روایت معتبر نہ ہو تو حضرت ابو سعید خدری سے منقول یہ دوسری روایت زیادہ محفوظ ہوگی جس میں صرف یہ بیان کیا گیا ہے کہ ہر دو پٹھونوں کے درمیان آسمان و زمین کے فاصلہ کے برابر فاصلے ہوں گے۔ ۱۔
یا یہ کہ یہ پٹھونے جنت کے درجات میں ہوں گے اور ہر درجہ کے درمیان آسمان و زمین کے برابر کا فاصلہ ہے۔ ۲۔ میرے ناقص خیال میں مذکورہ حدیث کا یہ آخری مطلب زیادہ صحیح ہے (امداد اللہ)

پٹھونے کا اوپر کا حصہ نور جامد کا ہوگا

حضرت سعیدؒ فرماتے ہیں کہ ان کا ظاہری (اوپر والا) حصہ نور جامد کا ہوگا۔ ۳۔

موٹے اور باریک ریشم کے درمیان فاصلہ کی مقدار

فرش مرفوعہ کی تفسیر میں حضرت ابو امامہؒ فرماتے ہیں کہ اگر اس پٹھونے کے اوپر والا حصہ گرایا جائے تو اس کے نچلے حصہ تک چالیس سال تک نہ پہنچے۔ ۴۔

۱۔ حادی الارواح ص ۲۶۹۔ ۲۷۰ منہ احمد ۳ / ۷۵ ترمذی (۳۲۱۳) فی تفسیر القرآن سورة الواقعة

در منثور ۶ / ۱۵۷ صفۃ الجنة المن الی الدنیا والمن الی حاتم والروایاتی والمن مردویہ وابو الشیخ فی العظمتہ۔

۲۔ صفۃ الجنة المن کثیر ص ۱۰۰ البدور السافره (۱۹۷۱) حوالہ ترمذی شریف (۲۵۴۰)

۳۔ صفۃ الجنة المن الی الدنیا (۱۵۶) حلیہ ابو نعیم ۳ / ۲۸۶ صفۃ الجنة ابو نعیم (۳۵۹) البدور سافره

(۱۹۷۵)

۴۔ صفۃ الجنة المن الی الدنیا (۱۵۸) المن الی شیبہ (۱۵۹۲۹) ۱۳ / ۱۳۰ در منثور ۶ / ۱۵۷ حوالہ جناد

وغیرہ حادی الارواح ص ۲۷۰ البدور سافره (۱۹۷۲) ترغیب وترہیب (۵۳۱ / ۴) حوالہ طبرانی

مرفوعا۔

پنچھونے کتنے موٹے ہوں گے

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ پنچھونوں کی اونچائی چالیس سال کے سفر کے برابر ہے۔ ۱۰

فضائل شکر

اشہار

سائز 23x36x16 صفحات 192 مجلد، ہدیہ

ترجمہ ”الشکر لله عزوجل للامام ابن ابی الدنیا“ مع اضافات کثیرہ از مترجم، اللہ کی نعمتوں کا بیان، انبیاء کرامؑ کے کلمات شکر، صحابہ و تابعین اور اکابرین امت کے حالات و واقعات شکر، شکر کے عجیب مضامین و تفصیلات، ہر ہر سطر دلوں کو معطر کرنے اور راحت پہنچانے والی، اکابر کے کلمات سے لبریز۔

۱۰ نمایہ ابن کثیر ۲/ ۴۴۵ حادی الارواح ص ۷۰ ۲۵۰ طبرانی مصنفہ الجنتہ ابو نعیم (۳۵۸)

تختِ شاہانہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

متکین علی سرر مصفوفة وزوجناهم بحور عین (سورة طور : ۲۰) ثلثة من الاولین وقلیل من الآخرین علی سرر موضونة متکین علیہا متقابلین (سورة واقعه : ۱۳ تا ۱۶) فیہا سرر مرفوعة (سورة الغاشیہ : ۱۳)

(ترجمہ) (جنت میں بیٹھتے ہوں گے) تکیہ لگائے ہوئے تختوں پر جو برابر پکھائے ہوئے ہیں اور ہم ان کا گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والیوں سے (یعنی حوروں سے) بیاہ کر دیں گے۔۔۔۔۔ (ان) (مقربین) کا ایک بڑا گروہ تو اگلے لوگوں میں سے ہو گا اور تھوڑے پچھلے لوگوں میں سے ہوں گے (اگلوں سے مراد متقدمین ہیں حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضور ﷺ سے قبل تک اور پچھلوں سے مراد حضور ﷺ کے وقت سے لیکر قیامت تک) (کذا فی الدر المنثور عن جابر مرفوعاً) اور متقدمین میں کثرت سابقین اور متاخرین میں قلت سابقین کی وجہ یہ ہے کہ خواص ہر زمانہ میں کم ہوتے ہیں اور متقدمین کا زمانہ بہ نسبت زمانہ امت محمدیہ کے کہ قرب قیامت میں پیدا ہوئے زیادہ طویل ہے پس جس قدر خواص اس طویل زمانہ میں ہوئے ہیں جن میں لاکھ یا دو لاکھ یا کم و بیش انبیاء بھی ہیں بتقاضاء عادت زمانہ قلیل میں ان سے کم ہی ہوں گے) وہ (مقرب لوگ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔۔۔۔۔ اس (جنت) میں اونچے اونچے تخت ہیں۔ ۱۔

لمبائی اور خوبصورتی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ تخت سونے کے ہوں گے جن کے تاج زبرجد جوہر اور یاقوت کے ہوں گے اور ایک تخت مکہ اور ایلہ جتنا طویل ہو گا۔ ۲۔

۱۔ تفسیر بیان القرآن تھانویؒ

۲۔ حادی الارواح ص ۸۷۲

اونچائی

حضرت کلبی کہتے ہیں کہ تخت کی اونچائی اوپر کی طرف سو سال کے سفر کے برابر ہوگی، جب آدمی اس پر بیٹھنے کا ارادہ کرے گا تو وہ (فورا) اس کیلئے جھک جائے گا حتیٰ کہ وہ اس پر بیٹھ جائے گا پھر جب وہ اس پر بیٹھ جائے گا تو وہ پھر اپنی جگہ تک بلند ہو جائے گا۔ ۱۔

یہ تخت کن چیزوں سے بنائے گئے ہیں

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کا دوست جنت میں تخت پر تشریف فرما ہوگا جس کی بلندی پانچ سو سال کی ہوگی، اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (و فرش مرفوعة) اور تخت ہوں گے بلند۔ فرمایا کہ یہ تخت سرخ یا قوت کا ہوگا جس کے سبز زمرّد کے دو پر ہوں گے پھر اس تخت پر ستر پھونے ہوں گے جن کا استر نور کا ہوگا اور اوپر کا حصہ باریک ریشم کا ہوگا اور اندر کا موٹے ریشم کا ہوگا، اگر اس تخت کے اوپر کے حصہ کو گر لیا جائے تو اپنے نچلے حصہ تک چالیس سال کی مدت میں پہنچے۔ ۲۔

۱۔ حادی الارواح ص ۸۷۲۔

۲۔ برستان الواعظین و ریاض السامعین ص ۱۹۳، ۱۹۴۔

تختوں کی زیب و زینت (مسہریاں)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

متكئين فيها على الارائك (سورة الدھر : ۱۳) (وہ جنت میں مسہریوں پر ٹیک لگائے ہوں گے) حضرت ابن عباسؓ ارائك کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اریكہ (مسہری) اس وقت تک نہیں بنتی جب تک کہ پلنگ پر پردہ نہ پڑا ہوا ہو جب پلنگ اور اوپر کا پردہ دونوں جمع ہوں تو اریكہ کہلاتا ہے۔ ۱۔

چالیس سال تک تکیہ کی ٹیک

(حدیث) حضرت یثیم بن مالک طائیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان الرجل ليتكنى المتكأ مقدار اربعين سنة ما يحول عنه ولا يمله ياتيه ما اشتتهت نفسه ولذت عينه۔ ۲۔

(ترجمہ) آدمی چالیس سال کی مقدار تک تکیہ کی ٹیک لگائے گا نہ وہاں سے ہٹے گا اور نہ طبیعت اکتائے گی۔ اس کے پاس جو اس کا جی چاہے گا اور آنکھوں کو لذت ہو گی پیش ہوتا رہے گا۔

ستر سال تک تکیہ کی ٹیک

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان الرجل ليتكنى في الجنة سبعين سنة قبل ان تتحول۔ الحديث۔ ۳۔

۱۔ بدور السافرہ (۱۹۷۶) بحوالہ شہنشاہی (البعث ۳۳۴) 'حادی الارواح' ص ۸۷۸، درمنثور (۴/۲۲۲)

۲۔ تفسیر ابن کثیر ۷/۴۰۷، ج ۱۰ فی ریاض الجنات ص ۸۳، درمنثور (۴/۲۲۲)

ترغیب و ترہیب ۴/۵۲۹، مسند احمد ۳/۷۵، مجمع الزوائد (۱۰/۴۱۹)، کنز العمال (۳۹۳۵۶)

درمنثور ۶/۱۰۸، اتحاف السادہ (۱۰/۵۴۳)

(ترجمہ) آدمی جنت میں پہلو بد لے بغیر ستر سال تک ٹیک لگا سکے گا (اور اس سے زائد بھی اور کم بھی)

حضرت سلیمان بن مغیرہؓ، حضرت ثابتؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جنتی آدمی جنت میں ستر سال تک ٹیک لگائے بیٹھے گا، اس کے پاس اس کی بیویاں اور خدمت گزار ہوں گے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ اس کو شان و شوکت اور نعمتیں عطاء فرمائیں گے وہ بھی ہوں گی۔ پھر وہ نظر اٹھا کر جو دیکھے گا تو اس کو اس کی کچھ اور بیویاں نظر آئیں گی جن کو اس نے اس سے پہلے نہیں دیکھا ہو گا وہ کہیں گی اب وہ وقت آگیا ہے کہ آپ اپنی طرف سے ہمارا نصیب عطاء فرمائیں۔ ۱۷

مسیریاں کس چیز سے بنی ہوں گی

ارشاد باری تعالیٰ (علی الاراکک ينظرون) کی تفسیر میں حضرت مجاہدؓ فرماتے ہیں کہ یہ مسیریاں لو لو اور یا قوت سے بنی ہوں گی۔ ۱۸

نیک عورت نے جنت کا تخت دنیا میں دیکھا

حضرت ابو حامد حلاسؒ فرماتے ہیں کہ میری والدہ بڑی نیک تھیں۔ ایک دن ہم بہت محتاجی کی حالت میں تھے مجھ سے کہا اے بیٹے ہم کب تک اس تکلیف میں رہیں گے؟ جب سحر کا وقت ہوا تو میں نے دعا کی کہ اے اللہ اگر ہمارے واسطے آخرت میں کچھ ہے تو اس میں سے ہمیں دنیا میں کچھ عطا فرما دے۔ اس وقت گھر کے ایک گوشہ میں مجھے ایک نور دکھائی دیا۔ میں اس کے پاس گیا تو دیکھا کہ ایک تخت کے سونے کے پائے ہیں اور وہ جواہر سے مرصع کئے گئے ہیں۔ میں نے والدہ سے کہا کہ یہ لو اور کچھ جواہر بیچنے کے ارادہ سے بازار میں گیا اور جی میں کہتا تھا کہ ان میں سے کچھ جواہر جوہریوں کے ہاتھ فروخت کروں لیکن اس کا کیا طریقہ ہو گا۔ جب میں مسجد سے لوٹ کر آیا تو مجھ سے میری ماں نے کہا اے بیٹے تو مجھے معاف کر دے کیونکہ جب تو گھر سے نکلا تو میں سو

۱۷ جولات فی ریاض الجنات ص ۸۳ حوالہ تفسیر ابن کثیر ۴/ ۲۴۱

۱۸ البعث والنور (۳۴۱) تفسیر ابن جریر طبری ۲۹/ ۶۶۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوئی وہاں میں نے ایک محل دیکھا جس کے دروازہ پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا اور یہ بھی لکھا تھا کہ یہ مکان ابو احمد حلاس کا ہے۔ میں نے کہا میرے بیٹے کا؟ تو ایک شخص نے کہا ہاں۔ میں اس مکان میں جا کر اسکے کمروں میں گشت کرتی رہی میں نے ایک کمرے میں بہت سے تخت بچھے ہوئے دیکھے۔ ان کے درمیان میں ایک تخت ٹوٹا ہوا تھا۔ میں نے کہا ان تختوں کے پیچ میں یہ ٹوٹا ہوا تخت کس قدر بے موقع ہے۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ اس کے پائے تم نے لے لئے ہیں۔ میں نے کہا اسے اپنی جگہ پہنچا دو۔ جب میں جاگی تو وہ غائب ہو گئے تھے۔ اللہ کا شکر ہے۔ اے

گدے اور قالین

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

متكئين على رفرف خضر و عبقرى حسان . فبأى آلاء ربكما تكذبان .

تبارك اسم ربك ذو الجلال والاكرام (سورة الرحمن: ۷۶ تا ۷۸)

(ترجمہ) وہ (جنتی حضرات) سبز مشجر اور عجیب خوبصورت کپڑوں (کے فرشوں) پر تکیہ

لگائے بیٹھے ہوں گے تو اے جن انس (باوجود اس کثرت و عظمت نعمت کے) تم اپنے

رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ بڑا بابرکت نام ہے آپ کے رب کا جو

عظمت والا اور احسان والا ہے۔ ا۔

اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتے ہیں

فيها سرور مرفوعة و اكواب موضوعة و نمارق مصفوفة و زرابى مبثوثة

(سورة الغاشية: ۱۳ تا ۱۶)

(ترجمہ) اس (بہشت) میں اونچے اونچے اونچے تخت (پتھر) ہیں اور رکھے ہوئے آنخوڑے

(موجود) ہیں، (یعنی یہ سامان جنتی کے سامنے ہی موجود ہو گا تا کہ جب پینے کو جی چاہے

دیر نہ لگے، اور برابر لگے ہوئے گدے (تکیے) ہیں اور سب طرف قالین (ہی قالین)

پھیلے پڑے ہیں (کہ جہاں چاہیں آرام کر لیں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا بھی نہ

پڑے) ا۔

(ترجمہ) جو شخص دس مرتبہ (سورہ اخلاص) قل هو الله احد پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک محل بنادیں گے اور جو اس کو بیس مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں دو محل بنادیں گے اور جو شخص اس کو تیس مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں تین محل بنادیں گے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر تو ہمارے محلات بہت ہو جائیں گے؟ تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ وسیع (رحمت اور عطاء والے) ہیں۔

(فائدہ) جو حضرات ان اعمال صالحہ کی تفصیل چاہتے ہیں جن سے جنت کے محلات تیار ہوتے ہیں وہ ہماری کتاب "رحمت کے خزانے" ملاحظہ فرمائیں۔

مسجد بنانا

(حدیث) حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من بنى لله مسجدا يبتغى وجه الله بنى الله له بيتا فى الجنة۔ ۱
(ترجمہ) جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے مسجد تعمیر کی اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں محل بنائیں گے۔

چاشت کی نماز

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
من صلى الصبحى اثنتى عشرة ركعة بنى الله له قصرا فى الجنة من ذهب۔ ۲
(ترجمہ) جس شخص نے نماز چاشت کی بارہ رکعات پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں سونے کا ایک محل بنائیں گے۔

۱۔ بخاری (مع فتح الباری ۱/ ۵۵۳) مسلم کتاب المساجد (۲۴) البدور السافره (۱۸۰۲) بیہقی (۲/ ۶۳۳ ۷/ ۱۶۷)

۲۔ ترمذی (۲۷۳) ابن ماجہ (۱۳۸۰) شرح السنہ ۳/ ۱۴۰ البدور السافره (۱۸۰۳) تلخیص الحیر (۲/ ۲۰) تنزیہ الشریعہ (۲/ ۱۸۲) علل الحدیث (۱/ ۲۷۱)

نماز چاشت اور ظہر کی چار سنتیں

(حدیث) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من صلی الضحیٰ و قبل الاولیٰ ای صلوٰۃ الظهر اربعاً بنی اللہ له بیتا فی الجنة۔ ۱۔

(ترجمہ) جس شخص نے نماز چاشت اور ظہر سے پہلے کی چار سنتیں ادا کیں اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک محل بنائیں گے۔

فرض نمازوں کی مؤکدہ سنتیں

(حدیث) حضرت ام حبیبہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے

من صلی اثنتی عشرة رکعة فی یوم وليلة بنی له بهن بیتا فی الجنة۔ ۲۔
(ترجمہ) جس شخص نے ہر دن رات میں بارہ رکعات (سُنن مؤکدہ) ادا کیں اس کیلئے ان رکعات کے ثواب میں جنت میں ایک محل تعمیر کیا جائے گا۔

(فائدہ) امام نسائی امام حاکم امام ابن خزیمہ اور امام شہبہؒ نے اس حدیث کے آخر میں ان بارہ رکعات کی تفصیل میں چار رکعات نماز ظہر سے پہلے اور دو اس کے بعد اور دو رکعات نماز عصر سے پہلے اور دو رکعات نماز مغرب کے بعد اور دو رکعات نماز فجر سے پہلے کو ذکر فرمایا ہے۔ ۳۔

(نوٹ) ان بارہ رکعات میں عصر سے پہلے کی دو رکعات سنت غیر مؤکدہ ہیں باقی سنت مؤکدہ ہیں جن کے ادا کرنے کی احادیث مبارکہ میں تاکید وارد ہے۔ (امداد اللہ)

۱۔ البدور السافره (۱۸۰۵) بحوالہ طبرانی کبیر۔

۲۔ مسلم (صلوٰۃ المسافرین ۱۰۱) احمد ۶ / ۳۲۷ البدور السافره (۱۸۰۶) علل الحدیث (۳۷۲)

۳۔ نسائی (۳ / ۲۶۲) حاکم (۱ / ۳۱۱) صحیح ابن خزیمہ (۱۱۸۸) شہبہؒ (۲ / ۲۷۲، ۳۷۳)

البدور السافره (۱۸۰۷) مسند احمد (۴ / ۴۱۳) مثلاً

بدھ، جمعرات، جمعہ کا روزہ رکھنا

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
من صام الاربعاء والخميس والجمعة بنى الله تعالى له بيتا في الجنة۔ ۱۔
(ترجمہ) جس شخص نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں
محل بناتے ہیں۔

نماز اوابین کی پندرہ رکعات کا ثواب

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
من صلى بين المغرب والعشاء عشريں ركعة بنى الله له بيتا في الجنة۔ ۲۔
(ترجمہ) جس نے مغرب اور عشاء کے درمیان پندرہ رکعات ادا کیں اللہ تعالیٰ اس کیلئے
جنت میں گھر بناتے ہیں۔

صلوٰۃ اوابین کی دس رکعات کا انعام

(حدیث) حضرت عبدالکریم بن حارثؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا
من ركع عشر ركعات بين المغرب والعشاء بنى الله له قصرا في الجنة .
فقال عمر بن الخطابؓ عنه اذ انكثر قصورنا؟ قال الله اكبر و افضل۔ ۳۔
(ترجمہ) جس شخص نے مغرب اور عشاء کے درمیان دس رکعات (صلوٰۃ اوابین)
ادا کیں اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک محل تعمیر کرتے ہیں، حضرت عمر بن خطابؓ
نے عرض کیا پھر تو ہم بہت سے محلات بنالیں گے؟ آپ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ اس سے

۱۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ () (وفی الاوسط عن انس و ابن عباس۔ البدور السافره (۱۸۰۹)۔

(۱۸۱۰) ترغیب و ترہیب (۲/ ۱۲۶) مجمع الزوائد (۳/ ۱۹۸) مطالب عالیہ (۷/ ۱۰۳)۔

۲۔ ابن ماجہ (۳۷۳) البدور السافره (۱۸۱۱)۔

۳۔ زہد ابن المبارک ص ۴۴۶ البدور السافره (۱۸۱۲) والحدیث معضل، قرطبی (۱۴/ ۱۰۱) کنز

العمال (۱۹۴۶) صحیح ابن حبان (۴۴۶) اتحاف السادة (۵/ ۱۷۹)۔

بہت بڑے اور افضل ہیں (تم جتنا زیادہ عمل کر کے محلات بنواؤ گے اللہ تعالیٰ کے خزانہ رحمت میں کوئی کمی نہیں آتی)

چوتھے کلمہ کو بازار میں داخلہ کے وقت پڑھنے کا ثواب

(حدیث) حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من دخل السوق فقال اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيى ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير وهو على كل شيء قدير ' كتب الله له الف الف حسنة ومحى عنه الف الف سيئة وبنى الله له بيتا في الجنة۔ ۱۔

(ترجمہ) جو شخص بازار میں داخل ہو اور (یہ کلمہ) پڑھا اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيى ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير وهو على كل شيء قدير۔

تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک لاکھ نیکی لکھتے ہیں اور ایک لاکھ گناہ مٹاتے ہیں اور جنت میں ایک محل بناتے ہیں۔

عصر کی چار سنتوں پر ایک محل کا انعام

(حدیث) ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

من حافظ على اربع ركعات قبل العصر بنى الله له بيتا في الجنة۔ ۲۔

۱۔ ترمذی (۳۴۲۵) ولن ماجہ (۲۲۳۵) وعمل اليوم والميلة لن سنی (۱۸۲) وشرح السنہ (۱۳۲/۵)

عن عمر بسند۔ و تاریخ کبیر بخاری (فی الکنی ۵۰) و دارمی ۲/۲۹۳ والحاکم ۱/۵۳۸ وحلیہ ابو نعیم ۲/۳۵۵

بسند۔ وعبد اللہ بن احمد فی زوائد زہد ص ۲۱۴ بسند۔ وحاکم ۲/۵۳۹ بسند۔ وعمل اليوم والميلة لن سنی (۱۸۳)

بسند من لن عباس، وشرح السنہ بغوی ۵/۱۳۳ عن لن عمر و بسند۔ البدور السافره (۱۸۱۳)

۲۔ البدور السافره (۱۸۱۴) مسند ابو یعلیٰ () مجمع الزوائد (۲/۲۲۲) ترغیب وترہیب (۱/۴۰۳)

(ترجمہ) جو شخص عصر سے پہلے کی چار (سنتیں) پابندی سے ادا کرتا رہا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک محل بنائیں گے۔

یا قوت احمر یا زبر جد اخضر کا ایک محل

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
من صام یوما من رمضان فی انصات وسکوت بنی اللہ له بیتا فی الجنة من
یا قوتہ حمراء او زبر جدہ خضر۔^۱

(ترجمہ) جس شخص نے رمضان کا کسی دن کا روزہ خاموشی اور سنجیدگی سے رکھا اللہ تعالیٰ اس کیلئے سرخ یا قوت سے یا زبر جد سے جنت میں ایک محل بنائیں گے۔

چار نیک کام

(حدیث) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے سوال فرمایا
ایکم اصبح صائما؟ قال ابو بکر انا؟ قال ایکم شیع جنازۃ؟ قال ابو بکر انا؟ قال
ایکم عاد مریضا؟ قال ابو بکر انا؟ قال ایکم اطعم مسکینا؟ قال ابو بکر انا؟
قال من کانت له هذه الاربع بنی اللہ له بیتا فی الجنة۔^۲

(ترجمہ) تم میں سے آج کسی نے روزہ رکھا ہے؟ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا میں نے
حضور ﷺ نے پوچھا تم میں سے کسی نے (کسی مسلمان کے) جنازہ کو رخصت کیا ہے؟
حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا میں نے۔ حضور ﷺ نے پوچھا تم میں سے کسی نے
مریض کی بیمار پرسی کی ہے؟ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا میں نے۔ حضور ﷺ نے
پوچھا تم میں سے کسی نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا میں
نے۔ (تو جناب رسول اللہ ﷺ) نے ارشاد فرمایا جس (مسلمان) میں یہ چار خصلتیں
پائی جائیں گی اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں (شاندار) محل بنائیں گے۔

^۱ البدور السافره (۱۸۱۵) طبرانی (مجمع الزوائد) (۳/ ۱۲۳)

^۲ البدور السافره (۱۸۱۶) بزار (مجمع الزوائد) (۳/ ۱۶۳)

سورۃ دخان کی تلاوت

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
من قرأ حم الدخان فی لیلة الجمعة ویوم الجمعة بنی اللہ لہ بیتا فی الجنة۔ ۱۔
(ترجمہ) جو شخص جمعہ اور شب جمعہ میں سورۃ دخان کی تلاوت کرے اللہ تعالیٰ اس کیلئے
جنت میں ایک محل بناتے ہیں۔

نیک اعمال کرتے رہنے سے جنت کی تعمیر ہوتی رہتی ہے

حکیم بن محمد اجمیؒ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جنت ذکر اللہ (یعنی ہر قسم کی
عبادت) کے ساتھ تعمیر ہوتی رہتی ہے۔ جب مسلمان ذکر کرنے سے رک جاتے ہیں
تو (جنت کو تیار کرنے والے فرشتے) جنت کی تعمیر کرنے سے رک جاتے ہیں جب ان
کو کہا جاتا ہے کہ تم کیوں رک گئے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تک خرچہ (یعنی عمل صالح)
پہنچے گا (تو ہم پھر تعمیر جنت شروع کر دیں گے) ۲۔

حضرت محمد بن نصر حارثیؒ فرماتے ہیں جو مسلمان بھی دنیا میں خالص اللہ کی عبادت میں
لگا رہے تو اس کیلئے کوئی فرشتہ اس کے درجات کی ترقی کے کام میں لگا رہتا ہے جب ہندہ
عمل سے رک جاتا ہے تو یہ فرشتہ بھی جنت کی تزئین و ترقی کرنے سے رک جاتے ہیں
جب ان کو کہا جاتا ہے کہ تم کیوں رک گئے ہو تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارا سانس (دنیا میں
موجود عمل کرنے والا) فضول کام میں مصروف ہو گیا ہے۔ ۳۔

جنت کے اعلیٰ ادنیٰ اور درمیانے درجہ میں تین محلات

(حدیث) حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو میں نے

۱۔ البدور السافره (۱۸۱۷) طبرانی کبیر (۳۱۶/۸) ترغیب و ترہیب اصہبانی ترغیب (۵۱۳/۱)

اتحاف السادہ (۳/۲۹۳، ۳۰۰، ۵۴/۱۵۴) کنز العمال (۲۶۳۳)

۲۔ آداب الشفوس طبرانی (البدور السافره / ۱۸۱۸)

۳۔ ابو نعیم ترغیب و ترہیب (البدور السافره / ۱۸۱۹)

ارشاد فرماتے ہوئے سنا

انازعيم لمن آمن بى واسلم وجاهد فى سبيل الله بنيت له فى ربض الجنة
وبيت فى وسط الجنة وبیت فى اعلى غرف الجنة۔ ۱۔

(ترجمہ) جو شخص مجھ پر ایمان لایا، مسلمان ہوا اور اللہ کے راستہ میں جہاد کیا میں اس
کیلئے جنت کے نچلے درجہ میں ایک محل کا ضامن ہوں اور جنت کے درمیانہ درجہ میں
محل کا ضامن ہوں اور ایک جنت کے بلند وبالابالاکانوں میں محل کا ضامن ہوں۔

نماز کی صف کا خلا پر کرنا

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
من سد فرجة فى الصف رفعه الله به فى الجنة درجة وبنى له فى الجنة بيتا۔ ۲۔
(ترجمہ) جس شخص نے نماز کی صف کا خلا پر کیا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں اس کی وجہ
سے ایک درجہ بلند کریں گے اور اس کیلئے جنت میں ایک محل بنائیں گے۔

گزارے کی روزی پر قناعت کرنے سے جنت الفردوس میں رہائش

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں جس شخص نے بہت ہی معمولی درجہ کی گزارے کی
روزی پر بہترین صبر کا مظاہرہ کیا جہاں وہ شخص چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت الفردوس
میں جگہ عطاء فرمائیں گے۔ ۳۔

۱۔ سنن سعید بن منصور (۲۳۰۳) سنن نسائی (۲۱/۶) حاکم (۲/۶۰، ۷۱) سنن الکبریٰ
(۷۲/۶) صحیح ابن حبان (۷/۶۷ / الاحسان) طبرانی کبیر (۳۱۱/۱۸) واسنادہ جید۔ البدور
السافرہ (۱۸۲۳) کنز العمال (۲۷۴) ترغیب وترہیب (۲۸۳/۲)

۲۔ البدور السافرہ (۱۸۲۳) بحوالہ طبرانی اوسط () عن عائشہؓ و (ترغیب وترہیب) اصہبہانی عن

ابی ہریرہؓ۔ المن ماجہ (۹۹۵) مسند احمد (۸۹/۶) ترغیب (۳۲۱/۱) کنز العمال (۲۰۶۲۸)

۳۔ البدور السافرہ (۱۸۲۵) بحوالہ طبرانی اوسط () و اصہبہانی و کتاب الثواب لابی الشیخ۔

جنت کے تینوں درجات میں محلات

(حدیث) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من ترك الكذب بنى الله تعالى له بيتا في ربض الجنة، ومن ترك المراء وهو محقق بنى الله تعالى له في وسطها، ومن حسن خلقه بنى الله له في اعلاها۔ ۱۷

(ترجمہ) جو شخص جھوٹ کو چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کے لئے سطح جنت میں ایک محل بنائیں گے اور جس نے جھگڑا کرنا چھوڑ دیا حالانکہ وہ حق پر تھا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کے درمیان میں ایک محل بنائیں گے اور جس کے اخلاق پاکیزہ ہوں گے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کے اعلیٰ مقام میں محل بنائیں گے۔

یا قوت احمر کا محل

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ليس عبد مؤمن في رمضان الا كتب الله تعالى له بكل سجدة الف خمسمائة حسنة و بنى له بيتا في الجنة من يا قوتة حمراء۔ ۱۸

(ترجمہ) جو شخص رمضان المبارک میں روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہر سجدہ کے بدلہ میں پندرہ سو نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس کیلئے جنت میں سرخ یا قوت کا ایک محل بنا دیتے ہیں۔

قبر کھودنے کا ثواب

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من حفر قبرا بنى الله له بيتا في الجنة۔ ۱۹

۱۔ البدور السافره (۱۸۲۶) حوالہ خزانة نطنی فی مکارم الاخلاق۔ اتحاف الساده (۷/ ۳۶۹/ ۹/ ۲۶)۔

۲۔ بدور سافره (۱۸۲۹) حوالہ شعب الایمان شہبائی۔

۳۔ ترغیب وترہیب (۳/ ۳۳۸) مجمع الزوائد (۳/ ۲۰) لآلی مصنوعہ (۲/ ۶) کنز العمال (۵۰/ ۳۳۵)۔

(ترجمہ) جس شخص نے ایک قبر کھودی اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک گھر بناتے ہیں (نوٹ) وہ حضرات جو ان نیک اعمال کو کافی تفصیل سے پڑھنا اور عمل کرنا چاہتے ہیں جن کے کرنے سے جنت کے محلات اور دیگر انعامات ملتے ہیں تو وہ ہماری کتاب "رحمت کے خزانے" ملاحظہ فرمائیں یہ کتاب حافظ ابن کثیر اور امام ذہبی کے استاد امام شرف الدین دمیاطی کی کتاب البحر الرافع فی ثواب العمل الصالح کا ترجمہ ہے جو اپنے موضوع میں حسین اور کامل کتاب ہے نہایت ہی قابل دید ہے۔ (امداد اللہ)

لذت مناجات

اشتہار

سائز 23x36x16 صفحات 504 مجلد ہدیہ

انبیاء کرامؑ، ملائکہ، صحابہ، اہل بیت، فقہاء و مجتہدین، تابعین، محدثین، مفسرین، اولیاء اللہ، بزرگ خواتین، عابدین، زاہدین، خلفاء، سلاطین، مجاہدین اور عوام مسلمین کی والہانہ الہامی دعاؤں اور تسبیحات کے جگر پارے، منظوم و منشور عربی، اردو اور فارسی کی قلب و روح کو تڑپا دینے والی دعائیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ نسبت قائم کرنے والی مناجاتیں۔ جدید موضوع پر پہلی اور جامع تصنیف۔

خدمت گزار لڑکے اور خادم

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وُلْدَانٌ مَّخْلُودُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَنثورًا وَإِذَا رَأَيْتَ ثُمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا (سورة الدھر: ۱۹-۲۰)

(ترجمہ) اور ان (جنتیوں) کے پاس ایسے لڑکے آمدورفت کریں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے (نہ تو وہ بڑے ہوں گے نہ بوڑھے اور نہ ان کی آب تاب میں کوئی کمی واقع ہو گی اور وہ اس قدر حسین ہیں کہ) اے مخاطب اگر تو ان کو (چلتے پھرتے) دیکھے تو یوں سمجھے کہ موتی ہیں جو بکھر گئے ہیں (موتی سے تو تشبیہ صفائی اور چمک دمک میں اور بکھرے ہوئے کا وصف ان کے چلنے پھرنے کے لحاظ سے جیسے بکھرے موتی منتشر ہو کر کوئی ادھر جا رہا ہے کوئی ادھر جا رہا ہے اور یہ اعلیٰ درجہ کی تشبیہ ہے اور ان مذکورہ اسباب عیش میں انحصار نہیں بلکہ وہاں اور بھی ہر سامان اس افراط اور رفعت کے ساتھ ہو گا کہ) اے مخاطب اگر تو اس جگہ کو دیکھے تو تجھ کو بڑی نعمت اور بڑی سلطنت دکھائی دے۔ اے

اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتے ہیں

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غُلَمَانٌ لَهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ (سورة الطور: ۲۴)
(ترجمہ) (اور ان کے پاس میوے وغیرہ لانے کیلئے) ایسے لڑکے آئیں جائیں گے جو خاص انہیں (کی خدمت) کیلئے ہوں گے (اور غایت حسن و جمال سے ایسے ہوں گے کہ) گویا وہ حفاظت سے رکھے ہوئے موتی ہیں (کہ ان پر ذرا اگر دو غبار نہیں ہوتا اور آب تاب اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے)۔ اے

اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتے ہیں

يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وُلْدَانٌ مَّخْلُودُونَ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقٍ وَكَاسٍ مِّنْ مَّعِينٍ (سورة الواقعة: ۱۷-۱۸)

۱۔ تفسیر بیان القرآن حضرت تھانوی

(ترجمہ) ان کے پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے یہ چیزیں لیکر آمدورفت کیا کریں گے آنخورے اور آفتابے اور ایسا جام شراب جو بہت سی ہوئی شراب سے بھرا جائے گا۔

ادنیٰ درجہ کے جنتی کے دس ہزار خادم

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان اسفل اهل الجنة اجمعين من يقوم على راسه عشرة آلاف خادم۔ ۱۔
(ترجمہ) تمام جنتیوں میں سب سے کم درجہ کا جنتی وہ ہوگا جس کی خدمت میں دس ہزار خادم کھڑے ہوں گے۔

اسی ہزار خادم

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان ادنى اهل الجنة منزلة الذى له ثمانون الف خادم واثنان وسبعون زوجة وينصب له قبة من لؤلؤ وياقوت و زبرجد كما بين الجابية الى صنعاء۔ ۲۔
(ترجمہ) جنتیوں میں سب سے کم درجہ کا جنتی وہ ہوگا جس کے اسی ہزار خادم ہوں گے اور بہتر بیویاں ہوں گی اور اس کیلئے ایک قبہ لؤلؤ اور یاقوت اور زبرجد کا قائم کیا جائے گا (جس کی لمبائی) جابیہ (ملک شام میں دمشق شہر کے پاس ایک شہر کا نام ہے) سے صنعاء (ملک یمن کے دار الخلافہ) جتنی ہوگی۔

۱۔ صفۃ الجنة لمن اهل الدنيا (۲۰۶) 'زوائد زہد ابن المبارک' (۱۵۳۰) 'مجمع الزوائد' (۴۰۱/۱۰) حوالہ
لوسط طبرانی وقال رجاله ثقات 'البدور السافره' (۲۱۱۷) 'اتحاف السادة' (۵۴۱/۱۰) 'درمختور
(۲۲/۶) 'ترغیب وترہیب' (۵۰۸/۳)

۲۔ صفۃ الجنة لمن اهل الدنيا (۲۱۱) 'تذکرۃ القرطبی' (۴۹۱) 'مخوالہ ترمذی' () 'مجمع الزوائد' (۴۰۱/۱۰)

ستر ہزار خادم استقبال کریں گے

ابو عبد الرحمن الحلیؒ فرماتے ہیں کہ جب مؤمن جنت میں داخل ہوگا تو ستر ہزار خادم اس کا استقبال کریں گے جو گویا کہ (چمک دمک میں) جواہرات ہیں۔ ۱۔

صبح و شام کے پندرہ ہزار خادم

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں سب سے کم مرتبہ کا جنتی وہ ہوگا حالانکہ ان میں (اپنے اپنے اعتبار سے) کوئی کم مرتبہ نہ ہوگا جس کے سامنے روزانہ پندرہ ہزار خادم حاضر ہوا کریں گے۔ ان میں سے کوئی خادم ایسا نہیں ہوگا مگر اس کے ہاتھ میں ایک عمدہ نئی چیز ہوگی جو اس کے ساتھ والے کے پاس نہ ہوگی۔ ۲۔

غلاموں کی بہت طویل دو صفیں

حضرت ابو عبد الرحمن المعافریؒ فرماتے ہیں جنتی کیلئے غلاموں کی دو رو یہ صفیں بنائی جائیں گی جن کا آخری کنارہ نظر نہیں آتا ہوگا جب یہ جنتی ان کے پاس سے گزرے گا تو وہ اس کے پیچھے پیچھے چلیں گے۔ ۳۔

ادنیٰ جنتی کے دس ہزار خادم جدا جدا خدمت کرتے ہوں گے

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ سب سے ادنیٰ درجہ کا جنتی وہ ہوگا جس کے دس ہزار خادم خدمت کرتے ہوں گے ہر خادم ایسی خدمت کر رہا ہوگا جس کو دوسرا نہیں کر رہا ہوگا پھر یہ آیت تلاوت فرمائی اِذَا رَأَيْتَهُمْ جَسْتَهُمْ لَوْلَا مَنْشُورٌ (اگر تو ان کو چلتے پھرتے) دیکھے تو یوں سمجھے کہ موتی ہیں جو بکھر گئے ہیں۔ ۴۔

۱۔ صفحہ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۰۸)، (۱۹۳)۔

۲۔ صفحہ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۰۷)، (۲۰۹) صفحہ الجنۃ ابو نعیم (۴۴۲) البدور السافرہ (۲۱۱۸)۔

۳۔ صفحہ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۱۰) زوائد زہد ابن المبارک (۴۱۵)۔

۴۔ البدور السافرہ (۲۱۱۶) حسین مروزی فی زیادات زہد ابن المبارک (۵۵) تفسیر ابن جریر طبری

(۵۷۷) کتاب الزہد ہناد بن سری (۱۷۴) منہجی: البعث والنشور ()۔

حور کسے کہتے ہیں

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں حور اس کو کہتے ہیں جس کے دیدار سے آنکھ حیرت میں پڑ جائے اس کی پنڈلی کپڑوں کے پیچھے سے نظر آتی ہو، دیکھنے والا اپنے چہرہ کو ان حوروں میں سے ہر ایک کے جگر میں رقت جلد اور صفائے رنگ کی وجہ سے آئینہ کی طرح دیکھے گا۔ ۱۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

فِيهِنَّ قَصْرُوتُ الطَّرَفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اَنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانُ فَبَايَ آلَاءِ رَبِّكُمَا تَكْذِبَانِ . كَانَهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ (سورة الرحمن / ۵۷-۵۸)

(ترجمہ) ان (باغوں کے مکانات اور محلات) میں نیچی نگاہ والیاں (یعنی حوریں) ہوں گی کہ ان (جنتی) لوگوں سے پہلے ان پر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہو گا اور نہ کسی جن نے (یعنی بالکل محفوظ اور غیر مستعمل ہوں گی) سوائے جن وانس (باوجود اس کثرت و عظمت نعمت کے) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے (اور رنگت اس قدر صاف و شفاف ہو گی کہ) گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں۔

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں حور وہ ہے جس کی آنکھ کا (سفید حصہ) نہایت ہی سفید ہو اور سیاہ حصہ نہایت ہی سیاہ ہو۔ ۲۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں "البياض تصف الحسن" گورارنگ آدھا حسن ہے۔ ۳۔
حضرت عمرؓ فرماتے ہیں جب عورت کے حسین بالوں کے ساتھ اس کا گورارنگ خوب نکھر جائے تو اس کا حسن تمام ہو جاتا ہے۔ ۴۔

۱۔ البدور السافره (۲۰۰۲) 'تفسیر مجاہد ۲/ ۵۹۰'، تفسیر طبری ۲۵/ ۱۳۶، حادی الارواح ص ۲۸۵
البعث والنشور (۳۹۶)

۲۔ تفسیر قرطبی ۱۶/ ۱۵۳

۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۴/ ۴۱

۴۔ بشری المجملین، ص ۴۳

حور عین کسے کہتے ہیں

علامہ ابن قیم فرماتے ہیں کہ حور حوراء کی جمع ہے اور حوراء اس عورت کو کہتے ہیں جو جوان ہو حسین و جمیل ہو گورے رنگ کی ہو سیاہ آنکھ والی ہو۔۔۔ اور عین عیناء کی جمع ہے اور عیناء اس عورت کو کہتے ہیں جو عورتوں میں بڑی آنکھ والی ہو۔ ۱۔

چنانچہ حور حوراء کی جمع ہے اور عین عیناء کی جمع ہے اردو کے محاورہ میں لوگ حور عین کو واحد کے معنی میں استعمال کرتے ہیں اور یہ غلطی عام ہو رہی ہے۔ حالانکہ حور عین جمع ہے اور اس کی واحد حوراء عیناء آتی ہے لیکن کثرت استعمال میں اردو زبان میں حور عین واحد پر یوں لگتے ہیں ہم نے جگہ جگہ اس کتاب میں حور عین کا جمع کا معنی مد نظر رکھتے ہوئے جمع کا معنی ہی کیا ہے اور کہیں کہیں اردو کے محاورہ کی مجبوری کے پیش نظر حور کا لفظ واحد کے معنی میں بھی لائے ہیں (امداد اللہ)

حور کی پیدائش

خاص انداز سے پیدا کی گئی ہیں

ارشاد خداوندی لم یطمثهن انس قبلہم ولا جان (ان جنتی لوگوں سے پہلے ان پر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہو گا اور نہ کسی جن نے) اس آیت کی تفسیر میں امام شعبیؒ فرماتے ہیں یہ عورتیں دنیا کے مردوں کی بیویاں نہیں گی اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک اور طریقہ سے پیدا کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

(انا انشأناھن انشاءً فجعلناھن ابکاراً عرباً اتراباً) (سورة الواقعة / ۳۵-۳۶)

(ہم نے ان عورتوں کو خاص طور پر بنایا ہے یعنی ہم نے ان کو ایسا بنایا کہ وہ کنواریاں ہیں (یعنی بعد مقاربت کے پھر کنواری ہو جائیں گی) محبوبہ ہیں (یعنی حرکات و ثنائیل و ناز و انداز و حسن و جمال سب چیزیں ان کی دلکش ہیں اور اہل جنت کی ہم عمر ہیں) امام شعبیؒ فرماتے ہیں جب سے ان کو اس خاص انداز سے بنایا ہے ان کو کسی انسان اور جن نے چھوا تک نہیں۔ ۱۔

حور عین زعفران سے پیدا کی گئی ہیں

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

خلقن الحور العین من الزعفران۔ ۲۔

(ترجمہ) (جنت کی) حور عین کو زعفران سے پیدا کیا گیا ہے۔

(فائدہ) حضرت ابن عباسؓ اور حضرت مجاہدؒ سے بھی ایسے ہی مروی ہے۔

حضرت زید بن اسلم (تابعی مفسر) فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حور عین کو مٹی سے پیدا

۱۔ سنن سعید بن منصور، بیہقی (بدور سافرہ) (۲۰۰۷)۔

۲۔ البدور السافرہ (۲۰۱۶) طبرانی (۷۸۱۳) درمنثور (۶/۳۳) حوالہ ابن مردویہ، تاریخ بغداد

(۷/۹۹) البعث والنشور (۳۹۱) حادی الارواح ص ۳۰۲، مجمع الزوائد (۱۰/۴۱۹) فیض القدر

(۳/۴۴۹) صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۱۱۱

نہیں کیا بلکہ ان کو کستوری کا فور اور زعفران سے پیدا کیا ہے۔ ۱۔
 حضرت ابن عباسؓ، حضرت انسؓ اور حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن (تابعی) اور حضرت
 مجاہد (تابعی) فرماتے ہیں کہ اللہ کے دوست کیلئے ایسی بیوی ہے جس کو آدم و حواء
 (انسان) نے نہیں جناب لکھ اس کو زعفران سے پیدا کیا گیا ہے (یعنی وہ جنت میں تخلیق
 کی گئی ہے ماں باپ کے واسطے سے پیدا نہیں ہوئی) ۲۔

حوروں کو پیدا کر کے ان پر خیمے قائم کر دیئے جاتے ہیں

حضرت ابن ابی الحواریؓ فرماتے ہیں کہ حور عین کو محض قدرت خداوندی سے (کلمہ
 کُن سے) پیدا کیا گیا ہے۔ جب ان کی تخلیق پوری ہو جاتی ہے تو فرشتے ان پر خیمے نصب
 کر دیتے ہیں۔ ۳۔

جنت کے گلاب سے پیدا ہونے والی حوریں

حضرت زباح قیسیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک بن دینارؓ سے سنا آپ نے فرمایا
 ”جنات النعیم“ جنات الفردوس اور جنات عدن کے درمیان واقع ہیں ان میں ایسی
 حوریں ہیں جو جنت کے گلاب سے پیدا کی گئی ہیں۔ ان سے پوچھا گیا ان (جنات النعیم)
 میں کون داخل ہو گا؟ فرمایا وہ حضرات جو گناہ کا (جان بوجھ کر پختہ) ارادہ نہیں کرتے
 جب وہ میری عظمت کو یاد کرتے ہیں تو مجھے اپنے سامنے پاتے ہیں اور وہ لوگ جو میرے
 خوف و خشیت میں پروان چڑھتے ہیں (وہ بھی ان جنات النعیم میں داخل ہوں گے) ۴۔
 حوروں کے گلاب سے پیدا ہونے پر یہ شعر کچھ حسب حال ہے۔

ناز کی ان لبوں کی کیا کہیے
 چٹکھڑی اک گلاب کی سی ہے

۱۔ المہدور السافرہ (۲۰۱۸) بحوالہ ابن المبارک۔

۲۔ حادی الارواح ص ۳۰۳ صفحہ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۹۵)۔

۳۔ حادی الارواح ص ۳۰۵ صفحہ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۳۱۱)۔

۴۔ صفحہ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۳۳۸)۔

مشک، عنبر، کافور اور نور سے پیدائش

(حدیث) سرکارِ دو عالم جناب رسول اکرم ﷺ سے حور عین کے متعلق سوال کیا گیا کہ ان کو کس چیز سے پیدا کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا

من ثلاثة اشياء : اسفلهن من المسك واوسطهن من العنبر واعلاهن من الكافور، وشعورهن وحواجبهن سواد خط من نور۔^۱
(ترجمہ) تین چیزوں سے پیدا کی گئی ہیں (۱) ان کا نیچا حصہ مشک (کستوری) کا ہے اور درمیانہ حصہ عنبر کا ہے اور اوپر کا حصہ کافور کا ہے۔ ان کے بال اور ابرو سیاہ ہیں نور سے ان کا خط کھینچا گیا ہے۔

حور کی تخلیق کے مراحل

(حدیث) جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی گئی کہ آپ نے ارشاد فرمایا
سألت جبریل علیہ السلام فقلت اخبرني كيف يخلق الله الحور العين فقال لي يا محمد! يخلقهن الله من قضبان العنبر والزعفران مضروبات عليهن الخيام، اول ما يخلق الله منهن نهدا من مسك اذفر ابيض عليه يلتام البدن۔^۲
(ترجمہ) میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا اور کہا کہ مجھے بتاؤ اللہ تعالیٰ حور عین کو کس طرح سے تخلیق فرماتے ہیں؟

انہوں نے فرمایا اے محمد! اللہ تعالیٰ ان کو عنبر اور زعفران کی شاخوں سے پیدا فرماتے ہیں پھر ان کے اوپر خیمے نصب کر دیئے جاتے ہیں، سب سے پہلے اللہ تعالیٰ ان کے پستانوں کو خوشبودار گورے رنگ کی کستوری سے پیدا کرتے ہیں اسی پر باقی بدن کی تعمیر کرتے ہیں۔

حور کے بدن کے مختلف حصے کس کس چیز سے بنائے گئے ہیں

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حور عین کو پاؤں کی انگلیوں سے

۱۔ تذکرۃ القرطبی (۲/۴۸۱) حوالہ ترمذی ()

۲۔ تذکرۃ القرطبی (۲/۴۸۱)۔

اس کے گھٹنے تک زعفران سے بنایا ہے اور اس کے گھٹنوں سے اس کے سینہ تک کستوری کی خوشبو سے بنایا ہے اور اس کے سینہ سے گردن تک شعلہ کی طرح چمکنے والے عنبر سے بنایا اور اس کی گردن سے سر تک سفید کافور سے تخلیق کیا ہے، اس کے اوپر گل لالہ کی ستر ہزار پوشاکیں پہنائی گئی ہیں۔ جب وہ سامنے آتی ہے تو اس کا چہرہ زبردست نور سے ایسے چمک اٹھتا ہے جیسے دنیا والوں کیلئے سورج اور جب سامنے آتی ہے تو اس کا پیٹ کا اندرونی حصہ لباس اور جلد کی باریکی کی وجہ سے دکھائی دیتا ہے۔ اس کے سر میں خوشبودار کستوری کے بالوں کی چوٹیاں ہیں، ہر ایک چوٹی کو اٹھانے کیلئے ایک خد متگار ہوگی جو اس کے کنارے کو اٹھانے والی ہوگی یہ حور کہتی ہوگی یہ انعام ہے اولیاء کا اور ثواب ہے ان اعمال کا جو بجا لاتے تھے۔ ۱۔

قطرات رحمت سے پیدا ہونے والی حوریں

حور مقصورات فی الخیام (سورۃ الرحمن / ۷۰) حوریں ہیں خیموں میں رکی رہنے والی۔ اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابو الا حوصؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک بدلی نے عرش سے بارش بر سائی تو ان کے قطرات رحمت سے ان کو پیدا کیا گیا، پھر ان میں سے ہر ایک پر نہر کے کنارے ایک خیمہ نصب کر دیا گیا، اس خیمے کی چوڑائی چالیس میل ہے، اس کا کوئی دروازہ نہیں ہے جب اللہ تعالیٰ کا دوست (اس کے پاس) خیمہ میں جانا چاہے گا تو اس خیمہ کو راستہ ہو جائے گا تاکہ ولی اللہ کو اس کا علم ہو جائے کہ فرشتوں اور خد متگاروں کی مخلوقات کی نگاہوں نے اس حور کو نہیں دیکھا یہ حوریں ایسی ہیں جو مخلوقات کی نگاہوں سے بالکل او جھل ہیں۔ ۲۔

۱۔ تذکرۃ القراءۃ (۲/ ۴۸۱)

۲۔ صفحہ الجند امام ابن کثیر ۱۰۲، نہایہ فی الفتن والملاحم (۲/ ۳۷۷)

لڑکیاں اگانے والی نہر بیدخ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام بیدخ ہے اس پر یا قوت کے قبة ہیں جن کے نیچے لڑکیاں اگتی اور خوبصورت آواز میں قرآن پڑھتی ہیں جنتی آپس میں کہیں گے ہمارے ساتھ بیدخ کی طرف چلو، چنانچہ وہ آئیں گے اور لڑکیوں سے مصافحے کریں گے جب کوئی لڑکی کسی مرد کو پسند آئے گی تو وہ اس کی کلائی کو چھو لے گا تو وہ لڑکی اس کے پیچھے چل پڑے گی اور اس کی جگہ دوسری لڑکی اگ آئے گی۔ ۱۔

شمر بن عطیہؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں کچھ نہریں ایسی ہیں جو لڑکیاں اگاتی ہیں یہ لڑکیاں مختلف آوازوں میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتی ہیں کہ ویسی خوبصورت آوازیں کانوں نے کبھی نہیں سنیں وہ کہتی ہیں۔ ۲۔

ونحن الكاسيات فلانعري

نحن الخالدات فلانموت

ونحن الناعمات فلانبأس

ونحن الناعمات فلانجوع

(ترجمہ) (۱) ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی نہیں مریں گی۔ ہم لباس پہننے والیاں ہیں کبھی بے لباس نہ ہوں گی۔ (۲) ہم ہمیشہ نعمتوں میں پلنے والیاں ہیں کبھی بھوک نہ ہوں گی۔ اور ہم ہمیشہ نعمتوں میں رہنے والیاں ہیں کبھی رنج و تکلیف میں نہ جائیں گی۔ ۳۔

(فائدہ) شہداء کو جب اس نہر میں غوطہ دیا جائے گا تو یہ اچھی طرح سے صاف ستھرے ہو کر چود ہویں گے چاند کی طرح چمکتے ہوئے نظر آئیں گے۔ تفصیل کیلئے اس کتاب کا مضمون "کھانے پینے کے برتن" کو ملاحظہ فرمائیں

۱۔ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۶۹) 'صفۃ الجنۃ ابو نعیم' (۳۲۳) 'حادی الارواح ص ۲۳۳' البدور السافرہ

(۱۹۲۲) حوالہ ابن ابی الدنیا سند رجالہ ثقات 'اخبار اصہبیاں ۲/ ۷۶' نہایہ ابن کثیر ۲/ ۳۶۰، مسند احمد ۳/ ۱۳۵

۲۔ زہد امام احمد کتاب المدح دارقطنی (البدور السافرہ : ۱۹۲۴) 'صفۃ الجنۃ ابو نعیم' ۳/ ۱۶۵

اتحاف السادہ (۱۰/ ۵۳۲-۵۳۳) 'حادی الارواح ص ۳۰۴'

۳۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳۲۳) ۳/ ۱۷۲

حوروں کی عمر

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ اَتْرَابَ (سورۃ ص / ۵۲)

(ترجمہ) اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی ہم سن (حوریں) ہوں گی۔

حضرت مفتی محمد شفیعؒ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ان سے مراد جنت کی حوریں ہیں اور ہم "سن" کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ سب آپس میں ہم عمر ہوں گی اور یہ بھی کہ وہ اپنے شوہروں کے ساتھ عمر میں مساوی ہوں گی پہلی صورت میں ان کے ہم عمر ہونے کا فائدہ یہ ہے کہ ان کے درمیان آپس میں محبت، انس اور دوستی کا تعلق ہوگا، سوکنوں کا سا بغض اور نفرت نہیں ہوگی اور ظاہر ہے کہ یہ چیز شوہروں کیلئے انتہائی راحت کا سبب ہے اور دوسری صورت میں جبکہ ہم عمر کا مطلب یہ لیا جائے کہ وہ اپنے شوہروں کی ہم عمر ہوں گی اس کا فائدہ یہ ہے کہ ہم عمری کی وجہ سے طبیعتوں میں زیادہ مناسبت اور توافق ہوگا اور ایک دوسرے کی راحت و دلچسپی کا خیال زیادہ رکھا جاسکے گا۔ اسی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ زوجین کے درمیان عمر میں تناسب کی رعایت رکھنی چاہیے کیونکہ اس سے باہمی انس پیدا ہوتا ہے اور رشتہ نکاح زیادہ خوشگوار اور پائیدار ہو جاتا ہے۔ ۱۔

حضرت ابن عباسؓ اور دیگر مفسرین فرماتے ہیں کہ جنتی حوریں ایک ہی عمر کی تینتیس سال کے برابر ہوں گی۔ ۲۔

حوروں کی اور دنیا کی عورتوں کی سب کی عمر جنت میں ۳۳ سال ہوگی۔

۱۔ تفسیر معارف القرآن ۷ / ۵۲۷

۲۔ حادی الارواح ص ۲۸۸

بڑھیا جو ان ہو کر جنت میں جائے گی

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے پاس ایک بڑھیا بھی بیٹھی تھی۔ آپ نے سوال فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا میری خالاول میں سے ایک ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ بات یاد رکھو کہ جنت میں بڑھیا داخل نہ ہوگی۔ یہ ارشاد سن کر بڑھیا کے جو خدا نے چاہا غم اور پریشانی لاحق ہوئی ہو گئی پھر آپ نے ارشاد فرمایا (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ) ہم ان کو ایک دوسری شکل میں (یعنی جوان شکل میں قبروں سے) اٹھائیں گے۔ ۱۔

(حدیث) حضرت حسن بصریؒ بیان کرتے ہیں۔

ات عجوز النبی ﷺ فقالت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یدخلنی الجنة فقال یا ام فلان ان الجنة لا تدخلها عجوز قال فقلت تبکی فقال اخبروها انها لا تدخلها وہی عجوز ان اللہ تعالیٰ یقول انا انشأناہن انشاء فجعلناہن ابکارا۔ ۲۔

(ترجمہ) ایک بڑھیا جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعاء فرمائیں کہ وہ مجھے جنت میں داخل کرے۔ آپ نے فرمایا اے فلاں کی ماں جنت میں تو کوئی بڑھیا داخل نہیں ہوگی (حضرت حسن بصریؒ) فرماتے ہیں کہ (یہ جواب سن کر بڑھیا) مونہ پھیر کر جاتے ہوئے رونے لگی تو آپ نے ارشاد

۱۔ بیہقی فی البعث والنشور (۳۷۹) درمنثور (۶/۱۵۸) بحوالہ شعب الایمان شہقی البدور السافره (۲۰۰۸) جمع الوسائل شرح الشماکل للمناوی (۲/۳۹) تفسیر ابن جریر (۱۷/۸۰) ابو الشیخ فی اخلاق النبی (۱۸۹) حادی الارواح ص ۲۹۲

۲۔ شماکل ترمذی (۲/۳۸ مع جمع الوسائل شرح الشماکل) مجمع الزوائد (۱۰/۴۱۹) تفسیر طبری (۱۷/۸۰) تفسیر ابن کثیر (۸/۹) شماکل ترمذی (۱۲۲) تاریخ اصفہان (۱/۱۳۲) البدور السافره (۲۰۲۲) البعث والنشور (۳۸۲) شرح السنہ (۱۳/۱۸۳) کتاب الوفا لئن الجوزی بمعناہ حادی

الارواح ص ۲۹۲

فرمایا اس کو بتادو کہ اس میں کوئی عورت بڑھیا ہونے کی حالت میں جنت میں داخل نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم ان کی دوسری طرح کی تخلیق کریں گے اور ان کو کنواریاں بنادیں گے۔

(فائدہ) یہ احادیث صرف اسی عورت کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں بلکہ دنیا کی ہر عورت جو ان ہو کر (تقریباً ۳۳) سال کی عمر میں جنت میں جائے گی۔ اسی طرح سے جنت میں داخل ہونے والے بوڑھے حضرات بھی جو ان ہو کر جنت میں داخل ہوں گے۔ کوئی بوڑھا یا کمسن نہ ہو گا تفصیل کیلئے اسی کتاب میں مردوں کی عمر کے باب کو ملاحظہ فرمائیں۔

جواہر الاحادیث

اشتہار

سائز 23x36x16 صفحات 900، مجلد، ہدیہ

ترجمہ ”کنوز الحقائق من حدیث خیر الخلائق“ محدث عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۳۱ھ)، (۶۷۴۴۷) احادیث نبویہ پر مشتمل آدھی آدھی سطر کی احادیث، علوم نبویہ کا بے بہا خزانہ، ان احادیث کے علوم و معانی کو دیکھنے سے انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے، ہر عنوان پر مختصر احادیث یاد کرنا بہت آسان، من گھڑت احادیث سے خالی، مختصر احادیث نبویہ کا سب سے بڑا ذخیرہ۔

نو خواستہ عورتیں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ان للمتقين مفازا . حدائق واعنابا . وکواعب اقترابا (سورة النبا / ۳۲ تا ۳۴)
 (ترجمہ) خدا سے ڈرنے والوں کیلئے بے شک کامیاب ہے یعنی (کھانے اور سیر کرنے کو)
 باغ (جن میں طرح طرح کے میوے ہوں گے) اور انگور اور (دل بہلانے کو) خواستہ
 ہم عمر عورتیں ہوں گی۔

(لفظی تحقیق) "کواعب" کا عب کی جمع ہے اور کاعب ابھری ہوئی چھاتیوں والی عورت
 کو کہتے ہیں مراد اس سے یہ ہے کہ ان کی چھاتیاں انار کی طرح ہوں گی لٹکی ہوئی نہیں
 ہوں گی۔ ۱۔

شرم و حیا اور اپنے خاوندوں سے محبت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرَفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اُنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌ . فَبَأَىٰ آلاءَ رَبِّكُمَا تَكْذِبَانِ (سورة الرحمن / ۵۶ تا ۵۷)

(ترجمہ) ان میں عورتیں ہیں نیچی نگاہ والی، نہیں قربت کی ان سے کسی آدمی نے ان (جنتیوں) سے پہلے اور نہ کسی جن نے، پھر سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرَفِ عَيْنٍ (سورة الصافات / ۴۸)

(ترجمہ) اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی بڑی بڑی آنکھوں والی (حوریں) ہوں گی۔
اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ جن شوہروں کے ساتھ ان کا ازدواجی رشتہ اللہ تعالیٰ نے قائم کر دیا وہ ان کے علاوہ کسی بھی مرد کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھیں گی۔

علامہ ابن جوزیؒ نے نقل کیا ہے کہ یہ عورتیں اپنے شوہروں سے کہیں گی "میرے پروردگار کی عزت کی قسم! جنت میں مجھے تم سے بہتر کوئی نظر نہیں آتا جس اللہ نے مجھے تمہاری بیوی اور تمہیں میرا شوہر بنایا تمام تعریفیں اسی کی ہیں۔"

"نگاہیں نیچی رکھنے والی" کا ایک اور مطلب علامہ ابن جوزیؒ نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ اپنے شوہروں کی نگاہیں نیچی رکھیں گی یعنی وہ خود اتنی خوب صورت اور وفا شعار ہوں گی کہ ان کے شوہروں کو کسی اور کی طرف نظر اٹھانے کی خواہش ہی نہ ہوگی۔ اے

شوہروں کی عاشق اور من پسند محبوبائیں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

عربا اترابا (سورۃ الواقعہ / ۷۳)

(ترجمہ) (بیویاں ہوں گی) پیار لانے والیاں ہم عمر

(فائدہ) عرب عربہ کی جمع ہے عربہ اس عورت کو کہتے ہیں جو اپنے شوہر کی عاشق اور اس کی من پسند محبوبہ ہو، حسین ہونا زونخرہ والی ہو، البیہلی ہو رنگیلی ہو، خوش وضع ہو، چنچل ہو، شوخ نظر ہو معشوقانہ انداز ہو پیار لانے والی ہو، شہوت پرست ہو بہر حال اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جنت کی عورتوں کی حسن صورت کے ساتھ حسن عشرت کو بھی جمع فرمایا ہے اور یہی بیویوں سے غایت مطلوب ہے اور اسی کے ساتھ ان سے مرد کی لذت زندگی کی تکمیل ہوتی ہے۔ ۱۷

چلے گئے ہیں وہ ادائیں دکھا کے پردے میں
شرارتیں بھی ہیں شرم و حیاء کے پردے میں

جنات اور انسانوں سے محفوظ حوریں اور عورتیں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

لَمْ يَطْمِثْهُمْ اَنْسَ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌ (سورة الرحمن / ۵۶)

(ترجمہ) نہیں قربت کی ان سے کسی آدمی نے ان (جنتیوں) سے پہلے اور نہ کسی جن نے۔
(فائدہ) کنواری لڑکی سے مباشرت کو عربی میں طمٹ کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اس جگہ یہی معنی مراد ہیں اور اس میں جو اس کی نفی کی گئی ہے کہ جن اہل جنت کے لئے یہ حوریں مقرر ہیں ان سے پہلے ان کو کسی انسان یا جن نے مس نہیں کیا ہوگا۔ اس کا یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ جو حوریں انسانوں کیلئے مقرر ہیں ان کو کسی انسان نے اور جو مؤمنین جنات کیلئے مقرر ہیں ان کو کسی جن نے ان سے پہلے مس نہیں کیا ہوگا اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ جیسے دنیا میں انسانی عورتوں پر کبھی جنات بھی مسلط ہو جاتے ہیں وہاں اس کا بھی کوئی امکان نہیں ہوگا۔ ۱۔

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں (قیامت کے) صور پھونکنے کے وقت یہ حور عین فوت نہیں ہوں گی کیونکہ یہ زندہ رہنے کیلئے پیدا کی گئی ہیں۔ ۲۔

اس آیت مبارکہ میں اکثر علماء کے اس موقف کی تائید ہو رہی ہے کہ مؤمن جنات جنت میں جائیں گے جیسا کہ کافر جنات دوزخ میں جائیں گے، حضرت ضمیرہ بن حبیبؓ سے سوال کیا گیا کہ کیا جنات کو بھی ثواب (یعنی جنت) ملے گی؟ تو آپ نے فرمایا ہاں پھر انہوں نے یہ آیت مذکورہ تلاوت کی اور فرمایا انسانوں کیلئے انسان عورتیں ہوں گی اور جنات کیلئے جن عورتیں۔ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں جب کوئی مرد مباشرت کرتا ہے اور (شروع میں) بسم اللہ نہیں پڑھتا جن اس کے آلہ کے سر کو لپٹ جاتا ہے اور اس کے ساتھ مباشرت میں شریک ہو جاتا ہے۔ ۳۔

۱۔ تفسیر معارف القرآن ۸ / ۲۶۱

۲۔ حادی الارواح ص ۲۸۹

۳۔ حادی الارواح ص ۲۸۹

جنتی عورتوں کو جن وانس کے نہ چھونے کی ایک اور تفسیر

آیت قرآنی (لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اُنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جِانٌ كِي تَفْسِير میں حضرت امام شعبیؒ فرماتے ہیں کہ یہ دنیا کی عورتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دوسری بار (جنت کیلئے موزوں کر کے) انشاء کیا ہوگا جیسا کہ ارشاد فرمایا ہے کہ ہم ان کو نئے سرے سے تخلیق کریں گے اور ان کو کنواریاں اور شوہروں کی عاشق بنادیں گے، جب سے ان کی عدن میں دوسری تخلیق کی جائے گی تو ان کے خاوندوں سے پہلے ان پر کسی جن یا انسان نے تصرف نہیں کیا ہوگا۔ ۱۔

مشاہیر علماء اسلام

اشتہار

سائز 23x36x16 صفحات 500 جلد ہدیہ

مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ، شام، خراسان اور مصر کے اکابر علماء صحابہ تابعین تبع تابعین اتباع تبع تابعین کے مختصر جامع حالات (تصنیف)، محدث زمانہ امام ابن حبانؒ (ترجمہ) مولانا مفتی امداد اللہ انور۔

۱۔ البعث والنشور (۳۷۸) دور ممتور (۶/۱۳۸) بحوالہ سعید بن منصور والکن المنذر۔

حور کی طرف سے مسلمان کو اپنی طلب کی ترغیب

حور کا افسوس

(سہ بیہ) حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 اذا انصرف المنصرف من الصلاة ولم يقل اللهم اجرني من النار وادخلني
 الجنة وزوجني من الحور العين قالت الملائكة : ويح هذا أعجز أن
 يستجير بالله من جهنم وقالت الجنة: ويح هذا أعجز أن يسأل الله الجنة
 وقالت الحوراء أعجز أن يسأل الله تعالى أن يزوجه من الحور العين۔ ۱۔
 (ترجمہ) جب نمازی سلام پھیرتا ہے اور یہ نہیں کہتا کہ اے اللہ مجھے دوزخ سے نجات
 عطاء فرما اور مجھے جنت میں داخل فرما اور مجھے حور عین سے بیاہ دے تو فرشتے کہتے ہیں
 افسوس کیا یہ شخص بے بس ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوزخ سے پناہ طلب
 کرے اور جنت کہتی ہے افسوس کیا یہ شخص عاجز ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگے
 اور حور کہتی ہے کہ یہ شخص عاجز آگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کا سوال کرے کہ وہ اس
 کی حور عین سے شادی کر دے۔

حور کب تک متوجہ رہتی ہے

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 "ان العبد اذا قام في الصلاة فتحت له منان و كشف الحجب بينه وبين
 ربه واستقبله الحور ما لم يتمخط او يتنخم"۔ ۲۔

(ترجمہ) جب مسلمان نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کیلئے جنت کو کھول دیا جاتا ہے اس
 کے اور اس کے رب کے درمیان سے پردے ہٹا دیئے جاتے ہیں اور حور اس کی طرف

۱۔ طبرانی (البدور السافره) (۲۰۵۸)

۲۔ طبرانی (البدور السافره) (۲۰۵۹)

اپنا رخ کر لیتی ہے جب تک وہ نہ تھو کے اور ناک نہ سکے (کیونکہ حوریں اس نزلہ زکام وغیرہ سے پاک ہیں اور ان سے نفرت کرتی ہیں)

حوریں صبح تک انتظار میں

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ "من بات ليلة في خفة من الطعام يصلي تداركت عليه جوارى الحور العين حتى يصبح"۔ ۱۔

(ترجمہ) جو شخص تھوڑا کھانا کھا کر نماز پڑھتے ہوئے رات گزارتا ہے صبح تک حور عین انتظار میں رہتی ہیں (کہ شاید اللہ تعالیٰ اس نیک بندے کے ساتھ ہمیں بیاہ دے۔ واللہ اعلم)

اذان کی دعا میں حور عین کی دعا بھی کرنی چاہیے

حضرت یوسف بن اسباطؓ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے جب اذان دی جاتی ہے مگر آدمی "اللهم رب هذه الدعوة المستمعة المستجاب لها صل على محمد و علی آل محمد وزوجنا من الحور العين" نہیں کہتا تو حور عین کہتی ہیں تجھے کس چیز نے ہم سے بے ضرورت کر دیا ہے۔ ۲۔

(فائدہ) اوپر کی عربی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! اس قبول و مقبول دعوت (اذان) کے رب حضرت محمد اور آل حضرت محمد پر رحمت بھیج اور حور عین سے ہماری شادی کر دے۔

(فائدہ دوم) اذان کے بعد ایک مشہور دعا جو ہم سب کو یاد ہے اس کو پڑھنے کے بعد یہ دعا بھی پڑھ لینا چاہیے کیونکہ اس میں اپنے لئے مزید ایک نعمت یعنی جنت کی حور عین دعا بھی شامل ہے اور اگر یہ دعا یاد نہ کریں تو اس پہلی دعا کو پڑھنے کے بعد اپنی زبان میں ہی اللہ تعالیٰ سے حور عین کی دعا کر لیں۔

۱۔ طبرانی (البدور السافرہ) (۲۰۶۰)

۲۔ کتاب المجالسة دینوری (البدور السافرہ / ۲۰۵)

حور کی دعوت نکاح

(حدیث) سرکارِ دو عالم سیدنا و نبینا محمد رسول اللہ ﷺ سے روایت منقول ہے کہ جب آپ کو معراج کرائی گئی تو آپ نے حور کی صفت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

ولقد رأيت جبينها كالللال في طول البدر منها الف و ثلاثون ذراعاً في راسها مائة صغيرة مابين الصغيرة والصغيرة سبعون الف ذؤابة والذؤابة أضواء من البدر مكلل بالبدر و صفوف الجواهر على جبينها سطران مكتوبان بالبدر الجواهر في السطر الاول "بسم الله الرحمن الرحيم" وفي السطر الثاني "من اراد مثلي فليعمل بطاعة ربي" فقال لي جبريل يا محمد هذه وامثالها لامتك فابشر يا محمد وبشر امتك وأمرهم بالاجتهاد۔ ۱۔

(ترجمہ) میں نے اس کی پیشانی کو چودھویں کے طویل چاند کی طرح دیکھا ہے جس کی لمبائی ایک ہزار تیس ہاتھ کے برابر تھی، اس کے سر میں سو مینڈھیاں تھیں، ہر مینڈھ سے دوسری تک ستر ہزار چوٹیاں تھیں اور ہر چوٹی چودھویں کے چاند سے زیادہ روشن تھی، موتی کا تاج سجا تھا اور جواہر کی لڑیاں اس کی پیشانی پر پڑتی تھیں، جوہر کے ساتھ دو سطریں لکھی تھیں، پہلی سطر میں "بسم الله الرحمن الرحيم" لکھی تھی اور دوسری میں یہ لکھا تھا کہ "جو شخص میرے جیسی حور کا طلب گار ہے اس کو چاہیے کہ وہ میرے پروردگار کی اطاعت کرے" پھر حضرت جبریل نے مجھ سے کہا اے محمد! یہ اور اس طرح کی (حوریں) آپ کی امت کیلئے ہیں آپ بھی خوش ہوں اور اپنی امت کو بھی اس کی خوشخبری سنا دیں اور ان کو نیک اعمال میں محنت اور کوشش کا حکم دیدیں۔

جنتیوں کیلئے حوروں کی دعائیں

(حدیث) حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان الحور العین لا کثر عدداً منکن، یدعون لازواجہن، اللہم اعنہ علی دینک، واقبل قلبہ علی طاعتک، وبلغہ الینا بقربک یا ارحم الراحمین۔^۱

(ترجمہ) حور عین تعداد میں تم سے بہت زیادہ ہیں وہ اپنے خاوندوں کیلئے یہ دعائیں کرتی ہیں اے اللہ! (میرے) اس خاوند کی اپنے دین کے بارہ میں (یعنی عمل صالح کرنے) میں مدد فرما اور اس کے دل کو اپنی فرمانبرداری کی طرف متوجہ فرما اور یا ارحم الراحمین اپنے قرب خاص کے ساتھ اس کو ہم تک پہنچا دے۔

^۱ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۳۰۴) البدور السافرہ (۲۰۵۴) حادی الارواح ص ۳۰۴، ترغیب و ترہیب (۳/ ۵۳۵) صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۱۱۱

نکاح کیلئے حوروں کا پیغام

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ان الجنة لتجبر وتزین من الحول الى الحول لدخول شهر رمضان فاذا كانت اول ليلة من شهر رمضان هبت ریح من تحت العرش ' يقال لها المسيرة' فتصفق لها اوراق اشجار الجنة وحلق المصارع ' فيسمع لذلك طنين لم يسمع السامعون احسن منه' فتبرز الحور العين' حتى يقعن بين شرف الجنة' فينادين هل من مخاطب الى الله فيزوج الله؟ ويقول الله تعالى: يا رضوان افتح ابواب الجنة' ويا مالك اغلق باب الجحيم۔ ۱۔

(ترجمہ) جنت شروع سال سے آخر سال تک ماہ رمضان کے استقبال کیلئے بنتی سنورتی ہے۔ پھر جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے اس کا نام مسیرہ ہے اس کی وجہ سے جنت کے درختوں کے پتے اور دروازوں کے کنڈے ہلتے ہیں اس سے ایسی بھینی بھینی آواز پیدا ہوتی ہے کہ سننے والوں نے اس سے زیادہ خوبصورت نہیں سنی ہوگی (اس سے) حور عین جنت کے کنارے جا کر پکار کر کہتی ہیں کوئی ہے جو (ہم سے) شادی کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کو پیغام نکاح دے اور اللہ تعالیٰ اس کی شادی (ہم سے) کر دے؟ اور اللہ تعالیٰ حکم فرما دیتے ہیں اے رضوان (فرشتہ منتظم اور نگران جنت!) جنت کے سب دروازے کھول دے اور اے مالک (دوزخ کا داروغہ!) ماہ رمضان کے احترام میں (دوزخ کے سب دروازے بند کر دے۔

جنت کے دروازوں پر حوریں اہستقبال کریں گی

حضرت یحییٰ بن ابی کثیرؒ بیان کرتے ہیں کہ حور عین اپنے خاوندوں سے جنت کے دروازوں پر ملاقات کریں گی اور خوبصورت ترین ترنم کے ساتھ یہ کہیں گی کہ ہم نے

۱۔ کتاب الثواب ابو الشیخ، شعب الایمان شہقی وقال الترمذی: لیس علی اسنادہ من اجمع علی ضعفہ

(البدور السافره / ۲۰۵۵)

آپ حضرات کی عرصہ دراز تک انتظار کی ہے، ہم راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ جنت میں رہنے والی ہیں کبھی نکالی نہ جائیں گی، ہم ہمیشہ زندہ رہنے والی ہیں کبھی نہیں مریں گی اور یہ بھی کہیں گی آپ میرے محبوب ہیں اور میں آپ کی محبوبہ ہوں، میں آپ ہی کیلئے ہوں، میرے نزدیک آپ کی ہمسری کرنے والا اور کوئی نہیں ہے۔ ۱۔

ملاقات کیلئے حور کا اشتیاق

حضرت امین ابی الحواری فرماتے ہیں جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت اپنے نوکر کو کہے گی تو تباہ ہو جائے جا کر دیکھ تو سہی (حساب و کتاب میں) ولی اللہ (یعنی میرے خاوند) کے ساتھ کیا ہوا جب وہ اطلاع پہنچانے میں دیر کر دے گا تو وہ دوسرے خدمتگار کو بھیجے گی وہ دیر کر دے گا تو تیسرے کو روانہ کر دے گی پھر پہلا آکر کے بتلائے گا میں نے اس کو میزان عدل کے پاس چھوڑا ہے، دوسرا آکر کہے گا میں نے اس کو پل صراط کے پاس چھوڑا ہے، تیسرا آکر کہے گا وہ جنت میں داخل ہو چکا ہے تو اس کا حور خوشی اور فرحت سے استقبال کرے گی اور یہ جنت کے دروازے تک پہنچ کر اس سے بغل گیر ہوگی جس سے کبھی نہ نکلنے والی حور کی خوشبو جنتی کے ناک میں داخل ہو جائے گی۔ ۲۔

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "وما من عبد یصبح صائماً الا فتحت له ابواب السماء" و"سبحت اعضاؤه" واستغفر له اهل السماء، فان صلی رکعة او رکعتین تطوعاً، اضاءت له السموات نوراً، وقلن ازواجه من الحور العین، اللهم اقبضہ الینا قد اشتقنا لرؤیتہ" ۳۔

۱۔ زوائد زہد ابن المبارک (۳۳۵) حادی الارواح ص ۳۰۶، ص ۳۲۵ صفحہ الجنۃ المن ابی الدنیا (۲۶۲)

۲۔ صفحہ الجنۃ المن ابی الدنیا (۳۳۹)

۳۔ مجسم طبرانی صغیر (۲۶/۲) 'وفیہ جریر بن ایوب وہو مجمع علیہ بھغفہ۔ (البدور السافرہ) (۲۰۵۳)

(ترجمہ) جو شخص روزہ رکھتا ہے اس کیلئے آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اس کے اعضاء تسبیح ادا کرتے ہیں، آسمان والے اس کیلئے استغفار کرتے ہیں، اگر اس نے نفل رکعات ادا کیں تو اس کی وجہ سے اس کیلئے آسمان روشن ہو جاتا ہے۔ اس کی حور عین بیویاں دعا کرتی ہیں کہ یا اللہ! اس کو آپ قبض فرمالیں۔ ہم اس کے دیدار کی شوقین ہیں۔

حوروں سے ملاقات کا شوق

حضرت حسن بصری کا ارشاد

حضرت ربیعہ بن کلثومؓ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصریؒ نے ہماری طرف دیکھا کہ ان کے گرد ہم نوجوان جمع ہیں تو فرمایا اے نوجوانو! کیا تم لوگ حور عین کا شوق و چاہت نہیں رکھتے؟ (یعنی جنت کی حوروں کی چاہت رکھو اور ان سے ملنے کیلئے نیک اعمال کرو) ۱۷

حضرت ابو حمزہ کی حالت

حضرت احمد بن ابی الحواریؒ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرمی نے بیان کیا کہ میں اور حضرت ابو حمزہ (رات کو) چھت پر سو گئے تھے، میں ان کو دیکھ رہا تھا کہ وہ اپنے بستر پر صبح تک کروٹیں لیتے رہے۔ میں نے ان سے کہا اے ابو حمزہ کیا آپ رات کو سوئے نہیں تھے؟ انہوں نے فرمایا جب میں رات کو لیٹ گیا تھا تو میرے سامنے ایک حور دکھائی دی گویا کہ میں محسوس کرتا ہوں کہ اس کی جلد نے میری جلد کو چھوا ہے۔ (حضرت ابن ابی الحواریؒ) فرماتے ہیں میں نے اس کا ذکر حضرت ابو سلیمان (دارائی) سے کیا تو آپ نے فرمایا یہ شخص حور سے ملاقات کا مشتاق تھا۔ ۱۸

مئے ہم نے جو پی ہو تو گناہگار مگر ہاں
دیکھا ہے کسی نگہ ہو شربا کو

حور کا لشکارا

حضرت یزید رقاشیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ جنت میں ایک نور پنے

۱۷ حادی الارواح ص ۳۰۵ صفحہ الجہنہ ابن ابی الدنیا (۳۰۸)

۱۸ حادی الارواح ص ۳۰۵ صفحہ الجہنہ ابن ابی الدنیا (۳۰۹)

لشکار اسارا تو حاضریں دے دیں۔ میں سے ایک منہ منہ معلوم کرتے ہوئے پوچھا کہ یہ لشکار کس چیز کا تھا؟ فرمایا کہ ایک حور اپنے خاوند کے چہرہ پر دیکھ کر مسکرائی ہے (اسی سے یہ نور چمکا ہے اور ساری جنت میں نظر آیا ہے) حضرت صالح (مرئی) فرماتے ہیں کہ یہ روایت سن کر مجلس کی ایک طرف بیٹھا ہوا ایک جوان چیخ مار کر بے ہوش ہو گیا اور چیختے چیختے ہی موت آگئی۔ ۱۷

نظارے نے بھی کام کیا واں نقاب کا
مستی سے ہر نگاہ ترے رخ پر بکھر گئی

حور کی تسبیح سے جنت کے درختوں پر پھول لگ جاتے ہیں

حضرت یحییٰ بن ابی کثیرؒ فرماتے ہیں کہ جب حور عین تسبیح پڑھتی ہے تو جنت کے ہر درخت پر پھول لگ جاتا ہے۔ ۱۸

لعبہ حور

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں

”ان فی الجنة حوراء یقال لہا لعبة“ لو بزقت فی البحر لعذب ماء البحر کله مکتوب علی نحرھا ”من احب ان یکون له مثلی فلیعمل بطاعة ربی“۔ ۱۹
(ترجمہ) جنت میں ایک حور ہے جس کا نام ”العبہ“ ہے اگر وہ اپنا لعاب دہن (کڑوے) سمندر میں ڈال دے تو سمندر کا تمام پانی شیریں ہو جائے۔ اس کے سینے پر یہ لکھا ہوا ہے ”جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کو میرے جیسی حور ملے تو اس کو چاہئے کہ میرے پروردگار کی فرمانبرداری والے اعمال کرے۔“

(فائدہ) حافظ ابن قیم نے اس روایت کو حضرت ابن مسعودؓ کے ارشاد سے نقل کیا ہے اور اس میں مزید یہ بھی ذکر کیا ہے کہ جنت کی تمام حوریں اس کے حسن پر حیران ہیں اور

۱۷ صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (حدیثی الارواح ص ۳۰۵)

۱۸ حدیثی الارواح ص ۳۰۶

۱۹ البدور السافرہ (جموالہ ابن ابی الدنیا فی صفۃ الجنة (۳۰۵) تذکرۃ القرطبی (۲/ ۴۷۷)

اس کے کندھے پر ہاتھ مار کر کہتی ہیں اے لعبہ! تیرے مبارک ہو اگر تیرے طلبگاروں کو (تیرے حسن و جمال اور کمال کا) علم ہو تو وہ خوب کوشش کریں (اور عمل صالح کر کے تیرے مستحق بن جائیں) ۱۷

ایسا حسن کہ دیکھتے ہی مر جائیں

حضرت عطاء سلمیٰ نے حضرت مالک بن دینار سے فرمایا اے ابو یحییٰ ہمیں (نیک اعمال کرنے کا) اور جنت میں جانے شوق دلائیں؟ تو انہوں نے فرمایا اے عطاء! جنت میں ایک حور ہے جس کے حسن پر جنتی مرتے ہوں گے اگر اللہ تعالیٰ جنت والوں کیلئے زندہ رہنے کا فیصلہ نہ کر دیتے تو وہ اس کے حسن کو دیکھ کر ہی مر جاتے چنانچہ حضرت عطاء حضرت مالک کی اس بات کو سننے کے بعد چالیس سال تک رنجور اور غمگین رہے۔ ۱۸

آگے خدا کو علم ہے کیا جانے کیا ہوا
بس ان کے رخ سے یاد ہے اٹھنا نقاب کا

حور عین کے شوق میں حکیم بے ہوش ہو گیا

حضرت احمد بن ابی الحواریؒ حضرت جعفر بن محمدؒ سے بیان کرتے ہیں کہ (موصل میں) ایک دانشور سے ان کی ملاقات ہوئی اور اس سے پوچھا کہ کیا تمہیں حور عین کا شوق ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا تم ان کا شوق رکھو (اور ان تک پہنچنے کیلئے نیک عمل کرو) کیونکہ ان کے چہرے کا نور اللہ عز و جل کا عکس ہو انور ہے۔ یہ سنتے ہی وہ حکیم بے ہوش ہو گیا اور اس کو اس کے گھر کے لوگ اٹھا کر لے گئے اور ایک مہینہ تک اس کی عیادت کرتے رہے۔ ۱۹

لطف اٹھائیں لب جاناں کی مسیحائی کا لوگ اس شوق میں بہمار ہوئے جاتے ہیں

۱۷ حادی الارواح ص ۳۰۵ بحوالہ اوزاعی

۱۸ حلیۃ ابو نعیم (۶/ ۲۲۱-۲۲۲) حادی الارواح ص ۳۰۵، صفحۃ الجنتہ ابن ابی الدنیا (۳۰۶) تذکرۃ

القرطبی (۲/ ۳۷۷)

۱۹ حادی الارواح ص ۳۰۵، صفحۃ الجنتہ ابن ابی الدنیا (۳۰۷)

حوروں کے شوق میں عبادت کرنے والوں کی حکایات

(حکایت نمبر ۱)

حضرت ابو سلیمان دارانی فرماتے ہیں کہ عراق میں ایک نوجوان بہت عبادت گزار تھا وہ ایک مرتبہ ایک دوست کے ساتھ مکہ مکرمہ کے سفر پر نکلا، جب قافلہ کہیں پڑاؤ کرتا تھا تو یہ نماز میں مصروف ہو جاتا تھا اور جب وہ کھانا کھاتے تھے تو یہ روزدار ہوتا تھا، سفر میں جاتے آتے وقت تک اس کا وہ دوست خاموش رہا جب اس سے جدا ہونے لگا تو اس سے پوچھنے لگا اے بھائی! مجھے یہ تو بتاؤ میں نے جو تجھے اتنا زیادہ عبادت میں مصروف دیکھا ہے اس پر تمہیں کس بات نے برا بیگھتہ کر رکھا ہے؟ اس نے بتایا کہ میں نے نیند میں جنات کے مخلات میں سے ایک محل دیکھا ہے جس کی ایک اینٹ سونے کی تھی ایک چاندی کی تھی جب اس کی تعمیر مکمل ہوئی تو اس کا ایک کنگرا زبر جد کا تھا تو دوسرا یاقوت کا، ان دونوں کے درمیان حور عین میں سے ایک حور کھڑی تھی جس نے اپنے بالوں کو کھول رکھا تھا، اس کے اوپر چاندی کا لباس تھا جب وہ بل کھاتی تھی تو اس لباس میں بھی بل پڑ جاتا تھا۔ اس نے (مجھے مخاطب کر کے) کہا اے خواہش پرست اللہ عزوجل کی طرف میری طلب میں کوشش کر، اللہ کی قسم! میں تیری طلب میں روز بروز نئے نئے طریقوں سے زیب و زینت کر کے بھی جا رہی ہوں۔ چنانچہ یہ محنت جو تم نے دیکھی ہے اس حور کی طلب کیلئے ہے۔ حضرت ابو سلیمان دارانی نے (یہ حکایت بیان کر کے) فرمایا یہ اتنی ساری عبادت تو ایک حور کی طلب میں ہے اس شخص کی عبادت کی کیا حالت ہونی چاہیے جو اس سے زیادہ کا طلبگار ہو۔ ۱۔

اس عابد کے حور کے عشق کی اس شعر نے کچھ یوں ترجمانی کی ہے ۲۔

نگاہ مت ساقی کا یہ ادنیٰ سا کرشمہ ہے
نظر ملتے ہی بس ہاتھوں سے ساغر چھوٹ جاتا ہے

۱۔ صفحہ الجنتہ النبی الدنیا (۲۵۲)

حور کی طلب میں کوئی ملامت نہیں

حضرت سفیان ثوری کو ان کے شاگردوں نے شدت خوف اور کثرت مجاہدہ میں دیکھا تو عرض کیا اے شیخ اگر آپ اس مجاہدہ کو کچھ کم کریں گے تو بھی اپنی مراد کو پہنچ جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ فرمایا کیونکر میں پوری کوشش نہ کروں میں نے سنا ہے کہ.....

"اہل جنت اپنی منزل میں ہوں گے کہ ان پر ایک بہت بڑا نور ظاہر ہو گا اور اس کی رونق اور شدت روشنی کی وجہ سے آٹھوں جنتیں روشن ہو جائیں گی اور اہل جنت سمجھیں گے کہ یہ نور اللہ کی جانب سے ہے اور سجدہ میں گر پڑیں گے اس وقت ایک منادی آواز دے گا کہ اپنے سر اٹھاؤ یہ وہ نور نہیں ہے جس کا تمہیں گمان ہوا۔ یہ ایک حور کے چہرہ سے نور چمکا ہے جو اپنے خاوند کے سامنے مسکرائی ہے اور اس کے مسکرانے سے یہ نور ظاہر ہوا ہے۔"

تو اے بھائیو! جو شخص خوبصورت حور کے لئے مجاہدہ کرے اسے تو ملامت نہیں کی جاتی وہ شخص جو خدا کا طالب ہو اس کے مجاہدہ پر کیا ملامت ہے؟ پھر یہ اشعار پڑھے

ماضر من كانت الفردوس منزله ماذا تحمل من بؤس و اقتار
تراہ یمشی نحیلاً خائفاً و جلاً الی المساجد یمشی بین الخمار
یانفس مالک من صبر علی النار قد حان ان تقیلی من بعد ادبار
(ترجمہ) جس کا مقام فردوس ہو اسے کچھ ضرر نہیں ہے۔ خواہ وہ کتنے ہی غم اور مصیبت کا تحمل کرے۔

تو اسے دبلا پتلا اور خوف زدہ گھبرایا ہوا مساجد کی طرف جاتے دیکھے کہ چادر اوڑھے دوڑتا ہے۔

اے نفس تجھے آگ پر تو صبر نہیں ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ بد بختی کے بعد تو سخت بلند ہو جائے۔ اے

حوریں طلب کرنے والے بزرگ

حضرت ابو سلیمان دارانی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک سال تجرید کے ساتھ بیت اللہ کا حج اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا ارادہ کیا، میں ایک راستہ میں چل رہا تھا کہ ایک خوبصورت عراقی جوان کو دیکھا کہ وہ بھی سفر کر رہا ہے اور اس کا بھی وہی ارادہ ہے جو میرا ہے۔ جب اس کے رفقاء چلتے تھے تو وہ قرآن شریف کی تلاوت کرتا تھا۔ اور جب منزل پر اترتے تھے تو وہ نماز پڑھتا تھا اور باوجود اس کے وہ دن کو روزہ رکھتا تھا اور رات کو تہجد پڑھتا تھا، اسی حالت میں وہ مکہ مکرمہ تک پہنچا، اس کے بعد اس نے مجھ سے جدا ہونا چاہا اور مجھے رخصت کیا۔ میں نے کہا اے بیٹے کس چیز نے تجھے ایسی مصیبت شاقہ پر آمادہ کیا؟ کہا اے ابو سلیمان مجھے ملامت نہ کرو میں نے خواب میں جنت کا ایک محل دیکھا ہے۔ وہ ایک چاندی کی اور ایک سونے کی اینٹ سے بنا ہے۔ اسی طرح اس کے بالا خانوں اور ان بالا خانوں کے درمیان ایک حور ایسی تھی کہ کسی دیکھنے والے نے ایسے حسن و جمال اور رونق والی کبھی نہ دیکھی ہوگی۔ وہ زلفیں لٹکائے ہوئے تھیں۔ ان میں سے ایک مجھے دیکھ کر مسکرائی تو اس کے دانتوں کی روشنی سے جنت روشن ہو گئی اور کہا اے جوان اللہ کی راہ میں کوشش اور مجاہدہ کرتا کہ میں تیری ہو جاؤں اور تو میرا ہو جائے پھر میں بیدار ہوں۔

یہ میرا قصہ اور حال ہے
اے ابو سلیمان مجھے لائق ہے کہ کوشش کروں کیونکہ کوشش کرنے والا ہی پانے والا ہے یہ جو مجاہدہ تم نے دیکھا یہ ایک حور کی منگنی کی غرض سے تھا
میں نے اس سے دعا کی درخواست کی اس نے میرے لئے دعا کی اور مجھ سے دوستی کی اور رخصت ہو کر چلا گیا۔

حضرت ابو سلیمان فرماتے ہیں میں نے اپنے نفس پر عتاب کیا اور کہا اے نفس بیدار ہو جا اور یہ اشارہ سن لے جو ایک بشارت ہے جب ایک عورت کی طلب میں اتنی کوشش اور یہ مجاہدہ ہے تو اس شخص کو جو حور کے رب کا طالب ہے کس قدر مجاہدہ اور کوشش کرنا چاہیے۔

حضرت امام یافعیؒ اس حکایت کو نقل کر کے فرماتے ہیں کہ یہ خواب جنہیں نیک لوگ دیکھتے ہیں یہ اسرار ہیں جنہیں حق سبحانہ و تعالیٰ (خواب کی شکل میں) آئینہ قلب پر ظاہر فرماتے ہیں کیونکہ خواب اجزاء نبوت کا ایک جزو ہے اس سے انہیں بشارت دی جاتی ہے اور ان کی تعظیم ہوتی ہے تاکہ وہ کوشش اور پرہیزگاری میں ترقی کریں وہ ہماری طرح نہیں ہیں کہ اوروں کو تو نصیحت کریں اور خود نصیحت نہ پکڑیں۔

اس کتاب کے سنانے کے زمانے میں اتفاقاً ایک عجیب نصیحت حاصل ہوئی کہ ایک شخص کے نفس نے اس سے کہا کاش ایسا ہوتا کہ کوئی شخص ایک لونڈی زفاف کے لئے تجھے فروخت کر دیتا اور اس کی قیمت حج کے موسم میں وصول کرتا پھر تو اسے بیچ کر قیمت ادا کر دیتا۔ وہ شخص یہ تمنا کر ہی رہا تھا کہ اس کے پاس ایک بزرگ آئے۔ اس نے اب تک اس خیال کا اظہار نہیں کیا تھا نہ اللہ کے سوا کوئی اسے جانتا تھا۔ اس بزرگ نے اس سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تو ایک قبہ میں ہے اور اس پر نور ہے اور تیرے پاس ایک لونڈی بھی ہے۔ اس قبہ سے باہر سات حوریں تھیں جو نہایت خوبصورت حسن و جمال میں یکساں تھیں۔ ایک ان میں سے تیری طرف اشارہ کر کے کہتی تھی کہ یہ شخص دیوانہ ہے میں (جنت کی حور) اس پر عاشق ہوں اور یہ (دنیا کی) ایک لونڈی پر عاشق ہے۔ ۱۷

نہر ہر ول کی کنواریاں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان فی الجنة نہرا یقال لہ الهرول علی حافتیہ اشجار نابتات فاذا اشتہی اهل الجنة السماع یقولون مروا بنا الی الهرول فنسمع الاشجار فتنطق باصوات لولا ان اللہ عزوجل قضی علی اهل الجنة ان لا یموتوا لماتوا شوقا وطربا الی تلك الاصوات قال فاذا سمعتہن الجوارى قرأن بالعربیۃ فیجئ اولیاء اللہ الیہن فیقطف کل واحد منہن ما اشتہی ثم یعید اللہ تعالیٰ مکانہن مثلہن۔ ۱۰

(ترجمہ) جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام ہرول ہے اس کے دونوں کناروں پر درخت اگے ہوئے ہیں جب جنتی سماع کی خواہش کریں گے تو کہیں گے ہمارے ساتھ ہرول کی طرف چلو تاکہ ہم درختوں سے (خوبصورت اور دلکش آوازیں) سنیں چنانچہ وہ ایسی (خوبصورت) آوازوں میں بولیں گے کہ اگر اللہ عزوجل نے جنتیوں کے نہ مرنے کا فیصلہ نہ کیا ہوتا تو یہ ان آوازوں کے شوق اور طرب میں مر جاتے۔ پس جب ان خوبصورت آوازوں کو (درختوں پر لگی ہوئی لڑکیاں سنیں گی تو وہ عربی زبان میں نہایت خوبصورت انداز و آواز میں) عربی زبان میں (کچھ) پڑھیں گی تو اللہ کے ولی ان کے پاس قریب جائیں گے اور ہر ایک ان لڑکیوں میں سے جس کو پسند کرے گا توڑ لے گا پھر اللہ تعالیٰ ان لڑکیوں کی جگہ ویسی ہی اور لڑکیاں (اس درخت کو) لگا دیں گے۔

حوروں کے مستحق بنانے والے اعمال صالحہ

غصہ پینے پر حور ملے گی

(حدیث) حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"من كظم غيظاً وهو يقدر على ان ينفذه دعاه الله تعالى على رؤوس الخلائق يوم القيامة حتى يخيره في اى الحور شاء" ۱۔
(ترجمہ) جس شخص نے غصہ کو پی لیا حالانکہ وہ اس کو نافذ کرنے پر قدرت رکھتا تھا، اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلائیں گے حتیٰ کہ اس کو اختیار دیں گے وہ حوروں میں سے جس کو چاہے لے لے

حور لینے کے تین کام

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ثلاث من كان فيه واحدة زوج من الحور العين رجل ائتمن على امانة خفية شهية فاداهها من مخافة الله تعالى ورجل عفى عن قاتله ورجل قرأ (قل هو الله احد) في دبر كل صلاة" ۲۔

(ترجمہ) تین کام ایسے ہیں جس شخص کے پاس ان میں سے ایک بھی ہو گا اس کی حور عین کے ساتھ شادی کی جائے گی (۱) وہ شخص جس کے پاس ضرورت کی امانت خفیہ طور پر رکھی گئی اور اس نے اس کو خوف خدا کی وجہ سے ادا کر دیا (۲) وہ شخص جس نے اپنے قاتل کو معاف کر دیا (۳) وہ شخص جس نے ہر (فرض) نماز کے بعد "قل هو الله احد" (پوری سورۃ اخلاص) کی تلاوت کی

۱۔ مسند احمد و سندہ جید (۳/ ۳۴۰)؛ ابو داؤد (۴۷۷۷)؛ ترمذی (۲۰۲۲/ ۳۴۹۵)؛ ابن ماجہ

(۴۱۸۶)؛ بیہقی (۸/ ۱۶۱)؛ من طریق واحد (۳/ ۳۳۸)؛ بطریق۔

۲۔ ترغیب و ترہیب اصمہانی (البدور السافرہ / ۲۰۳۲)۔

(فائدہ) ان مذکورہ اعمال میں سے کوئی سا عمل جتنی مرتبہ کرے گا انشاء اللہ اتنی حوریں ملیں گی۔

اچھے طریقے سے ہر روزہ رکھنے کا انعام سو حوریں

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ان الجنة تتزين من الحول الى الحول في شهر رمضان" وان الحور لتزين من الحول الى الحول في شهر رمضان" فاذا دخل شهر رمضان قالت الجنة: اللهم اجعل لي في هذا الشهر من عبادك سكاناً، ويقلن الحور: اللهم اجعل لنا في هذا الشهر من عبادك ازواجاً، تقر اعيننا بهم، وتقر اعينهم بنا، قال رسول الله ﷺ: (من صام نفسه في شهر رمضان لم يشرب ولم يرم فيه مؤمناً بهتاناً، ولم يعمل فيه خطيئة زوجة الله تعالى في كل ليلة مائة حوراء، وبنى له قصراً في الجنة من لؤلؤ وياقوت وزبرجد، لو ان الدنيا كلها جعلت في هذا القصر لكان منها كمربط عنز في الدنيا) ۱۔

(ترجمہ) جنت ایک سال سے دوسرے سال (کے شروع ہونے) تک ماہ رمضان کیلئے سنورتی ہے، اور حور بھی ایک سال کے شروع سے دوسرے سال کے شروع تک رمضان المبارک کیلئے سنورتی ہے، جنت کہتی ہے اے اللہ! میرے لئے اپنے بندوں میں سے اس مہینہ میں مکیں مقرر فرمادے، اور حوریں یہ دعا کرتی ہیں کہ اے اللہ! ہمارے لئے اس مہینہ میں اپنے نیک بندوں میں سے خاوند مقرر فرمادے جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے خود رمضان المبارک میں روزہ رکھا کچھ کھایا پیا نہیں اور کسی مؤمن پر بہتان بھی نہیں لگایا اور اس روزے کی حالت میں کوئی گناہ بھی نہ کیا اللہ تعالیٰ (روزے کی) ہر رات میں اس کیلئے سو حوروں سے اس کی شادی کریں گے

۱۔ البدور السافره (۲۰۴۷) مسند ابو یعلیٰ ()، معجم اوسط طبرانی ()، ابن عساکر

اور اس کیلئے جنت میں لو لو، یا قوت اور زبرد کا محل بنائیں گے اگر تمام دنیا کو اس محل میں منتقل کر دیا جائے تو یہ دنیا میں بحریوں کی جگہ جتنا نظر آئے گا۔

درج ذیل ورد کے انعامات

ارشاد خداوندی ہے "لہ مقالید السموات والارض" (اسی کے پاس ہیں چابیاں آسمانوں کی اور زمین کی) اس کی تفسیر میں حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق سوال فرمایا (کہ آسمان و زمین کی چابیاں کیا ہیں یعنی کونسی عبادات اس کی یا اس سے اعلیٰ درجہ یعنی جنت کی وارث بناتی ہیں) تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لا اله الا الله، والله اكبر، وسبحان الله وبحمده، واستغفر الله، ولا حول ولا قوة الا بالله، الاول والاخر والظاهر والباطن، وبيده الخير يحيى ويميت وهو على كل شيء قدير، ومن قالها اذا أصبح عشر مرات، أحرز من ابليس وجنوده ويعطى قنطاراً من الاجر، ويرفع له درجة من الجنة وبزوج من الحور العين، فان مات من يومه طبع بطابع الشهداء۔^۱

(ترجمہ) لا اله الا الله، الله اكبر، سبحان الله وبحمده، استغفر الله، لا حول ولا قوة الا بالله الاول والاخر والظاهر والباطن وبيده الخير يحيى ويميت وهو على كل شيء قدير۔ جو شخص ان کلمات کو دس مرتبہ صبح کے وقت پڑھے گا، اس کی شیطان اور اس کے (ضرر رساں) لشکر سے حفاظت کی جائے گی، اس کو اجر کا ایک قنطار عطاء کیا جائے گا، اس کیلئے جنت میں ایک درجہ بلند کیا جائے گا، اس کی حور عین سے شادی کی جائے گی اور اگر اس دن (جس دن اس نے یہ وظیفہ پڑھا تھا) فوت ہو گیا اس کیلئے شہداء والی مہر لگا دی جائے گی۔

۱۔ البدور السافرة (۲۰۴۸) طبرانی (مجمع الزوائد)

نیکی کا حکم اور برائی سے روکنے کا حکم کرنے کے انعام میں ملنے والی عیناء حور کی شان

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں

"ان فی الجنة حور یقال لہا العیناء ' اذا مشت مشی حولہا سبعون الف وصیف' عن یمینہا وعن یسارہا كذلك' وہی تقول: این الامرون بالمعروف والناہون عن المنکر؟ ۲۰۰

(ترجمہ) جنت میں ایک حور ہے جس کا نام "عیناء" ہے جب وہ چلتی ہے تو اس کے ارد گرد ستر ہزار خدمتگار لڑکیاں چلتی ہیں، اس کی دائیں طرف بھی اور بائیں طرف بھی (اتنی ہی خدمتگار لڑکیاں) ہوتی ہیں یہ حور کہتی ہے کہاں ہیں امر بالمعروف کرنے والے اور نہی عن المنکر کرنے والے (یعنی نیکیوں کا حکم کرنے والے اور برائی سے منع کرنے والے) میں ان کا انعام ہوں یعنی ہر ایسے آدمی کو ایسی ایک ایک حور عیناء عطاء کی جائے گی یا تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہنے کے ثواب میں یہ ایک حور ملے گی یا یہ کہ ہر دفعہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کے ثواب میں یہ حور عطاء کی جائے گی، ظاہر یہی ہے کہ ہر دفعہ امر یا نہی کرنے سے یہ حور ملے گی واللہ اعلم۔

حوریں چاہئیں تو یہ اعمال کرو

شیخ محمد بن حسن بغدادیؒ فرماتے ہیں ایک سال میں حج کیلئے گیا ایک روز مکہ مکرمہ کے بازاروں میں پھر رہا تھا کہ ایک بوڑھا مرد ایک لونڈی کا ہاتھ پکڑے ہوئے نظر آیا۔ لونڈی کا رنگ بدلا ہوا جسم دبلا تھا اور اس کے چہرے سے نور چمکتا تھا اور روشنی ظاہر ہوتی تھی وہ ضعیف شخص پکار رہا تھا۔ کوئی لونڈی کا طلب گار ہے؟ کوئی اسکی رغبت کرنے والا ہے؟ کوئی بیس دینار سے بڑھنے والا ہے؟ میں اس لونڈی کے سب عیبوں سے بری الزم ہوں۔ راوی کا بیان ہے میں اس کے قریب گیا اور کہا قیمت تو لونڈی کی معلوم ہو

۲۰۰ ابدور السافرہ (۲۰۴۹) طبرانی (مجمع الزوائد) (تذکرۃ القرطبی

(۲/۳۷۷) صفحہ الجنۃ ابن کثیر ص ۱۱۰

گئی مگر اس میں عیب کیا ہے؟ کہا یہ لونڈی مجنونہ ہے غمگین رہتی ہے۔ راتوں کو عبادت کرتی ہے۔ دن کو روزہ رکھتی ہے نہ کچھ کھاتی ہے نہ پیتی ہے ہر جگہ تنہا کیلی رہنے کی عادی ہے۔ جب میں نے یہ بات سنی میرے دل نے اس لونڈی کو چاہا۔ اور قیمت دیکر اس کو خرید لیا اور اپنے گھر لے گیا۔ لونڈی کو سر جھکائے دیکھا پھر اس نے اپنا سر میری جانب اٹھا کر کہا۔ اے میرے چھوٹے مولا خدا تم پر رحم کرے تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے کہا عراق میں رہتا ہوں۔ کہا کون سا عراق بصرے والا یا کوفے والا؟ میں نے کہا نہ کوفے والا نہ بصرے والا۔ پھر لونڈی نے کہا شاید تم مدینۃ الاسلام بغداد میں رہتے ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ کہا واہ واہ۔ وہ عابدوں اور زاہدوں کا شہر ہے۔ راوی کہتے ہیں مجھے تعجب ہوا میں نے کہا لونڈی حجروں کی رہنے والی، ایک حجرے سے دوسرے حجرے میں بلائی جانے والی، زاہدوں عابدوں کو کیسے پہچانتی ہے؟ پھر میں نے اس کی طرف متوجہ ہو کر دل لگی کے طور پر پوچھا تم بزرگوں میں کس کس کو پہچانتی ہو۔ کہا میں مالک بن دینار۔ بشر حافی۔ صالح مزنی۔ ابو حاتم بھستانی۔ معروف کرخی۔ محمد بن حسین بغدادی۔ رابعہ عدویہ۔ شعوانہ۔ میمونہ ان بزرگوں کو پہچانتی ہوں۔ میں نے کہا ان بزرگوں کی تمہیں کہاں سے شناخت ہے؟ لونڈی نے کہا اے جو ان کیسے نہ پہچانوں؟ قسم خدا کی وہ لوگ دلوں کے طبیب ہیں، یہ محبت کو محبوب کی راہ دکھلانے والے ہیں۔ پھر میں نے کہا اے لونڈی! میں محمد بن حسین ہوں۔ اس نے کہا میں نے اے ابو عبد اللہ خدا سے دعا مانگی تھی کہ خدا تم کو مجھ سے ملا دے۔ تمہاری وہ خوش آواز جس سے مریدوں کے دل زندہ کرتے تھے اور سننے والوں کی آنکھیں روتی تھیں کیسے ہے؟ میں نے کہا اپنے حال پر ہے۔ کہا تمہیں خدا کی قسم مجھے قرآن شریف کی کچھ آیتیں سناؤ۔ میں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی اس نے بڑے زور سے چیخ ماری اور یہ ہوش ہو گئی۔ میں نے اس کے منہ پر پانی چھڑکا تو ہوش میں آئی۔ اور کہا اے ابو عبد اللہ یہ تو اس کا نام ہے۔ کیا حال ہو گا اگر میں اسکو پہچانوں اور جنت میں اسکو دیکھوں۔ خدا تم پر رحم کرے اور پڑھو۔ میں نے یہ آیت پڑھی ام حسب الذین اجترحوا السيئات ان نجعلهم ساء ما يحكمون تک (یعنی کیا گمان کرتے ہیں جنہوں نے گناہ کئے ہیں کہ ہم ان کو ایمان والوں اور نیک عمل والوں کے برابر کریں گے) ان کی موت اور زندگی برابر ہے؟

برا ہے جو حکم کفار لگاتے ہیں۔

اس نے کہا اے ابو عبد اللہ ہم نے نہ کسی بت کو پوجا اور نہ کسی معبود کو قبول کیا پڑھے جاؤ خدا تم پر رحم کرے۔ میں نے پھر یہ آیت پڑھی۔

انا اعتدنا للظلمین ناراً سے ساءت مرتفقاً تک (یعنی ہم نے ظالموں کے واسطے آگ تیار کر رکھی ہے۔ ان کے گرد آگ کے خیمے ہوں گے اگر پانی طلب کریں گے گرم پانی پگھلے ہوئے تانبے کی مثل پائیں گے جو ان کے چہرے جھلس دیگا۔ ان کا پینا بھی برا ہے اور آرام گاہ بھی بری ہے)

پھر کہا اے ابو عبد اللہ تم نے اپنے نفس کے ساتھ ناامیدی لازم کر لی ہے۔ اپنے دل کو خوف اور ہسید کے درمیان آرام دو۔ اور کچھ پڑھو خدا تم پر رحمت کرے۔

پھر میں نے پڑھا وجوہ یومئذ مسفرة صاحكة مستبشرة اور وجوہ یومئذ ناضرة الی ربھا ناظرة (یعنی بعضے چہرے قیامت کے دن خوش ہشاش بشاش ہوں گے اور بعض چہرے تروتازہ اپنے پروردگار کو دیکھنے والے ہوں گے) پھر کہا۔ مجھے اس کے ملنے کا شوق کتنا زیادہ ہو گا جس دن وہ اپنے دوستوں کے واسطے ظاہر ہو گا اور پڑھو خدا رحم کرے۔

پھر میں نے پڑھا یطوف علیہم ولدان مخلدون باکواب و اباریق و کأس من معین تک (ترجمہ) لڑکے جو ہمیشہ رہنے والے ہیں جنت والوں کیلئے ہاتھوں میں کوزے اور لوٹے اور پیالے شراب معین کے لئے ہوئے گھومیں گے نہ پینے والوں کا سر پھرے گا اور نہ وہ بہکیں گے) پھر کہا اے ابو عبد اللہ میں خیال کرتی ہوں تم نے حور کو پیغام دیا ہے کچھ ان کے مہر کے لئے بھی خرچ کیا ہے۔ میں نے کہا اے لونڈی مجھے بتادے وہ کیا چیز ہے میں تو بالکل مفلس ہوں۔ کہا شب بیداری اپنے اوپر لازم کرو اور ہمیشہ روزہ رکھا کرو اور فقیروں اور مسکینوں سے محبت کرتے رہو۔ پھر وہ لونڈی یہوش ہو گئی میں نے اس کے چہرے پر پانی چھڑکا تو ہوش میں آئی پھر دوبارہ مناجات پڑھتے پڑھتے یہوش ہو گئی۔ میں نے پاس جا کر دیکھا وہ مرچکی تھی مجھے اس کے مرنے کا بڑا صدمہ ہوا۔ پھر میں بازار گیا تاکہ اس کے کفن و فن کا سامان لاؤں واپس آکر کیا دیکھتا ہوں کہ وہ کفنائی ہوئی خوشبو لگی ہوئی ہے اور جنت کے دو سبز جوڑے اس پر پڑے ہیں۔ کفن میں دو سطروں میں لکھا

ہے۔ سطر اول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور دوسرے پر الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ہے۔ میں نے اپنے دوستوں کے ساتھ اس کا جنازہ اٹھایا اور نماز پڑھ کر دفن کر دیا۔ اسکے سرہانے میں نے سورۃ یس پڑھی اور حجرے میں غمگین روتا ہوا واپس آگیا۔ پھر دو رکعت نماز پڑھ کر سو رہا خواب میں دیکھا کہ وہ لونڈی بہشت میں ہے جنتی حلے پہنے زعفران زار کے تختے میں ہے، سندس اور استبرق کا فرش ہے، سر پر تاج مرصع موتی اور جواہرات لکے ہوئے پاؤں میں یا قوت سرخ کی جوتی ہے۔ جس سے عنبر و مشک کی خوشبو آرہی ہے اس کا چہرہ آفتاب و ماہتاب سے زیادہ روشن ہے میں نے کہا اے لونڈی ٹھہر! کس عمل نے تجھے اس مرتبہ پر پہنچایا؟ کہا فقیر مسکینوں کی محبت، کثرت استغفار، مسلمانوں کی راہ سے ان کو ایذا دینے والی چیزیں دور کرنے سے مجھ کو یہ مرتبہ ملا ہے۔ ۱۷

حور کے ذریعے تہجد کی ترغیب

شیخ عبدالواحد بن زیدؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میری پنڈلی میں درد ہو گیا تھا اس کی وجہ سے نماز میں بڑی تکلیف ہوتی تھی ایک رات جو نماز کے لئے اٹھا تو اس میں سخت درد ہوا اور مشکل نماز پوری کر کے چادر سرہانے رکھ کر سو گیا خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک حسینہ جمیلہ لڑکی جو سراپا حسن کی پتلی تھی چند خوبصورت بنی ٹھنی لڑکیوں کے ہمراہ نماز و انداز کے ساتھ میرے پاس آکر بیٹھ گئی دوسری لڑکیاں جو اس کے ہمراہ تھیں اس کے پیچھے بیٹھ گئیں ان میں سے ایک سے اس نے کہا اس شخص کو اٹھاؤ مگر دیکھو بیدار نہ ہونے پائے وہ سب کی سب میری طرف متوجہ ہوئیں اور سب نے مل کر اٹھایا میں یہ سب کیفیت خواب میں دیکھ رہا تھا پھر اس نے اپنی خواصوں سے کہا کہ اس کے لئے نرم نرم پچھو نے پچھاؤ اور اپنے اپنے موقع سے تکیے رکھ دو انہوں نے فوراً سات پچھو نے اوپر نیچے پچھائے کہ میں نے عمر بھر کبھی ایسے پچھو نے نہ دیکھے تھے پھر اس پر نہایت خوبصورت ہنر رنگ کے تکیے نصب کئے پھر حکم کیا کہ اسے اس فرش پر لٹا دو مگر یہ دیکھو یہ جاگنے نہ پائے مجھے انہوں نے اس پچھو نے پر لٹا دیا اور میں انہیں دیکھتا تھا اور سب باتیں

اسروض الریاحین

سنتا تھا۔ پھر اس نے قسم دیا کہ اس کے چاروں طرف پھول پھلواری رکھ دو انہوں نے سنتے ہی طرح طرح کے پھول رکھ دیئے پھر وہ میرے پاس آئی اور اپنا ہاتھ میرے اسی درد کی جگہ رکھا اور ہاتھ سے سلایا پھر کہا کھڑا ہو نماز پڑھ حق تعالیٰ نے تجھے شفا دی اس کا یہ کہنا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اپنے آپ کو بھلا چنگاپایا گویا کبھی بیمار ہی نہ تھا وہ دن اور آج کا دن پھر کبھی بیمار نہ ہوا اور میرے دل میں اب تک اس کے اس کہنے کی کہ "اٹھ کھڑا ہو نماز پڑھ حق تعالیٰ نے تجھے شفا دی" لذت و حلاوت موجود ہے۔ ۱۷

حور کو دیکھنے والے بزرگ کی حکایت

ایک صالح شخص نے اللہ کی چالیس سال عبادت کی ایک روز اس پر ناز کا مقام غالب ہوا تو اس کے غلبہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا خداوند! آپ نے جو کچھ میرے لئے جنت میں تیار کیا ہے اور جس قدر حوریں میرے لئے مہیا فرمائی ہیں وہ مجھے دنیا میں دکھا دیجئے ابھی مناجات ختم نہ ہونے پائی تھی کہ محراب پھٹی اور ایک ایسی حسین و جمیل حور نکلی کہ اگر وہ دنیا میں آجائے تو تمام دنیا مفتون و مجنون ہو جائے۔ عابد نے پوچھا نیک نخت تو کون ہے آدمی ہے یا پری؟ اس نے عربی کے چند شعر پڑھے جن کا مضمون یہ تھا کہ تو مولا سے جو چاہتا تھا وہ تجھے ملا اور مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے کہ میں تیری مونس ہوں اور تمام رات تجھ سے باتیں کروں عابد نے پوچھا تو کس کے لئے ہے کہا آپ کے لئے کہا تجھ جیسی مجھے کتنی ملیں گی؟ کہا سو اور ہر ایک حور کی سو خادمہ اور ہر خادمہ کی سو باندیاں اور ہر باندی پر سوا انتظام کرنے والیاں۔ عابد یہ سن کر بہت خوش ہوا اور خوشی میں آکر پوچھا کہ اے پیاری کیا کسی کو مجھ سے زیادہ بھی ملے گا حور نے کہا تم بچارے تو کچھ بھی نہیں ہوا تا تو ادنیٰ ادنیٰ کو جو صبح و شام استغفر اللہ العظیم پڑھ لیتے ہیں اور سوائے اس کے ان کا کچھ کام نہیں انہیں مل جائے گی۔ ۱۸

جتنے آپ کے اعمال خوبصورت ہوں گے
 اتنا ہی آپ کی حوریں حسین ہوں گی

شیخ ابو بحر ضریر فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک خوبصورت غلام تھا دن کو روزہ رکھتا تھا رات بھر نماز پڑھتا تھا۔ وہ ایک دن میرے پاس آیا اور بیان کیا کہ آج میں سو گیا تھا کہ معمولی اور ادبھی ترک ہو گئے۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ گویا سامنے سے محراب پھٹ گئی ہے اور اس سے چند حسین لڑکیاں نکلی ہیں ان میں سے ایک لڑکی نہایت ہی بد صورت تھی میں نے عمر بھر ایسی کبھی نہ دیکھی تھی میں نے پوچھا کہ تم سب کس کے لئے ہو اور یہ بد صورت کس کے لئے ہے؟ انہوں نے کہا ہم سب تیری گزشتہ راتیں ہیں اور بری صورت والی تیری یہ رات ہے جس میں تو سو رہا ہے۔ اگر تو اسی رات میں مر گیا تو یہی تیرے حصے میں آئے گی۔

یہ خواب بیان کر کے اس جوان نے ایک چیخ ماری اور جان بحق تسلیم ہو گیا۔ ۱۔
 (اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جنتیوں کی حوریں اتنی ہی حسین ہوں گی جتنا انہوں نے اپنی عبادت کو حسین انداز سے ادا کیا ہوگا)

پانچ صدیوں سے حور کی پرورش

شیخ ابو سلیمان دارانی کہتے ہیں کہ میں ایک رات سو گیا تھا اور معمول کے وظائف بھی رہ گئے تھے خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت حسین حور ہے جو کہہ رہی ہے کہ ابو سلیمان تم تو مزے سے پڑے سو رہے ہو اور میں تمہاری لئے پانچ سو برس سے پرورش کی جا رہی ہوں۔ ۲۔

ایک نو مسلم کا انتظار کرنے والی حور

شیخ عبدالواحد بن زید فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں جہاز میں سوار تھا تلاطم امواج سے

۱۔ روض الریاحین

۲۔ روض الریاحین

جہاز ایک جزیرہ میں جا پہنچا اس جزیرہ میں ہم نے دیکھا کہ ایک شخص ایک بت کی پرستش کر رہا ہے ہم نے اس سے دریافت کیا کہ تو کس کی عبادت کرتا ہے اس نے بت کی طرف اشارہ کیا ہم نے کہا تیرا یہ معبود خالق نہیں بلکہ خود دوسرے کا مخلوق ہے اور ہمارا معبود وہ ہے جس نے اسے اور سب چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ اس بت پرست نے دریافت کیا بتاؤ تم کس کی عبادت کرتے ہو ہم نے جواب دیا کہ ہم اس ذات پاک کی عبادت کرتے ہیں جس کا آسمان میں عرش ہے اور زمین میں اس کی دار و گیر ہے اور زندوں اور مردوں میں اس کی تقدیر جاری ہے اس کے نام پاک میں اس کی عظمت اور بڑائی نہایت بڑی ہے اس نے پوچھا تمہیں یہ باتیں کس طرح معلوم ہوئیں ہم نے کہا اس بادشاہ حقیقی نے ہمارے پاس ایک سچے رسول کو بھیجا اس نے ہمیں ہدایت کی پھر اس نے پوچھا کہ وہ رسول کہاں ہیں اور ان کا کیا حال ہے؟ ہم نے جواب دیا کہ جس کام کے لیے خدا نے انہیں بھیجا تھا جب وہ پورا کر چکے تو اس نے انہیں اپنے پاس بلا لیا۔ اس نے کہا رسول خدا نے تمہارے پاس اپنی کیا نشانی چھوڑی ہے؟ ہم نے کہا اللہ کی کتاب کہا مجھے دکھاؤ ہم اس کے پاس قرآن شریف لے گئے کہا میں تو جانتا نہیں تم پڑھ کر سناؤ ہم نے اسے ایک سورۃ پڑھ کر سنائی وہ سن کر روتا رہا اور کہنے لگا جس کا یہ کلام ہے اس کا حکم تو دل و جان سے ماننا چاہیے اور کسی طرح اس کی نافرمانی نہ کرنی چاہیے۔ پھر وہ مسلمان ہو گیا۔ ہم نے اسے دین کے احکام اور چند سورتیں سکھائیں جب رات ہوئی اور ہم سب اپنے اپنے بچھونوں پر لیٹ رہے وہ بلا کہ بھائیو یہ معبود جس کا تم نے مجھے پتہ اور صفات بتائیں سوتا بھی ہے ہم نے کہا وہ سونے سے پاک ہے وہ ہمیشہ زندہ قائم ہے۔ اس نے کہا کیسے برے بندے ہو کہ تمہارا مولا نہیں سوتا اور تم سوتے ہو اس کی یہ باتیں سن کر ہمیں بڑی حیرت ہوئی۔ مختصر یہ کہ ہم وہاں چند روز رہے جب وہاں سے کوچ کا ارادہ ہوا اس نے کہا بھائیو مجھے بھی ساتھ لے چلو ہم نے قبول کر لیا چلتے چلتے ہم آبادان پہنچے میں نے اپنے یاروں سے کہا کہ یہ ابھی مسلمان ہوا ہے اس کی کچھ مدد کرنی چاہیے۔ ہم سب نے چند درہم جمع کر کے اسے دئے اور کہا کہ اسے اپنے خرچ میں لانا وہ کہنے لگا لا الہ الا اللہ تم تو عجب آدمی ہو تم ہی نے تو مجھے راستہ بتلایا اور خود ہی راہ سے بھٹک گئے مجھے سخت تعجب آتا ہے کہ میں اس جزیرہ میں بت کی عبادت کیا کرتا تھا میں اسے پہچانتا تھا اس

وقت بھی اس نے مجھے ضائع نہیں کیا پھر جب میں اسے جاننے لگا تو اب وہ مجھے کس طرح ضائع کر دے گا۔ تین دن کے بعد ایک شخص نے مجھے آکر خبر دی کہ وہ نو مسلم مر رہا ہے اس کی خبر لو یہ سن کر میں اس کے پاس گیا اور پوچھا کہ تجھے کیا حاجت ہے کہا کچھ نہیں۔ جس ذات پاک نے تمہیں جزیرہ میں پہنچایا اسی نے میری سب حاجتیں پوری کر دیں۔ خواجہ عبدالواحد فرماتے ہیں کہ مجھے وہیں بیٹھے بیٹھے نیند کا غلبہ ہوا اور میں سو گیا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سرسبز باغ ہے اس میں ایک قبہ ہے اور ایک مکلف تخت بچھا ہوا ہے اس پر ایک نہایت حسین نو عمر عورت جلوہ افروز ہے کہتی ہے خدا کے لئے اس نو مسلم کو جلد بھیجو مجھے اس کی جدائی میں بڑی بے قراری اور بے صبری ہے۔ اتنے میں میری آنکھ کھلی تو دیکھا وہ سفر آخرت کر چکا تھا۔ میں نے اسے غسل و کفن دے کر دفن کر دیا۔ جب رات ہوئی تو خواب میں وہی قبہ اور باغ اور تخت پر وہی عورت اور پہلو میں اس نو مسلم کو دیکھا کہ وہ یہ آیت پڑھ رہا ہے۔

والملائكة يدخلون عليهم من كل باب سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار

(اور فرشتے ان پر یہ کہتے ہوئے ہر دروازے سے آئیں گے کہ سلامتی ہے تم پر، پس کیا اچھا بدلہ ہے آخرت کا) ۱۷

جنتی کیلئے عورتوں اور حوروں کی تعداد

ستر بیویاں

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 يزوج العبد في الجنة سبعين قيل: يا رسول الله ايطيقها؟ قال: (يعطى قوة
 مائة) ۱۔

(ترجمہ) "جنت میں انسان کی ستر بیویوں سے شادی کی جائے گی"۔ عرض کیا گیا یا
 رسول اللہ! کیا مرد ان سب کی طاقت رکھے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا "مرد کو سو آدمیوں
 کی طاقت عطاء کی جائے گی"۔

ستر جنت کی دودنیا کی

(حدیث) حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اکرم
 ﷺ سے سنا

"يتزوج المؤمن في الجنة اثنتين وسبعين زوجة" سبعين من نساء الجنة
 واثنين من نساء الدنيا۔ ۲۔

(ترجمہ) جنت میں مؤمن کی بہتر بیویوں سے شادی کی جائے گی، ستر جنت کی عورتیں
 ہوں گی اور دودنیا کی عورتیں ہوں گی۔

ادنیٰ جنتی کی بہتر بیویاں

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

۱۔ کتاب الصغفاء للعقلمی (۱۶۶/۳) بہذا اللفظ و ترمذی باختصار () وابن حبان (۲۳۶/۹)۔
 الاحسان) بلفظہما البدور السافره (۲۰۳۱) مسند البزار (۳۵۲۶) مجمع الزوائد (۴۱۷/۱۰) صفحہ الجنۃ
 ابو نعیم (۴۷۲)۔

۲۔ البدور السافره (۲۰۳۲) ابن عساکر () ابن السکون

فرمایا

"ان ادنى اهل الجنة منزلة" الذى له ثمانون الف خادم واثنتان وسبعون زوجة وينصب له قبة من لؤلؤ وياقوت وزبرجد، كما بين الجابية وصنعاء" (۱- ترجمہ) ادنیٰ درجہ کے جنتی کے اسی ہزار خادم ہوں گے اور بہتر بیویاں ہوں گی ہر ایک جنتی کیلئے لؤلؤ، یاقوت اور زبرجد کا ایک قبة نصب کیا جائے گا (جس کی لمبائی) جابیہ (ملک شام کے شہر) سے صنعاء (ملک یمن کے دارالسلطنت) جتنی ہوگی۔

دوزخیوں کی میراث کی دودو بیویاں بھی جنتیوں کو ملیں گی

(حدیث) حضرت ابو امامہ باہلیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ما من احد يدخله الله الجنة الا زوجة الله اثنتين وسبعين زوجة من الحور واثنتين من ميراثه من اهل النار" ما منهن واحدة الا ولها قبل شهي وله ذكر لا ينشئ" (۲-)

(ترجمہ) جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کریں گے اس کی بہتر حوروں سے اور دودو خیوں کی میراث سے شادی کر دیں گے۔ ان عورتوں میں سے ہر ایک کی قبل خواہش کرتی ہوگی اور مرد کا نفس کمزور نہیں ہوتا ہوگا۔

(فائدہ) یہ دوزخیوں کی میراث کا مطلب یہ ہے کہ ہر دوزخی کی جنت میں میراث ہو گی جس کا رب تعالیٰ اپنے فضل سے مؤمن کو وراثت بنادے گا جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ اس کو جو دو عورتیں جنت میں دی جانی تھیں وہ مسلمان کو دیدی جائیں گی۔

۱- ابن المبارک فی الزہد (۲/ ۱۲۷) 'ترمذی (۲۵۶۲)' و تابعہ الحسن بن موسیٰ اخرجہ احمد (۳/ ۷۶) وابن وہب اخرجہ ابن حبان (۱۰/ ۲۴۶- الاحسان) 'البدور السافره' (۲۰۳۳) 'موارد الظمآن' (۲۶۳۸) 'البعث ابن ابی داؤد (۷۸)' 'مسند ابو یعلیٰ (۱۳۰۴)' 'حادی الارواح ص ۲۹۸' تذکرۃ القرطبی (۲/ ۷۵۷)

۲- ابن ماجہ (۳۳۳۷) 'شہقی البعث و النور' (۴۰۶) 'کامل ابن عدی (۳/ ۸۸۴)' درمنثور (۱/ ۳۹) 'مجمع الزوائد' (البدور السافره) (۲۰۳۳) 'حادی الارواح ص ۲۹۹' نہایہ ابن کثیر (۲/ ۷۵۷) 'صفۃ الجنة ابو نعیم (۳۷۰)' 'تذکرۃ القرطبی (۲/ ۷۸۳)

ادنیٰ درجہ کے جنتی کی بیویوں کی تعداد

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ان ادنیٰ اهل الجنة منزلة له سبع درجات، وهو على السادسة وفوقه السابعة، وان له لثلاثمائة خادم، ويغدى عليه كل يوم ويرا ح بثلاثمائة صحيفة من فضة وذهب، في كل صحيفة لون ليس في الاخرى، وانه ليلذ اوله كما يلذ آخره، وانه ليقول: يا رب، لو اذنت لي لا طعمت اهل الجنة وسقيتهم لم ينقص مما عندي شيء، وان له من الخور العين لاثنتي عشرة وسبعين زوجة، وان الواحدة لتأخذ مقعدتها قدر ميل من الارض۔" ۱

(ترجمہ) ادنیٰ درجہ کے جنتی کے جنت کے سات درجات ہوں گے یہ چھٹے پر رہتا ہوگا اس کے اوپر ساتواں درجہ ہوگا اس کے تین سو خادم ہوں گے اس کے سامنے روزانہ صبح و شام سونے چاندی کے تین سو پیالے کھانے کے پیش کئے جائیں گے ہر ایک پیالہ میں ایسے قسم کا کھانا ہوگا جو دوسرے میں نہیں ہوگا اور جنتی اس کے شروع میں ایسے ہی لذت پائے گا جیسے کہ اس کے آخر سے اور وہ یہ کہتا ہوگا یا رب اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں تمام جنت والوں کو کھلاؤں اور پلاؤں جو کچھ میرے پاس ہے (اس میں کمی نہ ہوگی) اس کی حور عین میں سے بہتر بیویاں ہوں گی اور ان میں سے ہر ایک کی سرینیں زمین کے ایک میل کے برابر ہوں گی۔

(۱۲۵۰۰) ساڑھے بارہ ہزار بیویاں

(حدیث) حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"ان الرجل من اهل الجنة ليزوج خمسمائة حوراء واربعة آلاف بكر

۱۔ مسند احمد (۲/۵۳۷) البدور السافرة (۲۰۳۵) مجمع الزوائد (۱۰/۳۰۰) حادنی الارواح

(ص ۲۰۸)

وثمانية آلاف ثيب، يعانق كل واحدة منهن مقدار عمره من الدنيا"۔ ۱۔
(ترجمہ) جنتی مرد کی پانچ سو حوروں اور چار ہزار کنواریوں اور آٹھ ہزار شادی شدہ عورتوں سے شادی کی جائے گی، جنتی ان میں سے ہر ایک کے ساتھ اپنی دنیاوی زندگی کی مقدار کے برابر معافہ کرے گا۔

(۱۲۰۰ حوروں اور بیویوں کا ترانہ)

(حدیث) حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "یزوج كل رجل من اهل الجنة باربعة آلاف بكر و ثمانية آلاف ايم ومائة حوراء، فيجتمعن في كل سبعة ايام، فيقلن باصوات حسان، لم يسمع الخلائق بمثلهن نحن الخالدات فلا نبید، ونحن الناعمات فلا نباس ونحن الراضيات فلا نسخط، ونحن المقيمات فلا نظعن طوبى لمن كان لنا وكناله"۔ ۲۔

(ترجمہ) جنتیوں میں سے ہر مرد کی چار ہزار باکرہ، آٹھ ہزار بانجھ اور سو حوروں سے شادی کی جائے گی، یہ سب ہر ساتویں دن میں جمع ہوا کریں گی اور حسین آواز میں ترانہ کہیں گی اتنا حسین کہ مخلوقات میں سے کسی نے نہ سنا ہو گا وہ کہیں گی۔ ۳۔

نحن الخالدات فلا نبید
ونحن الراضيات فلا نسخط
ونحن الناعمات فلا نباس
ونحن المقيمات فلا نظعن
طوبى لمن كان لنا وكناله

۱۔ البعث والنشور (۴۱۴) کتاب العظيمة ابو الشيخ (۵۹۱) کتاب طبقات المحدثين باصبهان، اتحاف السادة المتقين (۵۴۶/۱۰) الدر المنثور (۴۰/۱) البدور السافرة (۲۰۳۶) فتح الباری (۳۲۵/۶) ترغیب و ترہیب ۵۳۲/۳

۲۔ صفة الجنة ابو نعیم (۲۷۹/۳) (۴۳۱) (۲۲۰/۳) کتاب العظيمة ابو الشيخ (۶۰۵) اتحاف السادة المتقين (۵۴۶/۱۰) البعث والنشور بیہقی (۳۷۳) ابو سعد المالینی فی الاربعین فی شیوخ الصوفیہ مخطوط (ق ۱۳) کنز العمال (۳۹۳ ۷۶) حادی الارواح ص ۳۲۴ فتح الباری (۳۲۵/۶) ترغیب و ترہیب (۵۳۸/۳)

ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی نہیں مریں گی۔ ہم نعمتوں میں پلنے والی ہیں کبھی خستہ حال نہ ہوں گی، ہم راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی، ہم (جنت میں) ہمیشہ رہیں گی کبھی نکالی نہ جائیں گی، خوشخبری ہو اس کیلئے جو ہمارے لئے ہے اور ہم اس کیلئے ہیں۔

گنہگاروں کی مغفرت

اشتہار

سائز 23x36x16 صفحات 272 مجلد ہدیہ

شریعت کے وہ اعمال صالحہ جن پر عمل کرنے سے انسان کے گناہوں کی بخشش ہوتی ہے اور جنت کے اعلیٰ درجات ملتے ہیں اور جہنم سے پناہ حاصل ہوتی ہے۔ ان کی تفصیلات پر مشتمل احادیث (ترجمہ) از حضرت مولانا مفتی امداد اللہ انور۔

نہروں کے کنارے خیموں کی حوریں

حضرت احمد بن ابی الحواریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سلیمان دارانیؓ کو فرماتے ہوئے سنا جنت میں کچھ نہریں ایسی ہیں جن کے کناروں پر خیمے نصب کئے گئے ہیں ان میں حور عین موجود ہیں اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ہر ایک کو نئے طریقہ سے پیدا کیا ہے جب ان کا حسن کامل ہو گیا تو فرشتوں نے ان کے اوپر خیمے لگا دیئے۔ یہ ایک میل در میل کرسی پر بیٹھی ہیں جبکہ ان کی سرینیں کرسی کے اطراف سے باہر کو نکل رہی ہیں جنت والے اپنے محلات سے (نکل کر ان کے پاس) آئیں گے اور جس طرح سے چاہیں گے ان کے نعمات اور ترانے سنیں گے پھر ہر جنتی ہر ایک کے ساتھ خلوت میں چلا جائے گا۔ ۱۔

بادل سے لڑکیوں کی بارش

حضرت کثیر بن مرہؓ فرماتے ہیں کہ جنت کی نعمت "مزید" میں سے ایک یہ ہے کہ جنت والوں کے اوپر سے ایک بدلی گذرے گی وہ کہے گی تم کیا چاہتے ہو میں آپ حضرات پر کس نعمت کی بارش کروں چنانچہ وہ حضرات جس جس نعمت کی چاہت کریں گے وہی ان پر نازل ہوگی۔ حضرت کثیر بن مرہ (حضریؓ) فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ منظر دکھایا تو میں یہ کہوں گا کہ ہم پر سنگھار کردہ لڑکیوں کی بارش ہو۔ ۲۔

حضرت ابو طیبہ کلائیؓ فرماتے ہیں جنت والوں پر نعمتوں سے بھری ہوئی بدلی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر سایہ کرے گی اور پوچھے گی میں آپ حضرات پر کس نعمت اور لذت کی بارش کروں؟ پس جو شخص جس قسم کی خواہش کرے گا اس پر اسی کی بارش کرے گی حتیٰ کہ بعض جنتی یہ کہیں گے کہ ہم پر نوخاستہ ہم عمر لڑکیوں کی بارش ہو۔ ۳۔

۱۔ البدور السافره (۲۰۲۸) حوالہ ابن ابی الدنیا لکن فیہ بغیر لفظ مختصراً (صفۃ الجنۃ) (۳۵۱)

۲۔ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۳۰۲) نعیم بن حماد فی زیادات علی الزہد لایمن المبارک (۲۴۰) صفۃ الجنۃ ابو نعیم

(۳/۲۴۳) (۳۸۲) قلت سند ابن المبارک ضعیف ولکن توبع کما ہو عند الاصہبانی فالاسناد صحیح لغيرہ ان

شاء اللہ تعالیٰ۔ حادی الارواح ص ۳۰۳ ۳۴۵ تذکرۃ القریطی ۲/۳۹۸ البدور السافره (۲۰۳۰)

۳۔ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۹۲)

”من المزید“

جنتی مردوں کیلئے مزید حوروں کا انعام

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

”ان الرجل لیتکى فی الجنة سبعین سنة قبل ان یتحول‘ ثم تاتیہ المرأة‘ فینظر وجهہ فی خدہا اصفی من المرءاة‘ وان ادنی لؤلؤ علیہا‘ تضیء ما بین المشرق والمغرب‘ فتسلم علیہ‘ فیرد علیہا السلام‘ ویسألہا من انت؟ فتقول: أنا من المزید‘ وانه لیکون علیہا سبعون ثوباً‘ فینفذہا بصرہ‘ حتی یرح مخ ساقہا من وراء ذلک‘ وانه علیہا التیجان‘ ان ادنی لؤلؤة منها لتضیء ما بین المشرق والمغرب“^۱

(ترجمہ) جنتی آدمی جنت میں کروٹ بدلنے سے پہلے ستر سال تک ٹیک لگا کر بیٹھے گا پھر اس کے پاس ایک عورت آئے گی جس کے رخسار میں وہ اپنے مونہہ کو آئینہ سے زیادہ صاف دیکھے گا اس پر کا ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کے درمیانی حصہ کو روشن کر دینے والا ہو گا یہ اس کو سلام کرے گی اور وہ اس کے سلام کا جواب دے گا اور پوچھے گا آپ کون ہیں؟ وہ بتائے گی کہ میں اضافی عطیہ ہوں۔ اس عورت پر ستر پوشاکیں ہوں گی ان سے بھی نظر گذر جائے گی حتیٰ کہ وہ اس کی پنڈلی کے گودے کو ان پوشاکوں کے پیچھے سے دیکھ لے گا۔ ان عورتوں پر تاج بھی ہوں گے جن کا ادنیٰ درجہ کا موتی مشرق و مغرب کے درمیانی حصہ کو روشن کر سکتا ہو گا۔

۱۔ مسند ابو یعلیٰ (۱۰۸۶) باسناد حسن البدور السافره (۲۰۲۴) ص ۷۵/۳ احمد (۷۵/۳) صحیح ابن

حبان (۳۵۴) صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (۲۷۷) البعث ابن ابی داؤد (۸۱) البعث والنشور شہبائی

(۳۳۹) مجمع الزوائد (۱۰/۴۱۹) اتحاف السادة المتقین (۱۰/۵۴۳) صفۃ الجنة ابن کثیر ص ۱۰۹

جنت کی حوریں مردوں سے زیادہ ہوں گی

امام ابن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام نے آپس میں مذاکرہ کیا کہ جنت میں مرد زیادہ ہوں گے یا عورتیں زیادہ ہوں گی؟ تو حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ کیا آنحضرت ﷺ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا

ان اول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر والتي تليها على اضواء كوكب درى فى السماء لكل امرئ منهم زوجتان اثنتان يرى من سوقهما من وراء اللحم وما فى الجنة اعزب - ۱ -

(ترجمہ) جنت میں سب سے پہلے جو حضرات داخل ہوں گے وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح (روشن چہروں اور جسموں والے) ہوں گے۔ ان کے بعد جو داخل ہوں گے وہ آسمان کے زیادہ چمکدار ستارے کی طرح (روشن) ہوں گے۔ ان (دونوں قسم کے حضرات) میں سے ہر شخص کیلئے دو دویہیاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودہ گوشت کے اندر سے جھلکتا ہوا نظر آئے گا اور جنت میں کوئی انسان بغیر اہل خانہ کے نہ ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی دوسری حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا للرجل من اهل الجنة زوجتان من الحور العين على كل واحدة سبعون حلة يرى من ساقها من وراء الحجاب - ۲ -

(ترجمہ) ہر جنتی مرد کیلئے حور عین میں سے دو دویہیاں ہوں گی، ہر ایک (دویہی) پر ستر جوڑے ہوں گے اس کی پنڈلی کا گودہ پردہ کے اندر سے نظر آتا ہوگا۔

۱۔ بخاری کتاب بدء الخلق ب ۸ (۳۲۳۵) (۳۲۳۶) (۳۲۵۳) 'وفیه فی کتاب الانبیاء ب (۱) (۳۳۲۷) 'مسلم فی الجنة ب ۶ (۲۸۳۳) 'حادی الارواح ص ۱۷۰ 'صحیح ابن حبان (۲۵۳/۱۰) (۷۳۷۷) 'البدور السافرة (۲۰۳۰) 'دارمی (۳۳۶/۲) 'مسند احمد ۲/۵۰۷ 'البعث والنشور (۳۷۱) 'ترغیب و ترہیب (۵۳۲/۳) 'العاقبة عبدالحق اشبیلی (۵۰۱) 'مصنف عبد الرزاق (۲۰۸۷۹)

۲۔ مسند احمد ۲/۳۴۳۵ 'حادی الارواح ص ۱۷۰ '۲۹۵ 'تفسیر ابن کثیر (۴۸۰/۷)

(فائدہ) مذکورہ پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر جنتی کو دو بیویاں عطا کی جائیں گی اور مذکورہ دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو بیویاں حور تین سے ہوں گی (دنیا کی خواتین میں سے نہیں ہوں گی) یہ دوسری حدیث پہلی حدیث کی شرح ہے :- یہ دو عورتیں دنیا کی نہیں ہوں گی بلکہ جنت کی حوریں ہوں گی۔

آپ اس کتاب کے مختلف ابواب میں ایسی احادیث مبارکہ بھی ملاحظہ فرمائیں گے جن میں جنتی مردوں کیلئے ہزاروں ہزار بیویوں کا ذکر موجود ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت میں جنت کی عورتیں اتنی کثرت سے ہوں گی جن کا شمار انسان کی قدرت میں نہیں ہے۔

قبر کے عبرتناک مناظر



سائز 23x36x16 صفحات 300 ، ہدیہ

علامہ سیوطیؒ کی شرح الصدور باحوال الموتی والقبور کا اردو ترجمہ بنام نور الصدور از حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحب، موت، شدت موت، عالم ارواح، احوال اموات، ارواح کی باہمی ملاقات، قبر کی گفتگو، قبر میں سوال و جواب، عذاب قبر، قبر میں مؤمن کے انعامات، قبر اور مردوں کے متعلق مستند عبرتناک حکایات۔

کیا دنیا کی بہت کم عورتیں جنت میں جائیں گی؟

(حدیث) حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اقل ساکنی الجنة النساء۔ ۱۔

(ترجمہ) جنت میں سب سے کم باشندے (دنیا کی) عورتیں ہوں گی۔

(حدیث) حضرت عمران بن حصینؓ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اطلعت فی النار فرأیت اکثر اهلها النساء واطلعت فی الجنة فرأیت اکثر اهلها الفقراء۔ ۲۔

(ترجمہ) میں نے دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو اس کے باشندوں میں عورتوں کو زیادہ دیکھا اور میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اس کے باشندوں میں فقراء کو زیادہ دیکھا۔
دنیا کی خواتین کے جنت میں کم ہونے کی وجہ

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
یا معشر النساء تصدقن واكثرن الاستغفار فانی رأیتکُن اکثر اهل النار .
فقلت امرأة منهن جزلة ومالنا یا رسول الله اکثر اهل النار؟ قال تکثرن

۱۔ مسند احمد ۴/ ۴۲۷، مسلم (۲۷۳۸)، (۹۵) فی الذکر والدعاء ۲۶، حادی الارواح ص ۱۷۱

۲۔ صحیح ابن حبان (۷۴۱۳)، ۱۰/ ۲۷۳، طبرانی کبیر (۱۲۸/ ۱۸)، شرح السنہ (۲۲۸/ ۱۵)

۳۔ بخاری (۳۲۴۱) فی بدء الخلق ب ۸، (۵۱۹۸) فی النکاح ب ۸۸، (۶۴۴۹) فی الرقاق ب ۱۶

(۶۵۴۶) فی الرقاق ب ۵۱، مسلم (۲۷۳۷)، (۹۴) فی الذکر والدعاء ب ۲۶، فی الرقاق، احمد

۱/ ۲۳۴، ۳۵۹، ۲/ ۲۹۷، ۳/ ۷۳، ارواہ ہذہ الاثمة الثلاثة باسانید ہم۔ صحیح ابن حبان (۲۵۶۸)

ترغیب و ترہیب (۱۸۳/ ۴)، فتح الباری (۱۱/ ۲۸۳، ۳۱۵)، تحف السادة (۵/ ۳۰۱)۔

اللعن وتكفرون العشير. الحديث۔ ۱۷

(ترجمہ) اے عورتوں کی جنس تم صدقہ کیا کرو اور کثرت سے استغفار کیا کرو کیونکہ میں نے تمہیں (یعنی تمہاری جنس کو) دوزخیوں میں بہت زیادہ دیکھا ہے۔ ایک عورت نے جو اچھے انداز سے گفتگو کرتی تھی عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے کیا قصور کیا ہے ہم (عورتیں) دوزخیوں میں زیادہ کیوں ہوں گی؟ آپ نے ارشاد فرمایا تم لعنت ملامت زیادہ کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری اور نافرمانی کر لیتی ہو۔

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ جنت میں دنیا کی عورتوں کا کم ہونا اول اول دخول جنت کے وقت ہے پھر جب شفاعت نبوی اور رحمت الہی کی وجہ سے ان کو دوزخ سے نکالا جائے گا کیر نکہ انہوں نے کلمہ تو پڑھا تھا اس طرح سے جنت میں جانے کے بعد یہ تقریباً ہر جنتی کے نکاح میں دو دو عورتیں تقسیم ہو جائیں گی تو یہ پھر سے جنتی مردوں سے زیادہ ہو جائیں گی جنت کی حوریں تو کثرت میں اتنا زیادہ ہوں گی کہ ان کا تو شمار ہی نہیں۔ ۱۸

۱۷ ابن ماجہ (۴۰۰۳) فی الفتن ب ۱۹، حادی الارواح ص ۱۷۲، وخرجه مسلم (۸۸۵) فی صلوۃ العیدین و البخاری من حدیث ابی سعید (۳۰۴) فی الخیض ب ۶، (۱۴۶۲) فی الزکاة ب ۴۴ نحوہ، ترمذی (۲۶۱۳) مسند احمد (۳۶۳/۱) حاکم (۲/۱۹۰/۴) (۶۰۳) مشکلی الآثار (۳/۳۰۵) مشکوٰۃ (۱۹) تفسیر قرطبی (۳/۸۲) نصب الرایۃ (۴/۹۰، ۹۸) کنز العمال (۴۵۰۷۵) ۱۸ مستفاد من تذکرۃ القرطبی (۲/۷۵۷)

جنت کی بیویاں

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وَلَهُمْ فِيهَا ازْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ (سورة البقرہ /)

(ترجمہ) اور جنتیوں کیلئے بیویاں ہوں گی پاک صاف۔

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے

وَلَهُمْ فِيهَا ازْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ کی تفسیر میں ارشاد فرمایا

من الحيض والغائط والنخامة والبزاق۔ ۱

(یعنی یہ جنت کی حوریں اور دنیا کی عورتیں جو جنتیوں کے نکاح میں دی جائیں گی ان کی

پاکیزگی کا یہ عالم ہو گا کہ ان کو نہ تو حیض آئے گا نہ پیشاب پاخانہ اور نہ ناک کی ریزش نہ

تھوک۔ ۲

اسی طرح سے جنت کی عورتیں صفات مذمومہ سے پاک ہوں گی، ان کی زبان فحش اور

گھٹیا باتوں سے پاک ہو گی، ان کی آنکھ اپنے خاوندوں کے علاوہ غیر کو دیکھنے سے پاک ہو

گی ان کے کپڑے میل کچیل سے پاک ہوں گے۔ ۳

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"اول زمرة تلج الجنة صورتهم على صورة القمر ليلة البدر" لا يبصقون

فيها ولا يتغوطون ولا يتمخطون" آنتهم وامشاطهم من الذهب والفضة

ومجامرهم من الالوة" ورشحهم المسك" ولكل واحد منهم زوجتان يرى

منخ ساقيهما من وراء اللحم من الحسن لا اختلاف بينهم ولا تباغض

۱۔ حاکم وصحیح (۱) البدور السافرہ (۱۹۸۹) تفسیر ابن کثیر (۱/۹۲)، تغلیق التعلیق (۳/۴۹۹)۔

فتح الباری (۲/۳۲۰) صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳۲۳)۔

۲۔ ہناد کتاب الزہد (۲۷) البدور السافرہ (۱۹۹۱)۔

۳۔ حادی الارواح ص ۲۸۴۔

قلوبهم على قلب واحد، يسبحون الله بكرة وعشياً" ۱۔

(ترجمہ) سب سے پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح (روشن) ہوگی یہ نہ تو جنت میں تھوکیں گے نہ پیشاب پاخانہ کریں گے اور نہ نزلہ پھینکے گے، ان کے برتن اور کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہوں گی اور انگلیٹھیاں اگر کی لکڑی کی ہوں گی ان کا پسینہ مشک کا ہوگا ان میں سے ہر ایک کی (حور عین میں سے) دو دوییاں ہوں گی ان کی پنڈلیوں کا گودا ان کے حسن (و نزاکت) کی وجہ سے گوشت کے اندر سے نظر آئے گا۔ جنتیوں کے درمیان آپس میں کوئی بغض اور کینہ نہیں ہوگا، ان کے دل ایک ہی دل کی طرح ہوں گے یہ (عادةً) صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہوں گے۔

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"اول زمرة تدخل الجنة وجوههم كالقمر ليلة البدر، والزمرة الثانية كأحسن كوكب دري في السماء، لكل امرئ منهم زوجتان، على كل زوجة سبعون حلة يري مخ ساقها من وراء الحلل" ۲۔

(ترجمہ) سب سے پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح (روشن) ہوں گے اور دوسری جماعت آسمان میں خوب چمکنے والے ستارے کی طرح خوبصورت ہوگی۔ ان حضرات میں سے ہر ایک کیلئے دو دوییاں ہوں گی۔ ہر بیوی پر ستر پوشاکیں ہوں گی (پھر بھی) ان کی پنڈلی کا گودا پوشاکوں کے اندر سے نظر آتا ہوگا۔

۱۔ مسند احمد ۲/ ۳۱۶، بخاری ۶/ ۲۳۰، ۲۳۲، مسلم (۲۸۳۴)، ترمذی (۲۵۴۰)، البدور السافره (۱۹۹۳)، ترغیب و ترہیب (۵۹۹/ ۴)، درمنثور (۳۹/ ۱)، اتحاف الساده (۵۳۶/ ۱۰)، کنز العمال (۳۹۲۷۹)، (۳۹۳۷۱)

۲۔ مسند احمد (۲۵۳/ ۲)، ترمذی ۲۵۳۷، باسناد صحیح، تاریخ بغداد (۸۷/ ۹)، داری مختصراً (۳۳۶/ ۲)، البدور السافره (۱۹۹۳)، درمنثور (۳۹/ ۱)

(فائدہ) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں حور عین میں سے ہر عورت کی پنڈلی کا گود اس کے گوشت اور ہڈی کے اندر سے ستر جوڑوں کے نیچے سے نظر آئے گا۔ جس طرح سے سرخ شراب سفید شیشے سے نظر آتی ہے۔ ا۔

اکابر کا مقام عبادت

اشتہار

سائز 23x36x16 صفحات 320 مجلد، ہدیہ

انبیاء کرام، صحابہ عظام اور اکابر اولیاء کی بارگاہ خداوندی میں عبادت نماز، تہجد، اذکار دعائیں، قلبی کیفیات روحانی توجہات، ہر ہر صفحہ مؤمن کی عملی زندگی کیلئے قابل تقلید ولایت کاملہ خاصہ کے حصول کا جذبہ پیدا کرنے والی اور ولی بنانے والی عظیم ترین تصنیف۔

۱۔ طبرانی عظیمی (فی البعث والنشور) البدور السافرة (۱۹۹۵)

جنت کی عورتوں اور حوروں کا حسن

حور کی چمک دمک

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "غداوة فی سبیل اللہ تعالیٰ او روحۃ خیر من الدنیا وما فیہا" ولقباق قوس احدکم فی الجنة خیر من الدنیا وما فیہا" ولوان امراة من نساء اهل الجنة اطلعت الی الارض لاضاءت ما بینہا " ولملات ما بینہا ریحاً " ولنصفہا علی راسہا — یعنی الخمار — خیر من الدنیا وما فیہا۔ ۱۔

(ترجمہ) صبح کی ایک گھڑی یا شام کی ایک گھڑی اللہ کے راستہ میں گزار دینا دنیا وما فیہا سے بہتر ہے اور جنت میں تمہاری ایک کمان کا فاصلہ دنیا وما فیہا سے زیادہ قیمتی ہے۔ اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو تمام زمین کو روشن کر دے اور روئے زمین کو معطر کر دے اور اس کے سر کا دوپٹہ دنیا وما فیہا سے زیادہ قیمتی ہے۔

عورت کے رخسار میں جنتی کو اپنی شکل نظر آئے گی

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد خداوندی کا انھن الیاقوت والمرجان (گویا کہ وہ خواتین یا قوت اور مرجان ہیں) کی تفسیر میں ارشاد فرمایا

"ینظر الی وجہہ فی خدہا اصفی من المراة" ولان ادنی لؤلؤة علیہا

۱۔ مسند احمد (۳/ ۱۳۷، ۱۵۷، ۲۶۳) بخاری (۱۱/ ۴۱۸ مع فتح الباری) ترمذی (۱۶۵۱) شرح السنہ ۱۵/ ۲۱۳ تفسیر بیضاوی۔ البدور السافرہ (۱۹۹۶) صفۃ الجنة لئن ائی الدنیا (۴۸۱) رولو من لفظ "ان امرأة" الحدیث۔ البعث والنشور (۳۷۲) صحیح ابن حبان (۷۳۵۵) نسائی (۵/ ۱۶) طبرانی کبیر (۶/ ۱۹۲، ۱۹۹، ۲۱۰، ۲۳۲، ۲۳۶، ۲۳۷، ۱۹، ۳۴۱) مجمع الزوائد (۵/ ۲۸۳، ۲۸۵) سنن سعید بن منصور (۲۳۷۹) لئن ائی شیبہ (۵/ ۳۳۲) عبد الرزاق (۹۵۴۳) مسند ربیع بن حبیب (۲/ ۲۰)

لتضيء ما بين المشرق والمغرب ، وانه يكون عليها سبعون ثوباً فينفذها
بصره ، حتى يرى ساقها من وراء ذلك۔ ۱۔

(ترجمہ) جنتی اپنے چہرے کو اس (حور اور عورت) کے رخسار میں آئینہ سے بھی زیادہ
صاف شفاف دیکھے گا اور اس (کے لباس) کا ادنیٰ موتی (اتنا خوبصورت ہے کہ وہ) مشرق
و مغرب کے درمیانی حصہ کو روشن کر سکتا ہے۔ اس عورت پر ستر پوشاکیں ہوں گی مگر
پھر بھی ان پوشاکوں سے نگاہ گزر جائے گی حتیٰ کہ وہ ان کے پیچھے سے اس کی پنڈلی کو بھی
دیکھ سکے گا۔

نزاکت حسن کی ایک مثال

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے
ارشاد فرمایا

"ان المرأة من نساء اهل الجنة لیری بياض ساقها من وراء سبعین حلة"
حتى یرى مخها ، وذلك ان الله تعالى يقول / : (كانهن الياقوت والمرجان)
فاما الياقوت ، فانه حجر لو ادخلت فيه سلکاً ، ثم استصفیته لرأیته من
ورائه۔ ۲۔

(ترجمہ) جنت کی عورتوں میں سے ہر عورت کی پنڈلی کی گوری رنگت ستر پوشاکوں کے

۱۔ مسند احمد ۳/ ۷۵ ، صحیح ابن حبان (۲۳۵/ ۹ - الاحسان) ، شرح السنۃ (۲۱۸/ ۱۵) ، البدور
السافرة (۱۹۹۷) ، زوائد زہد ابن المبارک (۲۵۸) ، البعث والنشور (۳۷۵) ، مجمع الزوائد
(۴۱۹/ ۱۰) ، بحوالہ طہرانی کبیر () ، وادوسط () ، وقال رواہ احمد وابو یعلیٰ واسنادہما حسن
موارد الظمآن (۲۶۳۱) ، درمنثور (۱۳۸/ ۶) ، حادی الارواح ص ۲۹۹ بحوالہ ابن وہب ، ترغیب و
ترہیب (۵۳۳/ ۲) ، دارمی (۷۳/ ۲) ، مستدرک (۳۸۵/ ۲) ،

۲۔ کتاب العظمت (۵۸۶) ، زہد ہناد (۱۱) ، ترمذی (۲۵۳۳) ، تفسیر ابن جریر (۸۸/ ۲۷) ، موارد
الظمآن (۶۵۳) ، ابن ابی الدنیا () ، کو ابن ابی حاتم ، البدور السافرة (۲۰۱۹) ، حادی الارواح ص
۲۸۹ ، صفة الجنة ابو نعیم (۳۷۹) ، تفسیر ابن کثیر ۷/ ۷۹ ، ترغیب و ترہیب (۵۳۳/ ۲) ، تذکرۃ
القرطبی (۴۷۳/ ۲) ، ابن حبان (۲۳۴/ ۱۰) ،

پیچھے سے بھی دکھائی دے گی حتیٰ کہ اس کا خاوند اس کی پنڈلی کے گودے کو بھی دیکھتا ہو گا اور وہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے (ان کی صفت میں) فرمایا ہے "کأنهن الياقوت والمرجان" گویا کہ وہ یاقوت اور مرجان ہیں، یاقوت ایک ایسا پتھر ہے اگر تو اس میں کوئی دھاگا ڈالے پھر اس کو دیکھنا چاہے تو اس کو باہر سے دیکھ سکتا ہے۔ ۱

تشبیہ کس سے دوں تیرے رخسار صاف کو
خورشید زرد رنگ قمر داغ داغ ہے

حوریں ہیں یا چھپے ہوئے موتی

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہر مسلمان کیلئے ایک سب سے اعلیٰ درجہ کی بیوی ہوگی اور ہر اعلیٰ درجہ کی بیوی کیلئے ایک خیمہ ہوگا اور ہر خیمہ کے چار دروازے ہوں گے، جنتی کے سامنے روزانہ ایسا تحفہ، تعظیم، ہدیہ پیش کیا جائے گا جو اس سے پہلے حاصل نہ ہوا ہو گا نہ تو وہ غمگین ہونے والی ہوں گی نہ ناپسندیدہ ہو آئے گی نہ مونہ کی بدبو آئے گی اور نہ ہی وہ تکبر اور بڑائی جتلانے والی ہوں گی، حور عین ہوں گی گویا کہ محفوظ رکھے ہوئے موتی ہیں۔ ۱

حور کے لعاب سے سات سمندر شمد سے زیادہ میٹھے بن جائیں

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "لو ان حوراء بزقت فی بحر، لعذب ذلك البحر من عذوبة ريقها"۔ ۲
(ترجمہ) اگر کوئی حور (کڑوے) سمندر میں تھوک دے تو اس کے لعاب کی میٹھاس سے وہ سمندر شیریں ہو جائے۔

۱۔ صفۃ الجنة المن الی الدنیا (۳۱۳) البدور لسا فرہ (۲۰۲۰) درمنثور (۶/ ۱۵۰) بحوالہ ابن ابی شیبہ وابن ابی الدنیا وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردویہ، حادی الارواح ص ۶۷ ۲۹۱، زوائد بہ الدنیا المبارک (۲۳۸)

۲۔ البدور لسا فرہ (۲۰۲۲) ترغیب وترہیب (۳/ ۵۳۵) درمنثور (۶/ ۳۳)

(فائدہ) ابن ابی الدنیا کی روایت میں ہے کہ اگر کوئی جنت کی عورت سات سمندروں میں لعاب ڈال دے تو وہ سب سمندر شمد سے زیادہ میٹھے ہو جائیں۔ ۱۔

جنتی خواتین کے حسن کی جامع حدیث

(حدیث حضرت ام سلمہ ام المؤمنینؓ)

"عن ام سلمة قالت: يا رسول الله، اخبرني عن قول الله تعالى (حور عین) قال: (بیض ضخم شقر العیون الحوراء بمنزلة جناح النسر) قلت: یا رسول الله، فأخبرني عن قوله: (كانهن الياقوت والمرجان) قال: صفاء هن كصفاء الدر الذي في الاصداف والذي لا تمسه الايدي) قلت: فأخبرني عن قوله: (كانهن بیض مكنون) قال: (رقتهن كرقعة الجلد التي في داخل البيضة مما يلي القشر) قلت: یا رسول الله، فأخبرني عن قوله: (عرباً اتراباً) قال: (هن اللواتي قبضهن الله عجائز في الدنيا رمضاء شمطاء خلقهن الله بعد كبر، فجعلهن عذارى) قال: عرباً معشقات محبات اتراباً على ميلاد واحد قلت: یا رسول الله، انساء الدنيا افضل ام حور العین؟ قال: (نساء الدنيا افضل من الحور العین، كفضل الظهار على البطانة) قلت: یا رسول الله، وبم ذلك؟ قال: (بصلاتهن و صيامهن لله، البس الله تعالی وجوههن النور، واجسادهن الحور، بیض الالوان، خضر الثياب، صفر الحلی، مجامرهن الدر وامشاطهن الذهب، يقلن: الانحن الخالدات فلا نموت ابداً، الا نحن الناعمات فلا نباس ابداً، الا نحن المقيمات فلا نظعن ابداً، الا ونحن الراضيات، فلا نسخط ابداً، الانحن المقيمات فلا نظعن ابداً، الا ونحن الراضيات فلا نسخط ابداً، طوبی لمن كناله وكان لنا) قلت: یا رسول الله، المرأة تتزوج الزوجین، او الثلاثة او الاربعة في الدنيا تموت، فتدخل الجنة، ويدخلون معها، من يكون زوجها منهم؟ قال:

۱۔ صفیة الجنة ابن ابی الدنیا (۴۹۳) البدور السافره (۲۰۲۶) صفیة الجنة ابو نعیم (۳۸۶) درمثور

۲۔ ۳۳ حوالہ ابن ابی حاتم، حادی الارواح ص ۳۰۳، ترغیب وترہیب (۵۳۵/۳)

(انہا تخیر، فتختار احسنہا خلقاً، فتقول: یا رب، ان ہذا کان احسنہم خلقاً فی دار الدنیا، فزوجنیہ ایاہ، فقال: یا ام سلمۃ، ذہب حسن الخلق بخیری الدنیا والآخرۃ) ۱۔

(ترجمہ) ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے ارشاد "حور عین" کے متعلق مجھے کچھ وضاحت فرمائیں؟ آپ نے فرمایا گوری گوری، بھرے ہوئے جسم والی، گل لالہ کے رنگ کی آنکھوں والی، اپنے حسن کی لطافت اور رقت جلد سے نظر کو حیران کر دینے والی گدھ کے پر کی طرح (لبے بالوں والی) "آنکھوں کی خوبصورت پلکوں والی کو حور عین کہتے ہیں" حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا آپ مجھے "کانھن الباقوت والمرجان" کی تفسیر بیان فرمائیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا "یہ رنگت میں اس موتی کی طرح صاف شفاف ہوں گی جو سیپوں میں ہوتا ہے اور جس کو ہاتھوں نے نہیں چھوا ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "کانھن بیض مکنون" کی تفسیر بیان فرمائیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا "ان کی رقت اور لطافت انڈے کے اندر کے چھلکے کی طرح ہوگی جو باہر والے (موٹے) چھلکے کے ساتھ ہوتا ہے" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وعربا اترابا کے متعلق بیان فرمائیں تو آپ نے ارشاد فرمایا "یہ وہ عورتیں ہوں گی دنیا میں جن کی آنکھوں میں بوڑھا پے کی وجہ سے کیچڑ بھرا رہتا تھا اور سر کے بال سفید ہو گئے، اللہ تعالیٰ ان کو بوڑھا پے کے بعد دوبارہ تخلیق فرمائیں گے اور ان کو کنواریاں کر دیں گے۔ ارشاد فرمایا کہ "عربا" کا معنی ہے کہ وہ (اپنے خاوندوں سے) عشق اور محبت کرنے والیاں ہوں گی۔ "اتراب" ایک ہی عمر پر ہوں گی۔ میں نے عرض کیا کیا دنیا کی عورتیں افضل ہوں گی یا حور عین؟ ارشاد فرمایا دنیا کی عورتیں حور عین سے افضل ہوں گی جیسے ظاہر کاریشم استر سے افضل ہوتا ہے" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیوں (افضل ہوں گی)؟

۱۔ البدور السافره (۲۰۱۳) طبرانی (۲۳/۳۶۷) تفسیر ابن جریر ۲۳/۵۷، مجمع الزوائد (۷/۱۱۹، ۱۰/۳۱۷) وزاد نسبہ الی المنجم الاوسط، حادی الارواح ص ۲۹۷، ترغیب و ترہیب (۳/۵۳۶) نہایہ فی الفتن والملاحم (۲/۳۷۷)۔

ارشاد فرمایا "ان کے اللہ کیلئے نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو نور کا لباس پہنائیں گے ان کے جسم حیران کر دینے والے ہوں گے گورے رنگ والی ہوں گی۔ سبز لباس والی ہوں گی، پیلے زیور والی ہوں گی، ان کی (خوشبو کی) انگلیٹھیاں موتی کی ہوں گی ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی یہ ترانہ کہیں گی۔

الا نحن الخالدات فلا نموت ابدا الا نحن الناعمات فلا نبأس ابدا
الا نحن المقيمات فلا نظعن ابدا الا ونحن الراضيات فلا نسخط ابدا

طوبی لمن کنالہ و کان لنا

سن لو! ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی نہیں مریں گی۔ ہم نعمتوں میں پلنے والی ہیں کبھی خستہ حال نہ ہوں گی۔ سن لو ہم جنت ہی میں رہیں گی کبھی نکالی نہ جائیں گی۔ سن لو ہم (اپنے خاوندوں پر) راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی۔ سعادت ہے اس شخص کیلئے جس کیلئے ہم ہیں اور وہ ہمارے لئے ہے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک عورت (یکے بعد دیگرے) دو خاوندوں سے یا تین سے یا چار سے دنیا میں شادی کرتی ہے اور مر جاتی ہے پھر وہ جنت میں داخل ہوتی ہے اور اس کے (دنیا کے) خاوند بھی اس کے ساتھ جنت میں داخل ہوتے ہیں ان میں سے اس عورت کا خاوند کون بنے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو اختیار دیا جائے گا اور وہ ان خاوندوں میں سے زیادہ اچھے اخلاق والے کو منتخب کرے گی اور عرض کرے گی اے رب! یہ شخص باقی خاوندوں سے زیادہ دنیا میں اچھے اخلاق والا تھا۔ آپ اس سے میری شادی کر دیں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اے ام سلمہ! حسن اخلاق دنیا اور آخرت دونوں کی خیر کو ساتھ لئے ہوئے ہے۔

ساری دنیا روشن اور معطر ہو جائے

(حدیث) حضرت سعید بن عامر بن حدیثم فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا

"لو ان امرأة من نساء اهل الجنة اشرفت، لملاّت الارض ریح المساء"

ولأذهبت ضوء الشمس۔ ۱۔

(ترجمہ) اگر جنت کی خواتین میں سے کوئی خاتون جھانک لے تو تمام روئے زمین کو کستوری کی خوشبوی سے معطر کر دے اور سورج کی روشنی کو ماند کر دے۔

جنتی خاتون کا تاج

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "لو اطلعت امرأة من نساء اهل الجنة الى الارض لملا ت ما بينهما ريحاً ولا ضاء ت ما بينهما" ولتاجها على راسها خير من الدنيا وما فيها" ۲۔

(ترجمہ) اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی سی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو آسمان و زمین کے درمیانی حصہ کو خوشبو سے معطر کر دے اور ان کے درمیانی حصہ کو روشن کر دے اور اس کے سر کا تاج دنیا و مافیہا سے زیادہ قیمتی ہے۔

بالوں کی لمبائی

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں حور عین میں سے ہر عورت کے بال گدھ کے پروں سے بہت زیادہ طویل ہیں۔ ۳۔

(فائدہ) حور کے بالوں کو گدھ کے بالوں سے اس صورت میں تشبیہ دی گئی ہے کہ جس طرح سے اس کے بال اس کے جسم سے زیادہ طویل ہوتے ہیں اسی طرح سے جنتی حور کے بال اس کے جسم سے زیادہ طویل ہوں گے۔ تفصیل آگے آرہی ہے۔

۱۔ مسند بخاری (۳۵۲۸) مجمع الزوائد (۱۰/۳۱۸) البدور السافره (۲۰۱۳) طبرانی () زہد امام

احمد ص ۱۸۵ ترغیب و ترہیب (۳/۵۳۳) البعث للابن ابی داؤد (۸۰)

۲۔ مسند احمد (۳/۱۴۱) من طریقین و نظیرین طبرانی مسند حسن () فی الاوسط البدور

السافره (۲۰۱۵) مجمع الزوائد (۱۰/۳۱۸) صفۃ الجیۃ ابو نعیم (۳۸۰) صفۃ الجیۃ للابن ابی الدنیا

(۲۷۸) التذکرۃ للقرطبی (۲/۴۷۲)

۳۔ صفۃ الجیۃ للابن ابی الدنیا (۳۰۰) در مختار (۲/۲۳۳) البدور السافره (۲۰۲۳)

حور کے حسن کے کرشمے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں "اگر کوئی حور اپنی ہتھیلی کو آسمان اور زمین کے درمیانی ظاہر کر دے تو تمام مخلوقات اس کے حسن کی دیوانی ہو جائیں اور اگر وہ اپنے دوپٹہ کو ظاہر کر دے تو اس کے حسن کے سامنے سورج دیئے کی طرح بے نور نظر آئے اور اگر وہ اپنے چہرہ کو کھول دے تو اس کے حسن سے آسمان و زمین کا درمیانی حصہ جگمگا اٹھے۔ ۱۔

ہاتھ کی خوبصورتی

حضرت کعب احبارؓ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی حور اپنے ہاتھ کو اس کی خوبصورتی اور انگوٹھیوں سمیت آسمان سے ظاہر کرے تو اس کی وجہ سے ساری زمین روشن ہو جائے جس طرح سے سورج دنیا والوں کو روشنی پہنچاتا ہے، پھر فرمایا یہ تو اس کا ہاتھ ہے اس کے چہرہ کا حسن، رنگت، جمال اور اس کا تاج یا قوت، لولو اور زبرجد سمیت کیسا حسین ہو گا۔ ۲۔

حور کے دوپٹہ کی قدر و قیمت

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا "لغدوة فی سبیل اللہ اور وحة خیر من الدنیا وما فیہا" ولقاب قوس احدکم او موضع قیدہ یعنی: سوطہ من الجنة خیر من الدنیا وما فیہا، ولو اطلعت امرأة من نساء اهل الجنة الى الارض لملاّت ما بینہما ریحاً ولا ضاءت

۱۔ صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (البدر والسافرہ / ۲۰۲۵) 'حادی الارواح ص ۳۰۶' ترغیب و ترہیب (۵۳۵ / ۳) 'صفۃ الجنة ابن کثیر ص ۱۱۰۔

۲۔ صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (۳۰۱) 'البدر والسافرہ (۲۰۲۷) 'زوائد بہائن المبارک (۲۵۶) 'حادی الارواح ص ۳۰۴' ترغیب و ترہیب (۵۳۵ / ۳) 'ابن ابی شیبہ (۱۰۶ / ۱۳) 'صفۃ الجنة ابن کثیر ص ۱۱۰۔

ما بينهما، ولنصفها على رأسها خير من الدنيا وما فيها“ ۱۔

(ترجمہ) اللہ کے راستہ میں صبح کی یا شام کی ایک گھڑی گزارنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ تمہاری کمان کے درمیانی حصہ یا کوڑے کے برابر جنت کا حصہ دنیا و ما فیہا سے زیادہ قیمتی ہے۔ اگر جنت کی کوئی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو آسمان و زمین کے درمیانی حصہ کو خوشبو سے معطر کر دے اور آسمان و زمین کے درمیانی حصہ کو منور کر دے۔ اس کے سر کا دوپٹہ دنیا اور دنیا کے تمام خزانوں سے زیادہ قیمتی ہے۔

حور کی مسکراہٹ

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
سطع نور فی الجنة فرفعوا رؤوسهم فاذا هو من ثغر حوراء، ضحکت فی
وجه زوجها۔ ۲۔

(ترجمہ) جنت میں ایک نور چمکاجب لوگوں نے اپنے سروں کو اٹھا کر دیکھا تو وہ ایک حور کی مسکراہٹ تھی جس نے اپنے خاوند کے چہرہ کو دیکھ کر مسکراہٹ ظاہر کی تھی۔
آئینہ کی طرح جنتی مرد اور عورت کے بدن
ایک دوسرے کے بدن میں نظر آئیں گے

حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں جنتی مرد اپنے چہرے کو اپنی بیوی کے چہرہ میں دیکھے گا اور اس کی بیوی اپنے چہرہ کو مرد کی کلائی میں دیکھے گی، مرد اپنے چہرہ کو بیوی کے سینے میں دیکھے گا اور وہ اپنے چہرہ کو اس کے سینے میں دیکھے گی، یہ اپنے چہرہ کو اس کی کلائی میں دیکھے گا اور وہ اپنے چہرہ کو اس کی کلائی میں دیکھے گی۔ وہ اپنے چہرہ کو اس کی پنڈلی میں دیکھے گا اور وہ اپنے چہرہ کو اس کی پنڈلی میں دیکھے گی۔ یہ بیوی ایسی پوشاک پہنے گی جو ہر

۳۔ مسند احمد ۳/ ۲۶۳، بخاری (۲۷۹۶) فی الجہاد، مسلم (۱۸۸۰) فی الامارۃ، ترمذی (۱۶۵۱) فی الجہاد، موارد الظمان (۲۶۲۹) البعث والنشور (۳۷۲) شرح السنہ بغوی (۲۱۳/ ۱۵)، ترفیب و تہذیب (۵۳۲/ ۳)

۲۔ حلیۃ الاولیاء (۳۷۴/ ۶) صفحہ الجنت ابو نعیم (۳۸۱) حادی الارواح ص ۳۰۳

گھڑی میں ستر رنگوں میں تبدیل ہوگی۔ ۱۔

حور کی جوتی

ابو عمران سندیؒ فرماتے ہیں کہ میں مصر کی فلاں جامع مسجد میں تھا میرے دل میں نکاح کا خیال آیا اور میرا پکارا ارادہ ہو گیا۔ اس وقت قبلہ کی جانب سے ایک نور ظاہر ہوا ویسا میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا اور اس میں سے ایک ہاتھ نکلا اس میں سرخ یا قوت کی ایک جوتی تھی اور اس کا تسمہ سبز زمرہ کا تھا اور اس پر موتی بھی جڑے ہوئے تھے ایک ہاتھ نے آواز دی کہ یہ اس کی (یعنی تمہاری حور کی) جوتی ہے وہ خود کیسی ہوگی۔ اس وقت سے میرے دل سے عورتوں کی خواہش جاتی رہی۔ ۲۔

حور کی خوشبو

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں حور عین میں سے ہر حور کی خوشبو پچاس سال کے سفر سے محسوس ہوگی۔ ۳۔

ہر گھڑی حسن میں ستر گنا اضافہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جنتی آدمی کے پاس ایک گلاس پیش کیا جائے گا جبکہ وہ اپنی بیوی کے پاس بیٹھا ہو گا جب وہ اس کو پی کر بیوی کی طرف متوجہ ہو گا تو یہ کہے گا تو میری نگاہ میں اپنے کھن میں ستر گنا بڑھ چکی ہے۔ ۴۔

(فائدہ) حسن کا اضافہ جنت میں ہر گھڑی ہوتا رہے گا مرد کے حسن میں بھی اور عورت کے حسن میں بھی بلکہ جنت کی ہر چیز کے حسن میں اضافہ کا یہی حال ہوگا۔

۱۔ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۸۳) 'زوائد زہد ابن المبارک (۲۵۹) مصنف عبدالرزاق (۲۰۸۶۸) 'مجمع الزوائد (۱۰/۴۱۸)'

۲۔ روض الریاحین

۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ (۱۰۶/۱۳) 'در مختار (۶/۳۴)'

۴۔ ابن ابی شیبہ (۱۰۸/۱۳) 'در مختار (۶/۱۵۵)'

یا قوت و مرجان جیسا بلوری جسم

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت ریشم کے ستر لباس بیک وقت پہنے گی پھر بھی اس کی پنڈلی کی سفیدی اس کا حسن اور اس کا گودا ان سب کے اندر سے نظر آرہا ہو گا اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کانھن الیا قوت والمرجان (گویا کہ وہ حوریں یا قوت و مرجان ہیں) اور یا قوت ایسا پتھر ہے کہ اگر تو کوئی دھاگہ لیکر اس کے سوراخ سے کھینچے تو اس دھاگے کو تو اس پتھر کے اندر سے دیکھ سکتا ہے۔ ۱۔

جب تک کہ نہ دیکھا تھا حسن یار کا عالم
میں معتقد فتنہ محشر نہ ہوا تھا

ہمیشہ حسن میں اضافہ ہوتا رہے گا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں مجھے اس ذات کی قسم جس نے قرآن پاک کو حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمایا ہے جنت میں رہنے والے (مرد و عورت حورو غلمان کے) حسن و جمال میں اس طرح سے اضافہ ہوتا رہے گا جس طرح سے ان کا دنیا میں (آخر عمر میں) بد صورتی اور بوڑھا پے میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ ۲۔

برّ نرت کی اور دنیا کی عورت کا مقابلہ حسن

مالک بن دینارؓ ایک روز ابھرہ کی گلیوں میں پھر رہے تھے کہ ایک کنیز کو نہایت جاہ و جلال اور حشم و خدم کے ساتھ جاتے دیکھا آپ نے اسے آواز دے کر پوچھا کہ کیا تیرا مالک تجھے پھتا ہے؟ اس نے کہا شیخ کیا کہتے ہو ذرا پھر کہو مالک نے کہا تیرا مالک تجھے پھتا ہے یا نہیں؟ اس نے کہا بالفرض اگر فروخت بھی کرے تو کیا تجھ جیسا مفلس خرید لے گا کہا

صحیف ابن ابی شیبہ (۱۳/۱۰۷) 'دور منور' (۶/۱۳۶)

۲۔ ابن ابی شیبہ (۱۳/۱۱۳) 'حلیہ ابو نعیم' (۳/۲۸۷) 'صحیفۃ الجنت' ابو نعیم (۲۶۴)۔

ہاں تو کیا چیز ہے میں تجھ سے بھی اچھی خرید سکتا ہوں وہ سن کر ہنس پڑی اور خادموں کو حکم دیا کہ اس شخص کو ہمارے ساتھ گھر تک لے آؤ۔ خادم لے آیا وہ اپنے مالک کے پاس گئی اور اس سے سارا قصہ بیان کیا وہ سن کر بے اختیار ہنسا کہ ایسے درویش کو ہم بھی دیکھیں یہ کہہ کر مالک بن دینار کو اپنے پاس بلایا دیکھتے ہی اس کے قلب پر ایسا رعب چھا گیا کہ پوچھنے لگا آپ کیا چاہتے ہیں؟ کہا یہ کنیز میرے ہاتھ بچ دو۔ اس نے کہا آپ اس کی قیمت دے سکتے ہیں؟ فرمایا اس کی قیمت ہی کیا ہے؟ میرے نزدیک تو اس کی قیمت کھجور کی دو سڑی گھٹلیاں ہیں۔ یہ سن کر سب ہنس پڑے اور پوچھنے لگے کہ یہ قیمت آپ نے کیوں کر تجویز فرمائی؟ کہا اس میں بہت سے عیب ہیں عیب دار شے کی قیمت ایسی ہی ہوا کرتی ہے جب اس نے عیبوں کی تفصیل پوچھی تو شیخ بولے سنو جب یہ عطر نہیں لگاتی تو اس میں بدبو آنے لگتی ہے، جو منہ صاف نہ کرے تو منہ گندا ہو جاتا ہے بدبو آنے لگتی ہے، اور جو کنگھی چوٹی نہ کرے اور تیل نہ ڈالے تو جو نہیں پڑ جاتی ہیں اور بال پر اگندہ اور غبار آکود ہو جاتے ہیں، اور جب اس کی عمر زیادہ ہو گئی تو بوڑھی ہو کر کسی کام کی بھی نہ رہے گی۔ حیض اسے آتا ہے پیشاب پاخانہ یہ کرتی ہے۔ طرح طرح کی نجاستوں سے یہ آلودہ ہے ہر قسم کی کدورتیں اور رنج و غم اسے پیش آتے رہتے ہیں۔ یہ تو ظاہری عیب ہیں اب باطنی سنو خود غرض اتنی ہے کہ تم سے اگر محبت ہے تو غرض کے ساتھ ہے یہ وفا کرنے والی نہیں اور اس کی دوستی سچی دوستی نہیں۔ تمہارے بعد تمہارے جانشین سے ایسے ہی مل جائے گی جیسا کہ اب تم سے ملی ہوئی ہے اس لئے اس کا اعتبار نہیں اور میرے پاس اس سے کم قیمت کی ایک کنیز ہے جس کے لئے میری ایک کوڑی بھی صرف نہیں ہوئی اور وہ سب باتوں میں اس سے فائق ہے کافور، زعفران، مشک اور جوہر نور سے اس کی پیدائش ہے۔ اگر کسی کھاری پانی میں اس کا آب دھن گرا دیا جائے تو وہ شیریں اور خوش ذائقہ ہو جائے اور جو کسی مردے کو اپنا کلام سنا دے تو وہ بھی بول اٹھے اور جو اس کی ایک کلائی سورج کے سامنے ظاہر ہو جائے تو سورج شر مندہ ہو جائے اور جو تاریکی میں ظاہر ہو تو اجالا ہو جائے اور اگر وہ پوشاک و زیور سے آراستہ ہو کر دنیا میں آجائے تو تمام جہاں معطر و مزین ہو جائے۔ مشک اور زعفران کے باغوں اور یا قوت و مرجان کی بٹاخوں میں اس نے پرورش پائی ہے اور طرح

طرح کے آرام میں رہی ہے اور تسنیم کے پانی سے غذا دی گئی ہے اپنے عہد کی پوری ہے دوستی کو نباہنے والی ہے۔ اب تم بتاؤ کہ ان میں سے کونسی خریدنے کے لائق ہے کہا کہ جس کی آپ نے مدح و ثنا کی ہے یہی خریدنے اور طلب کرنے کے مستحق ہے۔ شیخ نے فرمایا اس کی قیمت ہر وقت ہر شخص کے پاس موجود ہے اس میں کچھ بھی خرچ نہیں ہوتا۔ پوچھا کہ جناب فرمائیے اس کی قیمت کیا ہے شیخ نے فرمایا کہ اس کی قیمت یہ ہے کہ رات بھر میں ایک گھڑی کے لئے تمام کاموں سے فارغ ہو جاؤ اور نہایت اخلاص کے ساتھ دو رکعت پڑھو اور اس کی قیمت یہ ہے کہ جب تمہارے سامنے کھانا چنا جائے تو اس وقت کسی بھوکے کو خالص اللہ کی رضا کے لئے دے دیا کرو اور اس کی قیمت یہ ہے کہ راہ میں اگر کوئی نجاست یا اینٹ ڈھیلا پڑا ہو اسے اٹھا کر راستہ سے پرے پھینک دیا کرو اور اس کی قیمت یہ ہے کہ اپنی عمر کو تنگ دستی اور فقر و فاقہ اور بقدر ضرورت سامان پر اکتفا کرنے میں گزار دو اور اس مکار دنیا سے اپنی فکر کو بالکل الگ کر دو اور حرص سے برکنار ہو کر قناعت کی دولت اپنالو۔ پھر اس کا ثمرہ یہ ہو گا کہ کل تم بالکل چین سے ہو جاؤ گے اور جنت میں جو آرام و راحت کا مخزن ہے عیش اڑاؤ گے۔

اس شخص نے سن کر کہا اے کنیز سنتی ہے شیخ کیا فرماتے ہیں سچ ہے یا جھوٹ؟ کنیز نے کہا سچ کہتے ہیں اور خیر خواہی کی بات ارشاد فرماتے ہیں کہا اگر یہی بات ہے تو میں نے تجھے اللہ کے واسطے آزاد کیا اور فلاں فلاں جائیداد تجھے دی اور غلاموں سے کہا کہ تم کو بھی آزاد کیا اور فلاں فلاں زمین تمہارے نام کر دی اور یہ گھر اور تمام مال اللہ کی راہ میں صدقہ کیا پھر دروازہ پر سے ایک بہت موٹے کپڑے کو کھینچ لیا اور تمام پوشاک فاخرہ اتار کر اسے پہن لیا اس کنیز نے یہ حال دیکھ کر کھنکھاتا ہوا بعد میں اکون ہے اس نے بھی اپنا لباس سب پھینک دیا اور ایک موٹا کپڑا پہن لیا اور وہ بھی اس کے ساتھ ہو گئی۔ مالک بن دینار نے یہ حال دیکھ کر ان کے لئے دعائے خیر فرمائی اور خیر باد کہہ کر رخصت ہوئے اور ادھر یہ دونوں اللہ کی عبادت میں مصروف ہو گئے اور عبادت ہی میں جان دیدی۔ رحم اللہ علیہما۔ ۱۷

اذان کی آواز پر حور کا سنگھار

(حدیث) حضرت یزید بن ابی مریم سلویٰ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

(كلما نادى المنادى فتحت ابواب السماء واستجيب الدعاء وتزين الحور العين)

(ترجمہ) جب مؤذن اذان دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور دعا کو قبول کیا جاتا ہے اور حور بناؤ سنگھار کرتی ہے۔

(فائدہ) مطلب یہ ہے اذان چونکہ نماز کیلئے دی جاتی ہے اور لوگ اس کو سن کر نماز ادا کرنے آتے ہیں اس لئے ان کے اعمال کے آسمان پر چڑھنے کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور چونکہ اذان کے بعد دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے اس لئے دعا مانگنے والے کی دعا بھی اس وقت قبول ہوتی ہے اور کسی بھی نیک عمل کی قبولیت پر ان بیاہی حوروں کو جو ابھی کسی مسلمان کیلئے مخصوص نہیں ہوئی ہوتیں زیب و زینت کرتی ہیں کہ شاید اس وقت اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے کسی نیک بندے کے ساتھ اس کے نیک عمل کو قبول کرنے کی وجہ سے منسوب کر دیں اور جو حوریں پہلے سے مسلمانوں کیلئے مخصوص ہو چکی ہیں وہ اپنے خاوند کے نیک اعمال کرنے کی خوشی میں یا نیک عمل کرنے کی وجہ سے درجہ میں ترقی ہونے سے بطور خوشی کے یا اپنے جنتی شوہر کو مزید نیک اعمال کی ترغیب دلانے کیلئے اذان کے وقت ہار سنگھار کرتی ہیں۔ (واللہ اعلم)

دنیا کی عورتیں حوروں سے افضل ہوں گی

حضرت حبان بن الی جبکہ فرماتے ہیں کہ دنیا کی عورتیں جب جنت میں داخل ہوں گی تو ان کو دنیا میں نیک اعمال کرنے کی وجہ سے حوروں پر فضیلت عطاء فرمائی جائے گی (درجہ میں بھی اور حسن میں بھی) ۱۔

دنیا کی عورت حور سے ستر ہزار گناہ افضل ہوگی

(فائدہ) علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ یہ بات جناب رسول اکرم ﷺ سے مرفوعاً روایت کی گئی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا

ان الآدمیات افضل من الحور العین بسبعین الف ضعف۔ ۲۔
دنیاوی عورتیں حور عین سے ستر ہزار گنا افضل ہوں گی۔

۱۔ زہد ہناد (۲۳) زیادات نعیم الی زہد ابن المبارک (۷۲) 'صفة الجنة ابن الی الدنيا (۲۷۹)' تذکرۃ القرطبی (۲/ ۷۷۷)۔

۲۔ تذکرۃ القرطبی (۲/ ۷۷۷)۔

دنیا کی عورت کے حسن کا نظارہ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کا دوست ایک تخت پر جلوہ افروز ہو گا اس تخت کی بلندی پانچ سو سال کے سفر کے برابر ہو گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں "و فرش مرفوعة" اور تخت ہوں گے بلند۔ فرمایا کہ یہ تخت یا قوت احمر کا ہو گا اس کے زمرہ اخضر کے دو پر ہوں گے اور تخت پر ستر پٹھو نے ہوں گے ان سب کا ڈھانچہ نور کا ہو گا اور ظاہر کا حصہ بار یک ریشم کا ہو گا اور ابتر موٹے ریشم کا ہو گا۔ اگر اوپر کے حصہ کو نیچے کی طرف لٹکایا جائے تو چالیس سال کی مقدار تک بھی نہ پہنچے۔ اس تخت پر ایک جلد عروسی ہو گا جو لولو موتی سے بنا ہو گا اس پر نور کے ستر پردے ہوں گے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ہم و ازواجہم فی ظلال علی الارائك متکئون (جنتی حضرات اور ان کی بیویاں سایوں میں تجلات عروسی میں ٹیک لگائے بیٹھے ہوں گے)۔ یہاں سایوں سے مراد درختوں کے سائے نہیں۔ یہ جنتی اسی طرح سے اپنی بیوی سے بغل گیر ہو گا کہ نہ بیوی اس سے سیر ہو رہی ہو گی اور نہ مرد اس سے سیر ہو رہا ہو گا یہ بغل گیری کا عرصہ چالیس سال تک کا ہو گا۔ اچانک یہ اپنا سر اٹھائے گا تو دیکھے گا کہ ایک اور بیوی اس کو جھانک لے گی اور اس کو پکار کر کہے گی اے دوست خدا! کیا ہمارا آپ میں کوئی حصہ نہیں ہے؟ جنتی کہے گا اے میری محبوبہ تم کون ہو؟ وہ کہے گی میں ان بیویوں سے ہوں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے "ولدینا مزید" ہمارے پاس اور بھی ہیں۔ چنانچہ اس کا وہ تخت یا سونے کی دو پروں والی کرسی اڑ کر اسی بیوی کے پاس پہنچ جائے گی جب یہ جنتی اپنی اس بیوی کو دیکھے گا تو وہ اس پہلی بیوی سے نور کے ایک لاکھ حصے زیادہ حسین ہو گی یہ اس سے بھی چالیس سال تک بغل گیر رہے گا نہ یہ اس سے اکتاتی ہو گی اور نہ وہ اس سے اکتاتا ہو گا۔ جب یہ اس سے سر اٹھا کر دیکھے گا تو اس کے محل میں ایک نور لشکارا مارے گا تو یہ حیران اور ششدر رہ جائے گا اور کہے گا سبحان اللہ کیا کسی شان والے فرشتے نے جھانک کر دیکھا ہے یا ہمارے پروردگار نے اپنی زیارت کرائی ہے؟ فرشتہ اس کو جواب دے گا جبکہ یہ جنتی نور کی ایک کرسی پر بیٹھا ہو گا اس کے اور فرشتہ کے درمیان ستر سال کا فاصلہ ہو گا یہ فرشتہ باقی دربان فرشتوں کے پاس ہو گا

نہ تو کسی فرشتہ نے تیری زیارت کی ہے اور نہ ہی تجھے تیرے پروردگار عزوجل نے جھانک کر دیکھا ہے۔ وہ پوچھے گا پھر یہ نور کس کا تھا؟ فرشتہ کہے گا تیری دنیا کی بیوی کا یہ بھی جنت میں آپ کے ساتھ ہے اسی نے آپ کی طرف جھانک کر دیکھا ہے اور آپ کے بغل گیر ہونے پر مسکرائی ہے یہ جو آپ نے اپنے گھر میں دیکھا ہے اس کے اگلے دانتوں کا چمکتا ہو انور ہے۔ چنانچہ یہ جنتی اس کی طرف اپنا سر اٹھا کر دیکھے گا تو وہ کہے گی اے ولی اللہ! کیا ہمارا آپ میں کوئی نصیب نہیں؟ تو وہ پوچھے گا اے میری دوست آپ کون ہیں؟ وہ کہے گی اے ولی اللہ! میں ان بیویوں میں سے ہوں جن کے بارے میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرۃ اعین (کوئی جی نہیں جانتا کہ ان جنتیوں) کیلئے کیا کیا آنکھوں کی راحتیں چھا کر رکھی ہوئی ہیں) فرمایا کہ چنانچہ اس کا وہ تخت اڑ کر اس کے پاس پہنچ جائے گا جب یہ اس سے ملاقات کرے گا تو یہ اس آخری بیوی سے نور کے اعتبار سے ایک لاکھ گنا بڑھی ہوئی ہوگی کیونکہ اس عورت نے (دنیا میں) روزے بھی رکھے تھے نمازیں بھی پڑھی تھیں اور اللہ عزوجل کی عبادت بھی کی تھی۔ یہ جنت میں داخل ہوگی تو جنت کی تمام عورتوں سے افضل ہوگی کیونکہ وہ تو محض پیدا ہی ہوئی ہوں گی (اور اس نے دنیا میں عبادت کی ہوگی) یہ جنتی اس سے چالیس سال تک بغل گیر ہوگا نہ تو وہ اس سے تھکے گی اور نہ وہ اس سے سیر ہوگا جب یہ جنتی کے سامنے کھڑی ہوگی تو اس نے یا قوت کے پازیب پہن رکھے ہوں گے جب اس سے قربت کی جائے گی تو اس کی پازیبوں سے جنت کے ہر پرندے کی حسین آوازیں سنی جائیں گی جب وہ اس کی ہتھیلی کو مس کرے گا تو وہ ہڈی کے گودے سے زیادہ نرم ہوگی اور اس کی ہتھیلی سے جنت کے عطر کی خوشبو سونگھے گا۔ اس پر نور کی ستر پوشاکیں ہوں گی اگر ان میں سے کسی ایک اوڑھنی کو پھیلا دیا جائے تو مشرق و مغرب کے درمیانی حصہ کو روشن کر دے، ان کو نور سے پیدا کیا گیا ہے پوشاکوں پر کچھ سونے کے کنگن ہوں گے کچھ چاندی کے کنگن ہوں گے اور کچھ لولو کے کنگن ہوں گے یہ پوشاکیں مکڑی کے جال سے زیادہ باریک ہوں گی اور اٹھانے میں تصویر سے زیادہ ہلکی پھلکی ہوں گی ان پوشاکوں کی نفاست اتنا زیادہ ہوگی کہ اس بیوی کی پنڈلی کا گودا بھی نظر آتا ہوگا اور اس کی رقت ہڈی، گوشت اور جلد کے پیچھے سے چمکتی ہوگی پوشاکوں کی

دائیں آستین پر نور سے یہ لکھا ہوگا "الحمد لله الذی صدقنا وعده" (سب تعریفیں اس اللہ کی ہیں جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا) اور بائیں آستین پر نور سے یہ لکھا ہوگا "الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن" (سب تعریفیں اس اللہ کی ہیں جس نے ہم سے غم کو دور کیا) اس کے جگر پر نور سے لکھا ہوگا "حبیبی انالک لا ارید بک بدلا" اے میرے دوست! میں آپ کی ہوں میں آپ کی جگہ کسی اور کو نہیں چاہتی۔ اس عورت کا سینہ مرد کا آئینہ ہوگا یہ عورت یا قوت کی طرح صاف شفاف ہوگی، حسن میں مرجان ہوگی، سفیدی میں محفوظ رکھے ہوئے انڈے کی طرح ہوگی اپنے خاوند کی عاشق ہوگی، پچیس سال کی عمر میں ہوگی، کشادہ دانتوں والی ہوگی اگر مسکرائے گی تو اس کے اگلے دانتوں کا نور چمک اٹھے گا، اگر مخلوقات اس کی گفتگو سن لیں تو اس پر سب نیک و بد دیوانے ہو جائیں۔ جب یہ جنتی کے سامنے کھڑی ہوگی تو اس کی پنڈلی کا نور اور حسن اس کے قدموں سے لاکھ گنا زیادہ ہوگا اور اس کی ران کا نور (اور حسن) اس کی پنڈلی سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہوگا اور اس کی سرین کا حسن اور نور اس کی رانوں سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہوگا اور اس کے پیٹ کا حسن اور نور اس کے سرینوں سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہوگا اور اس کے سینے کا حسن اور نور اس کے پیٹ سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہوگا اس کے چہرہ کا حسن اور نور اس کے سینے سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہوگا اگر یہ دنیا کے سمندروں میں اپنا لعاب ڈال دے تو یہ سب شیریں ہو جائیں، اگر یہ اپنے گھر کی چھت سے دنیا کی طرف جھانک کر دیکھ لے تو اس کا نور اور حسن سورج اور چاند کے نور کو ماند کر دے، اس پر یا قوت احمر کا ایک تاج ہوگا جس پر دُر و مرجان کا جڑاؤ ہوگا۔ اس کے دائیں طرف اس کے بالوں کی ایک لاکھ زلفیں ہوں گی، یہ زلفیں بعض تو نور کی ہوں گی، بعض یا قوت کی، بعض لولو کی اور بعض زبرجد کی اور بعض مرجان کی اور بعض جواہر کی، ان کو زمر داخضر اور احمر کے تاج پہنائے گئے ہوں گے رنگارنگ کے موتی ہوں گے جن سے ہر طرح کی خوشبوئیں پھوٹتی ہوں گی۔ جنت کی ہر خوشبو اس کے بالوں کے نیچے ہوگی ہر ایک زلف کے در و جواہر چالیس سال کی مسافت سے چمکتے ہوئے نظر آئیں گے، بائیں طرف بھی ایسا ہی ہوگا اس کی پچھلی طرف ایک لاکھ مینڈھیاں اس کے بالوں کی ہوں گی۔ یہ زلفیں اور مینڈھیاں اس کے سینہ پر پڑتی ہوں گی پھر اس کی سرین پر

پڑتی ہوں گی پھر اس کے قدموں تک لٹکتی ہوں گی حتیٰ کہ وہ ان کو کستوری پر کھسیٹتی ہو گی، اس کی دائیں طرف ایک لاکھ نوکرانیاں ہوں گی ہر زلف ایک نوکرانی کے ہاتھ میں ہو گی (جس کو اس نے اٹھار کھا ہو گا) اور اس کی بائیں طرف بھی ایسا ہی ہو گا، پھر اس کی پشت کی طرف بھی ایک لاکھ نوکرانیاں ہوں گی ہر ایک نوکرانی نے اس کے بالوں کی ایک لٹ اٹھار کھی ہو گی۔ اس بیوی کے آگے ایک لاکھ نوکرانیاں چلتی ہوں گی ان کے پاس موتیوں کی انگلیٹھیاں ہوں گی جن میں آگ کے بغیر بخور جلتے ہوں گے اور ان کی خوشبو جنت میں سو سال کی مسافت تک پہنچتی ہو گی، اس کے گرد سدا رہنے والے لڑکے ہوں گے ان پر کبھی موت نہ آئے گی گویا کہ وہ موتی ہوں گے جو اپنی کثرت کی وجہ سے بکھر گئے ہوں گے۔ یہ بیوی اللہ کے دوست کے سامنے کھڑی ہو کر اس کی حیرت اور سرور کا مزہ لے رہی ہو گی اور اس سے مسرور ہو کر اس پر فدا ہو رہی ہو گی۔ پھر اس سے کہے گی اے خدا کے دوست! آپ رشک و سرور میں اور ملاحظہ فرمائیے پھر وہ اس کے سامنے ایک ہزار طرح کی چال کے ساتھ چل کر دکھائے گی ہر ایک چال میں نور کی ستر پوشاکیں نمودار ہوتی رہیں گی۔ اس کے بالوں کو سلجھانے والی اس کے ساتھ ہو گی، جب وہ چلے گی تو ناز و نخرہ سے چلے گی بل کھا کر چلے گی، شرم کو درمیان سے اٹھا کر چلے گی رقص کرتے ہوئے چلے گی اس پر خوبصورت ہو کر خوشی اور مستی دکھائے گی اور مسکرائے گی، جب وہ کسی طرف مائل ہو گی تو اس کی کنیریں اس کے بالوں کے ساتھ ہی گھوم جائیں گی اور اس کی مینڈھیاں بھی ساتھ ہی گھوم جائیں گی اور دونوں طرف کی نوکرانیاں بھی اس کے ساتھ ہی گھوم جائیں گی۔ جب وہ گھومے گی تو اس کی سب کنیریں بھی اس کے ساتھ ہی گھوم جائیں گی جب وہ اپنا رخ سامنے کرے گی تو وہ بھی رخ سامنے کر لیں گی۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اس کو ایسی شکل میں (جنت میں جانے کیلئے دوسری بار) اس طرح سے پیدا کیا ہو گا کہ اگر وہ اپنا رخ زیبا سامنے کرے تو بھی وہ سامنے رہے اور اگر پشت پھیرے تو بھی اس کا چہرہ سامنے رہے نہ تو اس کا چہرہ اس کے خاوند سے ہٹے گا اور نہ اس سے غائب ہو گا، جنتی اس کی ہر شے دیکھے گا، جب وہ ایک لاکھ انداز کے چلنے کے بعد بیٹھے گی تو اس کے سرین تخت سے باہر نکل رہے ہوں گے اور اس کی زلفیں اور مینڈھیاں لٹک رہی ہوں گی، ان پر کیف مناظر حسن کو دیکھ کر ولی اللہ

ایسا بے چین اور بے قرار ہو گا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے موت نہ آنے کا فیصلہ نہ کیا ہوتا تو یہ خوشی کے مارے مر جاتا، اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو طاقت برداشت نہ دی ہوتی تو یہ اس طرف اس خوف سے دیکھ بھی نہ سکتا کہ اس کی بینائی نہ کھو جائے۔ یہ اپنے خاوند سے کہے گی اے ولی اللہ! خوب عیش کرو جنت میں موت کا کہیں نام و نشان بھی نہیں ہے۔ اے

بڑھتا جاتا ہے وہاں شوق خود آرائی کا
حوصلہ پست ہے یاں ضبط و شکیبائی کا

تذکرۃ الاولیاء

اشتہار

سائز 23x36x16 صفحات 400 مجلد، ہدیہ
”طبقات الصوفیة“ امام ابو عبد الرحمن سلمی (م ۴۱۲ھ) کی شاندار تالیف،
پہلی چار صدیوں کے ایک سوا کا بر اولیاء کا سوانحی خاکہ، ارشادات، ولایت،
عبادت، اخلاق اور زہد کے اعلیٰ مدارج کی تفصیلات ہر مسلمان کیلئے حصول
ولایت و محبت الہیہ کے رہنما اصول، سچے اولیاء کرام کی پہچان کے صحیح طریقے۔

۱۔ برستان الواعظین امام ابن الجوزی ص ۱۹۳ تا ص ۱۹۶

حوروں کے حق مہر

نیک اعمال کے بدلہ میں پاک بیویاں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرَى مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رَزَقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رَزَقُوا قَالُوا هَذَا الَّذِي رَزَقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأَتُوا بِهِ
مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (سورة بقرہ / ۲۵)

(ترجمہ) اور خوشخبری سنا دیجئے آپ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک کام کئے اس
بات کی کہ بے شک ان کے واسطے بہشتیں ہیں کہ چلتی ہوں گی ان کے نیچے سے نہریں
جب کبھی دیئے جائیں گے رزق وہ لوگ ان بہشتوں میں سے کسی پھل کی غذا تو ہر بار
میں یہی کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہم کو ملا تھا اس سے پہلے اور ملے گا بھی ان کو دونوں
بار کا پھل ملتا جلتا، اور ان کے واسطے ان بہشتوں میں بیویاں ہوں گی صاف پاک کی ہوئی
اور وہ لوگ ان بہشتوں میں ہمیشہ کو بسنے والے ہوں گے۔

دنیا کا چھوڑنا آخرت کا حق مہر ہے

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا کو چھوڑنا مشکل ہے مگر آخرت کے
انعامات کا فوت ہو جانا بہت زیادہ شدید ہے حالانکہ دنیا کا چھوڑنا آخرت کا حق مہر ہے۔

مسجد کی صفائی حور عین کا حق مہر ہے

(حدیث) جناب حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ سید دو عالم حضرت محمد ﷺ نے
ارشاد فرمایا

کنس المساجد مہور الحور العین - ۷۲

۱۔ تذکرۃ القرطبی (۲/ ۸۷۸)

۲۔ تذکرۃ القرطبی (۲/ ۸۷۸)

(ترجمہ) مسجدوں کو صاف کرنا حور عین کے حق مہر ہیں۔

راستہ کی تکلیف وہ چیز ہٹانا اور مسجد صاف کرنا

(حدیث) حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

یا علی اعط الحور العین مہورہن: امانة الاذی عن الطريق و اخراج

القمامة من المسجد فذلك مہر الحور العین۔ ۱۔

(ترجمہ) اے علی! حور عین کے حق مہر ادا کرو راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹا دینے

سے اور مسجد سے کوڑا کرکٹ نکالنے کے ساتھ کیونکہ یہ حور عین کے مہر ہیں۔

کھجوروں اور روٹی کے ٹکڑا کا صدقہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

مہور الحور العین قبضات التمر و فلق الخبز۔ ۲۔

(ترجمہ) مٹھی بھر کھجوریں اور روٹی کا ٹکڑا (صدقہ کرنا) حور عین کا حق مہر ہیں۔

معمولی سے صدقات کرنے میں جنت کی حوریں

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک شخص فلاں کی بیٹی فلاں سے کثیر

مال کے حق مہر کے بدلہ میں شادی کر لیتا ہے مگر حور عین کو ایک لقمہ اور کھجور اور

معمولی سے کپڑے (کے صدقہ نہ کرنے کی وجہ) سے چھوڑ دیتا ہے۔ ۳۔

چار ہزار ختمات قرآن کے بدلہ میں حور خریدنے والے کی حکایت

حضرت محمد بن نعمان مقرئؒ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت جلال المقرئؒ کی خدمت میں

مکہ میں مسجد حرام میں حاضر تھا کہ ہمارے پاس سے ایک طویل قد کا ٹھکا ضعیف جشہ کا

۱۔ مسند الفردوس ربیع (۸۳۳۵) ۵/ ۳۲۸، زہر الفردوس ۴/ ۳۰۴، تسدید القوس

۲۔ تذکرۃ القرطبی (۲/ ۴۷۹) حوالہ ثعلبی

۳۔ تذکرۃ القرطبی (۲/ ۴۷۹)

بوڑھا شخص گندرا پرانے کپڑے پہن رکھتے تھے۔ حضرت جلا اس کے پاس تشریف لے گئے اور کچھ دیر اس کے پاس رہے پھر ہمارے پاس لوٹ آئے اور فرمایا کیا تم اس شیخ کو جانتے ہو؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا اس نے اللہ تعالیٰ سے قرآن پاک کے چار ہزار ختمات کے عوض میں ایک حور خریدی ہے جب اس نے چار ہزار ختمات پورے کر لئے تھے تو اس نے اس حور کو اس کے زیور اور ملبوسات سمیت خواب میں دیکھا اور پوچھا تم کس کے لئے ہو؟ اس نے کہا میں وہی حور ہوں جس کو آپ نے اللہ تعالیٰ سے چار ہزار ختمات قرآن کے بدلہ میں خریدا ہے یہ تو اس کی قیمت ہو گئی آپ نے مجھے تحفہ کیا دینا ہے؟ اس شیخ نے کہا کہ ایک ہزار ختمات قرآن کا۔ حضرت جلا نے فرمایا چنانچہ اب یہ اس کے تحفہ میں لگا ہوا ہے (یعنی اس کیلئے ایک ہزار ختمات قرآن پورے کر رہا ہے) ۱۔

حوروں کا طلبگار کیوں سوئے۔ حکایت

حضرت سخونؒ فرماتے ہیں کہ مصر میں ایک آدمی رہتا تھا نام اس کا سعید تھا اس کی والدہ عبادت گزار خواتین میں سے تھیں جب یہ شخص رات کو نوافل کیلئے کھڑا ہوتا تھا تو اس کی والدہ اس کے پیچھے کھڑی ہوا کرتی تھیں جب اس آدمی پر نیند کا غلبہ ہوتا تھا اور نیند کے غلبہ سے اونگھنے لگتا تھا تو اس کی والدہ اس کو آواز دیکر کہتی تھیں اے سعید! وہ شخص نہیں سوتا جو دوزخ سے ڈرتا ہو اور حسین و جمیل حوروں کو نکاح کا پیغام دے رکھا ہو چنانچہ وہ اس سے مرعوب ہو کر پھر سیدھا ہو جاتا تھا۔ ۲۔

تہجد حور کا حق مہر ہے

حضرت ثابتؒ سے منقول ہے کہ میرے والد گرامی رات کی تاریکی میں کھڑے ہو کر عبادت کرنے والے حضرات میں سے تھے۔ یہ فرماتے ہیں میں نے ایک خواب میں ایک ایسی عورت کو دیکھا جو دنیا کی عورتوں سے میل و مشابہت نہیں کھاتی تھی۔ میں

۱۔ تذکرۃ القرطبی (۲/۴۷۹)

۲۔ تذکرۃ القرطبی (۲/۴۷۹)

نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا میں حور ہوں اللہ کی باندی ہوں۔ میں نے کہا تم اپنا نکاح مجھ سے کر دو؟ اس نے کہا آپ میرے نکاح کا پیغام میرے پروردگار کے حضور پیش کریں اور میرا حق مراد اکریں۔ میں نے پوچھا تمہارا حق مر لیا ہے؟ تو اس نے کہا طویل طویل تہجد پڑھنا اسی موقعہ کیلئے لوگوں نے یہ اشعار کہے ہیں۔

يا خاطب الحور في خدرها	وطالبا ذاك على قدرها
انهض بجهد لا تكن وانيا	وجاهد النفس على صبرها
وجانب الناس وارفضهم	وحالف الوحدة في ذكرها
وقم اذا الليل بدا وجهه	وصم نهارا فهو من مهرها
فلورات عيناك اقبالها	وقد بدت رمانا صدرها
وهي تتماشي بين اترابها	وعقدتها يشرق في نحرها
لهان في نفسك هذا الذي	تراه في دنياك من زهرها۔ ۱۔

(ترجمہ)

(۱) اے حور کو اس کی باپردہ جگہ میں نکاح کا پیغام دینے والے اور اس کو اس کے عالی مقام کے باوجود اس کی طلب کرنے والے

(۲) کوشش کر کے کھڑا ہو جا ست مت ہو اور اپنے نفس کو صبر کا جہاد سکھا۔

(۳) اور لوگوں سے کنارہ کش رہ بلکہ ان کو چھوڑ دے اور حور کی فکر میں تنہائی میں رہنے کی قسم کھالے۔

(۴) جب رات اپنا چہرہ دکھائے تو تو کھڑا ہو جا (عبادت کیلئے) اور دن کو روزہ رکھ یہ اس حور کا حق مر ہے۔

(۵) جب تیری آنکھیں اس کو اپنے سامنے دیکھیں گی اور اس کے سینے کے انار ظاہر نظر آئیں گے۔

۱۔ تذکرۃ القرطبی (۲/ ۷۹)۔

(۶) اور یہ اپنی ہم جویوں کے ساتھ چل رہی ہوگی اور اس کا بار اس کے سینہ پر چمک رہا ہوگا۔

(۷) تو جو کچھ تیرے نفس نے دنیا میں دنیا کی رعنائیوں اور حسن و جمال کو دیکھا تھا سب بے قیمت نظر آئے گا۔

عبادت کے ساتھ بیدار رہنے سے حوروں کے ساتھ عیش نصیب ہوگا

حضرت مضر القاریؒ فرماتے ہیں کہ ایک رات مجھ پر نیند نے ایسا غلبہ کیا کہ میں اپنا وظیفہ پورا کئے بغیر سو گیا تو خواب میں ایک لڑکی کو دیکھا گویا کہ اس کا چہرہ ماہ تمام ہے اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے اس سے کہا اے شیخ آپ اس کو پڑھ سکتے ہیں؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ اس نے کہا تو آپ اس کو پڑھیں۔ میں نے اس کو کھولا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا۔ اللہ کی قسم! میں جب بھی اس کو یاد کرتا ہوں میری نیند اڑاتی ہے۔

عن الفردوس والظلل الدوانی	الھتک اللذاند و الامانی
مع الخیرات فی غرف الجنان	ولذہ نومة عن خیر عیش
من النوم التھجد بالقرآن۔۱۔	تیقظ من منامک ان خیرا

(ترجمہ)

(۱) تجھے لذتوں اور خواہشات نے بے پرواہ کر دیا ہے جنت الفردوس سے اور جھکے جھکے سایوں سے

(۲) اور نیند کی مدت سے ہستیوں کے بالاحسنوں میں حسین ترین عورتوں کے ساتھ پر تعیش زندگی گزارنے سے

(۳) اچھے بیدار ہو جا اپنی نیند سے کیونکہ نیند کرنے کی بجائے قرآن پاک کے ساتھ تہجد پر مستجابہز اور خوب ہے۔

حضرت مالک بن دینار کا واقعہ

سے مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میرے چند وظائف ایسے تھے

۱۔ بالقراطبی (۲/۸۰)

جن کو میں ہر رات پورا کر کے سوتا تھا۔ ایک رات میں ویسے ہی سو گیا تو میں خواب میں
کیا دیکھتا ہوں کہ ایک حسن و جمال کی ملکہ حسین لڑکی ہے اس کے ہاتھ میں ایک رقعہ
ہے اس نے کہا کیا آپ اس کو اچھی طرح سے پڑھ سکتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں تو اس نے
وہ رقعہ مجھے دیدیا اس رقعہ میں یہ اشعار لکھے ہوئے تھے۔

لهاك النوم عن طلب الاماني و عن تلك الاوانس في الجنان
تعيش مخلدا لا موت فيها وتلهو في الخيام مع الحسان
تنبه من منامك ان خيرا من النوم التهجد بالقرآن۱۰

(ترجمہ)

(۱) آپ کو نیند نے اپنی (جنت کی) خواہشات کی طلب سے بے فکر کر رکھا ہے اور جنتوں
میں محبت کرنے والی دو شیرازوں سے بھی
(۲) آپ (جنت میں) ہمیشہ زندہ رہیں گے اس میں موت کبھی نہ آئے گی، آپ خیموں
میں حسین و جمیل بیویوں سے کھیل کود کرتے ہوں گے۔
(۳) بیدار ہو جائیے اپنی نیند سے کیونکہ نیند سے بہتر تہجد ادا کرنا ہے قرآن پاک کی
قراءت ساتھ

حسن و جمال میں بنی ٹھنی لڑکیاں اور ان کا حق مہر

شیخ مظہر سعدیؒ اللہ تعالیٰ کے شوق میں برابر ساٹھ سال تک روتے رہے تھے۔ ایک
شب انہوں نے خواب میں دیکھا کہ گویا نہر کا ایک کنارہ مشک خالص سے بہہ رہا ہے اس
کے دونوں کناروں پر لولو کے درخت ہیں جو سونے کی شاخوں کے ساتھ لہلہا رہے
ہیں۔ اتنے میں چند لڑکیاں حسن و جمال میں یکساں ٹھنی کر آئیں اور پکار پکار کر یہ الفاظ
گانے لگیں۔

سبحان المسبح بكل لسان، سبحان الموجود بكل مكان، سبحان الدائم
فی كل زمان، سبحانه سبحانه،

(یعنی پاک ہے وہ ذات جس کی ہر زبان پاکی بیان کرتی ہے، پاک ہے وہ ذات جو ہر جگہ

۱۰ تذکرۃ القرطبی (۲/۴۸۰)

موجود ہے پاک ہے وہ ذات جو ہر زمانہ میں ہمیشہ رہنے والی ہے پاک ہے وہ پاک ہے وہ
میں نے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم اللہ سبحانہ کی مخلوقات میں سے ایک
مخلوق میں۔ میں نے پوچھا تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ تو انہوں نے یہ جواب دیا۔

ذُرَّانَا لَہٗ النَّاسُ رَبُّ مُحَمَّدٍ لِقَوْمٍ عَلَى الْأَقْدَامِ بِاللَّیْلِ قَوْمٌ
یٰنَا جَوْنُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لِحَقِّہُمْ وَتَسْرِیْ ہُمُومُ الْقَوْمِ وَالنَّاسِ نَوْمٌ

(ترجمہ)

(۱) ہمیں لوگوں کے معبود اور حضرت محمد ﷺ کے پروردگار نے اس قوم کیلئے پیدا کیا
ہے جو رات کو (اپنے پروردگار کے سامنے عبادت کیلئے) قدموں پر کھڑے رہتے ہیں۔
(۲) اپنے (معبود) رب العالمین سے اپنے حق کے حصول کیلئے مناجات کرتے ہیں
(اللہ تعالیٰ کے ذوق و شوق میں ان کی یہ حالت ہے کہ) شب کو ان کے افکار برابر چلتے
رہتے ہیں جبکہ اور لوگ پڑے سو رہے ہوتے ہیں۔

میں نے کہا بس یہ کون لوگ ہوں گے جن کی اللہ تعالیٰ آنکھیں ٹھنڈی کریں گے؟
انہوں نے پوچھا کیا آپ نہیں جانتے؟ میں نے کہا اللہ کی قسم! میں ان کو نہیں جانتا۔
انہوں نے کہا وہ لوگ ہیں جو راتوں کو تہجد پڑھتے ہیں اور سوتے نہیں۔ ۱۔

حوروں اور عورتوں سے مباشرت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں وزوجناہم بحور عین (سورۃ الطور / ۲۰) اور ہم ان جنتیوں کی حور عین سے شادی کر دیں گے۔

ان اصحاب الجنة اليوم فی شغل فاکھون (سورۃ یس / ۵۵)
(ترجمہ) اہل جنت (کا حال یہ ہے کہ وہ) بے شک اس روز (جنت میں) اپنے مشغلوں میں خوش دل ہوں گے۔ حضرت ابن عباسؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان کا مشغلہ کنواریوں کے پاس جانا ہوگا۔ ۱۔

حضرت ابن مسعودؓ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔ ۲۔
حضرت عکرمہ اور حضرت امام اوزاعیؓ سے بھی ایسے ہی منقول ہے۔ ۳۔
جنتی صحبت بھی کریں گے

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کیا جنتی صحبت بھی کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا
دحاماً دحاماً لا منی ولا منیة۔ ۴۔

۱۔ البدور السافره (۲۰۶۷) بحوالہ ابن ابی حاتم 'صفة الجنة' ابن ابی الدنیا (البعث والنشور) (تفسیر ابن جریر ۲۳ / ۱۸ 'صفة الجنة' ابو نعیم (۳۷۶)۔

۲۔ ۳۔ البدور السافره (۲۰۶۸) 'زوائد عبد اللہ بن احمد' (صفة الجنة' ابن ابی الدنیا مثل (۲۷۰) شہقی فی البعث والنشور (۳۰۰ '۳۰۱) 'زبد ابن المبارک (۱۵۸۶) 'تفسیر طبری (۲۳ / ۱۸) 'در منثور (۲۲۶ / ۶) بحوالہ عبد بن حمید 'حادی الارواح' ص ۳۰۹۔

۳۔ طبرانی کبیر (۷۴۷۹) 'مجمع الزوائد' (۳۱۶ / ۱۰) 'مسند ابو یعلیٰ' (البعث والنشور (۳۰۷) 'البدور السافره (۲۰۶۹) 'صفة الجنة' ابو نعیم (۳۶۷) 'حادی الارواح' ص ۳۰۸ 'مجمع الزوائد (۳۱۶ / ۱۰) 'در منثور (۳۰ / ۱) بحوالہ ابو یعلیٰ و کامل ابن عدی (۸۸۳ / ۳۰) 'مطالب عالیہ (۳۶۸۰) 'کنز العمال (۳۸۳ / ۱۳) 'صفة الجنة' مقدسی (۸۳ / ۳) 'صفة الجنة' ابن ابی الدنیا (۲۶۵) 'طبرانی کبیر (۷۵۰۹) (۷۶۳۲) (۷۶۸۹)۔

(یعنی خوب جوش سے صحبت کریں گے نہ مرد کا پانی نکلے گا اور نہ موت آئے گی)
جنتی کے پاس سو مردوں کے برابر طاقت ہوگی

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 "يعطى المؤمن فى الجنة قوة مائة" — یعنی فى الجماع" — ۱۔
 (ترجمہ) مؤمن کو جنت میں سو مردوں کی طاقت دی جائے گی صحبت کرنے میں۔

ایک دن میں سو عورتوں کے پاس جاسکے گا

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! کیا ہم جنت میں
 اپنی بیویوں کے پاس جاسکیں گے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا ایک مرد ایک دن میں سو
 کنواریوں کے پاس جاسکے گا۔ ۲۔ اور ایک روایت ہے کہ ایک صبح میں سو عورتوں کے
 پاس جاسکے گا۔

جنابت کستوری بن کر خارج ہو جائے گی

(حدیث) حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد
 فرمایا

"ان البول والجنابة عرق يسيل عن تحت جوانبهم" الى اقدامهم مسك" ۳۔
 (ترجمہ) پیشاب اور جنابت جنتیوں کے پہلوؤں کے نیچے سے پسینہ کی شکل میں بہہ کر
 قدموں تک جاتے جاتے کستوری بن جائے گا۔

۱۔ ترمذی (۲۵۳۶) (۱) البعث والنشور (۲) البدور السافره (۲۰۷۰) صفۃ الجنۃ ابو نعیم

(۳۷۲) طیلانی (۲۰۱۴) موارد الثمآن (۲۶۳۵) ہزار (۳۵۲۶) حادی الارواح ص ۳۰۰۔

۲۔ ہزار (۳۵۲۵) طبرانی مسند صحیح (۱۳/۲) البدور السافره (۲۰۷۱) تاریخ بغداد (۱/۳۷۱) صفۃ الجنۃ ابو نعیم

(۳۷۳) در مختار (۱/۴۰) البعث والنشور (۴۰۲) حادی الارواح ص ۳۰۰

طیلانی (۲۰۱۴) مجمع الزوائد (۱۰/۴۱۸) صفۃ الجنۃ مقدسی (۳/۸۲) مخطوط

۳۔ طبرانی (۲۰۷۸) البدور السافره (۲۰۷۸)

عورت صحبت کے بعد خود بخود پاک ہو جائے گی

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "انطا فی الجنة؟ قال: نعم والذی نفسی بیدہ دحماً دحماً" فاذا قام عنہا رجعت مطہرة بکراً" ۱۔

(ترجمہ) (کسی نے سوال کیا کہ) کیا ہم جنت میں صحبت بھی کریں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! خوب جوش و خروش سے جب جنتی اپنی بیوی سے فارغ ہوگا تو وہ پھر پاک اور کنواری ہو جائے گی۔

وہ پھر کنواریاں ہو جائیں گی

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اهل الجنة اذا جامعوا نساہم عادت ابکاراً۔ ۲۔
(ترجمہ) جنتی جب اپنی بیویوں سے صحبت کر لیں گے تو وہ پھر سے کنواری (جیسی) ہو جائیں گی۔

ایک دوسرے سے سیر نہیں ہوں گے

حضرت ابو ہریرہؓ حدیث صورت میں جناب رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا

۱۔ ہناد کتاب الزہد) (البذور السافرة (۲۰۸۱) موارد الظمآن (۲۶۳۳) درمنثور (۱/۴۰-۴۱) ونسب للضیاء المقدسی فی صفۃ الجنة (۳/۸۳)، حادی الارواح ص ۳۰۸، صحیح ابن حبان (۷۳۵۹) (۱۰/۲۳۶)

۲۔ طبرانی صغیر (۱/۹۱) تاریخ بغداد (۶/۵۳) مسند بزار (۳۵۲۷) کتاب العظمتہ ابو الشیخ (۵۸۵) البذور السافرة (۲۰۸۲) مجمع الزوائد (۱۰/۳۱۸) وقال فیہ معلى بن عبد الرحمن الواسطی وهو کذاب۔ صفۃ الجنة ابو نعیم (۳۹۲/۳۶۵) اتحاف السادہ (۱۰/۵۳۶) صفۃ الجنة ضیاء مقدسی مخطوط (۳/۸۳) علل متنبیہ (۱۵۵۱)

"والذى بعثنى بالحق ما انتم فى الدنيا باعرف بازواجكم ومساكنكم من اهل الجنة بازواجهم ومساكنهم" فیدخل رجل منهم على اثنتين و سبعین زوجة مما ينشئ الله و ثنتين من ولد آدم لهما فضل على من انشا الله بعبادتهما الله عز وجل فى الدنيا یدخل على الاولى منهما فى غرفة من ياقوتة على سرير من ذهب مكلل بالؤلؤ عليها سبعون زوجاً من سندس واستبرق ۛ وانه لیضع يده بین كتفیهما ۛ ثم ینظر الى يده من صدرها ۛ ومن وراء ثيابها وجلدها ولحمها ۛ وانه لینظر الى مخ ساقها كما ینظر احدكم الى السلك فى قصبة الياقوت ۛ كبده لها مرآة ۛ وكبدها له مرآة ۛ فینما هو عندها لا یملها ولا تملہ ولا یاتیها من مرة الا وجدھا عذراء ۛ ما یفتر ذکره ۛ ولا تشتكى قبلها ۛ فینما هو كذلك اذ نودی انا قد عرفنا انك لا تمل ولا تمل ۛ الا انه لا منی ولا منیة ۛ الا ان تكون له ازواج غیرها فیخرج فیاتیهن واحدة واحدة كلما جاء واحدة قالت ۛ والله ما فى الجنة شیء احسن منك ۛ وما فى الجنة شیء احب الى منك" (۱-)

(ترجمہ) مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے تم لوگ دنیا میں اپنی بیویوں کو اور اپنے مکانات کو جنتیوں سے ان کے اپنی بیویوں اور ان کے محلات کے جاننے سے زیادہ نہیں جانتے۔ جنتیوں میں سے ہر شخص اپنی ان بہتر بیویوں کے پاس جائے گا جن کو اللہ تعالیٰ نے (اپنی قدرت تخلیق سے) نئے سرے سے پیدا کیا ہوگا ان میں سے دو بیویاں اولاد آدم میں سے ہوں گی ان دو بیویوں کی ان سب عورتوں پر

۱- حادی الارواح ص ۲۹۷ الہامی ابو یعلیٰ موسلی () ۛ نمایہ کن کثیر ۲/ ۲۶۷ ۛ ۲۷۷ ۛ ۳۵۵

۳۵۶ وقال ولہذا الحدیث وجوہ کثیرة البعث والنشور (۶۶۹) ۛ درمنثور ۵/ ۳۳۹ ۛ ۳۴۲ ۛ ۳۴۳ الہامی

حمید و علی بن سعید فی کتاب الطامہ والعصیان و ابو یعلیٰ و ابو الحسن القطنان فی المطولات و ابن جریر و ابن المنذر و

ابن ابی حاتم و الطبرانی و ابو موسی المدینی کلاهما فی المطولات و ابو الشیخ فی العظیم () ۛ طبرانی فی المطولات

(۳۶) ۛ تفسیر ابن کثیر ۳/ ۲۷۶ ۛ ۲۸۲ ۛ تفسیر ابن جریر ۲/ ۳۳۰ ۛ ۲۳۱ ۛ ۳۰۶ ۛ ۱۸۸ ۛ ۱۸۶

المطالب العالیہ (۲۹۹۱) ۛ الہامی مسند اسحاق بن راہویہ ۛ صفۃ الجنة ابو نعیم ۳/ ۱۴۳ ۛ ترغیب و ترہیب

فضیلت ہو گی جن کو اللہ تعالیٰ نے نئے سرے سے پیدا کیا ہو گا وہ اس لئے کہ ان عورتوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تھی۔ جنتی مردان دونوں عورتوں میں سے ایک کے پاس یا قوت کے بالا خانہ میں سونے کے پٹنگ پر داخل ہو گا اس پٹنگ کو لولو کا تاج پہنایا گیا ہو گا۔ اس بیگم پر مونے اور باریک ریشم کے ستر جوڑے ہوں گے۔ جنتی اس کے کندھوں کے درمیان (یعنی پشت پر) اپنا ہاتھ رکھے گا تو اس کو اس کے سینے کی طرف سے کپڑوں، جلد اور اس کے گوشت کے پیچھے سے نظر آئے گا اور وہ اپنی بیوی کی پنڈلی کے گودے کو دیکھتا ہو گا جس طرح سے تم میں کا کوئی شخص یا قوت کے موتی کے سوراخ میں دھاگے کو دیکھتا ہے۔ مرد کا سینے کے اندر کا حصہ عورت کیلئے آئینہ ہو گا اور عورت کے سینے کے اندر کا حصہ مرد کیلئے آئینہ ہو گا۔ اسی دوران وہ مرد اس بیوی کے پاس ہو گا نہ یہ اس سے سیر ہو رہا ہو گا نہ وہ اس سے سیر ہو رہی ہو گی۔ یہ جب بھی اس سے مباشرت کرے گا وہ اس کو کنواری (جیسی) ملے گی نہ مرد کا نفس ڈھیلا ہو گا نہ عورت کی اندام نہانی کو تھکاوٹ اور تکلیف ہو گی یہ دونوں اسی حالت میں ہوں گے کہ اس کو آواز دی جائے گی "ہم جانتے ہیں کہ نہ تو سیر ہوتا ہے نہ تجھ سے (بیوی کی) سیرنی ہوتی ہے کیونکہ (وہاں نہ مرد کا پانی ہو گا نہ عورت کا کہ اس کے خروج سے خواہش میں فتور آجائے) بلکہ اس کی اور بیویاں بھی ہوں گی یہ جنتی ان عورتوں میں سے ہر ایک کے پاس ایک ایک کر کے جائے گا یہ جب بھی کسی عورت کے پاس جائے گا وہ یہ کہے گی کہ اللہ کی قسم! جنت میں آپ سے زیادہ حسین کوئی چیز نہیں اور جنت میں میرے نزدیک آپ سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔

ایک خیمہ کی کئی حوریں

(حدیث) حضرت عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ اشعریؓ) سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"ان للعبدة المؤمن فی الجنة لخیمۃ من لؤلؤ مجوفة طولها ستون میلا للعبدة المؤمن فیہا اهلون فیطوف علیہم لا یری بعضهم بعضا۔ ۱۔"

۱۔ بخاری (۳۲۳۳) فی بدء الخلق، مسلم (۲۸۳۸) فی الجنة، البعث والنشور (۳۷۴) حادی الارواح ص ۳۰۱، ۳۰۷، تذکرۃ القرطبی (۲/۴۶۷)، صحیح ابن حبان (۲۳۳/۱۰)

(ترجمہ) مؤمن: کیلئے جنت میں خول دار لو لو کا ایک خیمہ ہو گا جس کی لمبائی ساٹھ میل ہو گی، اس میں مؤمن کی گھر والیاں ہوں گی یہ ان کے پاس جاتا ہو گا مگر یہ گھر والیاں (اس حالت میں) ایک دوسرے کو نہیں دیکھتی ہوں گی۔

بالطف بیویاں

(حدیث) حضرت لقیط بن عامر نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم جنت میں کس کس نعمت سے لطف اندوز ہوں گے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا

"على انهار من عسل مصفى وانهار من كاس مابها صداغ ولا ندامة وانهار من لبن لم يتغير طعمه وماء غير آسن وفاكهة لعمر الهك مما تعلمون وخير من مثله" وازواج مطهرة. قلت: يا رسول الله اولنا فيها ازواج مصلحات؟ قال: "الصالحات للصالحين" تلذذوا بهن مثل لذاتكم في الدنيا ويلذذنكم غير ان لا توالد"۔ ۱۔

(ترجمہ) صاف شفاف شہد کی نہروں سے اور (شراب کی) ایسی نہروں کے پیالوں سے جن میں نہ تو نشہ ہو گا نہ ندامت ہو گی، اور ایسے پانی سے جو کبھی خراب نہ ہو گا اور ایسے میوؤں سے تمہارے خدا کی قسم جن کو تم جانتے ہو جبکہ وہ ان میوؤں سے بہت بہتر ہوں گے، اور پاک صاف بیویوں سے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہمارے لئے جنت میں اس قابل بیویاں ہوں گی؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا نیک مردوں کیلئے نیک عورتیں ہوں گی وہ ان بیویوں سے اسی طرح سے لطف اندوز ہوں گے جس طرح سے تم دنیا میں لطف اندوز ہوتے ہو اور وہ تم سے لطف اندوز ہوں گی بس یہ بات ضرور ہے کہ وہاں تو والد تناسل نہیں ہو گا۔

۱۔ قطعة من حدیث طویل أخرجه الطبرانی في الكبير ۱۹ / ۲۱۳ (۳۷۷) "وعبد الله بن احمد في المسند للإمام احمد ۴ / ۱۳۱ والبیہقی فی مجمع الزوائد (۱۰ / ۳۳۹) وقال احمد طریق عبد الله اسنادها متصل

در جاہماتقات۔ حادی الارواح ص ۳۰۸ ص ۳۱۷ کتاب السنن ابی عاصم (۶۳۶) ابو النبیخ اصہبانی وابو عبد الله بن منہ و ابو بکر احمد بن موسی بن مردویہ وابو نعیم اصہبانی وغیر ہم علی سمیل الذبول و التسلیم قالہ ابن القیم فی کتابہ حادی الارواح ص ۳۱۷ کتاب السنن عبد الله بن احمد (۱۱۲۰)

قربت کی لذت جسم میں ستر سال تک باقی رہے گی

حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں کہ جنتی کی شہوت اس کے بدن میں ستر سال تک جاری رہے گی جس کی لذت کو وہ محسوس کرتا ہوگا اس سے جنتیوں کو جنابت لاحق نہیں ہوگی جس کی وجہ سے ان کو طہارت کی ضرورت پڑے نہ ہی ضعف ہوگا اور نہ ہی قوت میں کمی ہوگی بلکہ ان کی قربت بطور لذت اور نعمت کے ہوگی جس میں ان کو کسی بھی قسم کی کوئی آفت اور دکھ نہ ہوگا۔ ۱۷۱

امام ابن ابی الدنیاؒ نے حضرت سعید بن جبیرؓ کے مذکورہ ارشاد کو اس طرح سے نقل کیا ہے کہ جنت میں مرد کا قد ستر میل کے برابر ہوگا اور عورت کا تیس میل کے برابر ہوگا اس عورت کے سرین خشک زمین کی طرح پیاسے ہوں گے مرد کی شہوت عورت کے جسم میں ستر سال تک باقی رہے گی جس کی اس کو لذت محسوس ہوگی۔ ۱۷۲

اور ابن ابی شیبہؒ نے اس روایت کو یوں روایت کیا ہے کہ حضرت سعید بن جبیرؓ نے بیان کیا کہ یہ کہا جاتا تھا کہ جنتیوں میں سے مرد کا قد نوے میل ہوگا اور عورت کا قد اسی میل ہوگا اور عورت کے سرین خشک زمین کی طرح پیاسے ہوں گے مرد کی شہوت عورت کے جسم میں ستر سال تک باقی رہے گی جس کی اس کو لذت محسوس ہوگی۔ ۱۷۳

ہر دفعہ دیکھنے سے نئی خواہش پیدا ہوگی

حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں جنت میں جو چاہیں گے وہی ہوگا وہاں اولاد نہ ہوگی فرمایا کہ جنتی آدمی جب ایک مرتبہ اہلیہ کو دیکھے گا تو اس سے اس کو خواہش ہوگی پھر دوبارہ دیکھے گا تو اور خواہش پیدا ہوگی۔ ۱۷۴

۱۷۱ کتاب التوحید ابن خزیمہ ص ۱۸۶ زاد المعاد (۳ / ۶۷۷)

۱۷۲ صفحہ الجنة ابن ابی الدنیا (۲۷۱)

۱۷۳ مصنف ابن ابی شیبہ ۱۳ / ۱۰۳ (۱۵۸۲۹) حلیۃ الاولیاء (۳ / ۳۸۷)

۱۷۴ مصنف ابن ابی شیبہ (۱۳ / ۱۱۶)

(۱۲۵۰۰) بیویوں سے قربت

حضرت عبدالرحمن بن سابطؓ فرماتے ہیں کہ جنتی مرد کی پانچ سو حوروں سے اور چار ہزار کنواریوں اور آٹھ ہزار (دنیا کی) شادی شدہ عورتوں سے شادی کی جائے گی۔ ان عورتوں میں سے ہر ایک سے وہ جنتی دنیا کی عمر کے برابر بغل گیر ہوگا ان دونوں (بغل گیر ہونے والوں) میں سے کوئی ایک دوسرے سے کوئی روک ٹوک نہیں کرے گا (نہ مرد بیوی کو نہ بیوی مرد کو) اس کے بعد اس سے قربت کرے گا اور وہ دنیا کی تمام عمر کے برابر بھی اپنی قربت کو پورا نہ کرے گا (بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ اس کے پاس جائے گا)، اس طرح سے اس کے پاس کوئی برتن (کھانے پینے وغیرہ کا) پیش کیا جائے گا اور اس کے ہاتھ میں رکھا جائے گا اس سے بھی دنیا کی تمام عمر کے برابر لذت حاصل کرنے میں سبزی نہیں ہوگی۔ ۱۔

فضائل صبر

اشتہار

سائز 23x36x16 صفحات 228 مجلد، بدیہ ترجمہ ”الصبر والثواب علیہ“ امام ابن ابی الدنیا کی اہم کتاب، غمگین اور پریشان مسلمانوں کیلئے باعث تسلی آیات، احادیث اور صحابہ کرامؓ کے ارشادات اولیاء اور امت کے افراد کے حالات، مصائب اور مشکلات کی تصویر، مشکلات پر صبر کے ثواب کی اور انعامات کی تفصیلات۔

جنتی ایک سے ایک حور کی طرف پھر تار ہے گا

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا "حدثنی جبریل قال: یدخل الرجل علی الحوراء فتستقبله بالمعانقة والمصافحة قال رسول اللہ ﷺ: " فباى بنان تعاطیه لو ان بعض بنانها بدا لغلب ضوء الشمس والقمر ولو ان طاقة من شعرها بدت لملاّت ما بین المشرق والمغرب من طیب ریحها فبینما هو متکئ معها علی الاریكة اذاشرف علیه نور من فوقه فیظن ان الله تعالى قد اشرف علی خلقه فاذا حوراء تنادیه: یا ولی الله اما لنا فیک من دولة؟ فیقول: من انت یا هذه؟ فتقول: انا من اللواتی قال الله تعالى: (ولدینا مزید) فیتحول عندها فاذا عندها من الجمال والکمال مالیس مع الاولی فبینما هو متکئ معها علی اریكة اذاشرف نور من فوقه فاذا اخری تنادیه یا ولی الله اما لنا فیک من دولة؟ فیقول: من أنت یا هذه؟ فتقول: انا من اللواتی قال الله تعالى: (فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرّة اعین) فلا یزال یتحول من زوجة الی زوجة) ۱۔

(ترجمہ) مجھے حضرت جبریل نے بیان فرمایا کہ جنتی حور کے پاس داخل ہوگا تو وہ اس کا معانقہ اور مصافحہ سے استقبال کرے گی۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں (آپ کو معلوم ہے کہ وہ ہاتھ کی کیسی (حسین) انگلیوں سے استقبال کرے گی؟ اگر اس کے ہاتھ کی کوئی انگلی ظاہر ہو جائے تو سورج اور چاند کی روشنی پر غالب آجائے اور اگر اس کے بالوں کی ایک لٹ ظاہر ہو جائے تو مشرق و مغرب کے درمیانی حصہ کو اپنی خوشبو سے معطر کر دے، یہ جنتی اسی حالت میں اس عورت کے ساتھ مسہری پر بیٹھا ہوگا کہ اوپر سے ایک نور کی چمک پڑے گی جنتی یہ گمان کرے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی طرف جہان کا

۱۔ مجمع الزوائد (۱۰/۴۱۸) حوالہ طبرانی فی الاوسط البدور السافرة (۲۰۳۹) ترغیب و ترہیب

ہے لیکن وہ ایک حور ہوگی جو اس کو پکار کر کہے گی اے ولی اللہ! کیا ہماری باری نہیں آئے گی؟ وہ پوچھے گا اری تم کون ہو؟ وہ کہے گی میں ان عورتوں میں سے ہوں جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے "ولدینا مزید" ہمارے پاس مزید بھی ہے چنانچہ وہ جنتی اس عورت کی طرف پھر جائے گا اس کو جب دیکھے گا تو اس کے پاس جمال و کمال ایسا ہوگا جو پہلی کے پاس نہیں تھا۔ چنانچہ وہ اسی حالت میں اس کے ساتھ مسہری پر ٹیک لگا کہ بیٹھے گا کہ اس کے اوپر سے ایک نور کی چمک پڑے گی اور وہ دوسری ہوگی جو پکار کر کہے گی اے ولی اللہ کیا ہماری باری نہیں آئے گی؟ وہ پوچھے گا اری تم کون ہو؟ وہ کہے گی میں ان عورتوں میں سے ہوں جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین (کوئی جی نہیں جانتا کہ ان مؤمنوں کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک کیلئے کیا کیا چھپا کر رکھا گیا ہے چنانچہ وہ اسی طرح سے ایک بیوی سے دوسری کی طرف گھومتا رہے گا۔

نئی حور اپنے پاس بلائے گی

حضرت ثابت فرماتے ہیں جنتی ستر سال تک بڑے مزے سے ٹیک لگا کر بیٹھا ہوگا اس کے پاس اس کی بیویاں بھی موجود ہوں گی اور نوکر چاکر بھی۔ اچانک وہ عورتیں جنہوں نے اپنے خاوند کو نہیں دیکھا ہوگا کہیں گی اے فلاں! کیا ہمارا آپ میں کوئی حق نہیں ہے۔ ۱۔

حوروں کی جسامت کا ایک اندازہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ سید دو عالم جناب نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

وان له من الحور العین لاثنتین و سبعین زوجة سوی ازواجہ من الدنیا وان الواحدة منهن لیاخذ مقعدھا قدر میل من الارض۔ ۲۔

۱۔ صفۃ الجنۃ النبی النبی الدنیا (۲۹۱)

۲۔ منہایہ فی الفتن والملاحم (۲/ ۵۷۳)

جنتی مرد کیلئے حور عین میں سے بہتر بیویاں ہوں گی، اس کی دنیا کی عورتوں کے علاوہ۔
 اور ان (مذکورہ عورتوں) میں سے ہر ایک کی سرین زمین پر ایک میل کے برابر (موٹی)
 ہوگی۔

(نوٹ) اس روایت پر محدثین نے جرح کی ہے کہ مشہور احادیث کے خلاف ہے جن
 میں یہ وارد ہے کہ جنت کی عورتوں کا قد ساٹھ ہاتھ کا ہوگا۔ کیونکہ اس حدیث میں
 عورت کے سرین کا ایک میل کے بقدر ہونا ان روایات کی نفی کر رہا ہے: ہاں اس
 حدیث میں اور ان احادیث میں یہ مطابقت ہو سکتی ہے کہ حور عین ہی کی صرف یہ
 جسامت ہو باقی حوروں اور عورتوں کی ایسی نہ ہو۔ نیز بعض روایات میں آپ نے پڑھا
 ہوگا کہ جنتی مردوں کے قد نوے میل ہوں گے اور عورتوں کے اسی میل اور بعض
 روایات میں آپ نے پڑھا ہوگا کہ جنتی مردوں کے قد ساٹھ میل ہوں گے اور
 عورتوں کے تیس میل اگر روایات کو قابل تسلیم سمجھا جائے تو پھر اس روایت کا سمجھنا
 آسان ہو جاتا ہے۔ اور اگر یہاں میل سے مراد یہ لیا جائے کہ عربی میں دونوں ہاتھوں
 کے پھیلاؤ کی مقدار کو بھی میل کہتے ہیں۔ تو پھر یہ حدیث مشہور اور صحیح روایات کے
 تقریباً مطابق ہو جائے گی مگر ”قدر میل من الارض“ کے لفظ اس معنی کی تائید نہیں
 کر رہے۔ واللہ اعلم۔

حمل اور ولادت

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اذا اشتہی الولد فی الجنة کان حملہ و وضعہ و سنہ فی ساعة کما یشتہی۔ ۱۔
(ترجمہ) جب کوئی جنتی جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو اس کا حمل اور ولادت اور عمر کا بڑھنا اسی وقت ہو جائے گا جس طرح سے وہ چاہے گا۔

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اہل علم نے اس مسئلہ میں اختلاف فرمایا ہے بعض کا موقف یہ ہے کہ جنت میں قربت تو ہوگی مگر اولاد نہیں ہوگی یہ موقف حضرت طاؤسؓ حضرت مجاہدؓ اور حضرت امام نخعیؒ رحمۃ اللہ علیہم کا ہے اور حضرت اسحاق بن ابراہیمؒ اس مذکورہ حدیث کے متعلق فرماتے ہیں کہ جب جنتی اولاد کی خواہش کرے گا تو اولاد ہوگی مگر وہ اولاد کی خواہش ہی نہیں کرے گا۔ حدیث لقیط میں بھی ایسے ہی ہے کہ جنت والوں کی کوئی اولاد نہیں ہوگی۔ ۲۔

علامہ سیوطیؒ لکھتے ہیں کہ اور ایک جماعت یہ فرماتی ہے کہ بلکہ جنت میں پیدائش اولاد کا سلسلہ ہوگا لیکن یہ انسان کی خواہش پر موقوف ہوگا اسی کو استاذ ابو سہل صعلوکؒ نے راجح قرار دیا ہے میں کہتا ہوں کہ اس موقف کی حضرت ابو سعید خدریؓ کی اس حدیث کا پہلا حصہ تائید کرتا ہے جس کو امام ہناد بن سریؒ نے اپنی کتاب الزہد میں روایت کیا ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک اور سرور کامل ہے تو کیا جنت والوں کے

۱۔ مسند احمد ۳/ ۸۰۹ ترمذی (۲۵۶۳) ابن ماجہ (۴۳۳۸) بدور سافرہ (۲۰۸۳) شہقی فی البعث والنشور (۴۴۵) ابو الشیخ کتاب العظمت (۵۸۷) سنن دارمی کتاب الرقاق ۲/ ۳۳ مسند ابو یعلیٰ (۱۰۵۱) ورجالہ ثقات و صححہ ابن حبان فی موارد الظمآن (۲۶۳۶) نہایہ فی الفتن والملاحم (۲/ ۴۶۶) صفۃ الجنۃ ضیاء مقدسی و قال ہذا عندی علی شرط مسلم ہامش حادی الارواح ص ۴۱۲

۲۔ سنن ترمذی (۲۵۶۳) فی الجنۃ باب ۲۳ بتمامہ

ہاں اولاد ہوگی؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا "اذا اشتہی الخ" (یعنی جب وہ چاہے گا تو ہوگی نہیں چاہے گا تو نہیں ہوگی) ۱۔

علامہ سیوطیؒ مزید لکھتے ہیں کہ امام اصہبہانیؒ نے ترغیب میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کیا ہے کہ جب جنتی آدمی اولاد کی خواہش کرے گا تو اس کا حمل اس کا دودھ پلانا اس کا دودھ چھڑانا اور جو ان ہونا ایک ہی وقت میں ہو جائے گا۔ ۲۔ اس حدیث کو امام شہقی نے حضرت ابو سعید خدریؓ کے واسطے سے جناب رسول اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔ ۳۔

علامہ سیوطیؒ مزید لکھتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث حضرت لقیط کی سابقہ حدیث کے مخالف نہیں ہے جس میں توالد تناسل کی نفی ہے کیونکہ اس نفی کا معنی یہ ہے کہ جس طرح سے دنیا میں جماع کے بعد اکثر طور پر حمل ہو جاتا ہے یہ نہیں ہوگا، بلکہ اگر خواہش ہوگی تو اولاد ہوگی ورنہ نہیں ہوگی اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت کے بہت وسیع ہونے کی وجہ سے اس کو آباد کرنے کیلئے ایک نئی مخلوق پیدا کریں گے جس کو جنت میں بسائیں گے (ہو سکتا ہے کہ وہ ان جنتیوں کی اولاد ہو جو جنت میں ان سے پیدا ہوئی ہو اس کو اللہ تعالیٰ باقی ماندہ خالی جنت میں بسائیں)۔ اس اعتبار سے کوئی رکاوٹ نہیں ہے کہ جنتیوں کے درمیان توالد تناسل کا سلسلہ نہ ہو۔ ۴۔

۱۔ البدور السافرہ (۲۰۸۴) صفحہ الجند ابو نعیم (۲۷۵) عبد بن حمید (۹۳۹) زہد ہناد (۹۳) نہایہ المن کثیر ۲/ (۴۶۷) حوالہ حاکم۔

۲۔ ترغیب و ترہیب ابو نعیم اصہبہانی (بدور سافرہ / ۲۰۸۵) البعث والنشور (۴۴۲) تاریخ اصفہان ابو نعیم (۲/ ۲۹۶)۔

۳۔ بدور سافرہ (۲۰۸۶) حوالہ شہقی فی البعث والنشور (۴۴۰) حادی الارواح ص ۳۱۳۔

۴۔ بدور سافرہ (۲۰۸۷)۔

حضور ﷺ کی حوروں سے ملاقات اور گفتگو

(حدیث) حضرت ولید بن عبدہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا

یا جبریل قف بی علی الحور العین، فاوقفہ علیہن . فقال : من انتن؟ فقلن : نحن جوارى قوم کرام حلوا فلم یظعنوا، وشبوا فلم یهرموا، ونقوا فلم یدرنوا۔^۱

(ترجمہ) اے جبریل مجھے حور عین کے پاس لے چلو تو حضرت جبریل حضور ﷺ کو ان کے پاس لے گئے تو آپ نے ان سے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہم بڑی شان والے حضرات کی گھر والیاں ہیں جو (جنت میں) داخل ہوں گے اور نکالے نہیں جائیں گے، جو ان رہیں گے کبھی بوڑھے نہ ہوں گے، صاف ستھرے رہیں گے کبھی میلے کچیلے نہ ہوں گے۔

یہ حوریں کیسے کیسے خیموں میں رہتی ہیں

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لما اسرى بى دخلت الجنة موضعا يسمى البیدخ علیہ خيام الولؤ والزبرجد الاخضر والياقوت الاحمر فقلن السلام عليك يا رسول الله . قلت يا جبريل اما هذا النساء؟ قال هؤلاء المقصورات فى الخيام يستاذنون ربهن فى السلام عليك فاذن لهن فطفقن يقلن : نحن الراضيات فلا نسخط ابدا، نحن الخالدات فلا نظعن ابدا، وقرأ رسول الله ﷺ حور مقصورات فى الخيام۔^۲

^۱ حادى الارواح ص ۳۰۴ بحوالہ لیث بن سعد، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۹۳)، تفسیر ابن جریر

بری (۲۷ / ۱۰۲) صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۱۱۳

^۲ البعث والنشور (۳۷۶) درمثور (۶ / ۱۶۱) اتحاف السادة المتقین (۱۰ / ۵۲۳) بحوالہ ابن مردودیہ

(ترجمہ) جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں جنت میں ایک جگہ پر داخل ہوا جس کا نام (نہر) بیدخ تھا اس پر لولو زبر جدا خضر اور یاقوت احمر کے خیمے نصب تھے ان (میں رہنے والی حوروں) نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ (اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو) میں نے پوچھا اے جبریل یہ کن کی آواز تھی؟ انہوں نے فرمایا یہ وہ حوریں ہیں جو خیموں میں رکی ہوئی ہیں انہوں نے اپنے رب تعالیٰ سے آپ کو سلام کہنے کی اجازت طلب کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو (اس کی) اجازت عطاء فرمائی ہے۔ پھر وہ حوریں جلدی سے بول پڑیں "ہم راضی رہنے والی ہیں (اپنے خاوندوں پر) کبھی ناراض نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی (جنت سے) نکالی نہ جائیں گی"۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "حور مقصورات فی النہام" (حوریں ہیں خیموں میں رکی رہنے والیاں)

حوروں کے ترانے اور نغمہ سرائیاں

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں جنت کی لمبائی کے برابر ایک نہر ہے جس کے دونوں کناروں پر کنواری لڑکیاں آمنے سامنے کھڑی ہیں اتنی خوبصورت آواز میں نغمہ سرائی کرتی ہیں کہ ان جیسی مخلوقات نے خوبصورت آوازیں نہیں سنیں حتیٰ کہ جنتی اس سے زیادہ لذت کی کوئی چیز نہ دیکھیں گے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے پوچھا گیا کہ یہ حسین آواز میں کس چیز کی نغمہ سرائی کریں گی؟ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تقدیس، تحمید اور ثناء کی نغمہ سرائی کریں گی۔ ۱۔

نغمہ سرائی کرنے والی دو خاص حوریں

(حدیث) حضرت ابو امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"مامن عبد یدخل الجنة الا ویجلس عند رأسه و عند رجلیه ثنتان من الحور العین، یغنیان له باحسن صوت سمعته الانس والجن، ولیس بمزمار الشیطان، ولكن بتحمید الله و تقدیسہ"۔ ۲۔

(ترجمہ) جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا اس کے سر اور پاؤں کی طرف دو حور عین بیٹھیں گی جو اس کیلئے سب سے زیادہ خوبصورت آواز میں جس کو جن و انس نے نہیں سنا ہوگا نغمہ سرائی کریں گی یہ شیطان کے بابے نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی تقدیس بیان ہوگی۔

جنتی بیویوں کا ترانہ

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

۱۔ البدور السافره (۲۰۸۹) البعث والنشور (۴۲۵) حادی الارواح ص ۳۲۳ ترغیب و ترہیب (۴/۷۳۸)۔

۲۔ البعث والنشور (۴۲۱) البدور السافره (۲۰۹۰) طبرانی کبیر (۷۴۷۸) مجمع الزوائد (۱۰/۴۱۸)۔

حادی الارواح ص ۳۲۳ ترغیب و ترہیب (۴/۵۳۷)۔

"ان ازواج الجنة لیغنین لازواجهن باصوات ماسمعها احد قط" ان مما تغنین 'نحن الخیرات الحسان' ازواج قوم کرام' ينظرون بقرة اعیان . وان مما یغنین به' نحن الخالدات لا یمتن' نحن الامنات فلا یخفن' نحن المقیمات فلا یظعن' -۱-

(ترجمہ) جنت کی عورتیں اپنے اپنے خاوندوں کے سامنے ایسی (خوبصورت) آوازوں میں نغمہ سرائی کریں گی جس کو کسی نے اس سے پہلے نہیں سنا ہوگا، جو ترانے وہ گائیں گی ان میں سے ایک یہ ہے۔

نحن الخیرات الحسان ازواج قوم کرام

ینظرون بقرة اعیان

ہم بہت اعلیٰ درجہ کی حسین عورتیں ہیں، بڑے درجہ کے لوگوں کی بیویاں ہیں وہ آنکھوں کی ٹھنڈک اور لذت سے لطف اندوز ہونے کیلئے ہمیں دیکھتے ہیں وہ یہ ترانہ بھی گائیں گی

نحن الخالدات لا یمتن نحن الامنات فلا یخفن

نحن المقیمات فلا یظعن

ہم ہمیشہ زندہ رہیں گی کبھی فوت نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ ہر طرح کی تکلیف سے امن میں ہیں کبھی خوف نہیں کریں گی، ہم دائمی طور پر جنت میں رہنے والیاں ہیں کبھی اس سے نکالی نہ جائیں گی۔

حوروں کا ترانہ

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ان الحور فی الجنة لیغنین' یقلن: نحن الحور الحسان' ہدینا لازواج کرام"

معجم طبرانی صغیر (۷۳۴) (۱/۲۶۰) بسند صحیح طبرانی اوسط (۲۰۹۲)

مجمع الزوائد (۴۱۹/۱۰) حادی الارواح ص ۳۲۵ ترغیب وترہیب (۵۳۸/۴) صفۃ الجنة اکثر کثیر

ص ۱۱۳

(ترجمہ) جنت کی حوریں ترنم سے ترانے کہیں گی وہ کہیں۔

نحن الحور الحسنان هدینا لازواج کرام
ہم حسین و جمیل حوریں ہیں بڑی شان والے خاوندوں کو تحفہ میں عطاء کی گئی ہیں۔ ۱۔
عفافہ کی ہواؤں کے گیت

ارشاد خداوندی فی روضۃ یحبرون کی تفسیر میں امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ جب جنت والے خوبصورت آواز سننا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ہواؤں کو حکم دیں گے ان ہواؤں کا نام عفافہ ہے یہ نرم لولو کے سر کندوں کی گنجان جھاڑیوں میں داخل ہوگی اور اس کو حرکت دے گی تو وہ ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے اور جنت میں خوش الحانی پیدا ہو جائے گی جب وہ خوش الحانی کرے گی تو جنت میں کوئی درخت ایسا باقی نہیں رہے گا جس کو پھول نہ لگیں۔ ۱۔

حوروں کا اجتماعی گانا

(حدیث) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
(ان فی الجنة لمجتمعاً للهور العين یرفعن باصوات لم تسمع الخلائق
بمثلها، یقلن: نحن الخالدات فلا نبید، ونحن الناعمات فلا نبأس، ونحن
الراضیات فلا نخط، طوبی لمن کان لنا وکنالہ) ۲۔
(ترجمہ) جنت میں حور عین کی ایک مجلس منعقد ہوا کرے گی یہ ایسی خوبصورت آوازوں

۱۔ تاریخ کبیر امام بخاری (۷/ ۱۶) البدور السافرہ (۲۰۹۳) البعث والنشور (۴۲۰) 'صفۃ الجنة ابن
ابی الدنیا (۲۵۳) بسند جید، معجم اوسط طبرانی ()، مجمع الزوائد (۱۰/ ۴۱۹) کنز العمال
(۳۹۴۶۰) بحوالہ فوائد سمویہ، حادی الارواح ص ۳۲۳ 'صفۃ الجنة ابو نعیم (۴۳۲) 'صفۃ الجنة مقصدی
(۸۲/ ۳) مخطوط 'البعث لمن ابی داؤد (۷۶) 'مجمع البحرین (۷۷/ ۳) 'نہایہ لمن کثیر (۲/ ۵۰۷)
ترغیب و ترہیب (۴/ ۵۳۸) 'ابن ابی شیبہ (۱۳/ ۱۰۲) 'مجمع الزوائد (۱۰/ ۴۱۹) 'الفتح الکبیر
(۱/ ۲۹۸) 'المطالب العالیہ (۴/ ۴۰۲) 'درمثور (۶/ ۱۵۰)

۲۔ ابن عساکر (البدور السافرہ ۵/ ۲۰۹۶)۔

میں گائیں گی کہ مخلوقات نے ان جیسی نغمہ سرائی کبھی نہ سنی ہوگی یہ کہیں گی۔

نحن الخالدات فلا نبید ونحن الناعمات فلا نبأس
و نحن الراضیات فلا نسط طوبی لمن کان لنا و کنالہ

ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی فنا نہ ہوں گی ہم ہمیشہ نعمتوں میں پلنے والیاں ہیں کبھی خستہ حال نہ ہوں گی۔ ہم (اپنے خاوندوں پر) راضی رہنے والیاں ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی۔ بشارت ہو اس کیلئے جو ہمارا خاوند بنا اور ہم اس کی بیویاں بنیں۔

دنیاوی عورتوں کا حوروں کے ترانہ کا جواب دینا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب حور عین یہ ترانہ کہیں گی تو دنیا کی مومن عورتیں اس ترانہ کیساتھ جواب دیں گی

نحن المصلیات وما صلیتن ونحن الصائمات وما صمتن
و نحن المتوضئات وما توضأتن ونحن المتصدقات وما تصدقتن

ہمیں نماز پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ہے تم نے نمازیں نہیں پڑھیں۔ ہم نے روزے رکھے ہیں تم نے نہیں رکھے، ہم نے وضو کئے ہیں تم نے وضو نہیں کئے۔ ہم نے زکوٰۃ و صدقات ادا کئے ہیں تم نے نہیں کئے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس جواب کے ساتھ یہ دنیا کی عورتیں حور عین پر غالب آ جائیں گی۔

درخت اور حوروں کا حسن آواز میں مقابلہ

ایک قریشی آدمی نے حضرت امام ابن شہاب زہریؒ سے پوچھا کہ کیا جنت میں گانا بھی ہو گا کیونکہ مجھے خوبصورت آواز بہت پسند ہے تو آپ نے فرمایا جس ذات کے قبضہ قدرت میں ابن شہاب کی جان ہے بالکل ہو گا۔ جنت میں ایک درخت ہو گا جس کے پھل لولو

۱۔ تذکرۃ القرطبی (۲/۴۷۶) صفحہ الجنۃ ابن کثیر (۱۱۳) بحوالہ قرطبی

اور زبر جد کے ہوں گے اس کے نیچے نو خواستہ لڑکیاں ہوں گی جو خوبصورت انداز سے قرآن پاک کی تلاوت کریں گی اور یہ کہیں گی کہ ہم نعمتوں کی پلی ہیں ہم ہمیشہ رہیں گی کبھی نہ مریں گی۔ جب وہ درخت اسکو سنے گا تو اس کا ایک حصہ دوسرے سے باریک تر نم سے ملاپ کھائے گا تو وہ لڑکیاں خوبصورت آواز میں اس کا جواب پیش کریں گی اور جنتی فیصلہ نہیں کر سکیں گے کہ ان لڑکیوں کی آوازیں زیادہ خوبصورت ہیں یا درخت کی۔ ۱۔

۱۔ ترمذی (۲۵۶۳) فی صفۃ الجنۃ، حادی الارواح ۳۲۳، ترغیب و ترتیب (۴/۵۳۷) تذکرۃ القرطبی (۲/۴۷۶) ابن ابی شیبہ (۱۳/۱۰۰) مسند احمد ۱/۱۵۶، زہد ابن المبارک ۵۲۳، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ۱۱۲۔

۲۔ حادی الارواح ۳۲۵، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۵۵)۔

حوروں کی جنت میں سیر و تفریح

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

حور مقصورات فی الخیام (سورۃ الرحمن / ۷۲)

(ترجمہ) حوریں ہیں خیموں میں محفوظ۔

اس کا ایک معنی تو یہ ہے کہ وہ صرف خیموں میں ہی رہیں گی۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ وہ صرف اپنے شوہروں کو چاہیں گی ان کے علاوہ کسی غیر کو نہیں دیکھیں گی اور خیموں میں رہتی ہوں گی، خیموں میں رہنے کا یہ مطلب نہیں ہے وہ اپنے اپنے خیموں کو نہیں چھوڑیں گی باہر سیر و تفریح کیلئے نہیں نکلیں گی بلکہ یہ مطلب ہے کہ یہ عورتیں غائب پردہ میں رہنے والیاں ہوں گی بالکل پاکدامن رہیں گی اور یہ عورتوں کی بہترین صفت ہے اور یہ اسی طرح سے باغات اور تفریحات کیلئے نکلا کریں گی جس طرح سے بادشاہوں کی بیویاں باپردہ محفوظ طریقہ سے سیر و تفریح کیلئے نکلتی ہیں۔ تابعی مفسر حضرت مجاہد فرماتے ہیں ان حوروں کے دل لولو کے خیموں میں صرف اپنے خاوندوں تک محدود رہیں گے۔ ا۔

آلہ جومات فی ریاض الجنات

جنت کی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں دیکھ لیتی ہے

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے جناب رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا لا تؤذى امرأة زوجها في الدنيا الا قالت زوجته من الحور العين لا تؤذى قاتلك الله فانما هو د خيل عندك يوشك يفارقك الينا۔ ۱۔

(ترجمہ) کوئی عورت جب بھی دنیا میں اپنے خاوند کو ایذا اور تکلیف پہنچاتی ہے تو اس کی بیوی حور عین (جنت میں) کہتی ہے اللہ تجھے قتل کرے اس کو ایذا مت دو یہ تمہارے پاس کچھ وقت کا مہمان ہے وہ وقت قریب ہے کہ یہ تمہیں چھوڑ کر ہمارے پاس آجائے گا۔

(فائدہ) حضرت ابن زید فرماتے ہیں جنت کی عورت کو جب کہ وہ جنت میں موجود ہے کہا جاتا ہے کیا تو پسند کرتی ہے کہ تو دنیا کے اپنے خاوند کو دیکھے تو وہ کہتی ہے ہاں (کیوں نہیں)، چنانچہ اس کیلئے پردے ہٹا دیئے جاتے ہیں اس کے اور اسکے خاوند کے درمیان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اس کو دیکھتی اور پہچان رکھتی ہے اور ممکنگی لگا کر دیکھتی رہی ہے اور یہ کہ وہ اپنے خاوند کو دیر سے آنے والا سمجھتی ہے۔ یہ عورت اپنے خاوند کی اتنا مشتاق ہے جتنا کہ (دنیا کی) عورت اپنے گھر سے کہیں دور دراز گئے ہوئے خاوند کی واپسی کی مشتاق ہوتی ہے۔ شاید کہ دنیا کے مرد اور اسکی بیوی کے درمیان اس حور کی وہی حالت ہوتی ہے جو بیویوں کی اپنے خاوند کے درمیان نوک جھونک اور جھگڑا ہوتا ہے اور یہ جنت کی حور دنیا کی بیوی پر ایسے ناراض ہوتی ہے اور اس کو تکلیف ہوتی ہے اور اسی تکلیف کی بناء پر کہتی ہے تجھ پر افسوس تم اس کو چھوڑ دو یہ تمہارے پاس چند راتوں کا دنوں کا مہمان ہے اس کو تکلیف نہ دو ہمیں تمہاری اس کو تکلیف دینے سے صدمہ ہوتا ہے یہ تو جنت کا شہزادہ ہے۔ ۲۔

۱۔ تذکرۃ القرطبی ۴۸۵ بحوالہ ترمذی (۱۱۴۷) فی الرضاع والبن ماجہ (۲۰۱۴) فی النکاح حلیۃ الاولیاء (۲۲۰/۵) مسند احمد (۲۴۲/۵) البدور السافره (۲۰۵۱) وحسنہ الترمذی صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۷۶)، حاوی الارواح ۳۰۴ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۳۰۳) مشکوٰۃ (۳۲۰۸) اتحاف (۵/۲۰۸) اور منظور (۱/۴۱) کنز العمال (۷۹/۴۴) علل الحدیث (۱۲۶۴) ترغیب و ترہیب (۵۸/۳)

۲۔ تذکرۃ القرطبی ۴۸۵ البدور السافره (۲۰۵۲) بحوالہ ابن وہب۔

حوریں حساب و کتاب کے وقت اپنے خاوندوں کو دیکھ رہی ہوں گی

حضرت ثابت فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ جب اپنے بندے کا قیامت کے دن حساب لے رہے ہوں گے اس وقت اس کی بیویاں جنت سے جھانک کر دیکھ رہی ہوں گی جب پہلا گروہ حساب سے فارغ ہو کر (جنت کی طرف) لوٹے گا تو وہ عورتیں ان کو دیکھ رہی ہوں گی اور کہیں گی اے فلانی خدا کی قسم یہ تمہارا خاوند ہے وہ بھی کہے گی ہاں اللہ کا قسم یہ میرا خاوند ہے۔ ۱۔

حوریں بیت اللہ کا طواف کر رہی تھیں

سیدنا حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے صاحبزادہ سیدنا محمد معصوم نقشبندی مجددیؒ فرماتے ہیں کہ جب میں حرم میں داخل ہوا اور طواف شروع کیا تو مردوں اور عورتوں کی ایک جماعت کو انتہائی حسین و جمیل شکل و صورت میں دیکھا جو میرے ساتھ شوق اور تقرب شدید کیساتھ طواف کر رہے تھے وہ بیت اللہ کے پوسے بھی لیتے تھے اور ہر وقت اس سے معافہ کرتے تھے ان کے قدم زمین پر تھے اور سر آسمان کو چھو رہے تھے۔ مجھے معلوم ہوا کہ مرد تو فرشتے ہیں اور عورتیں حوریں ہیں۔ ۲۔

(فائدہ) فرشتوں کا بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کا ذکر تو احادیث مبارکہ میں بہت وارد ہوا ہے لیکن حوروں کے طواف کرنے کا ذکر احقر نے کسی حدیث میں نہیں دیکھا مگر ان کا بیت اللہ شریف کا طواف کرنا کوئی بعید از عقل بات نہیں ہے اس کی تصدیق میں کوئی حرج نہیں جب کہ اس کی نقل کرنے والے علامہ یوسف بن اسماعیل اکابر اسلاف میں سے گذرے ہیں اور حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی مجددی کا مقام ولایت اور کثرت کرامات بھی اکابرین اہل سنت علماء دیوبند کے نزدیک مسلم ہے یہ حوروں کا بیت اللہ شریف کا طواف کرنا بطور عبادت کے نہیں ہے بلکہ ان کے مقام و مرتبہ کو اس شرف کے ساتھ اعلیٰ اور بالا کرنا مقصود ہے اور یہ حوریں جس جنتی مرد کی

۱۔ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۹۰)

۲۔ جامع کرامات الاولیاء یوسف بن اسماعیل بہانی قدس سرہ (۱/۳۳۳)۔

زوجیت میں جائیں گی ان کے اضافہ شرف میں حوروں کو طواف کرایا جاتا ہو گا تاکہ
جنتی بیوی کو بیت اللہ کی زیارت اور طواف کا شرف حاصل ہو اور حوروں کے حسن و
مرتبہ میں کمال اور اتمام ہو (واللہ اعلم)

دنیا کے میاں بیوی جنت میں بھی میاں بیوی رہیں گے

حضرت ابو بکر صدیقؓ فرماتے ہیں مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ جو شخص کسی عورت سے شادی کرتا ہے جنت میں بھی وہ عورت اس کی بیوی ہوگی۔ ۱۔
(فائدہ) بشرطیکہ وہ دونوں حالت اسلام پر فوت ہوئے ہوں اور بیوی نے شوہر کے مرنے کے بعد کسی اور مرد سے نکاح نہ کیا ہو

حضرت عکرمہؒ بیان کرتے ہیں سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی صاحبزادی حضرت اسماء حضرت زبیر بن عوام کی بیوی تھیں حضرت زبیر ان پر سختی فرماتے تھے یہ اپنے والد صاحب کی خدمت میں شکایت لے کر آئیں تو آپ نے ان کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا اے میری بیٹی صبر کرو اگر کسی عورت کا خاوند نیک ہو پھر وہ اس کو داغ مفارقت دے جائے (یعنی فوت ہو جائے) اور اس کی بیوی نے اس کی وفات کے بعد کسی اور شخص سے نکاح نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ ان دونوں میاں بیوی کو جنت میں اکٹھے جمع فرمادیں گے (یعنی وہ جنت میں بھی اسی طرح سے میاں بیوی رہیں گے انکی ازدواجی حالت ختم نہیں کریں گے)۔ ۲۔

علامہ قرطبی نقل کرتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت ام درداءؓ کو اپنے ساتھ نکاح کرنے کا پیغام بھجوایا تو انہوں نے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا کہ میں نے (اپنے فوت شدہ خاوند) حضرت ابو الدرداءؓ سے سنا ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا

المرأة لا خراز واجها فی الجنة جنت میں عورت اپنے آخری خاوند کی بیوی بنے گی لہذا تو میرے بعد (کسی سے) نکاح نہ کرنا۔ ۳۔

حضرت حذیفہؓ نے بھی اپنی بیوی سے فرمایا تھا کہ اگر تمہیں یہ بات پسند آئے کہ تو جنت

۱۔ ابن وہب (البدور السافرہ / ۲۰۶۱)۔

۲۔ طبقات ابن سعد (البدور السافرہ / ۲۰۶۲) تذکرۃ القرطبی (۲ / ۳۸۱) بغیر لفظ مطولاً۔

۳۔ تذکرۃ القرطبی (۲ / ۳۸۲)۔

میں میری بیوی بنے اور اللہ تعالیٰ ہم دونوں کو جنت میں ملا دیں تو تم میرے (مرنے کے) بعد اور نکاح نہ کرنا کیونکہ (جنت میں) عورت اپنے دنیا کے آخری خاوند کی بیوی بنے گی۔ اے

کئی خاوندوں والی عورت جنت میں کس کی بیوی بنے گی

وہ عورت جس نے یکے بعد دیگرے دنیا میں دو مردوں یا تین مردوں یا اس سے زیادہ سے نکاح کئے اور اس کے خاوند فوت ہوتے رہے کسی نے طلاق نہ دی تو ایسی عورت جنت میں کس کی بیوی بنے گی اس کے بارہ میں احادیث درج ذیل ہیں۔

(حدیث) حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

المرأة لآخر ازواجها في الآخرة۔ ۱۔

(ترجمہ) عورت آخرت میں دنیا کے اپنے آخری خاوند کی بیوی بنے گی

(فائدہ) یہ روایت تاریخ دمشق ابن عساکر میں حضرت ابو الدرداءؓ سے موقوفہ بھی مروی ہے۔ ۲۔ اور حضرت عائشہؓ نے اس کو اسی طرح سے حضور ﷺ سے نقل کیا ہے مگر اس کی سند میں ایک راوی متہم بالوضع ہے۔ ۳۔

(فائدہ) ان احادیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ ایسی عورت کا آخری خاوند ہی جنت میں اس کا خاوند ہو گا لیکن درج ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی عورت کو اختیار دیا جائے گا وہ ان خاوندوں میں سے جس کو چاہے اپنا خاوند بنالے چنانچہ حدیث میں ہے کہ

(حدیث) حضرت ام المؤمنین ام حبیبہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ عورت جس کے دنیا میں دو خاوند ہوتے ہیں یہ عورت بھی فوت ہو جاتی ہے اور وہ بھی فوت ہو جاتے ہیں پھر یہ سب جنت میں داخل ہوں تو یہ عورت کس خاوند کی بیوی بنے گی (پہلے کی یا دوسرے کی) تو آپ نے ارشاد فرمایا

لا حسنهما خلقا كان عندها في الدنيا، ذهب حسن الخلق بخيري الدنيا والآخرة۔

۱۔ طبقات ابن سعد (البدور السافره / ۲۰۶۳)

۲۔ ابن عساکر (البدور السافره / ۲۰۶۳)

۳۔ تاریخ بغداد (۹ / ۲۲۸)

(ترجمہ) جو دنیا میں اس کے پاس ان دونوں میں زیادہ اچھے اخلاق سے اس سے پیش آتا تھا۔ حسن اخلاق دنیا اور آخرت کی دونوں خوبیاں لے گیا۔ ۱۔

(فائدہ) وہ عورت جس نے دنیا میں کئی مردوں سے نکاح کیا اور سب نے اس کو طلاق دی تو عورت کو یا تو اختیار ہو گا وہ دنیا کے جس صالح مرد کو جنت میں شوہر منتخب کرے گی اس کیساتھ اس کا نکاح کر دیا جائے گا یا خود اللہ تعالیٰ ہی اس کا کسی جنتی سے بیاہ کر دیں گے یا کوئی جنتی خود ایسی عورت کو اللہ تعالیٰ سے اپنے نکاح میں لانے کی درخواست کرے گا ان تینوں صورتوں میں سے پہلی صورت زیادہ قرین قیاس ہے۔

اگر کسی عورت نے دنیا میں یکے بعد دیگرے کئی مردوں سے نکاح کئے اور سب نے اس کو طلاق دی مگر آخری نے اس کو طلاق نہ دی یا آخری خاوند کی زندگی میں یہ عورت فوت ہو گئی تو قرین قیاس یہی ہے کہ وہ عورت جنت میں اس آخری خاوند کی بیوی بنے گی۔

ان سب صورتوں میں اگر خاوندوں نے اس سے بد سلوکی کی اور یہ ان پر ناراض رہی حتیٰ کہ جنت میں ان کی زوجیت میں رہنے کو تسلیم نہ کیا تو انشاء اللہ اس کو جنت میں کوئی نعم البدل عطا کیا جائے گا یا اس کو ان میں سے کسی ایک کے ساتھ جس کے ساتھ رہنے پر وہ راضی ہو جائے گی رضامند کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

۱۔ مکارم الاخلاق خرائطی () مسند بزار () طبرانی () مجمع

الزوائد () البدور السافره (۲۰۶۵) (۱۳-۲) تذکرۃ القرطبی (۲/۳۸۲)

دنیا میں جنتی مردوں اور عورتوں کی صفات

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 الا اخبرکم برجا لکم من اهل الجنة النبی فی الجنة والصديق فی الجنة
 والشہید فی الجنة والرجل یزور اخاه فی ناحية المصر لا یزوره الا للہ فی
 الجنة ونساؤکم من اهل الجنة: الودود الولود التي اذا غضب او غضبت
 جاءت حتی تضع یدھا فی ید زوجھا ثم تقول لا اذوق غمضا حتی ترضی۔ ۱۔
 (ترجمہ) میں تمہیں جنت میں جانے والے مرد و حضرات کے متعلق بتلاؤں۔ نبی بھی
 جنت میں جائیں گے، صدیق بھی جنت میں جائیں گے، شہید بھی جنت میں جائیں گے
 اور وہ شخص بھی جنت میں جائیگا جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے اپنے مسلمان بھائی کی
 ملاقات کیلئے شہر کے کسی کو نے میں (سفر کر کے) جائے۔ اور جنت میں جانے والی
 تمہاری عورتیں یہ ہیں جو خاوند سے خوب محبت کرنے والی ہوئے زیادہ جتنے والی ہو۔
 جب خاوند اس پر ناراض ہو یا وہ خود ناراض ہو تو وہ (خاوند کے پاس) جا کر اپنا ہاتھ اپنے
 خاوند کے ہاتھ میں دیدے اور پھر کہے میں اس وقت تک آرام نہیں کر سکوں گی جب
 تک تو مجھ سے راضی نہ ہو جائے۔

(فائدہ) صدیق ولایت کے سب سے اعلیٰ مقام پر فائز ہوتا ہے نبی کے مکمل نقش قدم
 پر چلتا ہے اور شہید وہ ہے جو اسلام کی حقانیت اور اللہ تعالیٰ کی توحید کو دلائل حقہ کے
 ساتھ مشاہدہ کرتے ہوئے شریعت اور توحید کی حقانیت کی شہادت دے یا جو غلبہ
 اور سطوت اسلام اور اعلیٰ کلمۃ اللہ کیلئے اپنی جاں کی قربانی پیش کرے۔ اور بھی شہادت
 کی بہت سی قسمیں ہیں جیسے کسی حادثہ میں مر جانا، دوسرے درجہ کی شہادت ہے
 بہر حال اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنی مخلوق کیلئے بہت وسیع ہے وہ اپنے فضل سے ہمیں جنت
 میں اعلیٰ ترین مقامات عطاء فرمائیں (آمین)

۱۔ سنن الکبریٰ امام نسائی کتاب عشرة النساء نحوہ (۱۵۰) الجامع الصغیر للسیوطی (کنز العمال

) (حادی الارواح باختصار۔

جنت کے درخت باغات اور سائے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

واصحاب الیمین ما اصحاب الیمین فی سدر مخضود و طلح منصود و ظل
ممدود و ماء مسکوب وفا کھہ کثیرہ لامقطوعہ ولا ممنوعہ

(سورۃ الواقعہ۔ ۷۷ تا ۸۳)

(ترجمہ) اور جو دائے والے ہیں وہ دائے والے کیسے اچھے ہیں، وہ ان باغوں میں ہوں
گے جہاں بے خار بیریاں ہوں گی، اور تہہ بہ تہہ ہوں گے، اور لمبا لمبا سایہ ہوگا، اور چلتا ہوا پانی
ہوگا اور کثرت سے میوے ہوں گے جو نہ ختم ہوں گے اور نہ ان کی روک ٹوک ہوگی۔
(مزید آیات)

ولمن خاف مقام ربہ جنتان، فبای آلاء ربکما تکذبان، ذواتا افنان، فبای
آلاء ربکما تکذبان، فیہما عینان تجریان، فبای آلاء ربکما تکذبان، فیہما
من کل فاکھہ زوجان فبای آلاء ربکما تکذبان، متکئین علی فرش بطائئہا
من استبرق و جنا الجنّین دان، فبای آلاء ربکما تکذبان، فیہن قاصرات
الطرف لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان، فبای آلاء ربکما تکذبان، ک
الیاقوت والمرجان، فبای آلاء ربکما تکذبان، هل جزاء الا حسن ا
الاحسان، فبای آلاء ربکما تکذبان، و من دونہما جنتان، فبای آلاء ربکما
تکذبان، مدہامتان، فبای آلاء ربکما تکذبان، فیہما عینان نضاختان، فبای
آلاء ربکما تکذبان، فیہما فاکھہ ونخل ورمان، فبای آلاء ربکما تکذبان،
فیہن خیرات حسان، فبای آلاء ربکما تکذبان، حور مقصورات فی الخیام،
فبای آلاء ربکما تکذبان، لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان، فبای آلاء
ربکما تکذبان، متکئین علی رفرف خضر وعبقری حسان، فبای آلاء
ربکما تکذبان، تبارک اسم ربک ذی الجلال والا کرام۔

(سورۃ الرحمن آیات۔ ۶۶ تا ۷۸)

(ترجمہ) اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے (ہر وقت) ڈرتا رہتا ہے اس کیلئے (جنت میں) دو باغ ہوں گے۔ سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے، (اور وہ) دونوں باغ بہت شاخوں والے ہوں گے، سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے ان دونوں باغوں میں دو چشمے ہوں گے کہ بہتے چلے جائیں گے، سوائے جن وانس اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ ان دونوں باغوں میں ہر میوے کی دو دو قسمیں ہوں گی، سو اے جن وانس اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ وہ لوگ تکیہ لگائے ایسے فرشوں پر بیٹھے ہوں گے جن کے استر دبیز (موٹے) ریشم کے ہوں گے اور ان باغوں کا پھل بہت نزدیک ہو گا، سوائے جن وانس اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے ان میں نیچی نگاہ والیاں (یعنی حوریں) ہوں گی کہ ان (جنتی) لوگوں سے پہلے ان پر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہو گا اور نہ کسی جن نے، سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں، سو اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے، بھلا غایت اطاعت کا بدلہ جزا عنایت کے اور بھی کچھ ہو سکتا ہے، اے جن وانس اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے، اور ان دونوں باغوں سے کم درجہ میں دو باغ اور ہیں، سو اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے، وہ دونوں باغ گہرے سرسبز ہوں گے، سو اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے، ان دونوں میں دو چشمے ہوں گے کہ جوش مارتے ہوں گے، سو اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے، ان دونوں باغوں میں میوے اور کھجوریں اور انار ہوں گے، سو اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے، ان میں خوب سیرت خوبصورت عورتیں ہوں گی (یعنی حوریں)، سو اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے، وہ عورتیں گوری رنگت کی ہوں گی (اور باغات میں) خیموں میں محفوظ ہوں گی، سو اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے، (اور) ان (جنتی) لوگوں سے پہلے ان (حوروں) پر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہو گا اور نہ کسی جن نے۔ سو

اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے، وہ لوگ سبز مشجر اور عجیب خوبصورت کپڑوں (کے فرشوں) پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے، سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے، بڑا بابرکت نام ہے آپ کے رب کا جو عظمت والا اور احسان والا ہے۔

تمام جنت پر سایہ کرنے والا درخت

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ سایہ میں سو سال تک سوار چلتا رہے گا اگر تم چاہو تو "وظل ممدود" (اور لمبا لمبا سایہ ہو گا) پڑھ لو۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ بات حضرت کعبؓ کو پہنچی تو فرمایا انہوں نے سچ کہا، اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی زبان پر تورات کو نازل کیا اور حضرت محمد ﷺ کی زبان پر قرآن مجید کو نازل کیا اگر کوئی شخص کسی نوجوان اونٹنی یا نوجوان اونٹ پر سوار ہو کر اس درخت کی جڑ کے گرد گھومے تو اس کا چکر پورا کرنے سے پہلے بوڑھا ہو کر گر پڑے، اللہ تعالیٰ اس درخت کو خود اپنے ہاتھ سے لگایا اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونکی، اس درخت کی شاخیں جنت کی چار دیواری سے باہر پڑتی ہیں۔ جنت کی ہر نہر اس درخت کی جڑ سے نکلتی ہے۔ ۱۔

(فائدہ) حضرت ابن عباسؓ اس درخت کی تفصیل میں (وظل ممدود) کی تفسیر میں فرماتے ہیں جنت میں ایک درخت ہے جو اتنی موٹی جڑ پر قائم ہے کہ تیز رفتار سوار اس کی ہر طرف سے سو سال تک چل سکتا ہے، جنت والے اور غرفات (بالا خانوں) والے اور دوسرے جنتی اس درخت کے پاس جمع ہوں گے اور اس کے سایہ میں باہم باتیں کریں گے۔ فرمایا کہ ان جنتیوں میں سے بعض کو کچھ خواہش ہوگی اور وہ دنیا کی لہو

۱۔ زوائد زہد ابن المبارک (۲۰۰) حادی الارواح ص ۲۲۲ زہد امام وکیع، البدور السافره (۱۸۴)۔

زہد ہناد بن السری (۱۱۴) تذکرۃ: قبر طہی ص ۳۵۰۔

لعب کو یاد کریں گے تو اللہ تعالیٰ جنت سے ایک ہوا بھیجیں گے تو وہ درخت جو کچھ دنیا میں لہو و لعب کی اقسام تھیں سب کے ساتھ حرکت میں آئے گا۔ ۱۔
ہر درخت کا تنہ سونے کا ہے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 مافی الجنة شجرة الا وساقها من ذهب۔ ۲۔
 (ترجمہ) جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں مگر اس کا تنہ سونے کا ہے۔

جنت کی کھجور

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جنت کی کھجور کے تنے سبز زمرّد کے ہیں اور کھجور کے تنے کی ٹہنیاں سرخ سونے کی ہوں گی، اس کی شاخیں جنتیوں کے بہترین لباس ہوں گے انہیں میں سے ان کے چھوٹے کپڑے اور پوشاکیں تیار ہوں گی، اس کے پھل مشکوں اور ڈول کی طرح (بڑے بڑے) ہوں گے دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھے، جھاگ سے زیادہ نرم، ان میں گٹھلی نہیں ہوگی۔ ۳۔

درختوں کی کچھ مزید تفصیل

حضرت مجاہدؓ فرماتے ہیں کہ جنت کی زمین چاندی کی ہے، اس کی مٹی کستوری کی ہے،

۱۔ صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (۳۵) ص ۲۸، حادی الارواح ص ۲۲۲ (ترمذی (۲۵۲۵) صحیح ابن حبان (۲۶۲۳) کنز العمال (۳۹۲۳۷) مشکوٰۃ (۵۶۳۱) اتحاف السادة (۵۳۵/۱۰) ترغیب (۵۲۲/۳) تفسیر ابن کثیر (۶/۸) تاریخ بغداد (۱۰۸/۵)

۲۔ ترمذی صفۃ الجنة ۱ (۲۵۲۵) بدور سافرہ (۱۸۵۰) ابن حبان (۲۵۰/۱۰)

۳۔ ترغیب و ترہیب ۳/۵۲۳ صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (۵۰) حاکم ۲/۵۷۳ وقال صحیح علی شرط مسلم و اقرہ الذہبی، زہد ابن المبارک (۱۴۸۸) عن سعید بن جبیر بالفاظ متقاربة، کتاب العظمة (۵۷۶) البعث والنشوء (۳۱۱) الدر المنثور ۶/۱۵۰ بحوالہ ابن ابی شیبہ و ہناد و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابوالشیخ وغیرہ۔ البدور السافرہ (۱۸۵۱) حادی الارواح ص ۲۲۳

اس کے درختوں کی جڑیں سونے اور چاندی کی ہیں جن کی ٹہنیاں لولوزر جدا اور یا قوت کی ہیں، پتے اور پھل ان کے نیچے لگے ہوں گے جو شخص کھڑے ہو کر کھائے گا تو اس کو بھی کوئی دقت نہ ہوگی اور جو شخص بیٹھ کر کھائے گا اس کو بھی کوئی دقت نہ ہوگی اور جو شخص اس کو لیٹ کر کھائے گا اس کو بھی کوئی دقت نہ ہوگی۔ ۱۔

جنت میں درختوں کی لکڑیاں نہیں ہوں گی

حضرت جریر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ ہمارا قافلہ صفاح مقام پر اترتا تو وہاں ایک شخص درخت کے نیچے سو رہا تھا سورج کی دھوپ اس تک پہنچنے ہی والی تھی میں نے غلام سے کہا تم اس کے پاس یہ چمڑے کا فرش لے جاؤ اور اس پر سایہ کر دو چنانچہ وہ چلا گیا اور اس پر سایہ کر دیا جب وہ شخص بیدار ہوا تو وہ حضرت سلمان (فارسی) تھے چنانچہ میں ان کو سلام کرنے کیلئے آیا تو انہوں نے فرمایا اے جریر! اللہ کیلئے انکساری اختیار کرو کیونکہ جو شخص اللہ کیلئے تواضع (انکساری) اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن بڑی عزت بخشیں گے، اے جریر! کیا آپ کو معلوم ہے قیامت کے دن کے اندھیرے کیا چیز ہیں؟ میں نے عرض کیا معلوم نہیں، فرمایا لوگوں کا آپس میں ظلم کرنا۔ پھر انہوں نے ایک چھوٹی سی لکڑی اٹھائی (اتنا چھوٹی) کہ میں اس کو ان کی دو انگلیوں کے درمیان میں دیکھ نہیں کر پا رہا تھا۔ فرمایا اے جریر! اگر تم اتنی سی لکڑی بھی جنت میں طلب کرو تو تمہیں یہ بھی نہ ملے، میں نے کہا اے ابو عبد اللہ! یہ کھجور اور درخت کہاں جائیں گے؟ فرمایا ان کی جڑیں لولوزر سونے کی ہوں گی جن کے اوپر کے حصوں میں پھل لگے ہوں گے۔ ۲۔

جنت معتدل ہوگی

حضرت علقمہؓ فرماتے ہیں کہ جنت معتدل ہوگی نہ اس میں گرمی ہوگی نہ سردی ہو

۱۔ زوائد زہد ابن المبارک (۲۲۹) ابن ابی شیبہ ۱۳/ ۹۵، البعث والنشور (۳۱۳) الدر المنثور

۶/ ۳۰۰ بحوالہ سعید بن منصور وابن المنذر، حادی الارواح ص ۲۲۶ بدور السافرہ (۱۸۵۸)

۲۔ البعث والنشور (۳۱۶) درمنثور ۶/ ۱۵۰ بحوالہ ابن ابی شیبہ و ہناد بن السری۔ حادی الارواح ص

۲۲۶ بدور السافرہ (۱۸۵۲) زہد ہناد (۹۸) زہد و کعب (۲۱۵) حلیہ ابو نعیم (۲۰۲/ ۱)

گی۔ ۱۔ شجرہ طوبیٰ

(حدیث) حضرت عتبہ بن عبد سلمیٰؓ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص آحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے حوض کے متعلق اور جنت کے متعلق سوال کیا پھر اس دیہاتی نے سوال کیا کہ کیا جنت میں میوے بھی ہوں گے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا ہوں گے اور جنت میں ایک درخت ہو گا جس کو "طوبیٰ" کا نام دیا جاتا ہے پھر آپ نے کچھ وضاحت فرمائی۔ مگر مجھے معلوم نہیں کہ وہ وضاحت کیا تھی تو اس دیہاتی نے کہا ہماری زمین کا کونسا درخت اس کے مشابہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا تیری زمین کے کس درخت سے وہ کچھ بھی مشابہت نہیں رکھتا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم (ملک) شام میں گئے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں تو آپ نے فرمایا یہ شام کے ایک درخت سے مشابہت رکھتا ہے جس کو ناریل کا درخت کہا جاتا ہے یہ ایک ہی تنہ پر اٹھتا ہے اس کا اوپر کا حصہ پھیل جاتا ہے۔ اس (دیہاتی) نے عرض کیا اس کی جڑ کتنی موٹی ہے؟ فرمایا اگر تمہارے رشتہ داروں کا پانچ سالہ (نوجوان) اونٹ (اس کے گرد) چلتا رہے تو اس کی جڑ کے گرد نہ گھوم سکے بلکہ (چل چل کر) بوڑھے ہو جانے کی وجہ سے اس کی ہنسی کی ہڈی بھی ٹوٹ جائے۔ ۲۔

درخت طوبیٰ والے جنتی کون سے ہوں گے

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ آحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! اس آدمی کیلئے (طوبیٰ) خوشخبری ہو جس نے آپ کی زیارت کی ہو اور آپ پر ایمان لایا ہو۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس

۱۔ البعث والنشور (۳۱۸) ابن ابی شیبہ ۱۳/۱۰۰ ازہد ابن المبارک (۵۳۵)

۲۔ الفتح الربانی ۲۴/۱۸۷ ابن حبان (۲۵۱/۱۰) حدیث ۷۳۷۱ ص ۷۴ 'صفة الجنة' ابن کثیر ص ۷۴

ترمذی صفة الجنة باب ۹ 'نمایہ' ابن کثیر ۲/۲۲۱ 'طبرانی ۲۳/۸۸' ابو نعیم صفة الجنة (۴۳۵) 'حاکم

۲/۴۶۹ وقال صحیح علی شرط مسلم ووافقه الذہبی 'حادی الارواح ص ۲۶۵'

شخص کیلئے طوئی ہو جس نے میری زیارت کی اور مجھ پر ایمان لایا، پھر طوئی ہو پھر طوئی ہو پھر طوئی ہو جو مجھ پر ایمان لایا مگر (میرے وفات پا جانے کی وجہ سے) مجھے نہ دیکھا ہو۔ تو اس شخص نے عرض کیا یہ "طوئی" کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا "جنت میں ایک درخت ہے جس کی مسافت سو سال کی ہے، جنت والوں کے کپڑے اس کے شگوفوں سے نکلیں گے" ۱۔

درخت طوئی سے کیا کیا نعمتیں ظاہر ہوں گی

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کو طوئی کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے۔

تفتقی لعبدی عما شاء ففتق له عن فرس بلجامه و سرجه و هیئتہ کما شاء و تفتق له عن الراحلة برحلها و زمامها و هیئتھا کما شاء و عن الثیاب ۲۔
(ترجمہ) میرے بندہ کیلئے وہ جس نعمت کو چاہے پھٹ جا تو وہ جنتی کیلئے گھوڑے کی لگام، زین اور خوبصورتی کے ساتھ ایسے پھٹے گا جیسے وہ (بندہ) چاہتا ہو گا اور یہ درخت جنتی کیلئے ایک سواری کو نکالے گا اس کا کجاوہ، لگام اور خوبصورتی کے ساتھ جیسے وہ جنتی چاہے گا اور کپڑوں کو بھی (اپنے سے نکالے گا)۔

جنت کی ہر منزل میں طوئی کی لڑی جھانکتی ہوگی

حضرت مغیث بن سکیؓ فرماتے ہیں طوئی جنت میں ایک درخت ہے۔ اگر کوئی شخص لمبی ٹانگوں والی اونٹنی یا نوجوان اونٹ پر سوار ہو پھر اس کے گرد گھومے تو وہ اس جگہ تک نہیں پہنچ سکے گا جہاں سے روانہ ہوا تھا حتیٰ کہ بوڑھا ہو کر مر جائے گا، جنت میں کوئی منزل ایسی نہیں ہے مگر اس درخت کی ٹہنیوں میں سے کوئی نہ کوئی ٹہنی جنتیوں پر ضرور لٹکتی ہوگی جب جنتی پھل کھانے کا ارادہ کریں گے تو یہ ان کے سامنے لٹک

۱۔ الفتح الربانی (۲۴/۱۸۷) (۷۳۷) 'صفۃ الجنۃ لمن کثیر ص ۷۵' مسند احمد ۳/۷۱، مجمع الزوائد (۶۷/۱۰)

۲۔ صفۃ الجنۃ لمن اتی الدنیا (۵۴) 'زوائد زبدات المبارک' (۲۶۵) 'بدور السافرہ' (۱۸۶۲)

جائے گی تو وہ جتنا چاہیں گے اس سے کھائیں گے۔ فرمایا کہ (ان کے پاس) پرندہ بھی پیش ہو گا یہ اس سے خشک گوشت یا بھنا ہوا گوشت جیسے جی چاہے گا کھائیں گے پھر (جب یہ کھا چکیں گے تو وہ زندہ ہو کر) اڑ جائے گا۔ ۱۔

طوبی کے پھل اور پوشاکیں

فرمان خداوندی (طوبی) کی تفسیر میں حضرت مجاہد (مشہور تابعی مفسر) فرماتے ہیں کہ (طوبی) جنت میں ایک درخت ہے اس پر عورتوں کی چھاتیوں کی طرح کے پھل لگے ہوں گے انہیں میں جنتیوں کی پوشاکیں موجود ہوں گی۔ ۲۔

سایہ طوبی میں مل بیٹھنے کیلئے فرشتہ کی دعا

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کتنے بھائی ایسے ہیں جو اپنے دوسرے بھائی کو ملنا چاہتے ہیں مگر ان کے سامنے مصروفیت حائل ہے، قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو ایسے گھر میں جمع فرمائے گا جہاں جدائی کا نام و نشان بھی نہ ہو گا۔ پھر حضرت مالک نے فرمایا اور میں بھی اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتا ہوں اے میرے بھائیو! کہ وہ مجھے تم سے اس گھر میں طوبی کے (درخت کے) سایہ میں اور عبادت گزاروں کی آرام گاہ میں ملا دے جہاں کوئی جدائی نہ ہو گی۔ ۳۔

(فائدہ) حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا حبشی زبان میں طوبی جنت کا نام ہے۔ ۴۔

۱۔ صفۃ الجنۃ لکن الی الدنیا (۵۵) 'مصنف لکن الی شیبہ (۱۵۸۱۳) 'زبد لکن المبارک (۲۶۸) 'سعید بن

منصور و ہناد والکن المذر و لکن الی حاتم کما فی الدر المنثور ۳/ ۶۲ 'حلیۃ لیس فیعم ۶/ ۶۸

۲۔ صفۃ الجنۃ لکن الی الدنیا (۵۶) 'صفۃ الجنۃ لیس فیعم (۴۱۰)

۳۔ صفۃ الجنۃ لکن الی الدنیا (۵۸)

۴۔ صفۃ الجنۃ لکن الی الدنیا (۵۹) 'تفسیر لکن جریر طبری ۱۳/ ۹۹ 'والکن الی حاتم کما فی الدر المنثور

۳/ ۵۹

ایک درخت کی لمبائی کی مقدار

(حدیث) حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان فی الجنة شجرة مستقلة علی ساق واحد عرض ساقها ثنتان و سبعون سنة۔ ۱۔

(ترجمہ) جنت میں ایک تنے پر ایک درخت قائم ہے۔ اس کے تنے کی چوڑائی بہتر سال کے (سفر کے) برابر ہے (اس سے تم خود اندازہ کر لو کہ اس کی لمبائی کتنا زیادہ ہوگی)

شجرة الخلد

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان فی الجنة شجرة یسیر الراكب فی ظلها سبعین او مائة سنة هی شجرة الخلد۔ ۲۔

(ترجمہ) جنت میں ایک درخت ہے تیز ترین سوار اس کے سایہ میں ستر سال یا سو سال تک سفر کر سکتا ہے اس کا نام شجرة الخلد (ہمیشہ رہنے والی جنت کا درخت) ہے۔

درخت سدرة (پیری) کی لمبائی

(حدیث) حضرت اسماء بنت حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے سدرة المنتی کا ذکر کیا اور فرمایا

۱۔ کشف الاستار (۳۵۲۹) مجمع الزوائد ۱۰/ ۳۱۳ بحوالہ طبرانی واسنادہ حسن طبرانی (۳۲۰/ ۷) کنز العمال (۳۹۲۷۰) اتحاف السادة (۵۳۴/ ۱۰)

۲۔ صفۃ الجنة لمن کثیر ص ۷۳ مسند احمد ۲/ ۳۵۵، حادی الارواح ص ۲۲۲، زوائد زہد ابن المبارک (۲۶۶) دارمی (۲۳۸/ ۲) ابن ماجہ (۴۳۳۵) عبد الرزاق (۲۰۸۷۶) (۲۰۸۷۷) مسند حمیدی (۱۱۳۸) (۱۱۸۰) طبرانی کبیر (۲۲۷/ ۶) ترغیب و ترہیب (۵۱۹/ ۴) حلیۃ الاولیاء (۳۰/ ۹) مشکوٰۃ (۵۶۱۵) فتح الباری (۶۲۷/ ۸) شرح السنہ (۲۰۷/ ۱۵)

يسيرا الراكب في ظل الفن منها مائة سنة ' او يستظل مائة سنة فيها فراش
الذهب كان ثمرها القلال۔ ۱۔

(ترجمہ) بہترین سوار اس کی شاخوں کے سائے تلے سو سال تک چلے گا یا سو سال تک
سایہ میں بیٹھے گا اس کا فرش سونے کا ہے (اور) اس کے پھل منکوں کی طرح ہیں۔

سدرۃ المنتہیٰ پر ریشم کا اشاک

"سدرۃ المنتہیٰ" کی تفسیر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ یہ جنت کے درمیان
میں ہے اس پر سندس اور استبرق (کے ریشم) کا اشاک رہے گا۔ ۲۔

درخت سدرہ

(حدیث) حضرت سلیم بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے
تھے اللہ تعالیٰ ہمیں دیہاتیوں سے ان کے (آنحضرت ﷺ سے) سوالات کرنے سے
بہت فائدہ پہنچاتے تھے چنانچہ ایک دن دیہاتی حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ
تعالیٰ نے جنت میں ایک موذی درخت کا ذکر کیا ہے میرا خیال نہیں ہے کہ جنت میں
کوئی ایسا درخت ہو جو جنتی کو ایذا پہنچائے آپ نے پوچھا وہ کونسا درخت ہے اس نے
عرض کیا بیری کا کیونکہ اس کے کانٹے ہوتے ہیں ایذا دینے والے۔ تو آپ ﷺ نے
ارشاد فرمایا

الیس اللہ يقول: فی سدر مخضود و خضد اللہ شوکہ مجمل مکان کل

۱۔ بدور السافرہ (۱۸۳۸) حوالہ ترمذی و صحیحہ تذکرۃ القرطبی ۲/۲۵۰ صفحہ الجۃ ابو نعیم ۳/۲۸۳

طبرانی کبیر ۲۳/۸۷-۸۸ نہایہ ابن کثیر ۲/۲۲۰ تفسیر بغوی ۶/۲۵۹ تفسیر طبری ۷/۵۳

مستدرک ۲/۳۶۹ زہد ہناد (۱۱۵) تفسیر ابن کثیر ۳/۲۹۷ ترغیب و ترہیب (۵۲۰/۳) ترمذی

(۲۵۳۱)

۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ (۱۵۸۰۹) تفسیر طبری ۷/۲۹ درمثور ۶/۱۲۵

شوكة ثمرة۔ ۱۔

(ترجمہ) کیا اللہ تعالیٰ فی سدر مخضود نہیں فرما رہے اللہ نے اس کے کانٹوں کو ختم کر دیا ہے اور ہر کانٹے کی جگہ پھل لگا دیا ہے۔

سدرۃ المنتہی کے پھل، پتے اور نہریں

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا
لما رفعت الی سدرۃ المنتہی فی السماء السابعة نبقھا مثل قلال ہجر و ورقھا مثل آذان الفیلة ینخرج من ساقھا نہران ظاہران ونہران باطنان
قلت یا جبریل ما ہذا؟ قال اما الباطنان ففی الجنة واما الظاہران فالنیل والفرات۔ ۲۔

(ترجمہ) جب مجھے (معراج کی شب) ساتویں آسمان میں سدرۃ المنتہی کی طرف لے جایا گیا تو اس کے ہر ہجر کے منکوں کی طرح (بڑے اور موٹے) تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے اس کے تنہ سے دو ظاہری نہریں نکلتی ہیں اور دو باطنی میں نے پوچھا اے جبریل یہ (باطنی اور ظاہری نہریں) کیا ہیں؟ فرمایا باطنی تو جنت میں ہیں اور ظاہری (نہریں دنیا میں) دریائے نیل اور دریائے فرات ہیں۔

۱۔ زوائد زبد اللہ المبارک (۲۶۳) 'و عن ابی امامہ : الحاکم ۲ / ۶۷۷ ص ۴ و صحیحہ ووافقہ الذہبی 'والسہبائی فی البعث (۳۰۲) 'والسیوطی فی الدر المنثور ۶ / ۱۵۶ 'حادی الارواح ص ۲۲۰ 'وبغیر ہذا اللفظ : البعث والنشور (۶۹) 'وابو نعیم فی الحلیہ ۶ / ۱۰۳ 'والسیوطی : الدر المنثور ۶ / ۱۵۶ 'ونسبہ الی الطبرانی وابن مردویہ والبیہقی فی الجمع ۱۰ / ۳۱۳ و قال رواہ الطبرانی ورجالہ رجال الصحیح بدور السافرہ (۱۸۵۳) 'ترغیب و ترہیب حوالہ لن ابن ابی الدنیا۔

۲۔ تذکرۃ القرطبی ۲ / ۳۵۰ حوالہ عبد الرزاق و بغیر لفظ خرج البخاری فی بدء الخلق باب ذکر الملائکہ ۶ / ۳۰۳ 'مسلم : الايمان 'باب الاسراء صفۃ الجنة ص ۷۶ 'الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ۱۰ / ۲۵۱ (۷۳۷۲) 'دارقطنی (۲۵ / ۱) 'تفسیر قرطبی (۱۳ / ۴۳) (۹۲ / ۱۷)

مصیبت والوں کیلئے شجرۃ البلوی

(حدیث) حضرت حسنؑ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا

فی الجنة شجرة يقال لها شجرة البلوی یوتی باهل البلاء یوم القيامة فلا یرفع لهم دیوان ولا ینصب لهم میزان یصب علیهم الاجر صبا وقرأ (انما یوفی الصابرون اجرهم بغير حساب) ۱۔

(ترجمہ) جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام "شجرۃ البلوی" ہے، روز قیامت مصیبت زدوں کو پیش کیا جائے گا تو ان کے اعمال نامہ کو (حساب کتاب کیلئے) پیش نہیں کیا جائے گا اور ان کیلئے ترازوئے اعمال کو نصب نہیں کیا جائے گا بس ان پر اجر و انعام کی بارش ہی ہوتی رہے گی پھر آپ ﷺ نے آیت (انما یوفی الصابرون اجرهم بغير حساب) تلاوت فرمائی (کہ مصیبتوں پر صبر کرنے والوں کو پورا پورا انعام و اکرام ملے گا بغير حساب و کتاب کے)

اشہار تاریخ جنات و شیاطین

سائز 16x36x23 صفحات 432 مجلد، ہدیہ

عالم اسلام کے مشہور مصنف امام جلالؒ "رین سیوطی کی کتاب "للفط المرجان فی احکام الجنان" کا اردو ترجمہ جو جنات اور شیاطین کے احوال، کثوت، حکایات وغیرہ پر لکھی جانے والی تمام مستند کتابوں کا نچوڑ اور قرآن و حدیث کی روشنی میں جنات اور شیاطین کا بہترین توڑ ہے۔

۱۔ طبرانی بسند ضعیف، (۳/۹۶) بدور السافرہ (۱۸۸۱)، مجمع الزوائد ۲/۳۰۵، اتحاف السادة ۱۰/۵۳۴، درمنثور ۵/۳۲۳، کنز العمال ۲۸۲۴، تاریخ اصہبان ۱/۲۵، تنزیہ الشریعہ لئن عراق ۲/۳۷۸، فوائد مجموعہ ۲۶۴، تذکرۃ الموضوعات قیسرانی ۲۰۹

وہ اعمال جن سے جنت میں درخت لگتے ہیں

سبحان اللہ العظیم

(حدیث) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 من قال سبحان اللہ العظیم غرس له شجرة فی الجنة۔ ۱۔
 (ترجمہ) جو شخص (ایک مرتبہ) سبحان اللہ العظیم کہتا ہے تو اس کے لئے جنت میں
 ایک درخت لگ جاتا ہے۔

سبحان اللہ و محمدہ

(حدیث حضرت ابن عمرؓ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 من قال سبحان اللہ و بحمدہ غرس له شجرة فی الجنة۔ ۲۔
 جو شخص ایک (ایک مرتبہ) سبحان اللہ و محمدہ کہتا ہے تو اس کیلئے جنت میں ایک درخت
 لگ جاتا ہے۔

درج ذیل ہر کلمہ کے بدلہ میں ایک درخت

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ان
 کے پاس سے گزرے جبکہ یہ درخت لگا رہے تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا
 الا ادلك على غرس خير منه؟ قلت ما هو؟ قال سبحان الله والحمد لله ولا

۱۔ ترمذی (۳۴۶۳) 'عمل اليوم والليلة' امام نسائی () 'حاکم ۱/ ۵۰۱' ابن حبان (الاحسان
 ۲/ ۹۷) 'وحيث الترمذی، وقال حاکم علی شرط مسلم وقال الذہبی علی شرط البخاری 'قلت وله طرق
 اخرى۔ بدور السافره (۱۸۶۶) 'مسند احمد (۳/ ۴۴۰) 'مجمع الزوائد (۷/ ۱۶۱) (۱۰/ ۹۱) اتحاف
 (۱۶/ ۵)

۲۔ مجمع الزوائد (۱۰/ ۹۷) اسنادہ جید بحوالہ بزار بدور السافره (۱۸۶۸)۔

الہ الا اللہ واللہ اکبر یغرس لك بكل واحدة شجرة۔ ۱۔
 (ترجمہ) میں تمہیں اس سے بہتر شجر کاری کا نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا وہ کیا ہے؟
 آپ نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ، والحمد للہ و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر میں سے ہر
 ایک (کلمہ) کے بدلہ میں تیرے لئے ایک درخت لگایا جائے گا۔

جنت کی شجر کاریاں

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 رأیت ابراہیم لیلۃ اسری بی فقال یا محمد اقرء امتک منی السلام، اخبرہم
 ان الجنة طيبة التربة عذبة الماء وانہا قیعان وان غراسہا قول: سبحان اللہ
 والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ زاد الطیرانی ولا حول ولا قوۃ الا
 باللہ۔ ۲۔

(ترجمہ) جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی
 زیارت کی آپ نے فرمایا اے محمد! آپ میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہنا اور ان کو
 اطلاع فرمانا کہ جنت کی زمین بہت پاکیزہ ہے عمدہ پانی والی ہے۔ اور ہموار میدان ہے اور
 اس کی شجر کاری سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہنا ہے۔
 امام طبرانی نے "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" کا ذکر بھی کیا ہے۔

(حدیث موقوف) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں "جو شخص اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرے
 یا اس کی حمد و ثناء بیان کرے یا اس کی تفسیر (بڑائی) بیان کرے (یا اس کی تہلیل کلمہ طیبہ
 بیان کرے) ان کی جگہ اس شخص کیلئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے جس کا تنہ
 سونے کا ہو گا اور اس کا اوپر کا حصہ جو ہر اور یا قوت کے تاج کا ہو گا اس کے پھل کنواریوں

۱۔ ابن ماجہ (۳۸۰۷) حاکم (۵۱۳/۱) وصحیحہ بدور السافرہ (۱۸۶۹) معجم لوسط بلطہ وقال البیہقی
 (۹۳/۱۰) رجالہ موثقون بدور السافرہ (۱۸۷۵)
 ۲۔ أخرجه الترمذی وحسنہ (۳۱۳۱) طبرانی کبیر ۵۱۲/۱ طبرانی صغیر ۱۶۹/۱ مالئ الشجر ۱/۲۳۲
 بدور السافرہ (۱۸۷۰) مسلم (فی الایمان ب ۷۷ حدیث نمبر ۲۷۷۲) ابو عوانہ (۱۳۰/۱)

کی چھاتیوں کی طرح ہوں گے جھاگ سے زیادہ نرم اور شمد سے زیادہ میٹھے، جب بھی اس سے کوئی پھل توڑا جائے گا دوسرا لگ جائے گا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی لا مقطوعة ولا ممنوعة (اور کثرت سے میوے ہوں گے) جو نہ ختم ہوں گے (جیسے دنیا کے میوے فصل تمام ہونے سے ختم ہو جاتے ہیں)، اور نہ ان کی روک ٹوک ہوگی (جیسے دنیا میں باغ والے اس کی روک تھام کرتے ہیں) ۱۔

ختم قرآن پر جنت کے درخت کا تحفہ

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عند ختم القرآن دعوة مستجابة و شجرة في الجنة۔ ۲۔
(ترجمہ) ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے اور (انعام میں) جنت کا ایک عظیم الشان درخت عطاء کیا جاتا ہے۔

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا من قرأ القرآن ظهرا او باطنا اعطاه الله شجرة في الجنة لو ان غرابا افرغ من اغصانها ثم طار لا دركه الهرم قبل ان يقطع ورقها۔ ۳۔
(ترجمہ) جس شخص نے قرآن پاک کو دیکھ کر یا یاد سے تلاوت کیا تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کو ایک ایسا درخت (انعام میں) عطاء فرمائیں گے کہ اگر کوئی کو اس کی ٹہنیوں کو چھوڑ کر اڑے تو اس کے پتے کا فاصلہ طے کرنے سے پہلے اس پر بڑھاپا طاری ہو جائے۔

(فائدہ) یہ فضیلت حافظ اور ناظرہ خوان دونوں قسم کے لوگوں کیلئے ہے جو بھی

۱۔ طبرانی توسط بدور السافرہ (۱۸۷۲)۔

۲۔ شعب الایمان، تہقی بدور السافرہ (۱۸۷۷)؛ المال الشری (۸۴/۱)؛ کنز العمال (۳۳۳۰)؛ تہذیب تاریخ دمشق ابن عساکر (۳/۳۵۰)؛ حلیۃ ابو نعیم (۷/۲۶۰)؛ کشف الخفاء (۲/۹۵)؛ تذکرۃ الموضوعات (۵۲۰)۔

۳۔ رواہ البزار والطبرانی، مجمع الزوائد ۷/۱۶۵؛ کنز العمال (۲۳۱۵)؛ تاریخ اصفہان (۱/۴۷)؛ حاکم (۱/۵۵۲)؛ کامل لئن عدی (۳/۱۲۳۵)؛ تذکرۃ الموضوعات قیسرانی (۸۶۳)۔

قرآن پاک ختم کرے گا اس کو انعام میں اتنا بڑا درخت عطاء کیا جائے گا۔ حدیث پاک میں کوئے کی مثال اس لئے دی گئی ہے کہ کوئے دوسرے پرندوں کی بہ نسبت بڑی عمر رکھتا ہے کہا جاتا ہے کہ ایک کوئے کی عمر اوسطاً دو اڑھائی سو برس ہوتی ہے یہاں حدیث میں درخت کی لمبائی متعین کرنا مقصود نہیں بلکہ اس کی کثیر لمبائی کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔

جنت میں درخت لگانے کا وکیل مقرر ہے

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مامن مؤمن و لامؤمنۃ الاولہ وکیل فی الجنة ، ان قرأ القرآن بنالہ القصور وان سبع غرس لہ الاشجار وان کف کف۔^۱

(ترجمہ) ہر مؤمن مرد اور ہر مؤمن عورت کا جنت میں ایک وکیل ہے۔ اگر وہ قرآن پاک کی تلاوت کرتا (یا کرتی) ہے تو فرشتہ اس کیلئے (جنت میں محلات) تعمیر کرتا ہے۔ اور اگر تسبیح پڑھتا (یا پڑھتی) ہے تو اس کیلئے (جنت میں) درخت لگاتا ہے۔ اور اگر وہ (شخص تلاوت یا تسبیح کرنے سے) رک جاتا ہے تو وہ (فرشتہ بھی محلات کی تعمیر یا درخت لگانے سے) رک جاتا ہے۔

قیامت میں فائدہ دینے والا درخت

(حدیث) حضرت قیس بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا من صام یوما تطوعا ، غرس لہ شجرة فی الجنة ثمرها اصغر من الرمان واکبر من التفاح وعودتہ کعودبۃ الشہد و حلاوتہ کحلاوة العسل یطعم اللہ منه الصائم یوم القیامة۔^۲

۱۔ بخاری: تاریخ کبیر، کنز العمال ۱/ ۵۴۹، ابن حبان (۵۰۸)، معجم صغیر (۱۱۲/۲)، کنز العمال (۲۴۵۸)، تنزیہ الشریعہ (۲۸۷/۲)۔

۲۔ طبرانی کبیر (۳۶۶/۱۸)، مجمع الزوائد (۱۸۱-۱۸۳/۱۰)، (۱۹۳/۱۰) فیہ یحییٰ بن یزید الاہوازی قال الذہبی لا یعرف۔ بدور السافرہ (۱۸۷۸)، المطالب العالیہ (۹۱۹، ۹۲۳، ۹۲۵)، کنز العمال (۲۴۱۵۲)، المالۃ شجر (۱۰۴/۲)، تاریخ بغداد (۲۷۸/۱)، فوائد مجموعہ شوکانی (۹۲)، تنزیہ الشریعہ (۱۱۶، ۱۵۸/۲)۔

(ترجمہ) جس شخص نے نفلی روزہ رکھا اس کیلئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے اس کا پھل انار سے چھوٹا اور سیب سے بڑا ہوگا اس کا ذائقہ اس شہد والا ہوگا جس سے موم کو صاف نہ کیا گیا ہو اور اس کی مٹھاس شہد والی ہوگی اس سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس روزہ رکھنے والے کو کھلائیں گے۔

قرض خواہ کیلئے جنت کے درخت

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا من مشى الى غريمه بحقه صلت عليه دواب الارض ونون الماء و نبت له بكل خطوة شجرة في الجنة و ذنبه يغفر۔ ۱۔
(ترجمہ) جو شخص اپنے مقروض کے پاس اپنے حق لینے کیلئے روانہ ہوتا ہے تو اس کیلئے زمین کے جانور اور پانی کی مچھلیاں رحمت کی دعا کرتی ہیں اور اس کیلئے ہر قدم کے بدلہ میں جنت میں ایک درخت اگتا ہے اور اس کے گناہ کو معاف کیا جاتا ہے۔

جنت کے باغات کے پھل کھانے کا وظیفہ

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا من احب ان يرتع في رياض الجنة فليكثر ذكر الله تعالى۔ ۲۔
(ترجمہ) جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ وہ جنت کے باغوں سے پھل کھائے تو اس کو چاہیے کہ وہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔

۱۔ بدور سافره (۱۸۷۹) بحوالہ مسند بزار، مجمع الزوائد (۳/ ۱۳۹) کنز العمال (۱۵۴۶۱)
بدور السافره (۱۸۸۰) بحوالہ طبرانی، المعجم الاوسط (۱۰/ ۳۰۲) تمہید ابن عبد البر (۶/ ۵۸)
۲۔ السادة (۵/ ۶، ۷/ ۲۵۴) کنز العمال (۱۸۸۷) (۳۹۳۸) تخریج احیاء العلوم العراقي (۱/ ۲۹۶) درمنثور (۵/ ۲۰۵) تفسیر قرطبی (۱۵/ ۲۸۸)

پھولدار پودے اور مہندی

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ مہندی جنتیوں کے پھولدار پودوں کی سردار ہے۔^۱

(حدیث) حضرت ابو عثمان مہندی فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اذا اعطی احدکم الريحان فلا يردہ فانہ خرج من الجنة۔^۲
(ترجمہ) جب تم میں سے کسی کو کوئی خوشبودار پھول دیا جائے تو اس کو واپس نہ کرے کیونکہ یہ (یعنی خوشبو) جنت سے نکلی ہے۔

۱۔ کتاب الزہد ابن المبارک (۲/ ۶۷) واسنادہ صحیح۔ البدور السافرہ (۲۱۱۱) 'تذکرہ فی احوال الموتی وامور الآخرہ للقرطبی (۲/ ۴۸۷)'

۲۔ تذکرۃ فی احوال الموتی وامور الآخرہ ۲/ ۴۸۷ 'ترندی (۲۷۹۱) 'شرح السنہ (۱۳/ ۸۷) کنز العمال (۱۷۳۳۰) 'شماکل ترندی (۱۱۱)'

جنت کے پہاڑ

جبل احد، کوہ طور، کوہ لبنان اور جبل جودی

(حدیث) حضرت عمر عوفؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اربعة جبال من جبال الجنة واربعة انهار من انهار الجنة واربعة ملاحم من ملاحم الجنة قيل فمن الاجبل؟ قال جبل احد يحننا ونحبه والطور جبل من جبال الجنة ولبنان جبل من جبال الجنة والجودي جبل من جبال الجنة والانهار: النيل والفرات وسيحان وجيحان . والملاحم بدر واحد و الخندق و خيبر۔ ۱۔

(ترجمہ) (دنیا کے) چار پہاڑ جنت کے پہاڑوں میں سے ہیں اور (دنیا کی) چار نہریں جنت کی نہروں میں سے ہیں اور (دنیا کی) چار جنگیں جنت کی جنگوں میں سے ہیں۔ عرض کیا گیا کون سے پہاڑ (جنت میں سے) ہیں؟ ارشاد فرمایا (۱) احد پہاڑ یہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں (۲) کوہ طور جنت کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے۔ (۳) کوہ لبنان جنت کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے (۴) جبل جودی جنت کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے اور (جنت کی) نہریں: دریائے نیل، دریائے فرات، دریائے یفون اور دریائے جیحون ہیں اور جنگوں میں سے جنگ بدر، جنگ احد، جنگ خندق اور جنگ خیبر ہیں۔

جبل خصب اور جنت کی ایک وادی

(حدیث) حضرت عمر بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے پہلا غزوہ جو مقام "ابواء" میں لڑا تھا اس میں ہم آپ کے ساتھ تھے۔ جب ہم مقام روعاء پر پہنچے تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "عرق ظبیہ" کے مقام پر پڑاؤ کیا اور صحابہ کرام کو نماز پڑھائی پھر فرمایا آپ حضرات کو معلوم ہے کہ اس پہاڑ کا نام کیا ہے؟ صحابہ کرام نے

۱۔ تذکرۃ القرطبی ۲/ ۳۳۶

عرض کیا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ "جبل خصیب" ہے جو جنت کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے اے اللہ! آپ اس میں برکت فرمادیجئے اور اس کے رہنے والوں میں بھی برکت فرمادیجئے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس مقام روحاء کے کچھ معتدل حصے ہیں جو جنت کی وادیوں میں سے ایک وادی ہیں۔ نماز کی اسی جگہ پر مجھ سے پہلے ستر انبیاء کرام نے نماز ادا کی ہے اس کے پاس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام جب گذرے تھے تو ان پر خوشبودار دو چوہے غے تھے آپ اونٹنی پر سوار تھے اور ستر ہزار بنی اسرائیل کے ساتھ سفر کر کے بیت اللہ شریف تک پہنچے تھے۔ ا۔

بادل اور بارش

زیارت خداوندی میں خوشبو کی بارش

بازارِ جنت کے متعلق کئی احادیث ایسی گذر چکی ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ جس دن اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی زیارت ہوا کرے گی تو ان پر ایک بادل سا یہ کرے گا اور ان پر ایسی خوشبو چھوڑے گا کہ ویسی خوشبو انہوں نے کبھی نہ سونگھی اور دیکھی ہوگی۔
(مفہوم الحدیث)

جنتی جو تمنا کریں گے اسی کی بارش ہوگی

حضرت کثیر بن مرہؓ فرماتے ہیں جنت کی نعمت "مزید" میں سے ایک یہ ہے کہ جنت والوں کے اوپر سے ایک بادل گذرے گا اور کہے گا تم کیا چاہتے ہو میں آپ حضرات پر کس نعمت کے ساتھ برسوں چنانچہ وہ جس نعمت کی چاہت کریں گے وہی ان پر نازل ہو گی۔ حضرت کثیر بن مرہ (حضرتؓ) فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ منظر دکھایا تو میں کہوں گا کہ ہم پر سنگھار کی ہوئی لڑکیوں کی بارش ہو۔ ا۔

(فائدہ) علامہ ابن القیمؒ فرماتے ہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے دنیا میں بادل کو سبب رحمت اور سبب حیات بنایا ہے اور قبروں پر بھی بادل کو سبب حیات بنایا ہے۔ کیونکہ چالیس دن تک عرش کے نیچے سے متواتر بارش ہوگی اور یہ مردے کھیتی کی طرح سے زمین کے نیچے سے اگیں گے اور قیامت کے دن جب ان کو میدانِ محشر میں پیش کیا جائے گا تو (خواص حضرات پر) ہلکی ہلکی بوند باندی کرتا ہوگا جیسا کہ دنیا میں ہوتی ہے۔ اسی طرح

۱۔ صفحہ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۳۰۲) نعیم بن حماد فی زیادات علی الزہد لابن المبارک (۲۴۰) وصفۃ الجنۃ لابن نعیم اصہبانی ۳ / ۲۶۳ (۳۸۲) قلت سند ابن المبارک ضعیف ولکنہ توابع کما ہو عند الاصہبانی فالاسناد حسن لغیرہ انشاء اللہ تعالیٰ۔ حادی الارواح ص ۳۰۳، ۳۴۵ تذکرۃ القرطبی ۲ / ۴۹۸ البیدور السافرہ (۲۰۴۰)

سے جنت میں بھی جنتی حضرات کیلئے بادل بھیجے جائیں گے جو ان پر اسی چیز کو برسائیں گے جس کی وہ طلب کریں گے خوشبو وغیرہ سے۔ اسی طرح سے دوزخیوں کیلئے بھی بادل بھیجے جائیں گے جو ان کے عذاب پر مزید (بیڑیوں کا) عذاب گرائیں گے (اور ان کو ان بیڑیوں میں جکڑ دیا جائے گا) جس طرح سے قوم ہود اور قوم شعیب پر بادل کو بھیجا گیا تھا اور اس نے ان پر عذاب کی بارش کر کے ان کو تباہ و برباد کیا تھا اللہ کی ذات پاک ہے چاہے تو بادل کو رحمت کیلئے پیدا کرے اور چاہے تو عذاب کیلئے پیدا کرے۔ اے

اشتہار شرح و خواص اسماء حسنیٰ

سائز 23x36x16 صفحات 240 مجلد، ہدیہ

قرآن کریم میں موجود اللہ تعالیٰ کے تقریباً چار سو اسماء حسنیٰ کا مجموعہ، ترجمہ، تشریحات، فوائد، خواص، حل مشکلات میں ان کی تاثیر، اکابر کے مجرب طریقوں کے مطابق ان کے وظائف، اپنے خاص مضامین کے ساتھ پہلی بار اردو زبان میں۔

جنت کی نہریں

پانی، دودھ، شراب اور شہد کی نہریں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

جنات تجری من تحتھا الانھار (سورۃ البقرہ : ۲۵) بہشتیں ہیں کہ چلتی ہوں گی ان کے نیچے سے نہریں۔

فیہا انھار من ماء غیر آسن ' و انھار من لبن لم یتغیر طعمہ . و انھار من خمر لذۃ للشاربین ' و انھار من عسل مصفی ولھم فیہا من کل الثمرات و مغفرۃ من ربھم (سورۃ محمد : ۱۵)

(ترجمہ) اس (جنت) میں بہت سی نہریں تو ایسے پانی کی ہیں جس میں ذرا تغیر نہیں ہوگا (نہ یو میں نہ رنگ میں نہ مزہ میں) اور بہت سی نہریں دودھ کی ہیں جن کا ذائقہ ذرا بدلا ہوا نہ ہوگا اور بہت سی نہریں شراب (ظہور) کی ہیں کہ پینے والوں کو بہت لذیذ معلوم ہوگی اور بہت سی نہریں شہد کی ہیں جو بالکل (میل کچیل سے پاک) صاف ہوگا اور ان کیلئے وہاں ہر قسم کے پھل ہوں گے اور مغفرت ہوگی ان کے رب کی طرف سے۔ ۱۷

دنیا اور آخرت کی شراب میں فرق

(فائدہ) علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ (اس آیت میں) اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ چار قسمیں بیان کی ہیں اور ان میں سے ہر ایک سے ہر وہ آفت دور فرمائی جو اس کو دنیا میں لاحق ہوتی ہیں پس پانی کی آفت یہ ہے کہ زیادہ دیر تک ٹھہرے رہنے سے خراب اور بد مزہ اور خراب رنگ ہو جاتا ہے اور دودھ کی آفت یہ ہے کہ اس کا ذائقہ بدل کر کڑوا اور کھٹا ہو جاتا ہے اور لو تھڑے بن جاتا ہے اور شراب کی آفت یہ ہے کہ پینے کی لذت میں ذائقہ کی چاشنی بگڑی ہوتی ہے اور شہد کی آفت اس کا صاف نہ ہونا ہے (مذکورہ

۱۷ بیان القرآن : تفسیر حضرت تھانویؒ

آیت میں) یہ اللہ رب العزت کی آیات میں سے ہے کہ اس نے اسی قسم کی نہریں جاری فرمائیں کہ ویسی دنیا میں جاری نہیں کیں، ان کو بغیر گڑھوں کے جاری کر دیا اور ان کو ان آفات سے محفوظ کر دیا جو کمال لذت کی نفی کرتی تھیں جس طرح سے جنت کی شراب سے ان تمام آفات کی نفی فرمائی جو دنیا کی شراب میں تھیں۔ جیسا کہ یہ درد سر، مدہوشی، یا وہ گوئی اور بد مستی، بے لذتی کو پیدا کرتی ہے پس یہ پانچ آفات ہیں جو دنیا کی شراب میں موجود ہوتی ہیں۔ اس کا ذائقہ بھی بد مزہ ہوتا ہے اور شیطان کے کاموں میں سے ایک پلید کام ہے، لوگوں کے درمیان دشمنی اور بغض پیدا کرتا ہے، اللہ کے ذکر اور نماز سے رکاوٹ بنتا ہے، زنا کی دعوت دیتا ہے، وساوقات بیہوشی، بہن اور محرمات سے گناہ پر براہیختہ کرتا ہے، (غیرت کا صفایا کر دیتا ہے ذلت، ندامت اور شرمندگی کا باعث ہے، اس کا پینے والا گھٹیا ترین انسان بن جاتا ہے۔ اس وجہ سے یہ لوگ دیوانے ہو جاتے ہیں، ان سے ان کا نیک نام اور نیک نامی کو سلب کر لیتی ہے اور بدنامی اور بری عادات کا لباس پہنا دیتی ہے اور قتل نفس کو اور افشائے راز کو جس سے دکھ اور ہلاکت جان کا خطرہ ہو آسان کر دیتی ہے اور مال جس کو اللہ نے بندہ کے لئے اور اس کے اہل و عیال کیلئے زندگی گزارنے کا وسیلہ بنایا تھا کو فضول خرچ کر کر شیطان کا بھائی بناتی ہے، خفیہ باتوں پر رسوا کرتی ہے، بھیدوں کو ظاہر کرتی ہے، شرمگاہوں کے راستے دکھاتی ہے، گندے کام اور گناہوں کے ارتکاب کو ہلکا پھلکا کر دیتی ہے، دل سے محرموں کی تعظیم کو خارج کر دیتی ہے، شراب کا عادی بت پرست کی طرح ہے۔ اس شراب نے کتنی جنگیں بھڑکائی ہیں، کتنے امیروں کو فقیر بنا دیا ہے اور کتنے عزت والوں کو رسوا کیا ہے اور کتنے شریفوں کو کمینہ بنایا ہے اور کتنی نعمتیں چھینی ہیں اور کتنے انتقام لئے ہیں، کتنی محبتوں پر پانی پھیرا ہے، کتنی عداوتیں استوار کی ہیں۔ کتنے آدمیوں کے اور اس کے محبوبوں کے درمیان جدائی پیدا کی اور دیوانہ کر گئی۔ عقل لے گئی، کتنی حسرتوں کو جنم دیا اور کتنے آنسو بہائے اور پنے اور خواہش کی تکمیل کرنے میں جلدی کرائی (یا جلدی سے موت کے گھاٹ اتارا) اور کتنی رسوائیوں میں مبتلا کیا اور شرابی پر مصیبتوں کے پہاڑ ڈھائے اور بیوقوفوں کے کام کرائے بہر حال یہ بہت سے گناہوں کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے اور شرروں کا دروازہ اور نعمتوں کے چھن جانے کا سبب اور عذابوں کی مستحق بنانے والی ہے۔ اور اگر

اس کی برائیوں میں سوائے اس کے اور کچھ نہ ہوتا کہ دنیا کی شراب اور جنت کی شراب کسی بندہ کے پیٹ میں جمع نہیں ہوں گی جیسا کہ حضور ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا من شرب الخمر فی الدنیا لم یشر بها فی الآخرة۔ ۱۔
(ترجمہ) جس نے دنیا میں شراب پی وہ اس کو آخرت میں نہیں پی سکے گا۔
تو یہ بات بھی کافی ہوتی۔ ۲۔

نہروں کے پھوٹنے کی جگہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا انهار الجنة تفجر من جبل مسك۔ ۳۔
(ترجمہ) جنت کی نہریں مشک (کستوری) کے پہاڑ سے پھوٹتی ہیں۔

نہروں کے نکلنے کی حالت

(حدیث) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان انهار الجنة تشخب من جنة عدن في جوبة ثم تصدع بعد انهارا۔ ۴۔
(ترجمہ) جنت کی نہریں جنت عدن سے نکل کر گڑھے میں پڑتی ہیں پھر بعد میں نہروں کی شکل اختیار کرتی ہیں۔

۱۔ مسند احمد ۲/ ۲۲، ۲۸، ۱۰۶، ۱۲۳، ۱۳۲ من حدیث ابن عمرؓ

۲۔ حادی الارواح ص ۷۲۳، ۲۳۸۔

۳۔ البدور السافره (۱۹۱۱) ابن حبان (۲۴۹/۱۰) حادی الارواح ص ۲۳۱، صفۃ الجنة ابو نعیم (۳۰۶) ابن ابی شیبہ (۱۵۹۳۸) تفسیر طبری ۳۰/ ۵۹، مروزی: زوائد زہد ابن مبارک (۱۵۲۲) البعث والنشور (۱۹۳) عن عبد اللہ بن مسعود موقوفاً۔ عبد الرزاق ۱۱/ ۳۱۶، موارد الظمان ص ۶۵۲، ترغیب ۴/ ۵۱، اتحاف السادة (۵۳۲/۱۰)۔

۴۔ البدور السافره (۱۹۱۲) بحوالہ ابن مردویہ والفضیاء۔ حادی الارواح ص ۲۳۱، صفۃ الجنة ابو نعیم ۳/ ۱۶۶، صفۃ الجنة ابن کثیر ص ۵۸، تفسیر ابن کثیر ۴/ ۱۷۶، درمنثور (۳۸/۱) اتحاف السادة (۵۳۲/۱۰)

نہریں بغیر گڑھوں کے چلتی ہوں گی

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
لعلکم تظنون ان انهار الجنة اخدود فی الارض لا والله انها لسائحة علی
وجه الارض، حافتاه خيام اللؤلؤ و طینہا المسک الاذفر قلت یا رسول اللہ
ما الاذفر؟ قال الذی لا خلط معہ۔ ۱۔

شاید تم سمجھتے ہو کہ جنت کی نہریں زمینی گڑھوں میں چلتی ہوں گی، نہیں اللہ کی قسم! وہ
تو زمین کی پشت پر بہتی ہیں، ان کے کنارے لؤلؤ کے خیموں کے ہیں ان کی مٹی
کستوری کی ہے جواذفر کی ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اذفر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا
خالص (کستوری) جس میں کسی اور چیز کی ملاوٹ نہ ہو۔

چاروں نہروں کے چار سمندر

(حدیث) حضرت معاویہ بن حیدرؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو
ارشاد فرماتے ہوئے سنا

ان فی الجنة بحر الماء و بحر العسل و بحر اللبن و بحر الخمر ثم تشقق
الانهار منها بعد۔ ۲۔

۱۔ حلیہ ابو نعیم (۶/۲۰۵) بدور السافره (۱۹۱۳) حوالہ ابن مردویہ والعیاء۔ حادی الارواح ص
۲۳۲، صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (۶۸) صفۃ الجنة ابو نعیم (۳۱۶) نہایہ ۲/۳۹۹، ترغیب و ترہیب
۴/۵۱۸، تفسیر ابن کثیر ۴/۱۷۶، درمنثور (۱/۳۸)

۲۔ حادی الارواح ص ۲۳۱ بدور السافره (۱۹۱۹) صفۃ الجنة ابو نعیم (۳۰۷) حلیہ ابو نعیم ۶/۲۰۳
۲۰۵، منتخب مسند عبد بن حمید (۳۱۰) موارد الظمآن (۱۶۲۳) مکمل ابن عدی ۲/۵۰۰، مسند احمد
۵/۵، ترمذی (۲۵۷۱) سنن دارمی (۲۸۳۹) البعث ابن ابی داؤد (۷۱) الآحاد والمثنائی فی
الصحابہ: ابن ابی عاصم (ق ۱۶۲) البعث والنشور (۲۶۴)، وقال الترمذی حسن صحیح، الفتح الربانی
۲۳/۱۸۸، الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان (۲۳۹/۱۰) ۷۳۶۶، ترغیب و ترہیب ۴/۵۱۸
(۷۳۲۳) کنز العمال (۳۹۲۳۹)

(ترجمہ) جنت میں ایک سمندر پانی کا ہے، ایک سمندر شہد کا ہے، ایک سمندر دودھ کا ہے اور ایک سمندر شراب کا ہے پھر انہیں سے بعد میں نہریں پھوٹتی ہیں۔

نہروں کے پھوٹنے کی جگہ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان فی الجنة مائة درجة اعدها اللہ عزوجل للمجاهدين فی سبيله، بین کل درجتین کما بین السماء والارض، فاذا سالتم اللہ فاسئلوه الفردوس فانه وسط الجنة و اعلى الجنة وفوقه عرش الرحمن، و منه تفجر انهار الجنة۔^۱
(ترجمہ) جنت میں سو درجات ہیں جن کو اللہ عزوجل نے مجاہدین فی سبیل اللہ کیلئے تیار فرمایا ہے، ہر دو درجات کے درمیان آسمان و زمین کے فاصلوں جتنا فاصلہ ہے۔ پس جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو اس سے جنت الفردوس مانگا کرو کیونکہ یہ جنت کے درمیان میں (بلند حصہ) ہے اور سب سے اعلیٰ درجہ کی جنت ہے، اس سے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے، اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔

دنیا کی چار نہریں جنت سے نکلتی ہیں

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

رفعت الى السدرة فاذا اربعة انهار نهران ظهران ونهران باطنان، فاما

۱۔ حادی الارواح ص ۲۳۹، صحیح البخاری (۲۷۹۰) فی الجہاد ب ۳ درجات المجاہدین فی سبیل اللہ۔
صفة الجنة ابو نعیم (۳۰۰) (۲۲۳) حلیۃ الاولیاء (۹/۷) شرح السنہ (۲۶۱۰) احمد ۳۳۵/۲
۳۳۹ (۸۳۰۰، ۸۳۰۲، ۸۳۵۵) مروزی: زوائد زہد ابن المبارک (۱۵۳۶) الاسماء والصفات
تہمتی ص ۵۰۳ سنن الکبریٰ (۹/۱۵-۱۶، ۱۵۸، ۱۵۹) حاکم ۸۰/۱ مسند اسحاق بن راہویہ، فتح
الباری ۶/۱۲ تذکرۃ القرطبی ۳۳۸/۲ صحیح ابن حبان (۱۵۸۶) ترغیب (۵۱۱/۴) کنز العمال
(۱۰۵۳۵) (۳۹۲۵۳) میزان الاعتدال (۶۷۸۲)

الظاهران فالنيل والفراوات واما الباطنان فنهران في الجنة - ۱ -
 (ترجمہ) میرے سامنے سدرۃ المننتی کو (ساتویں آسمان پر) پیش کیا گیا تو (میں نے
 دیکھا کہ اس سے) چار نہریں نکل رہی تھیں دو ظاہر میں اور دو باطن میں۔ ظاہر کی دو تو
 (نہر) نیل اور (نہر) فرات ہیں اور دو باطن کی جنت کی دو نہریں ہیں۔

ہر محل میں چار نہریں

(حدیث) ابن عبدالحکمؒ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 فی کل قصر من قصور الجنة اربعة انهار: نهر من ماء معین، ونهر من خمر
 معین، ونهر من لبن معین ونهر من عسل معین۔ ولا یشرب منها حتی یمزج
 بالعیون التي سماها الله تعالى: التسنیم والزنجبیل والسلسبیل والكافور و
 هي التي یشرب بها المقربون منها صرفا - ۲ -
 (ترجمہ) جنت کے محلات میں سے ہر محل میں چار نہر چلتی ہوں گی، ایک نہر پانی کی
 چلتی ہوگی ایک نہر شراب کی چلتی ہوگی، ایک نہر دودھ کی چلتی ہوگی اور ایک نہر شہد
 کی چلتی ہوگی اور ان سے اس وقت تک نہیں پیا جائے گا جب تک کہ ان میں ان چشموں
 کو نہ ملایا جائے گا جن کا اللہ تعالیٰ نے (قرآن کریم میں) ذکر فرمایا ہے (یعنی) تسنیم اور
 زنجبیل اور سلسبیل اور کافور اور یہ (چاروں) وہ چشمے ہیں جن کو خالص طور پر (بغیر
 ملاوٹ کے) صرف مقربان خداوندی ہی نوش کریں گے۔

۱۔ صحیح البخاری (۵۶۱۰) فی الاشراف باب شرب اللبن بهذا اللفظ صفۃ الجنة ابو نعیم (۳۰۲) مسلم
 ۱۶۳ ابن ابی شیبہ ۳۰۵/۱۳ نسائی ۲۱۷/۱ ۲۲۳ فی الصغریٰ تنہۃ الاشراف ۳۴۶/۸ احمد
 ۲/۲۰۷ ۲۰۸ ۲۱۰ تفسیر طبری ۱۱/۱۷۵ ۵۳ طبرانی کبیر ۱۹/۲۷۰ ۲۷۴ شرح السنہ
 ۱۳/۳۳۶ ۳۳۱ تفسیر بغوی ۳/۱۲۸ مسند ابو عوانہ ۱/۱۱۶ دلائل النبوة ۱/۱۲۳ ۱۲۶
 ۱۲۷ التبصرة ابن الجوزی ۲/۳۶ ۴۰ سنن الکبریٰ ۱/۳۶۰ ۳۶۲ البعث والنشور (۱۸۱)
 صحیح ابن حبان (۴۸) صحیح ابن خزیمہ (۳۰۱) الآحاد والمثانی فی الصحابة لابن ابی عاصم مخطوط (ق ۲۲۸
 ۲۲۹) حاکم (۸۱/۱) کنز العمال (۳۱۸۴۶) تہذیب تاریخ دمشق (۲/۱۲۲)۔

۲۔ وصف الفردوس ص ۲۶ (۷۰)۔

نہر کوثر

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں
 انا اعطیناک الکوثر (سورۃ الکوثر: ۱) ہم نے آپ کو کوثر عطاء فرمائی
دونوں کناروں پر لولو کے قبے ہیں

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 بینا انا اسیر فی الجنة اذا انا بنهر حافتاه قباب اللؤلؤ المجوف ، فقلت
 ما هذا یا جبریل؟ قال هذا الکوثر الذی اعطاک ربک . قال فضرب المملک
 بیدہ فاذا طینة مسک اذفر۔ ۱۔
 (ترجمہ) میں ایک دفعہ جنت کی سیر کر رہا تھا کہ میں ایک نہر پر پہنچا جس کے دونوں
 کناروں پر خولدار لولو کے قبے تھے۔ میں نے پوچھا اے جبریل یہ کیا ہے؟ انہوں نے
 عرض کیا یہ کوثر (نہر) ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطاء فرمائی ہے۔ حضور ﷺ
 فرماتے ہیں کہ پھر ایک فرشتہ نے اپنا ہاتھ (نہر) پر مارا تو اس کی مٹی خالص کستوری کی
 (نظر آرہی) تھی۔

درویاقوت پر چلتی ہے

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 الکوثر نہر فی الجنة حافتاه من ذهب و مجراہ علی الدر والیاقوت تربتہ

۱۔ بخاری (۶۵۸۱) فی الرقاق ب ۵۳ فی الخوض، ترمذی فی التفسیر (۳۳۶۰) وقال ہذا حدیث
 حسن صحیح۔ حادی الارواح ص ۲۳۹ صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (۷۵) ترغیب وترہیب ۴ / ۵۱۷ مسند
 احمد (۲۰۷ / ۳) اتحاف السادة (۴۹۸ / ۱۰) فتح الباری (۲۱۷ / ۷) مشکوٰۃ (۵۵۶۶) کشف
 الخفاء (۴۳۵ / ۱) تخریج عراقی (۵۱۳ / ۴) منابیل الصفاء (۳۹) کنز العمال (۳۹۱۳۳)

اطيب من المسك وماؤه احلى من العسل وابيض من الثلج۔ ۱۰
(ترجمہ) کوثر جنت میں ایک نہر ہے، اس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں، اس کے چلنے کا راستہ گوہر اور یاقوت ہے، اس کی مٹی کستوری سے زیادہ پاکیزہ ہے، اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔

ستر ہزار فرسخ (560000 کلو میٹر) گہری ہے

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ کوثر نہر میں ایک جنت ہے جس کی گہرائی ستر ہزار فرسخ (560000 کلو میٹر) ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے، شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس کے دونوں کنارے لؤلؤ، زبرجد اور یاقوت کے ہیں سب انبیاء کرام سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے ایک نبی (یعنی حضرت محمد ﷺ) کیلئے خاص کر دیا ہے۔ ۲۰

کوثر کی آواز

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ کوثر جنت میں ایک نہر ہے جو شخص اس کے چلنے کی آواز سننے کو پسند کرے تو وہ اپنی انگلیوں کو اپنے کانوں میں دے (کر اس کی آواز کا اندازہ) کر لے۔ ۳۰

کوثر کے برتنوں کی کثرت

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

۱۔ ترمذی (۳۳۶۱) فی التفسیر ب ۹۰ وقال حدیث حسن صحیح، تفسیر طبری ۳۰ / ۲۱۰، شرح السنہ ۱۵ / ۱۶۸، تفسیر بغوی ۷ / ۳۰۲، مستدرک ۳ / ۵۴۳ صحیح وسکت عنہ الذہبی، حادی الارواح ص ۲۴۰، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۶۶) 'ابن ابی شیبہ ۱۱ / ۴۴۰، ۱۳ / ۱۴۴، احمد ۵۳۵۵، ۵۹۱۳، ۶۳۷۶، ابن ماجہ ۴۳۳۳، ابوداؤد طیالسی ۲۸۱۱، ۲۸۱۲، وصف الفردوس (۶۵)۔

۲۔ البدور السافره (۱۹۱۶) حوالہ ابن ابی الدنیا و لکن فیہ بغیر ہذا اللفظ۔ ترغیب وترہیب ۴ / ۵۱۷، صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۳ / ۱۷۷۔

۳۔ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا

هل تدرون ما الكوثر؟ قلنا الله ورسوله اعلم فانه نهر و عدنيه ربي عز وجل عليه خير كثير ترد عليه امتي يوم القيامة آيته عدد النجوم۔ ۱۔
(ترجمہ) کیا تمہیں معلوم ہے کہ کوثر کیا چیز ہے؟ ہم (صحابہ کرامؓ) نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں (آپ نے ارشاد فرمایا) یہ ایک نہر ہے میرے پروردگار جل شانہ نے مجھے اس کے عطاء کرنے کا وعدہ فرمایا اس میں انتہار درجہ کی خیر ہے۔ قیامت کے دن میری امت اس کے پاس آئے گی (اور اس کے حوض کوثر سے پانی نوش کرے گی) اس کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں۔

حوض کوثر کی تفصیل

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حوضی مابین صنعاء الی الاردن ماؤہ اشد بياضاً من اللبن واحلى من العسل والين من الزبد حافاته فتات الدر والياقوت وحبابؤه اللؤلؤ وترابه المسك الاذ فرفيه اقداح كعدد النجوم من شرب منه شربة لم يظما بعدها
ابدا۔ ۲۔

۱۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳۲۵) ابن ابی شیبہ ۱۱ / ۲۳۷-۲۳۸ / ۱۳۴۲ عنہ مسلم (۴۰۰) تفسیر بغوی ۷ / ۳۰۰-۳۰۱ / ۱۰۲ / ۱۰۲ ابو داؤد (۷۸۳)، شرح السنہ ۳ / ۲۹-۵۰ نسائی فی الکبریٰ کما فی تھۃ الاشراف ۱ / ۴۰۳ سنن نسائی الصغریٰ ۲ / ۱۳۳ المناہل السلسلہ فی الاحادیث المسلسلہ محمد عبد الباقي ایوبی (۶۲) 'البعث والنشور' (۱۱۳، ۱۱۴) تفسیر طبری ۳۰ / ۲۱۱ کتاب السنہ ابن ابی عاصم (۷۶۳) مختصر اعلیٰ جزءہ الاخیر ہناد فی الزہد (۱۳۳) کلم من طریق المختار بن قافل۔ وخرجہ احمد ۳ / ۱۰۳ آجری فی الشریعہ ص ۳۹۶ بغوی فی شرح السنہ ۱۵ / ۱۷۰-۱۷۱ تفسیر بغوی ۷ / ۳۰۱ ابن ابی شیبہ ۱۱ / ۲۳۷-۲۳۸ / ۱۳۴۲ وفیہ حمید عن انس۔ وخرجہ احمد ۳ / ۲۲۱-۲۲۰ ۲۳۶ ترمذی (۲۵۴۲) حاکم ۲ / ۵۳۷ والطبری وابن المذروہ ابن مردویہ کما فی اتخاف السادہ (۴۹۸ / ۱۰) عن الزہری عن انس وخرجہ البخاری (۶۵۸۱) وعبید بن حمید فی التخب (۱۱۸) و ترمذی (۳۳۵۹) والآجری ص ۲۹۵ والطیالسی (۲۸۱۳)

۲۔ وصف الفردوس (۶۷) ص ۲۴

(ترجمہ) میرا حوض صنعاء سے اردن تک طویل ہے، اس کا پانی دودھ سے بہت زیادہ سفید ہے اور شہد سے بہت زیادہ شیریں ہے اور جھاگ سے بہت زیادہ نرم ہے، اس کے کنارے جوہر اور یا قوت کے ٹکڑوں کے ہیں اور اس کے کنکر لولو کے ہیں، اس کی خاک خالص کستوری کی ہے اس کے ستاروں کی تعداد میں پيالے ہیں۔ جو شخص اس سے ایک بار پئے گا پھر وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

نہر بیدخ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام بیدخ ہے، اس پر یاقوت کے قے ہیں جن کے نیچے لڑکیاں اگتی اور خوبصورت آواز میں قرآن پڑھتی ہیں جنتی آپس میں کہیں گے ہمارے ساتھ بیدخ کی طرف چلو، چنانچہ وہ آئیں گے اور لڑکیوں سے مصافحے کریں گے جب کوئی لڑکی کسی مرد کو پسند آئے گی تو وہ اس کی کلائی کو چھو لے گا تو وہ لڑکی اس کے پیچھے چل پڑے گی اور اس کی جگہ دوسری لڑکی اگ آئے گی۔ ۱۰

حضرت معمر بن سلیمانؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک نہر ہے جو لڑکیاں اگاتی ہے۔ ۱۱

شمر بن عطیہؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں کچھ نہریں ایسی ہیں جو لڑکیاں اگاتی ہیں یہ لڑکیاں مختلف آوازوں میں اللہ جل شانہ کی حمد و ثناء کرتی ہیں کہ ویسی خوبصورت آوازیں کانوں نے کبھی نہیں سنیں وہ کہتی ہیں

نحن الخالدات فلانموت ونحن الکاسیات فلانعری
نحن الناعمات فلانجوع ونحن الناعمات فلانباس

(ترجمہ) ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی نہیں مریں گی ہم لباس پہننے والیاں ہیں کبھی بے لباس نہ ہوں گی

ہم ہمیشہ نعمتوں میں پلنے والیاں ہیں کبھی بھوک نہ ہوں گی۔ اور ہم ہمیشہ نعمتوں میں رہنے

۱۰ صفۃ الجنۃ لمن الدنیا (۶۹) 'صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳۲۴)' حادی الارواح ص ۲۴۳ 'البدور السافرہ' (۱۹۲۲) حوالہ ابن ابی الدنیا بسند رجالہ ثقات 'اخبار اصہبان ۲/ ۷۶' نہایہ ابن کثیر ۲/ ۳۶۰ 'مسند احمد ۳/ ۱۳۵'

۱۱ زہد امام احمد کتاب المدح دارقطنی (البدور السافرہ : ۱۹۲۴) 'صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۳/ ۱۶۵' اتحاف السادہ (۱۰/ ۵۳۲-۵۳۳) حادی الارواح ص ۳۰۴

والیاں ہیں کبھی رنج و تکلیف میں نہ جائیں گی۔ اے
 (فائدہ) شہداء کو جب اس میں غوطہ دیا جائے گا تو یہ اچھی طرح سے صاف ستھرے ہو
 کر چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوئے نظر آئیں گے تفصیل کے لئے اس کتاب کا
 عنوان کھانے پینے کے برتن کو ملاحظہ فرمائیں۔

اکابر کی تمنائیں

اشتہار

سائز 23x36x16 صفحات 144 مجلد، ہدیہ

”کتاب المتمنین للامام ابن ابی الدنیا“ ہر شخص کوئی نہ کوئی تمنا کرتا
 ہے اسلاف اکابر صحابہؓ تابعین اور اولیاء کرام کی کیا تمنائیں تھیں ان پر لکھی گئی
 ”159 روایات پر مشتمل رہنما کتاب۔“

اس صفحہ الجنتہ ابو نعیم (۲۲۳) ۳/ ۱۷۲

نہر ہرول

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان فی الجنة نہرا یقال لہ الهرول علی حافتیہ اشجار نابتات فاذا اشتہی اهل الجنة السماع یقولون مروا بنا الی الهرول فنسمع الاشجار فتنتطق باصوات لولا ان اللہ عزوجل قضی علی اهل الجنة ان لا یموتوا ل ماتوا شوقاً وطرباً الی تلك الاصوات قال فاذا سمعتھن الجوارى قرأن بالعربیۃ فیجیء اولیاء اللہ الیھن فیقطف کل واحد منھن ما اشتہی ثم یعید اللہ تعالیٰ مکانھن مثلھن۔ ۱۰

(ترجمہ) جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام ہرول ہے اس کے دونوں کناروں پر درخت اگے ہوئے ہیں جب جنتی سماع کی خواہش کریں گے تو کہیں گے ہمارے ساتھ ہرول کی طرف چلو تاکہ ہم درختوں سے (خوبصورت اور دلکش آوازیں) سنیں چنانچہ وہ ایسی (خوبصورت) آوازوں میں بولیں گے کہ اگر اللہ عزوجل نے جنتیوں کے نہ مرنے کا فیصلہ نہ کیا ہوتا تو یہ ان آوازوں کے شوق اور طرب میں مر جاتے۔ پس جب ان خوبصورت آوازوں کو (درختوں پر لگی ہوئی) لڑکیاں سنیں گی تو وہ عربی زبان میں (نہایت خوبصورت انداز و آواز میں) عربی زبان میں (کچھ) پڑھیں گی تو اللہ کے ولی ان کے قریب جائیں گے اور ہر ایک ان لڑکیوں میں سے جس کو پسند کرے گا توڑ لے گا پھر اللہ تعالیٰ ان لڑکیوں کی جگہ ویسی ہی اور لڑکیاں (اس درخت کو) لگا دیں گے۔

شراب کی نہر

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 من سرہ ان یسقیہ اللہ من الخمر فی الآخرة فلیترکھا فی الدنیا۔ ۱
 (ترجمہ) جس شخص کو یہ بات اچھی لگے کہ اللہ تعالیٰ اس کو آخرت (جنت) میں شراب
 (طہور) پلائے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس (شراب) کو دنیا میں چھوڑ دے (نہ پیئے)
 (فائدہ) جو شخص دنیا میں شراب پینے کے بعد اس سے توبہ کر لے تو وہ شخص اس دھمکی
 سے مستثنیٰ ہوگا۔ ۲

۱۔ نہایہ ابن کثیر ۲/ ۳۶۲ البعث والنشور (۲۹۲) مجمع الزوائد (۵/ ۷۶) حوالہ طبرانی اوسط تذکرۃ
 القرطبی ۲/ ۴۴۸ حوالہ نسائی، ترغیب و ترہیب (۳/ ۱۰۰، ۲۶۲) اتحاف السادہ (۱۰/ ۵۳۲) کنز
 العمال (۱۳۲۲۰) تخریج عراقی (۳/ ۵۲۲)
 ۲۔ تذکرۃ القرطبی ۲/ ۴۴۹

نہر بارق

شہداء اس نہر پر رہتے ہیں

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 الشهداء علی بارق، نہر علی باب الجنة . فی قبة خضراء ینخرج الیہم
 رزقہم من الجنة بكرة وعشیا۔^۱
 (ترجمہ) شہداء حضرات جنت کے دروازہ پر سبز قبہ میں ایک نہر بارق ہے اس میں
 رہتے ہیں ان کی طرف جنت سے صبح و شام رزق پہنچتا ہے۔

۱۔ مسند احمد (۲۶۶/۱) حدیث نمبر (۲۳۹۰) 'مجمع الزوائد' ۵/ ۲۹۸/ ۲۹۳ و قال رواہ احمد و اسنادہ
 : رجالہ ثقات، نہایہ ابن کثیر ۲/ ۳۶۱، حاکم (۷۴/۲)، طبرانی (۴۰۵/۱۰)، ابن ابی شیبہ
 (۲۹۰/۵)، اتحاف السادہ (۳۸۸/۱۰)، صحیح ابن حبان (۱۶۱۱)، درمنثور (۹۶/۲)، کنز العمال
 (۱۱۰۹۹)، حاوی للفتاویٰ (۳۰۶/۲)، ترغیب و ترہیب (۳۲۳/۲)، تفسیر طبری (۳۴/۲)،
 (۱۱۳/۳)، تفسیر ابن کثیر (۲/ ۱۴۲، ۵/ ۲۴۲)

نہر ریان

مرجان کا ستر ہزار دروازوں کا شہر

(حدیث) حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
فی الجنة نہر یقال لہ الریان علیہ مدینۃ من مرجان لہا سبعون الف باب من
ذهب وفضۃ لحامل القرآن۔ ۱۷
(ترجمہ) جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام "ریان" ہے اس پر ایک شہر مرجان سے تعمیر
کیا گیا ہے جس کے ستر ہزار سونے چاندی کے دروازے ہیں اور یہ حافظ قرآن کیلئے
ہے۔

جنت کے برابر طویل نہر

ابو صالح کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں جنت میں جنت کی لمبائی کے برابر ایک نہر ہے جس کے دونوں کناروں پر کنواری لڑکیاں ایک دوسری کے آمنے سامنے کھڑی ہیں اور جن خوبصورت آوازوں کو مخلوقات سنتی ہیں ان سے زیادہ حسین آوازوں میں نغمہ سرائی کرتی ہیں حتیٰ کہ جنتی جنت میں ایسی لذت اور نہ پائیں گے۔ میں نے پوچھا اے ابو ہریرہؓ! یہ کس چیز کی نغمہ سرائی کریں گی؟ تو انہوں نے فرمایا انشاء اللہ تسبیح اور حمد اور تقدیس اور ثنائے خدا بزرگ و برتر کی کریں گی۔ ۱۔

۱۔ البعث والنشور (۴۲۵) درمنثور ۱/ ۳۸ اتحاف السادة المتقين (۵۴۸/۱۰) البحر الریح (۲۱۲۰)

نہر رجب

رجب کے مہینہ کو رجب اس لئے کہتے ہیں کہ جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام نہر رجب ہے اس نہر سے وہی حضرات پئیں گے جو ماہ رجب میں روزے رکھا کرتے تھے۔ ۱۷

اشہار عشق مجازی کی تباہ کاریاں

سائز 23x36x16 صفحات 352 مجلد، ہدیہ

چھٹی صدی ہجری کے عظیم خطیب، محقق، مصنف، محدث امام ابن جوزیؒ (وفات 597ھ) کی مایہ ناز عربی تصنیف ”ذم الہوی“ کا اردو ترجمہ، شہوات اور عشق مجازی کی خرابیاں، عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ بدنظری، زنا اور لواطت کی حرمت اور سزائیں، عشق مجازی اور بدنظری کے علاج، شادی اور نکاح کی ترغیب، عاشقوں پر عشق کی دنیاوی آفات، لیلیٰ اور مجنوں کے واقعات، عشق، عاشقوں اور معشوقوں کے خطرناک واقعات اور حالات پر مشتمل چھٹی صدی اسلامی کے سب سے بڑے مصنف کا عجیب و غریب دلچسپ مرقع، بار بار پڑھی جانے والی کتاب، انداز بیان نہایت آسان اور سلیس۔

دنیا کی وہ نہریں جو جنت سے نکلتی ہیں

یکون، جیحون، فرات اور نیل

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
سیحان و جیحان و الفرات و النيل کل من انهار الجنة۔ ۱۔
(ترجمہ) یکون، جیحون، فرات اور نیل سب جنت کی نہریں ہیں۔

دنیا کی پانچ نہریں

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
انزل الله من الجنة خمسة انهار سیحون وهو نهر الهند، و جیحون وهو نهر
بلخ، و دجلة و الفرات و هما نهرا العراق، و النيل وهو نهر مصر. انزلها الله
من عين واحدة من عيون الجنة من اسفل درجة من درجاتها على جناحي
جبريل عليه السلام فاستودعها الجبال و اجراها في الارض و جعل فيها
منافع للناس في اصناف معاشهم فذلك قوله (وانزلنا من السماء ماء بقدر
فاسكنناه في الارض و انا على ذهاب به لقادرون) (المؤمنون: ۱۸) فاذا
كان عند خروج يا جوج و ما جوج ارسل جبريل فرفع من الارض القرآن
و العلم كله و الحجر الاسود من ركن البيت و مقام ابراهيم و تابوت
موسیٰ بما فيه و هذه الانهار الخمسة فيرفع ذلك كله الى السماء فذلك
قوله تعالى (وانا على ذهاب به لقادرون) فاذا رفعت هذه الاشياء

۱۔ مسلم (۲۸۳۹) فی صفۃ الجنۃ ب ۱۰، فی فی الدنیا من انهار الجنۃ، حادی الارواح ص ۲۴۲، احمد
۲/ ۲۸۹-۲۴۰، البعث والنشور (۲۸۹)، البدور السافرة (۱۹۱)، مشکوٰۃ (۵۶۲۸)، معالم التنزیل
بنوی (۱/ ۱۷۷)، درمثور (۱/ ۳۷)، الاحکام النبویہ (۲/ ۱۰۳)، الطب النبوی للذہبی (۸۶)،
تفسیر قرطبی (۱۳/ ۱۰۳)، (۱۶/ ۲۳۷)، کنز العمال (۳۵۳۳۰)۔

من الارض فقد حرم اهلها خير الدنيا والآخرة۔ ۱۷

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے جنت سے پانچ نہریں نازل فرمائیں (۱) یخون : اور یہ ہندوستان کی نہر ہے (۲) جیحون : یہ بلخ (روس) کی نہر ہے (۳۳) دجلہ اور فرات : اور یہ دونوں عراق کی نہریں ہیں۔ (۵) نیل : اور یہ مصر کی نہر ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت کے چشموں میں سے ایک چشمہ سے اتارا ہے جو جنت کے درجات میں سے کمترین درجہ پر حضرت جبریل علیہ السلام کے دونوں پروں پر واقع ہے پھر ان نہروں کو اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے سپرد کیا زمین پر جاری کیا پھر ان میں ضروریات زندگی کے مطابق لوگوں کیلئے منافع رکھ دیئے اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ (قرآن میں) ارشاد فرماتے ہیں (ترجمہ) اور ہم نے آسمان سے مقدار کے ساتھ پانی کو اتارا پھر ہم نے اس کو زمین میں سُرا لیا اور ہم اس کو معدوم کر دینے پر قادر ہیں) :-

پس جب (قوم) یا جوج ماجوج کے نکلنے کا وقت ہو گا تو (اللہ تعالیٰ حضرت جبریل کو نازل فرمائیں گے تو وہ زمین سے قرآن پاک کو اور دین کے تمام علم کو اور بیت اللہ کے کونہ سے حجر اسود کو، مقام ابراہیم کو اور حضرت موسیٰ کے تابوت کو اس کی اندر کی تمام چیزوں کے ساتھ اور ان پانچ نہروں کو، ان سب کو وہ آسمان کی طرف اٹھا کر لے جائیں گے یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان کا کہ ہم اس کے معدوم کر دینے پر قادر ہیں۔ پس جب ان چیزوں کو زمین سے اٹھا لیا جائے گا تو زمین پر بسنے والے لوگ دنیا اور آخرت کی غیروبرکت سے محروم ہو جائیں گے۔

نیل، دجلہ، فرات اور سجیون جنت میں کس کس چیز کی نہریں ہیں

حضرت کعبؒ فرماتے ہیں کہ نیل جنت میں شہد کی نہر ہے اور دجلہ جنت میں دودھ کی

۱۷ سنن دارمی، حادی الارواح ص ۲۴۲، تاریخ بغداد (۱/ ۵۷-۵۸) درمنثور (۵/ ۸) و زاد نسبتہ الی

ابن مردویہ، نہایہ ابن کثیر ۲/ ۳۶۱، حوالہ ضیاء مقدسی، تذکرۃ القرطبی ۲/ ۴۴۷، حوالہ ابو جعفر

الخاص، تاریخ بغداد (۱/ ۵۷)، تفسیر قرطبی (۱۲/ ۱۱۳) مجروحین ابن حبان (۳/ ۳۲۳)، تذکرۃ

الموضوعات قیسرانی (۳۱۳)

نہر ہے اور فرات جنت میں شراب کی نہر ہے اور یکن جنت میں پانی کی نہر ہے۔ ۱۔
(فائدہ) علامہ قرطبی نے اس روایت کے آگے یہ اضافہ ذکر کیا ہے کہ پھر یہ چاروں
نہریں کوثر سے نکلتی ہیں۔ ۲۔

نہر فرات میں جنت کی برکت نازل ہوتی ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں کہ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا مگر جنت کی
برکت میں بہت سی بھاری برکات نہر نیل میں نازل ہوتی ہیں۔ ۳۔
نوٹ: یہ دنیا کی جتنی نہریں آپ نے مذکورہ احادیث اور روایات میں پڑھی ہیں ان کو
آج کی دنیا بڑے بڑے مشہور دریاؤں میں شمار کرتی ہے اور سائنسدانوں کی تحقیقات کے
باوجود ان کی نکلنے کی اصل جگہوں کی دریافت نہیں کر سکی۔ ۴۔

۱۔ البعث والنشور (۲۹۰) درمنثور ۶/ ۴۹ حوالہ مسند و مصنف حارث بن ابی اسامہ المطالب العالیہ

(۲۶۸۹) حوالہ حارث و قال البوصیری فی الزوائد رواہ الحارث مرسل اور وایت ثقات۔ وصف الفردوس

(۶۴) البدور السافره (۱۹۲۰)

۲۔ تذکرۃ القرطبی ۲/ ۴۴۶

۳۔ وصف الفردوس (۷۴) ص ۷۷

۴۔ جہان دیدہ مولانا تقی عثمانی مدظلہ العالی۔

چشمہ سلسبیل

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وَيَسْقُونَ فِيهَا كَاسًا كَانَتْ مِنْ أَجْهَازِ نَجِيلًا . عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا

(سورة الدھر : ۱۷-۱۸)

(ترجمہ) اور ہاں (جنت میں) ان کو ایسا جام شراب پلایا جائے جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔ یعنی ایسے چشمے سے جو وہاں ہوگا جس کا نام سلسبیل ہوگا۔

حضرت مجاہدؒ "سلسبیل" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ چشمہ (ہر دم) تازہ تازہ جاری ہوتا ہوگا۔ اے

عرش کے چار چشمے

زنجبیل، تفحیر، سلسبیل اور تسنیم کے چشمے

(حدیث) حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 اربع عیون فی الجنة عینان تجریان من تحت العرش احدهما التی ذکر اللہ
 تعالیٰ (سلسبیل) والاخری التسنیم۔ ۱۔
 (ترجمہ) جنت میں چار چشمے (ایسے) ہیں کہ ان میں سے دو چشمے تو عرش کے نیچے سے
 پھوٹتے ہیں ایک کا ذکر تو اللہ تعالیٰ نے (آیت) یفجر ونہا تفجیرا میں فرمایا ہے اور
 دوسرا چشمہ زنجبیل ہے اور دو چشمے عرش کے اوپر سے پھوٹتے ہیں ان میں سے ایک تو وہ
 ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سلسبیل کے ساتھ کیا ہے اور دوسرا چشمہ تسنیم ہے۔

چشمہ تفحیر

ارشاد خداوندی و یفجر ونہا تفجیرا کی تفسیر میں ابن شوہبؒ فرماتے ہیں کہ
 جنتیوں کے پاس سونے کی لاٹھیاں ہوں گی ان کے ساتھ اشارہ کر کے اس چشمے کو
 بہائیں گے اور وہ چشمہ ان کی ان لاٹھیوں کے اشارہ پر اسی طرف کو بہتا ہوگا۔ ۲۔

چشمہ تسنیم

حضرت عطاءؒ فرماتے ہیں کہ تسنیم وہ چشمہ ہے جس میں شراب کی ملاوٹ کی جائے
 گی۔ ۳۔

۱۔ البدور السافرہ (۱۹۳۲) حوالہ نوادر الاصول حکیم ترمذی۔

۲۔ البدور السافرہ (۱۹۳۱) حوالہ زوائد زہد امام عبد اللہ بن احمد۔

۳۔ البدور السافرہ (۱۹۲۷) حوالہ شہقی۔

(جوش مارنے والے دو چشمے)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ یہ دونوں چشمے جنتیوں کے محلات پر مشک و عنبر کی پھواریں ڈالیں گے جس طرح سے دنیا والوں کے گھروں پر بارش کی پھوار پڑتی ہے۔ ۱۔
اور مختلف اقسام کے میوے بھی برسائیں گے۔ ۲۔
حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ دونوں چشمے پانی کی پھوار ڈالیں گے۔ ۳۔

۱۔ حادی الارواح ص ۷۲۳ ترغیب و ترہیب ۴/ ۵۱۹ حوالہ ابن ابی شیبہ

۲۔ بدور سافرہ (۱۹۳۰) حوالہ ابن ابی شیبہ

۳۔ البدور السافرہ (۱۹۲۹) حوالہ ابن ابی حاتم

عینان تجریان

لگاتار بہنے والے چشمے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

فیہما عینان تجریان (سورۃ الرحمن : ۵۰) ان دونوں باغوں میں دو چشمے ہوں گے جو بہتے چلے جائیں گے۔ اس کی تفسیر میں حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ یہ دونوں چشمے عینان نضاختان سے افضل ہیں۔ ا۔

جنت کے جانور اور سواریاں

مہار والی اونٹنیاں

(حدیث) حضرت ابو مسعود انصاریؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص مہار والی اونٹنی لیکر حاضر ہوا اور عرض کیا یہ اللہ کے راستہ میں ہے تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا
 لك بهايوم القيامة سبعمائة ناقة كلها مخطومة۔ ۱۔
 (ترجمہ) تیرے لئے قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں ہوں گی (اور) سب کی سب مہار والی ہوں گی۔

ایک جانور کے بدلہ میں سات سو جانور

حضرت عبداللہ بن مبارکؓ سے منقول ہے کہ وہ ایک مرتبہ جہاد کیلئے نکلے تو ایک شخص کو غمگین دیکھا اس لئے کہ اس کا گھوڑا مر گیا تھا اور اس کو غمگین کر گیا تھا۔ حضرت ابن مبارک نے اس سے فرمایا تم یہ (مرا ہوا گھوڑا) مجھے چار سو درہم میں بیچو، تو اس نے بیچ دیا پھر اس نے اسی رات خواب میں دیکھا گویا کہ قیامت قائم ہے اور اس کا گھوڑا جنت میں موجود ہے جس کے پیچھے سات سو گھوڑے اور ہیں۔ اس شخص نے ارادہ کیا کہ اپنے گھوڑے کو پکڑ لے مگر آواز دی گئی کہ اس کو چھوڑو یہ ابن مبارک کا گھوڑا ہے یہ کل تمہارا تھا۔ جب صبح ہوئی تو وہ شخص حضرت ابن مبارک کے پاس آیا اور سودا پھیرنا چاہا حضرت ابن مبارک نے پوچھا کہ تم یہ کیوں کر رہے ہو؟ تو اس نے آپ کے سامنے وہ قصہ (خواب) کہہ سنایا۔ حضرت ابن مبارک نے اس سے فرمایا کہ اب تم چلے جاؤ تم نے جو

۱۔ اللہ کریم للقرطبی (۳۸۶/۲) مسلم (فی الامارۃ ب ۳۷/۱۳۲) بیہقی (۱۱۸/۹) مشکوٰۃ (۳۷۹۹) تفسیر معالم التنزیل بغوی (۱۶۶/۳) درمنثور (۳۳۶/۱) ابن ابی شیبہ (۳۸/۵) طبرانی کبیر (۲۲۹/۱۷)۔

کچھ خواب میں دیکھا ہے اس کو ہم نے بیداری میں دیکھا ہے۔ ۱۔
 علامہ قرطبی یہ حکایت نقل کر کے فرماتے ہیں کہ یہ حکایت صحیح ہے کیونکہ یہ اس
 حدیث کے ہم معنی ہے جس کو صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو مسعودؓ سے (مرفوعاً)
 روایت کیا گیا ہے۔ ۲۔ (نوٹ) ہم نے یہ حدیث ابو مسعود ابھی اوپر ذکر کی ہے جس
 سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے راستہ میں ایک جانور صدقہ کرنے سے سات سو جانور
 ملتے ہیں (گھوڑوں کے بدلہ میں گھوڑے اور اونٹوں کے بدلہ میں اونٹ ملتے ہیں)۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا دنبہ

قرآن پاک میں ہے وفدیناہ بذبح عظیم (سورۃ صافات / ۱۰۷) (ترجمہ) اور ہم
 نے (حضرت اسماعیلؑ کی جان بچانے کیلئے جنت کا عظیم الشان دنبہ) ان کے بدلہ میں دیا
 ۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس دنبہ کو عظیم اس لئے فرمایا گیا کیونکہ یہ جنت
 میں چالیس سال تک چراتھا۔ ۳۔

بحریاں جنت کے جانور ہیں

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 الشاة من دواب الجنة۔ ۴۔
 (ترجمہ) بحریاں جنت کے جانور ہیں۔

بحری سے حسن سلوک

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 احسنوا الى المعزى واميطوا عنها الاذى فانها من دواب الجنة۔ ۵۔

۱۔ اللہ کرہ (۲/ ۳۸۶)۔

۲۔ اللہ کرہ (۲/ ۳۸۷)۔

۳۔ اللہ کرہ طبری (۲/ ۳۸۸)۔

۴۔ ابن ماجہ (۲۳۰۶) تاریخ بغداد (۷/ ۳۵۳) البدور السافره (۲۱۲۹) اللہ کرہ (۲/ ۳۸۸)۔

۵۔ بخاری (۱۳۵/ ۹) ہزار () البدور السافره (۲۱۳۰) تذکرۃ القرطبی (۲/ ۳۸۸)۔

(ترجمہ) بحری سے حسن سلوک کرو اور اس سے اذیت کو دور کرو کیونکہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔

(فائدہ) یہ حدیث سند کے اعتبار سے بہت ضعیف ہے مگر طبرانی کی اس کے ہم معنی دوسری حدیث کی وجہ سے اس کی تائید ہو جاتی ہے اور ضعف اٹھ جاتا ہے۔

بحریاں رکھا کرو

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
علیکم بالغنم فانہا من دواب الجنة۔ ۱۔

(ترجمہ) تم بحریوں کو (اپنے پاس) رکھا کرو کیونکہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔
(فائدہ) حضرت ابو ہریرہؓ بھی فرماتے ہیں کہ بحری جنت کے جانوروں میں سے ہے۔ ۲۔

گھوڑے اور اونٹنیاں

جنت میں گھوڑے اور اونٹنیاں بھی ہوں گی ان کی تفصیل "زیارت خداوندی اور جنتیوں کی باہمی ملاقاتوں کے ابواب" میں ملاحظہ کریں۔

جنت میں جانور جانے والے دنیا کے (۱۲) جانور

ابن نجیمؒ فرماتے ہیں کہ جانوروں میں سے پانچ جانور جنت میں جائیں گے (۱) اصحاب کف کا کتا (۲) حضرت اسماعیل علیہ السلام کا دنبہ (۳) حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی (۴) حضرت عزیر علیہ السلام کا گدھا اور (۵) جناب نبی کریم ﷺ کی براق۔ ۳۔

حضرت قتادہؒ کے حوالہ سے پانچ جانوروں کا مزید ذکر کیا ہے (۶) حضور ﷺ کی اونٹنی

۱۔ طبرانی 'البدور السافرہ' (۲۱۳۲) 'مجمع الزوائد' (۴/ ۶۷) 'کنز العمال' (۳۵۲۲۶)۔

۲۔ تاریخ بغداد (۷/ ۴۳۲) 'مسند احمد بسند صحیح'۔ البدور السافرہ (۲۱۳۳)۔

۳۔ الاشباہ والنظائر ابن نجیم (۴/ ۱۳۱) حوالہ مستطرف۔

مبارک (۷) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی گائے (۸) حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی (۹) حضرت سلیمان کی چیونٹی (۱۰) حضرت بلقیس کا ہد۔ ۱۔
 اور علامہ سیوطی نے دیوان الحافظ میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے بھیرے کا بھی ذکر کیا ہے اور علامہ سیوطی کے شاگرد علامہ داودیؒ نے حوالہ سیوطیؒ حضور ﷺ کے دلدل خچر کا بھی ذکر کیا ہے کہ وہ بھی جنت میں جائے گا۔ اور مشکوٰۃ الانوار شرح شرعۃ الاسلام میں ہے کہ یہ سب جانور دنبہ کی شکل میں جنت میں داخل ہوں گے۔ ۲۔

۱۔ حموی شرح الاشباہ والنظائر (۳/ ۱۳۱) حوالہ مشکوٰۃ الانوار شرح شرعۃ الاسلام

۲۔ ۷ علی الاشباہ (۳/ ۱۳۱)

پرندے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ولحم طیر مما یشتہون (سورۃ الواقعہ ۲۱/۱) اور پرندوں کا گوشت ہوگا جو ان کو مرغوب ہوگا۔

بختی اونٹ کے برابر بڑے بڑے پرندے

(حدیث) حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
ان فی الجنة طیرا امثال البخاتی . قال ابوبکر انها لناعمة یا رسول اللہ ؟
قال انعم منها من یا کلها واذت ممن یا کلها یا ابابکر۔ ۱۔
(ترجمہ) جنت میں بختی اونٹ سے برابر (بڑے بڑے) پرندے ہوں گے۔ حضرت
ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر تو وہ (جنت میں) بڑے عیش و نشاط میں رہے گا؟
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس سے زیادہ عیش و نشاط میں وہ شخص ہوگا جو اس کو کھائے گا
اور اے ابوبکر! آپ بھی ان لوگوں میں سے ہیں جو اس سے کھائیں گے۔
(حدیث) حضرت حسن (بصریؒ) فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد
فرمایا

ان فی الجنة طیرا کا مثال البخت یاتی الرجل فیصیب منها ثم یدھب کانه
لم ینقص منها شیء۔ ۲۔

(ترجمہ) جنت میں بختی اونٹ کے برابر پرندے ہوں گے جب وہ جنتی کے پاس آئیں
گے تو جنتی اس سے کھائیں گے پھر وہ پرندہ اس حالت میں اڑ جائے گا گویا کہ اس سے
کچھ بھی کم نہیں ہوا۔

۱۔ بدور سافرہ (۲۱۲۳) البعث والنشور (۳۵۴) اتحاف السادہ (۵۴۱/۱۰) حادی القلوب
مستدرک حاکم، لکن الی شیبہ (۱۳/۱۲) واحمد وترمذی مثله من حدیث انسؓ (البدور السافرہ
۲۱۲۵/۱) صفۃ الجنة ابو نعیم بلفظ وسندہ (۳۳۹) الفتح الربانی ۱۸۸/۲۳، مجمع الزوائد ()

۲۔ کتاب الزہد ہناد بن سری (۱۱۸) حسین مروزی فی زیادات زہد ابن المبارک (۵۲۵) مرسلہ۔
البدور السافرہ (۲۱۲۶) اتحاف السادہ المتقین (۵۴۱/۱۰)

ستر لذتوں کا ملائم اور میٹھا گوشت

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان فی الجنة لطیرا فیہ سبعون ریشة فیجیء فیقع علی صحفة الرجل ثم ینتفض فیخرج من کل ریشة لون بیض من الثلج والین من الزبد و اعذب من الشہد لیس فیہ لون یشبہ صاحبه ثم یطیر فیذهب۔ ۱۔

(ترجمہ) جنت میں ایک پرندہ ہوگا جس کے ستر پر ہوں گے یہ آکر جنتی کے طباق پر بیٹھے گا پھر ہلے گا تو اس کے ہر پر سے برف سے بھی زیادہ سفید قسم کا کھانا نکلے گا جو جھاگ سے زیادہ ملائم اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ اس میں کوئی کھانا ایسا نہیں ہوگا جو دوسرے (پر والے) کھانے سے ملتا ہو۔ پھر وہ پرندہ اٹھ کر چلا جائے گا۔

یہ پرندہ کس جگہ کا ہوگا

حضرت مغیث بن سبیؓ فرماتے ہیں طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے۔ جنت میں کوئی محل ایسا نہیں جس پر اس کی ٹہنیوں سے کوئی ٹہنی سایہ نہ کرتی ہو۔ اس پر مختلف قسم کے پھل لگے ہوئے ہیں اس پر بختی اونٹ کے برابر (بڑے بڑے) پرندے بیٹھتے ہیں جب کوئی مرد کسی پرندہ کا گوشت کھانا چاہے گا تو اس کو بلائے گا تو وہ اس کے دستر خوان پر آگرے گا اور وہ جنتی اس کی ایک جانب سے بھنا ہوگا گوشت کھائے گا اور دوسری جانب سے شوربے والا۔ پھر یہ پرندہ اپنی اصل حالت میں واپس آ کر اڑ کر چلا جائے گا۔ ۲۔

(فائدہ) ترمذی شریف کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نہر کوثر پر بھی پرندے ہوں

۱۔ زہد ہناد (۱۱۹) البدور السافرہ (۲۱۲۷) صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (۱۰۶) الدر المنثور ۶ / ۱۵۵ صفۃ الجنة ابو نعیم (۳۳۰) ترغیب و ترہیب منذری (۴ / ۵۲۷) وصف الفردوس (۸۷) المعجم الرائج (۲۱۰۷) کنز العمال (۳۹۲۷۳) در منثور (۶ / ۱۵۶) تفسیر ابن کثیر (۷ / ۳۹۸)۔

۲۔ البدور السافرہ (۲۱۲۸) حوالہ ہناد (فی الزہد) صفۃ الجنة ابو نعیم ۲ / ۱۲۷ (۲۷۷) حلیۃ الاولیاء ۶ / ۶۸ ابن ابی شیبہ ۱۳ / ۹۸ (۱۵۸۱۳) نعیم بن حماد فی زوائد زہد ابن مبارک (۲۲۸) ابن ابی الدنیا (۱۰۴)

گے جن کے جنتی گوشت کھائیں گے۔ ۱۔

پرندوں کی چراگاہیں اور چشمے

(حدیث) حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان فی الجنة طیر امثل اعناق البخت تصطف علی ید ولی اللہ فیقول احدهما: یا ولی اللہ! رعی فی مروج الجنة تحت العرش شربت من عیون التسنیم فکل منی فلا یزلن یفتخرن بین یدیه حتی یخطر علی قلبه اکل احدها فیخر بین یدیه علی الوان مختلفة فیاکل منه ما اراد، فاذا شبع تجمع عظام الطیر فیطیر یرعی فی الجنة حیث شاء۔ فقال عمر یا نبی اللہ انها لنا عمة قال اکلها انعم منها۔ ۲۔

(ترجمہ) جنت میں بختی اونٹ کی طرح اونچے اونچے پرندے ہوں گے جو اللہ کے ولی کے سامنے آکر بیٹھیں گے ان میں سے ایک کہے گا اے ولی اللہ! میں عرش کے نیچے خوبصورت جنت میں چرتا رہا ہوں اور تسنیم کے چشموں سے پیتا رہا ہوں آپ مجھ سے تناول فرمائیے پھر وہ ولی اللہ کے سامنے (اپنی) تعریف کرنے میں لگا رہے گا حتیٰ کہ جنتی کے دل میں ان پرندوں میں سے کسی ایک کے کھانے کا ارادہ ہو گا تو وہ پرندہ اس جنتی کے سامنے مختلف ذائقوں کے ساتھ گر پڑے گا اور وہ اس سے اپنی طلب کے مطابق کھائے گا اور جب سیر ہو گا تو پرندے کی ہڈیاں جمع ہو جائیں گی اور وہ اڑ کر جنت میں جہاں چاہے گا چرنا شروع ہو جائے گا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا نبی اللہ! یہ پرندہ تو بڑے مزے میں ہو گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس پرندہ کو تناول کرنا اس سے بھی زیادہ عیش و نشاط رکھتا ہے۔

۱۔ ترمذی (تذکرۃ القرطبی (۲/۳۸۵)۔

۲۔ تذکرۃ فی احوال الموتی وامور الآخرة (۲/۳۸۵) حوالہ ثعلبی۔ صفۃ الجنة ابو نعیم بإفظہ و بمعناہ

(۳۳۲) واحمد (۳/۲۲۰-۲۲۱-۲۳۶) و تفسیر طبری (۳۰/۲۰۹) ترمذی (۲۵۳۲) سیرۃ ابن

اسحاق (۴۱۳) زہد ہناد (۱۳۶) حاکم (۲/۵۳۷) البعث والنشور (۱۲۲-۱۲۳) صفۃ الجنة للمقدسی

(۳/۸۵) ابن ابی شیبہ بسندین (۱۲/۸-۱۳-۱۴)۔

زنجیل اور سلسبیل کا پرندہ

حضرت بحر بن عبد اللہ المزنی فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے۔ کہ جنت کا کوئی مرد جب گوشت کی خواہش کرے گا تو اس کے پاس ایک پرندہ آئے گا اور اس کے سامنے گر پڑے گا اور کہے گا اے دوست خدا! میں نے چشمہ سلسبیل سے پیا ہے اور زنجبیل سے چرا ہے اور عرش و کرسی کے پاس ناز و نعمت میں پلا ہوں آپ سے مجھ سے تناول کیجئے۔ ۱۔
 دوست ہو کر پیش ہونے والا پرندہ

(حدیث) حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

انك لتنظر الى الطير في الجنة فتشتهيه فيجىء مشويًا بين يديك۔ ۲۔
 (ترجمہ) جنت میں تو کسی پرندہ کی طرف دیکھے گا اور اس کی طلب کرے گا تو وہ تیرے سامنے دوست ہو کر پیش ہو جائے گا۔

(فائدہ) یہ پرندہ اس حالت میں دوست ہو کر پیش ہو گا کہ نہ تو اس کو دھواں پہنچا ہو گا نہ ہی آگ جیسا کہ حضرت میمونہؓ سے مرفوعاً حضرت امام ابن ابی الدنیا نے نقل کیا ہے۔ ۳۔

-
- ۱۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم ۲ / ۱۲۵ (۲۷۶) 'صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۰۵)'
 ۲۔ مجمع الزوائد (۱۰ / ۴۱۳) 'تفسیر ابن کثیر (۷ / ۳۹۸) 'نہایہ فی الفتن والملاحم (۲ / ۳۲۸)'
 حادی الارواح ص () 'کامل ابن عدی (۲ / ۶۸۹) 'ضعفاء عقیلی (۱ / ۲۶۸) 'مسند ابو یعلیٰ
 کافی المطالب العالیہ (۳ / ۴۰۴) 'البرزار (زوائد / ۳۵۳۲) 'حسین مروزی فی زوائد الزہد لابن
 المبارک (۱۳۵۲) 'ابن ابی الدنیا فی صفۃ الجنۃ (۱۰۳) 'البعث والنشور شہبختی (۳۵۳) 'ترغیب و
 ترہیب اصہبانی (۹۶۷) 'ترغیب و ترہیب منذری (۴ / ۵۲۷) 'تخریج احیاء العلوم للعراقی
 ۴ / ۵۲۴ 'برستان الواعظین ابن الجوزی ص ۱۹۲ 'صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳۴۱) 'معجم اصحاب ابی علی الصدق
 لابن الاُبا (ص ۲۸۷) 'در منثور (۸ / ۱۰) طبع جدید 'محوالہ ابن مردویہ 'المعجم الرابع (۲۱۰۵)'
 ۳۔ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۲۳) 'المعجم الرابع (۲۱۰۶)'

جنتیوں کی پہلی مہمانی

زمین روٹی ہوگی اور بیل اور مچھلی سالن ہوگا

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا زمین قیامت کے دن ایک روٹی کی شکل میں ہوگی جس کو گرم کرنے کیلئے گرم ریت پر رکھ دیا جائے اللہ تعالیٰ اس کو اپنے ہاتھ میں اس طرح سے الٹ پلٹ کریں گے جس طرح سے تم میں کا کوئی ایک اپنی روٹی کو سفر میں الٹ پلٹ کرتا ہے۔ یہی (جنت میں) جنت والوں کی (سب سے پہلی) مہمانی ہوگی۔۔۔۔۔ ان کا سالن بالام اور نون کا ہوگا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یہ کیا چیزیں ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا بیل اور مچھلی ہوگی۔ (اور یہ اتنے بڑے ہوں گے کہ) اس مچھلی اور بیل کے جگر کا الگ لٹکنے والا ٹکڑا ستر ہزار جنتی کھائیں گے۔ ۷۱۔

مچھلی کا جگر

(حدیث) حضرت طارق بن شہابؓ فرماتے ہیں کہ یہودی جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا آپ ہمیں یہ بتائیے کہ جنتی جب جنت میں داخل ہوں گے تو سب سے پہلے کیا کھائیں گے؟ آپ نے فرمایا وہ سب سے پہلے مچھلی کا جگر کھائیں گے۔ ۷۲۔

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ ”جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو ان کو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ہر مہمان کیلئے کچھ تحفہ ہوتا ہے میں بھی آپ کو آج تحفہ دوں گا پھر بیل اور مچھلی کو پیش کیا جائے گا اور جنت والوں کیلئے ان کو ذبح کر (کے کھلا) دیا جائے گا۔“ ۷۳۔

۷۱۔ مسلم مختصر ۱ من کتاب صفات المنافقین باب (۳) نزل اہل الجنة بخاری (۶۵۲۰) فی الرقاق ۲۴ تذکرۃ القرطبی ۲/۵۲۰ جامع الاصول ۱۰/۵۳۱۔

۷۲۔ مجمع الزوائد (۱۰/۴۱۳) حوالہ طبرانی

۷۳۔ زوائد الزہد لابن المبارک (۴۳۲) حادی الارواح (۲۱۱) والترجمة من لفظ۔

کھانا پینا اور قضائے حاجت

ارشاد باری تعالیٰ ہے

ان المتقين في ظلال وعيون . وفواكه مما يشتهون . كلوا واشربوا هنيئاً بما كنتم تعملون۔ (سورة المرسلات: ۴۱ تا ۴۳)

(ترجمہ) پرہیزگار لوگ سایوں میں اور چشموں میں اور مرغوب میوؤں میں ہوں گے (اور ان سے کہا جائے گا کہ) اپنے (نیک) اعمال کے صلہ میں خوب مزے سے کھاؤ پیو، ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتے ہیں

فاما من اوتي كتابه بيمينه فيقول هاؤم اقرؤا كتابه . انى ظننت انى ملاق حسابه . فهو فى عيشة راضية . فى جنة عالية قطوفها دانية . كلوا واشربوا هنيئاً بما اسلفتم فى الايام الخالية (سورة الحاقة: ۱۹ تا ۲۴)

(ترجمہ) پھر جس شخص کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ تو (خوشی کے مارے آس پاس والوں سے) کہے گا کہ میرا اعمال نامہ پڑھ لو، میرا (تو پہلے ہی سے) اعتقاد تھا کہ مجھ کو میرا حساب پیش آنے والا ہے، غرض وہ شخص پسندیدہ عیش (یعنی) بہشت بریں میں ہو گا، جس کے میوے (اس قدر) جھکے ہوں گے (کہ جس حالت میں چاہیں گے لے سکیں گے اور حکم ہو گا کہ) کھاؤ اور پیو مزے کے ساتھ ان اعمال کے صلہ میں جو تم نے بامید صلہ گذشتہ ایام (یعنی زمانہ قیام دنیا) میں کئے ہیں۔

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

يا كل اهل الجنة ويشربون ولا يمتخطون ولا يتغطون ولا يبولون . طعامهم ذلك جشاء كريح المسك يلهمون التسبيح والحمد كما تلهمون النفس۔ ۱۔

۱۔ مسلم حدیث (۲۸۳۵) (۱۹) (۲۰) فی صفۃ الجنۃ ب ۸۔ مسند احمد ۳ / ۳۵۴ صفۃ الجنۃ لکن کثیر ص ۸۷، ورواہ البخاری (۱۳ / ۳۸۷ مع فتح الباری) فی التوحید باب کلام الرب مع اهل الجنة من حدیث ابی عامر ووصف الفردوس (۸۴)۔

(ترجمہ) جنت والے کھائیں گے بھی اور پیئیں گے بھی مگر ناک نہیں سنکیں گے اور نہ ہی وہ پاخانہ اور پیشاب کریں گے، ان کا طعام کستوری کی خوشبو کا ذکر بن جائے گا۔ ان کو تسبیح اور حمد باری تعالیٰ ایسے ہی الہام والقاء کئے جائیں گے جیسے تم لوگوں کو سانس کا الہام والقاء کیا جاتا ہے۔

کھانا اور قضاے حاجت

(حدیث) حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور پوچھا اے ابو القاسم (محمد ﷺ) آپ کا خیال ہے کہ جنتی کھائیں گے بھی اور پیئیں گے بھی؟ آپ نے ارشاد فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے جنتیوں میں سے ہر شخص کو کھانے پینے، جماع اور خواہش میں ایک سو آدمیوں کی طاقت عطاء کی جائے گی۔ اس نے عرض کیا پھر جو شخص کھاتا اور پیتا ہے اس کو حاجت بھی تو ہوتی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ان کی (قضاے) حاجت ایک قسم کا پسینہ ہو گا جو ان کے جلدوں سے بہہ جائے گا کستوری کی خوشبو کی طرح، جب یہ (پسینہ) نکل جائے گا تو اس کا پیٹ سکڑ جائے گا۔ ۱۔

(حدیث) حضرت انسؓ نے آنحضرت ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا

ان اسفل اهل الجنة اجمعين درجة لمن قيوم على راسه عشرة آلاف ،
 بيد كل واحد صحفتان ، واحدة من ذهب والاخرى من فضة ، في كل
 واحدة لون ليس في الاخرى ، ياكل من آخرها مثل مايا كل من اولها ، يجد
 لآخرها من الطيب و اللذة بمثل الذي يجد لاولها ثم يكون لذلك ريح
 المسك الاذفر لا يبولون ولا يتغوطون ولا يتمخطون ، اخوانا على سرر

۱۔ مسند احمد ۴ (۳۷۱/۳۶۷)، ابن ابی شیبہ ۱۳/۱۰۸، سنن دارمی ۲/۳۳۴، طبرانی کبیر ۵/۱۹۹، حلیہ ابو نعیم ۸/۱۱۶، ترمذی و تہذیب ۴/۵۲۴، بیہقی البعث والنشور (۳۵۲)، مسند صحیح، درمنثور ۱/۴۱، وہبنا بن سری فی التزہد و سنن النسائی فی التفسیر کما فی تہذیب الاشراف ۳/۱۹۱، و عبد بن حمید فی مسندہ و ابن المنذر و ابن ابی حاتم، ابن حبان (۷۳۷۹)، بدور السافرہ (۱۸۹۷)، وصف الفردوس (۸۳)

مقابلین۔ ۱۔

(ترجمہ) تمام جنتیوں میں سب سے کم درجہ کے جنتی کے سامنے دس ہزار خادم کھڑے ہوں گے، ہر ایک کے ہاتھ میں دو بڑے پیالے ہوں گے ایک سونے کا ہوگا۔ دوسرا چاندی کا ہوگا۔ ہر ایک میں ایسے رنگ کا کھانا ہوگا جو دوسرے میں نہ ہوگا، جنتی آخری پیالہ سے بھی ویسے ہی رغبت سے کھائے گا جیسے کہ اول سے کھائے گا (اور) آخری پیالہ سے بھی ایسی ہی پاکیزگی اور لذت محسوس کرے گا جیسی کہ پہلے پیالہ سے کرے گا۔ پھر یہ طعام کستوری کی خوشبودار ہوا ہو جائے گا۔ جنتی نہ تو پیشاب کریں گے، نہ پاخانہ کریں گے نہ ناک سکیں گے۔ باہمی برادرانہ انداز سے شاہانہ تختوں پر آمنے سامنے بیٹھتے ہوں گے۔

رزق کے ہدایا صبح و شام پہنچیں گے

(حدیث) حضرت حسنؑ اور حضرت ابو قلابہؓ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا جنت میں رات بھی ہوگی؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةٌ وَعِشَاءٌ (جنتیوں کیلئے جنت میں رزق ہوگا صبح و شام) تو حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا

ليس هناك ليل انما هو ضوء ونور يرد الغدو على الرواح والرواح على الغدو تاتيهم طرف الهدايا من الله لمواقيت الصلوة التي كانوا يصلون فيها ويسلم عليهم الملائكة۔ ۲۔

۱۔ اسنادہ صحیح: بدور السافرہ (۱۹۰۰)، مروزی: فی زیادات زہد لابن المبارک (۵۳۶/۱) و من طریقہ ابو نعیم فی الخلیہ (۱/۵۷۵) عن انس بہ و فیہ یزید الرقاشی و ہو ضعیف۔ طبرانی اوسط (مجمع الزوائد ۱۰/۴۰۱ و جالہ ثقات) اتحاف السادة (۵۴۱/۱۰)، درمنثور ۶/۲۲، ترغیب ۳/۵۲۶، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا الجزء الاول فقط (۲۰۶)، (۱۰۷) کاملہ،

۲۔ نوادر الاصول حکیم ترمذی (بدور السافرہ (۱۹۰۶)، درمنثور (۳/۷۸، ۵/۱۰۱)، کنز العمال (۳۹۳۸۶)، جامع احکام القرآن قرطبی (۱۱/۱۲)،

(ترجمہ) وہاں پر کوئی رات نہیں ہوگی بلکہ وہاں ایک روشنی اور نور ہوگا، صبح شام پر طاری ہوگی اور شام صبح پر ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نماز کے اوقات میں جن میں وہ نماز ادا کیا کرتے تھے ہدایا آیا کریں گے اور ان پر فرشتے سلام کرتے ہوں گے۔

جنت میں پہلی مہمانی

(حدیث) حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ یہودیوں کے ایک عالم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ جس دن اس زمین کے علاوہ کوئی اور زمین تبدیل کی جائے گی تو لوگ کہاں جائیں گے؟ تو حضور ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا پل صراط کے نیچے تاریکی میں ہوں گے۔ اس نے پوچھا لوگوں میں سے پہلے (پل صراط سے) کون گزرے گا؟ فرمایا فقراء مہاجرین۔ اس نے پوچھا جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے ان کو کیا مہمانی دی جائے گی؟ فرمایا مچھلی کے جگر کا اضافی حصہ، اس نے پوچھا اس مہمانی کے بعد ان کو صبح کی پہلی مہمانی کیا دی جائے گی؟ فرمایا ان کیلئے جنت کا بیل ذبح کیا جائے گا اور جنتی اس کے اطراف سے تناول کرے گا۔ اس نے پوچھا جنتی اس کو کھانے کے بعد کیا پیئیں گے؟ ارشاد فرمایا جنت کے اس چشمہ سے جس کا نام "سلسبیل" رکھا گیا ہے۔ اس نے عرض کیا آپ نے بالکل سچ فرمایا ہے۔ ۱۔

ہزار خادم کھانا کھلائیں گے

حضرت مقاتل بن حیانؓ فرماتے ہیں جب جنتیوں کو کھانے کیلئے بلایا جائے گا وہ سبحانک اللہم کہیں گے تو ہر ایک جنتی کی خدمت کیلئے دس ہزار خادم کھڑے ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک خادم کے پاس سونے کا بڑا پیالہ ہوگا جس میں ایسا کھانا ہوگا کہ دوسرے پیالہ میں ایسا نہ ہوگا تو وہ جنتی ان میں سے ہر پیالہ سے تناول کرے گا۔ ۲۔

۱۔ مسلم کتاب الخیض ۳۴، ابن خزیمہ (۲۳۲)، بیہقی ۱/ ۱۶۹، بدور السافرہ (۱۹۰۸)، طبرانی کبیر (۱۴۱۴)، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳۳۷)، ابن ابی الدنیا صفۃ الجنۃ (۱۱۷)، مسند احمد ۴/ ۳۶۷، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۸۵، ص ۹۰، البعث والنشور (۳۴۶)،

۲۔ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۱۸) ص ۵۰،

ادنیٰ جنتی کا کھانا پینا

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان ادنیٰ اهل الجنة منزلة ان له لسبع درجات وهو على السادسة وفوقه السابعة، ان له ثلاثمائة خادم ويغدى عليه كل يوم ويراح بثلاثمائة صحفة ولا اعلمه الا قال من ذهب في كل صحفة لون ليس في الاخرى، وانه ليلذ اوله كما يلذ آخره، ومن الاشربة ثلاثمائة اناء، في كل اناء لون ليس في الآخر، وانه ليلذ اوله كما يلذ آخره، وانه ليقول يارب لو اذنت لي لاطعمت اهل الجنة و سقيتهم لم ينقص مما عندي شيء، ۱۔

(ترجمہ) جنتیوں میں ادنیٰ درجہ میں وہ شخص ہوگا جس کے سات درجات ہوں گے یہ چھٹے درجہ میں ہوگا اس سے اوپر ساتواں درجہ ہوگا۔ اس کے تین سو خادم ہوں گے اس کے سامنے روزانہ صبح اور شام کا کھانا تین سو بڑے پیالوں میں پیش کیا جائے گا راوی کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں مگر اس نے یہی کہا تھا کہ وہ (پیالے) سونے کے ہوں گے۔ ہر پیالہ میں ایسے قسم کا کھانا ہوگا جو دوسرے میں نہ ہوگا، اور یہ جنتی اس کے پہلے کھانے سے بھی ویسی ہی لذت پائے گا جیسا کہ آخری سے پائے گا اور پینے کی چیزوں کے بھی تین سو برتن ہوں گے ہر برتن میں ایسا شربت اور پانی ہوگا۔ جو دوسرے میں نہ ہوگا اور وہ اس کے پہلے برتن سے بھی ویسے ہی لطف اندوز ہوگا جیسے کہ آخری سے لطف اندوز ہوگا۔ بلکہ یہ (تمنا کرتے ہوئے) کہتا ہوگا یارب! اگر آپ مجھے اجازت دیتے تو میں تمام جنت والوں کو کھلاتا پلاتا اور جو کچھ میرے پاس ہے اس سے کچھ بھی کم نہ ہوتا۔

پہلی دعوت بیل اور مچھلی کی ہوگی

حضرت امام مالک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ انہوں نے سنا ہے کہ جنت والوں کو سب سے

۱۔ ترغیب و ترہیب ۴/ ۵۲۶، مسند احمد ۲/ ۵۳۷، صفۃ الجنة ابن کثیر ص ۸۵، نہایہ ابن کثیر ۲/ ۴۳۰-۴۳۱، صفۃ الجنة ابو نعیم ۳/ ۶۸، مجمع الزوائد ۱۰/ ۴۰۰ و قال رواہ احمد و رجالہ ثقات علی ضعف فی بعضہم، درمنثور (۱/ ۳۹)۔

پہلے جو مہمانی کھلائی جائے گی وہ مچھلی اور بیل ہوگا (بیل) جنت میں بغیر کسی چرواہے کے جنت کے درختوں سے چرتا رہے گا اور مچھلی جنت کی نہروں میں تیرتی رہے گی۔ جب جنتی جنت میں داخل ہو چکیں گے تو بیل اور مچھلی دونوں کو بلایا جائے گا تو یہ دونوں جنتیوں کے سامنے ہر قسم کا کھیل کریں گے اور ایک دوسرے سے خوب مقابلہ کریں گے جس سے جنتی خوب لطف اندوز ہوں گے۔ پھر مچھلی بیل کو اپنی دم مارے گی اور بیل مچھلی کو اپنا سینگ مارے گا اور یہی ان کا ذبح ہونا ہوگا۔ پھر وہ لوگ ان کے گوشتوں کو کھائیں گے جتنا دل چاہے گا۔ ان دونوں کے گوشت میں جنت کی ہر چیز کا مزہ پائیں گے۔ ۱۔

جنتی کے کھانے میں خواہش کی تکمیل کی انتہاء

(حدیث) ابن عبدالحکم سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان الرجل من اهل الجنة لياخذ اللقمة فيجعلها في فيه ثم يخطر على باله طعام آخر فتتحول تلك اللقمة على التي تمنى۔ ۲۔ (ترجمہ) جنت والوں میں سے ایک شخص لقمہ لیکر اپنے مونہ میں ڈالے گا پھر اپنے دل میں کسی اور کھانے کا خیال کرے گا تو وہ لقمہ اس کھانے میں تبدیل ہو جائے گا جس کی اس نے تمنا کی ہوگی۔

ایک دسترخوان پر سونے کے ستر ہزار پیالے

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں جنتیوں میں سے ہر ایک کے پاس دسترخوان پر سونے کے ستر ہزار بڑے پیالے ہوں گے۔ ۳۔

ڈکار اور پسینہ کیوں آئے گا

(حدیث) حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

۱۔ وصف الفردوس (۷۹)،

۲۔ وصف الفردوس (۸۰)،

۳۔ وصف الفردوس (۸۱)،

شاء اهل الجنة كريح المسك وهو مكان الخلاء ، وعرفهم كريح المسك وهو مكان البول۔ ا۔

(ترجمہ) جنتیوں کا ڈکار مشک کی خوشبو کی طرح ہو گا یہ قضا۔ ئے حاجت کے قائم مقام ہو گا اور ان کا پسینہ مشک کی خوشبو کی طرح ہو گا اور یہ پیشاب کے قائم مقام ہو گا۔

خواص القرآن الکریم

اشہار

سائز 23x36x16 صفحات 352 مجلد، ہدیہ

الدر النظیم فی خواص القرآن الکریم امام یافعی۔

قرآن کریم کی سورتوں اور آیات کے خواص، روحانی عملیات اور مجرب تعویذات امام غزالی، امام یافعی اور دیگر اکابر کی مستند کتابوں کا مجموعہ قرآن پاک کے متعلق اس موضوع پر اس کے پایہ کی کوئی کتاب نہیں ہے قرآن کریم سے ہر طرح کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے آج ہی یہ کتاب طلب فرمائیں۔

وصف الفردوس (۸۶)۔

پینے کی چیزیں

پینے کی لذتوں کی تفصیل

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ان الابرار لفي نعيم . على الارائك ينظرون . تعرف في وجوههم نضرة النعيم . يسقون من رحيق مختوم ختمه مسك وفي ذلك فليتنافس المتنافسون . و مزاجه من تسنيم . عينا يشرب بها المقربون۔

(سورة المطففين: ۲۴-۲۸)

(ترجمہ) نیک لوگ بڑی آسائش میں ہوں گے، مسریوں پر (بیٹھے بہشت کے عجائبات) دیکھتے ہوں گے۔ اے مخاطب! تو ان کے چہروں میں آسائش کی بشارت پہچانے گا، اور ان کو پینے کیلئے شراب خالص سرمہر جس پر مشک کی مہر لگی ہوگی ملے گی اور حرص کرنے والوں کو ایسی ہی چیز کی حرص کرنا چاہئے (کہ حرص کے لائق یہی ہے۔ خواہ صرف شراب مراد لی جائے خواہ جنت کی کل نعمتیں، یعنی شوق و رغبت کی چیز یہ نعمتیں ہیں نہ کہ دنیا کی ناقص اور فانی لذتیں، اور ان کے حاصل کرنے کا طریقہ نیک اعمال ہیں، پس ان میں کوشش کرنا چاہئے) اور اس شراب کی آمیزش (ملاوٹ) تسنیم کے پانی سے ہوگی (عرب عموماً شراب میں پانی ملا کر پیتے تھے تو اس شراب کی آمیزش کیلئے تسنیم کا پانی ہوگا، تسنیم کی شرح یہ ہے کہ یہ) ایک ایسا چشمہ ہے جس سے مقرب لوگ پانی پئیں گے (یعنی مقرب حضرات کو تو تسنیم کا خالص پانی ملے گا اور نیک لوگوں کو اس کا پانی دوسری شراب میں ملا کر ملے گا اور یہ مہر لگنا اکرام اور اعزاز کی علامت ہے ورنہ وہاں ایسی حفاظت کی ضرورت نہیں ہوگی، اور مشک کی مہر کا مطلب یہ ہے کہ جیسے قاعدہ ہے کہ لاکھ وغیرہ لگا کر اس پر مہر کرتے ہیں اور ایسی چیز کو طین ختام کہتے ہیں وہاں شراب کے برتن کے منہ پر مشک لگا کر اس پر مہر کر دی جائے گی) ۱۔

۱۔ تفسیر بیان القرآن حضرت تھانوی

(حضرت ابوالدرداءؓ) (ختامہ مسلک) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ چاندی کی شکل کی سفید شراب ہوگی جن کے اوپر کستوری کی مر لگی ہوگی، اگر دنیا والوں میں سے کوئی شخص اس میں اپنا ہاتھ ڈال کر باہر نکالے تو (پوری دنیا میں) ہر جاندار اس کی خوشبو سونگھ سکے۔ ۱۔

حضرت عطاءؓ فرماتے ہیں تسنیم ایک چشمہ کا نام ہے جس میں شراب کی آمیزش کی جائے گی۔ ۲۔

اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتے ہیں

وَبَطَافٍ عَلَيْهِم بِأَنِيَّةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرًا . قَوَارِيرًا مِنْ فِضَّةٍ قَدَرُوهَا تَقْدِيرًا . وَيَسْقُونَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا . عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا (سورۃ دہر: ۱۵ تا ۱۸)

(ترجمہ و تفسیر) اور ان کے پاس (کھانے پینے کی چیزیں پہنچانے کے لئے) چاندی کے برتن لائے جائیں گے اور آنخورے جو شیشے کے ہوں گے (اور) وہ شیشے چاندی کے ہوں گے جن کو بھرنے والوں نے مناسب انداز سے بھرا ہوگا (یعنی اس میں مشروب ایسے انداز سے بھرا ہوگا کہ نہ اس وقت کی خواہش میں کمی رہے اور نہ اس سے بچے کیوں کہ دونوں میں بے لطفی ہوتی ہے اور چاندی میں آر پار نظر نہیں آتا اور شیشے میں یہاں ایسی سفیدی نہیں ہوتی پس یہ ایک عجیب چیز ہوگی اور وہاں ان کو (علاوہ جام شراب مذکورہ بالا کے جس میں کافور کی آمیزش تھی اور بھی ایسا جام شراب پلایا جائے گا جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی) کہ اسعاش حرارت غریزی اور مومنہ کا مزہ بدلنے کے لئے شراب میں اس کو بھی ملاتے تھے) (یعنی ایسے چشمے سے (ان کو پلایا جائے گا) جس کا نام (وہاں) سلسبیل (مشہور) ہوگا) اور ان کے پاس یہ چیزیں لے لیکر ایسے ٹرے کے آمد و رفت کریں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے اور وہ اس قدر حسین ہیں کہ اے مخاطب اگر تو ان کو چلتے پھرتے دیکھے تو یوں سمجھے کہ موتی ہیں جو بکھر گئے ہیں۔ موتی سے تو

۱ البعث والنشور (۳۶۵)، ابن جریر (تفسیر ۳۰/ ۱۰۷)، درمنثور ۶/ ۳۲۸ و زاد نسبتہ الیٰ من

مندر۔ حادی الارواح ص ۲۵۰، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۲۸)، بدور السافرہ (۱۹۳)،

۲ البعث والنشور (۳۶۶)، درمنثور ۶/ ۳۲۸، حادی الارواح ص ۲۵۰،

تشبیہ صفائی اور چمک دمک میں اور بکھرے ہوئے کا وصف ان کے چلنے پھرنے کے لحاظ سے جیسے بکھرے موتی منتشر ہو کر کوئی ادھر جا رہا ہے کوئی ادھر جا رہا ہے اور یہ اعلیٰ درجہ کی تشبیہ ہے اور ان مذکورہ اسباب تنعم میں انحصار نہیں بلکہ وہاں اور بھی ہر سامان اس افراط اور رفعت کے ساتھ ہو گا کہ اے مخاطب اگر تو اس جگہ کو دیکھ لے تو تجھ کو بڑی نعمت اور بڑی سلطنت دکھلائی دے۔ ۱۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ان الابرار يشربون من كأس كان مزاجها كافورا . عینا یشرب بہا عباد اللہ
یفجرونها تفجیرا (سورۃ الدھر: ۵-۶)

(ترجمہ) نیک لوگ پیئیں گے جام شراب کے جس میں کافور کی ملاوٹ ہو گی یعنی ایسے چشمے سے (پیئیں گے) جس سے خدا کے خاص بندے پیئیں گے (اور) جس کو وہ (خاص بندے جہاں چاہیں گے) بہا کر لے جائیں گے (اور یہ) بہشتیوں کی ایک کرامت ہو گی کہ جنت کی نہریں ان کے تابع ہوں گی، جیسا کہ درمنثور میں ابن شوزب سے مروی ہے کہ جنتیوں کے ہاتھ میں سونے کی چھڑیاں ہوں گی وہ چھڑیوں سے جس طرف اشارہ کر دیں گے نہریں اس طرف چلنے لگیں گی۔ ۲۔ اور یہ کافور دنیا کا کافور نہیں ہے بلکہ جنت کا کافور ہے جو سفیدی اور خنکی اور تفریح و تقویت دل و دماغ میں اس کا مشارک ہے، شراب میں خاص کیفیات حاصل کرنے کیلئے عادت ہے بعض مناسب چیزوں کے ملانے کی پس وہاں اس گلاس میں کافور ملایا جائے گا اور وہ جام شراب ایسے چشمے سے بھرا جائے گا جس سے مقرب بندے پیئیں گے تو ظاہر ہے کہ وہ اعلیٰ درجہ کا ہو گا۔ ۳۔

چشمہ تسنیم

حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ تسنیم جنت کی سب سے اعلیٰ

۱۔ تفسیر بیان القرآن حضرت تھانوی

۲۔ درمنثور ()، وصف الفردوس ص ۲۵ عن قتادہ،

۳۔ بیان القرآن (سورۃ الدھر آیت ۵-۶)

قسم کی شراب ہے جو مقربین کو خالص پلائی جائے گی اور نیک لوگوں کو ملاوٹ کے ساتھ۔ ۱۔

شراب کی چھاگل

حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں جنتیوں میں سے ہر شخص جنت کی شراب میں سے جب بھی کسی پینے کی چیز کی خواہش کرے گا اس کے پاس چھاگل پیش ہو جائے گی اور اس کے ہاتھ میں آمو جو د ہو گی چنانچہ اس سے پئے گا پھر وہ اپنی جگہ لوٹ جائے گی۔ ۲۔

حسن میں اضافہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جنتی کے پاس جب کوئی گلاس (کسی پینے کی چیز کا) پیش کیا جائے گا اور وہ اس کو نوش کرے گا پھر اپنی اہلیہ کی طرف متوجہ ہو گا تو وہ کہے گی اب آپ میری نظر میں ستر گناہ زیادہ خوبصورت ہو گئے ہیں۔ ۳۔

حضرت عبداللہ مسعودؓ فرماتے ہیں حور عین میں سے بھی جب کوئی عورت ایک گلاش نوش کرے گی اور اس کا خاوند اس کی طرف دیکھے گا تو وہ خاوند کی نظر میں بطور حسن کے ستر درجہ بڑھ جائے گی۔ ۴۔

برتن کے اندر کی چیز باہر سے نظر آئے گی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اگر تم دنیا کی چاندی سے کچھ لیکر اس کو اتنا باریک کرو کہ اس کو مکھی کے پر کی طرح کر دو تب بھی اس کے پیچھے سے تمہیں پانی نظر نہیں آئے گا لیکن جنت کے شیشے چاندی کی طرح سفید ہوں گے اور شیشہ کی طرح صاف ہوں

۱۔ سعید بن منصور، عبد الرزاق، ابن ابی حاتم، بیہقی عن ابن عباسؓ (البدور السافرة: ۱۹۳۸)۔ سعید

بن منصور، ابن ابی الدنیا، ابن المبارک، ہناد عن ابن مسعودؓ (البدور السافرة: ۱۹۳۹)

۲۔ ابن ابی الدنیا صفحہ الجنتہ (۱۳۲) بسند جید، البدور السافرة (۱۹۴۱)، ترغیب وترہیب ۵۲۳/۴،

۳۔ صفحہ الجنتہ۔ ابن ابی الدنیا (۱۳۸)۔

۴۔ صفحہ الجنتہ۔ ابن ابی الدنیا (۱۳۲)۔

گے۔ ۱۔

جام کی چھینا جھٹی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَا لَغْوَ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمَ (سورة الطور : ۲۳)

(ترجمہ) وہاں (جنت میں) آپس میں (بطور خوش طبعی کے) جام شراب میں چھینا جھٹی بھی کریں گے کہ اس (شراب) میں نہ بک بک لگے گی (کیونکہ نشہ نہ ہوگا) اور نہ اور کوئی بے ہودہ بات (عقل و سنجیدگی کے خلاف) ہوگی۔

لذت شراب کی انتہاء

(حدیث) جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

وَلَوْلَا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَضٰی عَلٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ اَنَّهُمْ يَتَنَازَعُوْنَ الْكَأْسَ بَيْنَهُمْ
مَارْفَعُوْهُ عَنْ اَفْوَاهِهِمْ لَذَاذَةً۔ ۲۔

(ترجمہ) اگر اللہ تعالیٰ جنتیوں کیلئے یہ فیصلہ نہ فرماتے کہ وہ آپس میں جام کی چھینا جھٹی کریں گے تو وہ لذت کی وجہ سے اس جام کو کبھی اپنے مونہوں سے جدا نہ کرتے۔

شراب طہور

(حدیث) ارشاد خداوندی و سقاہم ربہم شرابا طہورا (اور ان کا رب ان کو پاکیزہ شراب پینے کو دے گا)

ابن عبدالحکم روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے اس آیت مبارکہ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا

اِنَّ اٰخِرَ شَرَابٍ يَشْرَبُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ عَلٰی اَثَرِ طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ
الطَّهْوَرُ اِذَا شَرَبُوْا مِنْهُ هَضَمَ طَعَامَهُمْ وَشَرَابَهُمْ حَتّٰی يَشْتَهَوُا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ

۱۔ صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۱۳۹) تفسیر ابن جریر ۳۰ / ۱۳، عبد بن حمید کما فی الدر المنثور ۶ / ۳۰۹،

۲۔ وصف الفردوس (۷۱) ص ۲۶،

فهذا اذا بهم ابداء۔ ۱۔

(ترجمہ) جنتی اپنے کھانے پینے کے بعد جو سب سے آخری شراب پیئیں گے وہ ایسا پانی ہوگا جس کو طہور کہا جاتا ہوگا، جب جنتی اس سے پیئیں گے تو ان کا کھانا پانی سب ہضم ہو جائے گا حتیٰ کہ وہ پھر کھانے کی خواہش کرنے لگیں گے۔ اور ان کا ہمیشہ یہی طریقہ رہے گا۔

دنیا میں پیاسے کو پانی پلانے پر قیامت میں ر حیق مختوم ملے گی

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ایما مؤمن سقى مؤمنا شربة على ضمأ سقاہ اللہ تعالیٰ یوم القيامة من الر حیق المختوم۔ ۲۔

(ترجمہ) جو مؤمن کسی مؤمن کو پیاس کی حالت میں ایک گھونٹ پانی کا پلائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ر حیق مختوم سے پلائیں گے۔

جنت کی شراب سے کون محروم ہوگا

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من شرب الخمر فی الدنیا ثم لم یتب منها حرمها فی الآخرة۔ ۳۔

(ترجمہ) جس شخص نے دنیا میں شراب پی اور اس سے توبہ نہ کی تو اس کیلئے آخرت میں شراب حرام ہوگی (یعنی اس کو جنت میں شراب طہور سے محروم رکھا جائے گا)۔

۱۔ وصف الفردوس (۷۲) ص ۲۶۔

۲۔ مسند احمد ۳/ ۱۳، ترمذی (۲۴۴۹) من طریق، و آخر جہا ابو داؤد (۱۶۸۲) من طریق آخر۔

البدور السافرہ (۱۸۹۶)، (۱۹۳۲)

۳۔ بخاری (۳۰/ ۱۰ - فتح الباری) مسلم: الاشریہ ۷۳، ۷۸، مسند احمد ۲/ ۱۹، ۳۵، نسائی

۸/ ۳۱۸، دارمی ۲/ ۱۱۱، بیہقی ۸/ ۲۸۷ - شرح السنہ (۳۵۵/ ۱۱)، کنز العمال (۱۳۲۳۷)،

(۱۳۲۳۹)، بدائع المن ساعاتی (۱۷۶۳)، مسند شافعی (۲۸۱)، مسند ربیع بن حبیب (۵۳/ ۲)

حظيرة القدس کی شراب کا مستحق

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
من ترك الخمر وهو يقدر عليه الاسقيته اياها من حظيرة القدس، ومن ترك
الحزير وهو يقدر عليه الاكسوته اياها من حظيرة القدس۔^۱
(ترجمہ) جو شخص شراب پینے کی قدرت رکھنے کے باوجود شراب کو نہ پئے گا میں اس کو
حظيرة القدس (اپنے مخصوص و مقرب مقام) سے (پاکیزہ) شراب پلاؤں گا اور جو ریشم
پہننے کی قدرت رکھنے کے باوجود ریشم نہ پہنے گا میں اس کو حظيرة القدس کی (خاص)
شراب پلاؤں گا۔

۱۔ مسند بزار بسند حسن (البدور السافرة / ۱۹۳۶)، مجمع الزوائد (۵ / ۷۶)، ترمذی و تہییب
(۳ / ۲۶۲)۔

کھانے پینے کے برتن

سونے چاندی کے برتن

اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

و یطاف علیہم بآنیۃ من فضۃ و اکواب کانت قواریرا . قواریرا من فضۃ
قدروہا تقدیرا . ویسقون فیہا کاسا کان مزاجہا زنجبیلہ

(سورۃ الدھر: ۱۵ تا ۱۷)

(ترجمہ) اور ان کے پاس چاندی کے برتن لائے جائیں گے اور آنخوڑے جو شیشے کے
ہوں گے، وہ شیشے چاندی کے ہوں گے، جن کو بھرنے والوں نے مناسب انداز سے
بھرا ہوگا، اور وہاں ان کو ایسا جام شراب پلایا جائے گا جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔

(آیت) یطاف علیہم بصحاف و اکواب (سورۃ زخرف: ۷۱)

(ترجمہ) ان کے پاس سونے کی رکابیاں اور گلاس لائے جائیں گے۔

چاندی کے برتنوں کی چمک اور صفائی

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اگر تم دنیا کی
چاندی میں سے کچھ چاندی لو پھر اس کو اتنا بار یک کرو کہ مکھی کے پر کی طرح کر دو پھر
بھی تمہیں اس کے پیچھے سے پانی نظر نہیں آئے گا، لیکن جنت کی چاندی کے برتن صفائی
میں آئینہ کی طرح ہوں گے اور سفیدی میں چاندی کی طرح۔ ۱۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں جو کچھ بھی ہے اس کی مثل تمہیں دنیا میں
عطاء فرمائی گئی مگر چاندی آئینہ جیسی عطاء نہیں کی گئی۔ ۲۔

۱۔ وصف الفردوس (۷۶)۔ البدور السافرہ (۲۱۰۵) حوالہ سعید بن منصور و عبد الرزاق و شہبازی۔

۲۔ بدور سافرہ (۲۱۰۶) حوالہ ابن ابی حاتم۔

سونے کے ستر پیالے

ارشاد خداوندی یطاف علیہم بصحاف من ذهب کی تفسیر میں حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جنتیوں کے سامنے ستر قسم کے بڑے پیالے پیش کئے جائیں گے ہر پیالے میں ایسے رنگ اور قسم کا طعام وغیرہ ہوگا جو دوسرے میں نہ ہوگا۔ ۱۔

سونے چاندی کے برتنوں سے کون لوگ محروم رہیں گے

(حدیث) حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لا تشربوا فی آنية الذهب والفضة ولا تاكلوا فی صحافهما فانہما لہم فی الدنیا ولکم فی الآخرة۔ ۱۔

(ترجمہ) تم (مسلمان) سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ہی ان کے پیالوں (اور برتنوں) میں کھاؤ، کیونکہ یہ دنیا میں خدا کے دشمنوں کیلئے ہیں (تم پر ان کا استعمال کرنا حرام ہے یہ) تم کو آخرت (جنت میں) ملیں گے۔

شہداء کی جنت میں خاطر تواضع کے برتن

(حدیث) حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں آنحضرت ﷺ کو اچھے خواب پسند آتے تھے۔ پس جب کوئی شخص کوئی خواب دیکھتا اور اس کی تعبیر کا علم نہ ہوتا تو وہ آنحضرت ﷺ سے اس کی تعبیر معلوم کرتا تھا۔ اگر اس کا خواب اچھا ہوتا تو آپ اس کے خواب کو پسند کرتے تھے۔ چنانچہ ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے دیکھا ہے کہ جیسے میں جنت میں داخل ہوئی ہوں اور میں نے ایک دھماکہ کی آواز سنی جس سے جنت گونج اٹھی تو میں نے دیکھا کہ فلاں ولد فلاں کو لایا گیا ہے حتیٰ کہ اس نے بارہ آدمی

۱۔ تہذیبی (بہارِ سفرہ) (۲۱۰۷)۔

۲۔ بخاری (۵۴۲۶) فی الاطعمہ باب ۲۹ الاکل فی اثناء مفضض، مسلم (۲۰۶۷) فی اللباس والزینۃ

ب ۲۔ حادی الارواح ص ۲۵ بہارِ سفرہ (۱۹۵۲)، مسند احمد ۵: ۲۰۰، نسائی ۸/ ۱۹۹،

گن دئے جن کو آنحضرت ﷺ نے پہلے سے کسی جگہ ایک فوج کے دستہ میں بھیج رکھا تھا ان کو (جنت میں) اس حالت میں لایا گیا کہ ان کے کپڑے غبار آلود تھے۔ گردن کی رگوں سے خون کے فوارے پھوٹ رہے تھے۔ حضرات انس فرماتے ہیں ان کے لئے کہا گیا کہ ان کو نہر بیدخ کی طرف لے جاؤ چنانچہ ان کو اس میں غوطہ دیا گیا جب وہ اس سے باہر نکلے ہیں تو ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح روشن نظر آ رہے تھے۔ وہ عورت کہتی ہے کہ پھر سونے کی کرسیاں لائی گئیں جن پر یہ حضرات تشریف فرما ہوئے پھر ایک بڑا پیالہ لایا گیا جس میں تازہ کھجوریں تھیں چنانچہ انہوں نے اس سے تناول کیا پس جتنا انہوں نے چاہا تازہ کھجوروں سے کھا لیا پھر وہ جس طرف کوالٹے پلنتے تھے اور جو میوہ چاہتے تھے اس سے کھاتے تھے۔ میں نے بھی ان کے ساتھ کھایا۔ حضرات انسؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد اس فوجی دستہ سے ایک شخص خوشخبری لے کر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ساتھ ایسا ایسا معاملہ پیش ہوا ہے اور فلاں فلاں آدمی شہید ہو گئے حتیٰ کہ اس نے بارہ آدمی گن دیئے جن کو اس عورت نے شمار کیا تھا۔ تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اس خاتون کو میرے پاس بلا لاؤ۔ جب وہ حاضر ہو گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تم اپنا خواب اس (خوشخبری سنانے والے) کے سامنے دہراؤ تو اس نے دہرا دیا تو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! واقعی ایسا ہی ہوا ہے جیسا اس خاتون نے بیان کیا ہے۔ اے

۱۔ مسند احمد ۳/ ۱۳۵، ۲۵۷، نہایہ ابن کثیر ۲/ ۴۰۷، مجمع الزوائد ۷/ ۵۷۱، ۶۷۱ او قال رواہ احمد و رجالہ رجال الصحیح، حادی الارواح ص ۲۵ بحوالہ مسند ابو یعلیٰ موصلی و قال محشی حادی الارواح ولم اجده فی مسند ابی یعلیٰ المطبوع و لعلم فی المسند الکبیر لہ۔ صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۶۵ و ترجمۃ ہذا الحدیث منہ (امداد اللہ)

جنت کے پھل

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

كَلِمًا رَزَقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رَزَقُوا قَالَوا هَٰذَا الَّذِی رَزَقَنَا مِنْ قَبْلِ وَاتُوا بِهِ
مِثْلَها (بقرہ: ۲۵)

(ترجمہ) جب کبھی یہ لوگ ان بہشتوں میں کسی پھل کی غذا دے جائیں گے تو کہیں گے
(ہر بار) یہ تو وہی ہے جو ہم کو اس سے پہلے ملا تھا اور ان کو (دونوں بار کا پھل) ملتا جلتا ملے
گا۔

وفاكهة كثيرة لا مقطوعة ولا ممنوعة (سورة الواقعة: ۳۲-۳۳)
(ترجمہ) اور کثرت سے میوے ہوں گے جو نہ ختم ہوں گے (جیسے دنیا کے میوے فصل
تمام ہونے سے ختم ہو جاتے ہیں) اور نہ روک ٹوک ہوگی (جیسے دنیا میں باغ والے اس
کی روک تھام کرتے ہیں)

فيهما فاكهة ونخل ورمان (سورة الرحمن آیت: ۶۸)،
(ترجمہ) ان دونوں باغوں میں میوے اور کھجوریں اور انار ہوں گے۔

ولهم فيها من كل الثمرات (سورة محمد: ۱۵)،
(ترجمہ) اور ان کیلئے وہاں ہر قسم کے پھل ہوں گے۔

حضرت ابن مسعودؓ اور صحابہ کرامؓ میں سے کچھ حضرات مذکورہ پہلی آیت کی تفسیر میں
ارشاد فرماتے ہیں کہ جنتیوں کو جنت میں جو پھل ملیں گے وہ ان کو دیکھ کر کہیں گے کہ
یہ تو ہم دنیا میں دیئے جا چکے ہیں، حالانکہ ان کو رنگ اور دیکھنے میں مشابہ ملیں گے
ذائقہ میں مشابہ نہیں ہوں گے۔ ۱۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جو کچھ جنت میں ہے اس میں سے دنیا میں صرف
اس کے نام ہی ہیں۔ ۲۔

۱۔ ابن جریر، (بدور السافرہ: ۱۸۸۲)،

۲۔ ابن جریر، ابن ابی حاتم، مسند مسدد، زہد ابن ہناد، شہیقی (بدور سافرہ: ۸۸۳)،

ارشاد خداوندی فیہا من کل فاکھۃ زوجان (ان دونوں باغات میں ہر میوے کے جوڑے جوڑے ہوں گے)

اس کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں دنیا میں کوئی پھل میٹھایا کڑوا ایسا نہیں ہے جو جنت میں نہ ہو حتیٰ کہ اندرائن (حظل) بھی ہوگا۔ ۱۔

(حدیث) حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لا ینزع رجل من اهل الجنة من ثمرها الا اعید مکانہا مثلہا۔ ۲۔

(ترجمہ) جنتیوں میں سے جو شخص اس کا پھل توڑے گا تو وہاں پر ویسا ہی پھل دوبارہ لگا دیا جائے گا۔

جنت کا انگور

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

عرضت علی الجنة فذهبت اتناول منها قطفا اریکموہ فحیل بینی و بینہ . فقال رجل یا رسول اللہ مثل لنا ما الحبة من العنب قال : اعظم دلو فرت املک قط۔ ۳۔

(ترجمہ) میرے سامنے جنت پیش کی گئی تو میں اس سے ایک گچھا توڑنے گیا تاکہ تمہیں دکھاؤں لیکن میرے اور اس کے درمیان رکاوٹ حائل کر دی گئی۔ تو ایک صحابی

۱۔ تفسیر ابن ابی حاتم، تفسیر ابن المذر (البدور السافرہ : ۱۸۸۴)،

۲۔ مسند بزار (۳۵۳۰) مجمع طبرانی کبیر (۱۴۴۹)، (البدور السافرہ : ۱۸۸۵)، مجمع الزوائد (۴۱۴/۱۰) و رجال الطبرانی واحد اسنادی البزار ثقات۔ حادی الارواح ص ۲۳۱، صفۃ الجنة ابو نعیم (۳۴۵) ۳/ ۱۹۰، درمنثور (۱/ ۳۸، ۳/ ۱۷)،

۳۔ ابو یعلیٰ بسند حسن (۳۸۰/۲) ترغیب و ترہیب ۵۲۲/۴، مجمع الزوائد (۴۱۴/۱۰)، بدور السافرہ (۱۸۸۷)، مسلم فی الحسوف (۹۰۴)، حادی الارواح ص ۲۳۲، احمد ۳۵۲/۲ مطولا، مطالب عالیہ (۴۶۹۰)، کنز العمال (۳۹۲۶۵)

نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں مثال سے وضاحت کریں کہ (جنت کا) انگور کتنا بڑا ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا "اس ڈول سے بڑا ہوگا جس کو تیری ماں نے (بحری وغیرہ کی کھال سے) کبھی کاٹ کر تیار کیا ہو۔"

خوشہ

حضرت ابن مسعودؓ ملک شام میں تشریف فرما تھے تو (آپ کے) ساتھیوں نے جنت کا باہمی تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا جنت کے خوشوں میں سے ایک خوشہ یہاں (ملک شام) سے لیکر خیف (مدینہ کے قریب ایک جگہ) یا صنعا (جیسا کہ ابن ابی الدنیا اور ترغیب میں ہے) جتنا لمبا ہے۔ ۱۔

(حدیث) صلوٰۃ کسوف کی حدیث میں حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو یہاں اسی جگہ پر کسی چیز کو اٹھاتے ہوئے دیکھا ہے مگر پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے ہو گئے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا

انی رايت الجنة فتناولت منها عنقودا ولو اخذته لا كلمتم منه ما بقيت الدنيا۔ ۲۔
میں نے جنت کو دیکھا ہے اور اس کے ایک خوشہ کو پکڑا ہے اگر میں اس کو توڑ لیتا تو جب تک دنیا قائم رہتی تم اس سے کھاتے رہتے۔

پھل کی لمبائی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنت کے پھلوں میں سے (تقریباً ہر) پھل کی لمبائی بارہ ہاتھ ہے ان میں گٹھلی نہیں ہوگی۔ ۳۔

انار

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنت کے اناروں میں سے ایک انار کے گرد بہت سے

۱۔ ابن ابی الدنیا (۴۶)، بدور السافره (۱۸۸۸)، ترغیب و ترہیب، ۴/۵۲۲،

۲۔ بخاری صلوٰۃ الکسوف، جماعۃ ۴/۵۴۰، مسلم (۹۰۷) فی الکسوف، نہایہ ابن کثیر ص ۸۱ صفحہ الجنتہ

۳۔ ابن ابی الدنیا (صفحہ الجنتہ)، بدور السافره (۱۸۸۹)، المعجم الرائج (۲۱۰۰)

حضرات بیٹھ کر اس سے تناول کریں گے، جب ان میں سے کسی کے سامنے کسی چیز کا ذکر چھڑے گا جس کی اس کو چاہت ہوگی تو وہ اس کو اپنے ہاتھ میں موجود پائے گا جہاں سے وہ کھا رہا ہوگا۔ ۱۔

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

نظرت الى الجنة فاذا الرمانة من رمانها كمثل البعير المقتب۔ ۲۔
(ترجمہ) میں نے جنت میں دیکھا تو اس کے اناروں سے ایک انار پلان کسے ہوئے اونٹ کی طرح (موٹا) تھا۔

جنت کے انار کا دانہ دنیا میں

حضرت ابن عباسؓ نے انار کے ایک دانہ کو اٹھایا اور اس کو کھالیا ان سے کہا گیا آپ نے یہ کیوں کیا؟ فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ زمین کے ہر انار میں جنت کے دانوں میں سے ایک دانہ ڈالا جاتا ہے شاید کہ یہ وہی ہو۔ ۳۔

(فائدہ) اس ارشاد کو آنحضرت ﷺ سے مرفوعاً بھی روایت کیا گیا ہے۔ ۴۔

دنیا کے پھلوں کی اصل جنت سے آئی ہے

(حدیث) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان الله تبارك و تعالى لما اخرج آدم من الجنة زرده من ثمار الجنة و علمه

۱۔ ابن ابی الدنیا صفة الجنة (۱۲۲)، بدور السافره (۱۸۹۰)، درمنثور ۶/ ۱۵۰، البحر الرافع (۲۱۰۱)،
ترغیب و ترہیب ۴/ ۵۲۸،

۲۔ ابن ابی حاتم، بدور السافره (۱۸۹۱)، درمنثور ۶/ ۱۵۰،

۳۔ طبرانی، معجم ()، بدور السافره (۱۸۹۳)،

۴۔ الطب النبوی لابن سنی، البدور السافره (۱۸۹۳)، کنز العمال

صنعة كل شيء فثماركم هذه من ثمار الجنة غير ان هذه تتغير و تلك لا تتغير۔ ۱۔

(ترجمہ) اللہ تبارک و تعالیٰ نے جب حضرت آدم (علیہ السلام) کو جنت سے باہر نکالا تو ان کو جنت کے پھلوں کا توشہ عطاء فرمایا اور ہر شے کی صنعت کی تعلیم دی پس تمہارے یہ پھل جنت کے پھلوں میں سے ہیں سوائے اس کے کہ یہ خراب ہو جاتے ہیں اور جنت کے خراب نہیں ہوں گے۔

جنت کے میوے قیامت میں کون کھائیں گے

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایما مؤمن اطعم مؤمنا علی جوع اطعمہ اللہ تعالیٰ یوم القيامة من ثمار الجنة، وایما مؤمن سقى مؤمنا علی ظمأ سقاه اللہ تعالیٰ من الرحیق المختوم، وایما مؤمن کسا مؤمنا علی عری کساه اللہ تعالیٰ من خضر الجنة۔ ۲۔

(ترجمہ) جو مؤمن کسی مؤمن کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن جنت کے میوؤں سے کھلائیں گے۔ اور جو مسلمان کسی مسلمان کو پیاس کی حالت میں پانی پلائے اللہ تعالیٰ اس کو رحیق مختوم سے پلائیں گے اور جو مؤمن کسی مؤمن کو جب اس کے پاس کپڑا نہیں تھا کپڑا پہنائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا سبز لباس پہنائیں گے۔

پھل کھانے کے حالات

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں جنت والے جنت کے پھل کھڑے ہو کر اور بیٹھ

۱۔ البدور السافرة (۱۸۹۳) حوالہ بزار، نہایہ ابن کثیر ۲/ ۳۲۷ حوالہ طبرانی، حادی الارواح ص ۲۳۱ حوالہ عبد اللہ بن احمد، صفۃ الجنة ابن کثیر ص ۸۲، صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (۱۱۲)، تفسیر عبد الرزاق ۱/ ۴۰، درمنثور (۱/ ۵۶)،

۲۔ ترمذی، (۲۳۴۹)، بدور السافرة (۱۸۹۶)، مستد احمد ۳/ ۱۳، ابو داؤد (۱۶۸۲)، حدیث حسن، ترغیب و ترہیب (۲/ ۶۶)

کر اور لیٹ کر جس حالت میں چاہیں گے کھائیں گے۔ ۱۔

لیموں اور انار

حضرت خالد بن معدانؓ فرماتے ہیں کہ انار اور لیموں جنت کے میوؤں میں سے ہیں جنتی اس سے انار یا لیموں کو جتنا دل چاہے گا کھائے گا پھر وہ اس کو جس رنگ میں چاہے گا بدل جائے گا۔ ۲۔

صحابہ کرامؓ کی دعائیں

اشہار

سائز 23x36x16 صفحات 260 مجلد، ہدیہ

کتب حدیث، تفسیر اور سیرت و تاریخ میں موجود صحابہ کرامؓ کی متفرق دعاؤں کا پہلا مجموعہ جس میں ان کی عبادات اور دیگر ضروریات کی دعائیں اور ان کے الفاظ میں دعاؤں کا بااعراب، باحوالہ اور با ترجمہ شاندار جامع ذخیرہ۔

۱۔ سنن سعید بن منصور (حادی الارواح ص ۲۳۲)، البعث والنشور (۳۱۳)، درمنثور ۶، ۲۰۰، بحوالہ فریابی وابن ابی شیبہ (۱۳۱/۱۳۰) و ہناد (۱۰۰) و حمید و عبد اللہ بن احمد فی زوائد زہد (ص ۲۱۱) وابن جریر (تفسیر ۲۹/۳۹) وابن المنذر وابن ابی حاتم و الحاکم (۵۱۱/۲) و صحیحہ وابن مردویہ، صفحہ الجنۃ ابو نعیم (۳۵۱)، زہد ابن المبارک (زیادات مروزی ۵۲-۱۲) زیادات نعیم علی زہد ابن المبارک (۲۳۰)، المعجز الراع (۲۰۹۷)۔

۲۔ ابن ابی الدنیا (۱۱۳)۔

آنحضرت ﷺ کے آخرت کے چند اعلیٰ مقامات کا ذکر

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو آخرت میں جن اعلیٰ مقامات سے سرفراز فرمایا ہے ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔ روز قیامت سب سے پہلے آپ کی قبر مبارک کھولی جائے گی اور آپ میدان محشر میں ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ مبعوث ہوں گے اور موقف میں آپ کا اسم مبارک لے کر منادی کی جائے گی، موقف میں جنت کا سب سے عظیم ترین لباس زیب تن کرایا جائے گا، آپ کو عرش کی دائیں جانب اور مقام محمود پر سرفراز کیا جائے گا، لواء الحمد آپ کے دست مبارک میں ہوگا۔ حضرت آدم اور ان کے بعد کے تمام انسان آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے، آپ ہی اسی دن امام النبیین اور ان کے قائد اور خطیب ہوں گے، سب سے پہلے آپ ہی کو سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی، آپ ہی سب سے پہلے آپ ہی کو سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی، آپ ہی سب سے پہلے سجدہ سے سر اٹھائیں گے، اور سب سے پہلے آپ ہی اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوں گے، اور سب سے پہلے شفاعت کرنے والے بھی آپ ہوں گے۔ اور سب سے پہلے آپ ہی کی شفاعت قبول کی جائے گی، سب سے پہلے آپ پل صراط کو عبور کریں گے۔ آپ کے سر مبارک اور چہرہ مبارک کے ہر بال سے نور آشکار ہوگا، سب سے پہلے آپ ہی جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے اور سب سے پہلے آپ ہی جنت میں داخل ہوں گے، آپ ﷺ جنت میں بادشاہ کے بلا تمشیل وزیر کی طرح ہوں گے ہر ایک تک آپ ہی کے واسطے سے جنت کی نعمت پہنچے گی۔ آپ کے منبر کے پائے جنت کے اعلیٰ ترین مقام پر ہوں گے اور آپ کا منبر جنت کے درجات میں سے ایک درجہ میں ہوگا۔ جنت میں صرف آپ پر نازل ہونے والی کتاب کی تلاوت کی جائے گی، اور جنتی آپ ہی کی زبان میں گفتگو کریں گے۔ ۱۔

۱۔ النموذج اللیب فی خصائص الحبیب صفحہ ۳۹-۴۰ علامہ جلال الدین سیوطی

جنت کا بازار

مرد و عورت کے حسن و جمال میں اضافہ

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان فی الجنة لسوقا فیہا کثبان المسک یاتونہا کل جمعة فتہب ریح الشمال فتحثو فی وجوہہم وثیابہم فیزداد حسنہ و جمالا فیرجعون الی اہلیہم قد ازدادوا حسنا و جمالا فیقول لہم اہلوہم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا و جمالا فیقولون وانتم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا و جمالا۔ (ترجمہ) جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں کستوری کے ٹیلے ہوں گے ہر جمعہ کو جنتی وہاں جائیں گے اور شمال کی ہوا چلے گی جو ان کے چہروں اور ملبوسات پر پڑے گی تو وہ لوگ حسن و جمال میں بڑھ جائیں گے اور اپنے گھر والوں کی طرف اس حالت میں لوٹیں گے کہ ان کا حسن و جمال بہت بڑھ چکا ہو گا ان کی بیویاں ان سے کہیں گی قسم خدا؟ ہمارے بعد آپ حضرات حسن و جمال میں خوب بڑھ گئے ہو تو وہ کہیں گے اور تم بھی تو اللہ کی قسم! ہمارے بعد حسن و جمال میں بڑھ چکی ہو۔

جنتی اپنی شکل بدل سکیں گے

(حدیث) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

۱۔ مسلم الجنة: ۱۳، (۲۸۳۳) فی سوق الجنة، بدور سافرہ (۲۱۳۴)، مسند احمد ۳ / ۲۸۳، حادی الارواح ص ۳۳، صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (۲۵۲) بالفظ، ابن المبارک زوائد (۱۴۹۱)، وصف الفردوس (۱۷۳)، صفۃ الجنة ابو نعیم (۴۱۷) ۳ / ۲۶۲، حلیۃ الاولیاء ۶ / ۲۵۳، ابن ابی شیبہ ۱۳ / ۱۵۰، سنن دارمی (۲۸۴۵)، البعث والنشور (۴۱۰)، شرح السنۃ بغوی (۲۲۶ / ۱۵)۔
۲۔ کنز العمال ۱۳ / ۴۸۶، کتاب العاقبۃ (۵۴۲) ص ۳۲۷، الفتح الربانی ۲۴ / ۱۸۹، صحیح ابن حبان (۷۳۸۲ / ۱۰)، ترغیب و ترہیب ۴ / ۵۳۹، جامع الاصول جدید (۵۰۹ / ۱۰)، المعجز الراح

(۲۱۲۱)

ان فی الجنة لسوقا مافیہا بیع ولا شری الا الصور من الرجال و النساء فاذا
اشتہی الرجل الصورة دخل فیہا وان فیہا لمجتمعات للحوار العین یرفع
باصوات لم یسمع الخلائق مثلہا یقلن : نحن الخالدات فلا نبید ونحن
الناعمات فلا نباس ونحن الراضیات فلا نسخط وطوبی لمن کان لنا و
کنالہ۔ ۱۰

(ترجمہ) جنت میں ایک بازار ہے جس میں کوئی خرید و فروخت نہ ہوگی بلکہ مردوں اور
عورتوں کی شکلیں ہوں گی جب کوئی مرد کسی شکل کو پسند کرے گا تو وہ اس میں داخل ہو
جائے گا (اور اس مرد کی ویسی ہی شکل ہو جائے گی) اور وہیں پر حور عین کی محفلیں ہوں
گی جو ایسی اونچی اور خوبصورت آوازوں میں نغمہ سرائی کریں گی کہ ویسی نغمہ سرائی
مخلوقات نے نہ سنی ہوگی۔ وہ کہیں گی۔

نحن الخالدات فلا نبید ونحن الناعمات فلا نباس
ونحن الراضیات فلا نسخط وطوبی لمن کان لنا و کنالہ

(ترجمہ) ہم ہمیشہ زندہ رہیں گی کبھی فنا نہ ہوں گی۔ ہم نعمتوں میں پلنے والی ہیں کبھی خستہ
حال نہ ہوں گی۔ ہم راضی رہنے والی ہیں (اپنے خاوندوں پر کبھی) ناراض نہ ہوں گی۔
خوشخبری اور مبارک ہو اس کو جو ہمارا خاوند ہے اور ہم اس کی بیویاں ہیں۔

۱۰۔ زہد ہناد (۹)، ترمذی (۳/ ۶۸۶، ۶۹۶)، ابن ابی شیبہ (۱۳/ ۱۰۰)، مروزی فی زیادات الزہد لابن
المبارک (۵۲۳)، عبد اللہ بن امام احمد فی زیادات المسند (۱/ ۱۵۶) عنہ بہ۔ بدور سافرہ (۲۱۳۶)،
والجزء الاول رواہ الترمذی (۲۵۵۰) فی صفۃ الجنة، البعث والنشور (۳۱۸)، زہد ابن المبارک
(۱۳۸۷)، احمد ۱/ ۱۵۶، حادی الارواح ص ۳۳۹، صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (۲۳۹)، وصف
الفر دوس (۱۷۲) بطولہ، سیر اعلام النبلاء (۱۱/ ۳۹۶)، ترغیب وترہیب ۴/ ۵۳۷، ۵۴۱، الفتح
الربانی ۲۳/ ۱۸۸، دارمی (۲/ ۳۹۹)، مشکوٰۃ (۵۶۳۶)، مسند مسدد (۳۳)، تہذیب تاریخ
دمشق (۷/ ۱۳۰)، کنز العمال (۷/ ۳۹۳۳)،

بازار سے لوٹنے کے بعد شوہروں اور بیویوں
کے جسموں کی خوشبوؤں میں اضافہ

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جنتی (آپس میں) کہیں گے کہ چلو جنت کی طرف چلیں جب وہ ٹیلوں یا پہاڑوں پر پہنچیں گے پھر واپس اپنی بیویوں کے پاس لوٹیں گے تو کہیں گے ہم تو تم سے ایسی خوشبو محسوس کر رہے ہیں جو پہلے تم سے نہیں آتی تھی جب ہم تمہارے پاس سے گئے تھے؟ تو وہ کہیں گی آپ بھی تو ایسی خوشبو کے ساتھ لوٹے ہیں جو اس سے پہلے نہیں آتی تھی جب تم ہمارے پاس سے گئے تھے۔ ۱۔

بازار کی نعمتیں

حضرت سعید بن المسیبؓ سے مروی ہے کہ ان کی حضرت ابو ہریرہؓ سے ملاقات ہوئی تو حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو جنت کے بازار میں ملا دے، تو حضرت سعید بن المسیبؓ نے عرض کیا اے ابو ہریرہؓ! کیا جنت میں بازار بھی ہوگا؟ فرمایا ہاں مجھے جناب رسول اکرم ﷺ نے بتلایا ہے کہ جنت میں ایک بازار ہوگا جس کو فرشتوں نے گھیر رکھا ہوگا۔ اس میں ایسی نعمتیں ہوں گی جن کو آنکھوں نے نہیں دیکھا اور نہ دلوں میں ان کا خیال گذرا، اور نہ ہی ان کو کانوں نے سنا ہے۔ چنانچہ یہ جنتی اس بازار سے جس چیز کا دل چاہے گالے لیں گے، اس بازار میں لوگ ایک دوسرے سے ملاقاتیں کریں گے حتیٰ کہ ان لوگوں میں سے ہر ایک شخص اس شخص سے بھی ملاقات کر سکے گا جو اس سے اوپر کے درجہ میں ہوگا جب یہ اس کے لباس کو دیکھے گا تو اس کو گھبراہٹ ہوگی اس کا تعجب ابھی ختم نہ ہوا ہوگا کہ اس (اونی جنتی) پر بھی ویسا ہی لباس پہنا دیا جائے گا یا اس سے بھی زیادہ خوبصورت لباس پہنا دیا جائے گا اس لئے کہ وہاں کسی شخص کیلئے مناسب نہ ہوگا کہ وہ جنت میں غمگین ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ

۱۔ زوائد زہد ابن المبارک (۲۴۱)، حادی الارواح ص ۳۳۹، صفۃ الجنۃ ابن ابی الدنیا (۲۵۱)، البعث والنشور (۴۱۶)، ابن ابی شیبہ ۱۳/ ۱۰۲، مصنف عبد الرزاق ۱۱/ ۴۱۸، ترغیب ۴/ ۵۴۱

ارشاد فرماتے ہیں۔ ۱۔

(فائدہ) اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں یہ ارشاد فرماتے ہیں

وقالوا الحمد لله الذي اذهب عنا الحزن ان ربنا لغفور شكور . الذي احلنا دار المقامة من فضله لا يمسنا فيها نصب ولا يمسنا فيها لغوب

(سورة فاطر: ۳۴-۳۵)،

(ترجمہ) اور (وہاں جنت میں داخل ہو کر) کہیں گے کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے (ہمیشہ کیلئے رنج و) غم دور کیا، بے شک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا بڑا قادر دان ہے جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے مقام میں لا اتارا جہاں نہ ہم کو کوئی کلفت پہنچے گی اور نہ ہم کو کوئی خستگی پہنچے گی۔

ہر وقت نعمت اور شان و شوکت میں اضافہ

(حدیث) حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان في الجنة سوقا فيها كثران المسك اشد بياضا من الثلج فاذا دخلها اهل الجنة ارسل الله عليهم ريحا يقال لها المثيرة فتثير عليهم ذلك المسك فينصرفون الى ازواجهم ولهم ریح طيبة والوان مشرقة ما خرجتم بها من عندنا فيقولون وانتم والله قد ارددتن عندنا طيبا وحسنا وجمالا فيناديهم ملك من عند الرحمن كذلك انتم يا عباد الله واولياءه يجدد لكم نعمته وكرامته كل وقت۔ ۲۔

(ترجمہ) جنت میں ایک بازار ہے جس میں کستوری کے ٹیلے ہیں جو برف سے زیادہ سفید ہیں، جب جنتی حضرات اس میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر ایک ہوا چلائیں گے اس ہوا کا نام ”مثیرہ“ ہو گا جو ان پر مشک پاشی کرے گی پھر جب یہ حضرات اپنی بیویوں کے پاس جائیں گے اور ان پر پاکیزہ خوشبو اور چمکنے دکنے والی رنگینیاں آشکارا ہو رہی

۱۔ وصف الفردوس ص ۶۰، ترغیب و ترہیب ۴/ ۴۹ حوالہ ترمذی وابن ماجہ مطبوعہ مفصلا، جامع

الاصول (۱۰/۵۱۱)،

۲۔ وصف الفردوس ص ۶۱،

ہوں گی (تو وہ کہیں گی کہ) کہ تم اتنا خوبصورتیوں کے ساتھ تو ہم سے روانہ نہیں ہوئے تھے؟ تو وہ کہیں گے اور تم بھی تو اللہ کی قسم ہمارے سامنے پاکیزگی اور حسن و جمال میں بڑھ رہی ہو۔ پھر رحمن جل شانہ کی طرف سے ایک فرشتہ منادی کرے گا کہ آپ لوگ اللہ کے بندے اور دوست ہو اسی طرح پر تمہارے لئے ہر وقت نعمت اور شان و شوکت میں تجدید کی جاتی رہے گی۔

خاندہوی کی پسندیدہ شکلیں

(حدیث) حضرت عبید بن عمیرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان فی الجنة سوقا یمثل فیہا لاهل الجنة الصور الحسنان فاذا احب احدہم منہا صورة تحول فیہا ثم یرجع الی زوجته فاذا رآہ قالت یا ولی اللہ مارایتک قط احسن منک الیوم فاین کنت؟ فیقول کنت مع اولیاء اللہ فی سوق الجنة جمع اللہ لنا فیہا الصور الحسنان فتحول کل امری منافیما اختار لنفسہ فاخترت الصورة الی انا فیہا، فکیف ترینی یا ولیة اللہ؟ فتقول: یا ولی اللہ مارایت قسط احسن منک الیوم و یقول ہو: واللہ یا ولیة اللہ مارایت قط احسن منک الیوم . فتقول یا ولی اللہ! فان اللہ تعالیٰ بعث الینا بعدک بحلل من حلل الجنة وصورنی هذه الصورة فکیف تراینی یا ولی اللہ؟ فیقول مارایت قط احسن منک الیوم۔ ۱۷۱

(ترجمہ) جنت میں ایک بازار ہے جس میں جنتی حضرات کیلئے خوبصورت شکلوں کی مثالیں بنائی گئی ہیں، جنتیوں میں سے جب کوئی کسی شکل کو پسند کرے گا تو وہ اسی شکل میں ہو جائے گا، پھر وہ اپنی بیوی کی طرف لوٹے گا جب وہ اس کو دیکھے گی تو کہے گی اے ولی اللہ! میں نے آپ کو آج سے زیادہ حسین کبھی نہیں دیکھا آپ کہاں تھے؟ تو وہ کہے گا میں اولیاء اللہ کے ساتھ جنت کے بازار میں تھا، اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اس بازار میں حسین صورتیں جمع فرمائی تھیں ہم میں سے ہر ایک آدمی نے جو صورت اپنے لئے پسند کی وہ اسی شکل میں تبدیل ہو کر گیا ہے چنانچہ میں نے بھی اپنے لئے ایک صورت پسند کی

۱۔ وصف الفردوس ص ۱۷۶، ۱

جس میں اب نظر آرہا ہوں اے اللہ کی ولی میں تمہیں کیسا لگ رہا ہوں؟ تو وہ کہے گی اے اللہ کے ولی! میں نے آج آپ سے زیادہ کوئی چیز حسین نہیں دیکھی اور وہ جنتی بھی کہے گا کہ قسم خدا میں نے بھی اے اللہ کی ولی تم سے زیادہ حسین کوئی نہیں دیکھا، تو وہ کہے گی کہ آپ کے چلے جانے کے بعد جنت کے ملبوسات میں سے کچھ پوشاکیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے پاس بھیجی تھیں اور مجھے یہ صورت عطاء فرمائی اے ولی اللہ اب آپ کو کیسی لگ رہی ہوں؟ تو وہ کہے گا میں نے آج تم سے زیادہ حسین کوئی چیز نہیں دیکھی۔

بازار کا سامان

(حدیث) عبد اللہ بن عبد الحکم بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان فی الجنة لسوقا لیس فیہا بیع ولا شراء فیہا الحلل و السندس والاستبرق والحریر والرפרف والعبقری والدر والیاقوت والا کلیل المعلقة فیاخذون من ذلك ما اشتہت انفسہم لا ینقص ذلك منها شیئاً و فیہا صور کصور الرجال من احسن ما ینکون مکتوب فی نحر کل صورة منها من تمنی ان ینکون حسنہ علی صورتی جعل اللہ صورته علی حسنی، من تمنی ان ینکون حسن و جہہ علی صورتی جعل اللہ صورته علی حسنی . فمن تمنی ان ینکون حسن و جہہ مثل حسن تلك الصورة جعلہ اللہ علی تلك الصورة۔ ۱۷

(ترجمہ) جنت میں ایک بازار ہے جس میں کوئی خرید و فروخت نہ ہوگی۔ اس میں پوشاکیں ہوں گی، موٹا ریشم ہوگا، باریک ریشم ہوگا، سادہ ریشم ہوگا، پنچھونے ہوں گے، عمدہ فرش ہوں گے، جوہر ہوں گے، یاقوت ہوں گے، لٹکے ہوئے تاج ہوں گے، جنتی حضرات ان میں سے جس چیز کا دل چاہے گا لے لیں گے مگر پھر بھی اس بازار میں کمی واقع نہ ہوگی۔ اس بازار میں صورتیں ہوں گی جیسا کہ مردوں کی خوبصورت صورتیں ہو سکتی ہیں، ان میں سے ہر صورت کے سینے پر یہ لکھا ہوگا "جو شخص یہ تمنا

کرے کہ اس کا حسن میری صورت جیسا ہو اللہ تعالیٰ اس کی صورت کو میرے حسن کے مطابق بنادیں گے، جو شخص تمنا کرتا ہو کہ اس کے چہرے کا حسن میری صورت کے مطابق ہو اللہ تعالیٰ اس کی صورت کو میرے حسن کے مطابق کر دیں گے، چنانچہ جو شخص تمنا کرے گا کہ اس کے چہرے کا حسن اس صورت کی مثل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس صورت کے مطابق کر دیں گے۔

رحمت کے خزانے

اشتہار

سائز 16 × 36 × 23 صفحات 624 مجلد، ہدیہ

امام ابن کثیر کے استاذ محدث عظیم شرف الدین دمیاطی کی تالیف المتجر الرابع فی ثواب العمل الصالح کا اردو ترجمہ مع تشریحات اسلاف محدثین نے ہر قسم کے نیک اعمال کے ثواب و انعامات کے متعلق جو کتب تصنیف فرمائی ہیں تقریباً ان سب کو اس کتاب میں انتہائی شاندار طریقہ سے مرتب کیا گیا ہے ہر حدیث کے مطالعہ سے گناہگار مسلمانوں کی تسلی کے اسباب اور نیک اعمال کے بدلہ میں خدا کی رحمت کے لٹائے جانے والے خزانوں کی بیش بہا تفصیلات اور شوق عمل صالح اس کتاب کا سرمایہ ہیں۔

بازار کی تجارت

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
لو اذن الله تعالى في التجارة لا هل الجنة لا تجروا في البزوال عطر۔^۱
(ترجمہ) اگر اللہ تعالیٰ جنت والوں کو تجارت کرنے کی اجازت دیں تو وہ ریشم اور عطر کی
تجارت کریں گے۔

اسرار کائنات

اشہار

سائز 23 × 36 × 16 صفحات 300، مجلد، ہدیہ
اللہ کی عظمت کے دلائل عرش و کرسی، حجابات خداوندی، لوح و قلم، آسمان،
زمین، سورج، چاند، ستارے، بادل، بارش، کہکشاں، آسمانی اور زمینی مخلوقات
اور تحت الثریٰ اور اس سے نیچے کی مخلوقات، تسبیحات حیوانات، مراحل تخلیق
کائنات، سمندری مخلوقات، عالم حیوانات اور عجائبات انسان، قرآن، حدیث،
صحابہ، تابعین، محدثین اور مفسرین کی بیان کردہ حیرت انگیز تفصیلات انسانی عقل
اور سائنسی آلات سے ماوراء مخلوقات اسلامی سائنس اور دیگر بہت سے عنوانات
پر مشتمل اردو زبان میں پہلی کتاب۔

۱۔ حلیہ ابو نعیم (۱۰/۳۶۵)، طبرانی صغیر (۱/۲۳۹)، کتاب الدعاء للعقیلی (۳/۳۲۳)، البدور
السافرة (۲۱۳۹)، مجمع الزوائد (۴/۶۳، ۱۰/۳۱۶)، کنز العمال (۹۳۴۹)،

اللہ تعالیٰ کا دیدار

اللہ کا دیدار جنت کی تمام نعمتوں سے زیادہ محبوب ہوگا

(حدیث) حضرت صہیب رومیؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

"اذا دخل اهل الجنة الجنة، قال الله تعالى لهم : تريدون شيئاً ازيدكم؟ فيقولون: الم تبيض وجوهنا، الم تدخلنا الجنة، وتنجينا من النار، قال: فيكشف الحجاب فما اعطوا شيئاً احب اليهم من النظر الى ربهم، ثم تلا هذه الآية: (للذين احسنوا الحسنى و زيادة) ۱۔"

(ترجمہ) جب جنتی جنت میں داخل ہو چکیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے ارشاد فرمائیں گے کوئی اور نعمت چاہتے ہو تو میں تمہیں عطاء کروں؟ تو وہ عرض کریں گے کیا آپ نے ہمارے چہرے بارونق نہیں فرمائے؟ کیا آپ نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور (کیا) دوزخ سے ہمیں نجات نہیں بخشی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ پردہ ہٹائیں گے تو جنت والوں کو کوئی ایسی نعمت نہیں دی گئی جو ان کو اللہ تعالیٰ کے دیدار سے زیادہ محبوب ہوگی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی للذين احسنوا الحسنى و زيادة وہ لوگ جنہوں نے نیک اعمال کئے ان کیلئے جنت ہے اور اس سے زائد (اللہ تعالیٰ کی زیارت) ہے۔

(فائدہ) علامہ قرطبی فرماتے ہیں کہ مذکورہ حدیث میں پردہ ہٹانے کا معنی یہ ہے کہ ان کی آنکھوں کے سامنے کے وہ حجاب دور کر دئے جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی زیارت

۱۔ مسلم (۱۸۱ فی الایمان)، البدور السافرة (۲۲۰۳)، حادی الارواح ص ۳۸۲، مسند احمد ۶/ ۱۵۔

۱۶، البعث والنشور (۴۹۱)، تذکرة القرطبی ۲/ ۳۹۲، ترغیب وترہیب ۳/ ۵۵۱، البحر الرائج

(۲۱۲۷)، بخاری (۱۳۴/ ۸)، حاکم (۸۲/ ۱)، مشکوٰۃ (۵۶۵۶)، صحیح ابن حبان (۲۶۴۷)، کنز

العمال (۳۹۳۳۲، ۳۹۲۰۳)۔

کھونے سے رکاوٹ بن رہے ہوں گے حتیٰ وہ اللہ تعالیٰ شانہ کو اس کے نور عظمت و جلال سمیت زیارت کر سکیں گے۔ یہ پردہ مخلوق کا اپنا ہو گا نہ کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہو گا۔ ۱۔

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی زیارت

فرمان خداوندی کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون (ہر گز نہیں یہ کافر قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے سے روک دئے جائیں گے یعنی اللہ تعالیٰ کی زیارت نہیں کر سکیں گے)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تبارک و تعالیٰ بنفس نفیس ظاہر ہوں گے ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی زیارت کرے گی مگر کافروں کے سامنے پردہ کر دیا جائے گا وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت نہیں کر سکیں گے۔ ۲۔
امام شافعیؒ مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اس بات کی دالالت موجود ہے کہ اولیاء اللہ قیامت کے دن اپنے رب کی زیارت سے مشرف ہوں گے۔
اللہ تعالیٰ کی زیارت قطعی اور یقینی ہے

امام لاکائیؒ حضرت مفضل بن غسان سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام یحییٰ بن معینؒ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی زیارت کے متعلق سترہ احادیث مروی ہیں جو سب کی سب صحیح درجہ کی ہیں۔ ۳۔ علامہ سیوطیؒ یہ بات نقل کر کے فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ زیارت خداوندی کے ثبوت میں (۱) حضرت انس (۲) حضرت جابر بن عبد اللہ (۳) حضرت جریر بن حنبل (۴) حضرت حذیفہ بن یمان (۵) حضرت زید ابن ثابت (۶) حضرت صہیب (۷) حضرت عبادہ بن صامت (۸) حضرت ابن عباس (۹) حضرت عبد اللہ بن عمرو (۱۰) حضرت ابن مسعود (۱۱) حضرت لقیط بن عامر

۱۔ تذکرۃ القریٰ طبعی ۲/ ۳۹۲، بدور السافرہ (۲۲۰۳) واللفظ لہ۔

۲۔ تفسیر ابن ابی حاتم، کتاب السنۃ امام لاکائی (البدور السافرہ: ۲۲۲۰)،

۳۔ کتاب السنۃ لاکائی، (البدور السافرہ: ۲۲۲۳)،

(۱۲) حضرت ابن ابی رزین عقیلی (۱۳) حضرت علی بن ابی طالب (۱۴) حضرت عدی بن حاتم (۱۵) حضرت عمار بن یاسر (۱۶) حضرت فضالہ بن عبید (۱۷) حضرت ابو سعید خدری (۱۸) حضرت ابو موسیٰ اشعری (۱۹) حضرت ابو بکر (۲۰) حضرت بریدہ (۲۱) حضرت ابو امامہ (۲۲) حضرت عائشہؓ (۲۳) عمارہ بن رویہ (۲۴) حضرت سلمان فارسی (۲۵) عبد اللہ بن عمر (۲۶) حضرت ابی ابن کعب (۲۷) حضرت کعب بن عجرۃ (۲۸) درجل غیر مسکمی (۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے احادیث رسول اللہ ﷺ روایت ہیں۔ ۱۔ یہ روایات حد تو اتر کو پہنچی ہوئی ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ کی زیارت یقینی ہے اس کا انکار گمراہی بلکہ کفر ہے۔ نیز زیارت خداوندی بہت سی آیات سے بھی ثابت ہے ذیل میں ہم مذکورہ احادیث میں سے چند روایات نقل کرتے ہیں۔

ناپینا کا انعام اللہ کی زیارت

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث کو حضرت جبریل علیہ السلام سے اور انہوں نے جناب باری تعالیٰ سے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

یا جبریل ماجزاء من سلبت کریمتیہ یعنی عینیہ، قال: سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا، قال: جزاؤہ الحلول فی داری، والنظر الی وجہی۔ ۲۔
(ترجمہ) اے جبریل! اس بندہ کا کیا انعام ہے جس کی میں (دنیا میں) دونوں آنکھیں لے لوں؟ انہوں نے عرض کیا آپ کی ذات پاک ہے ہمیں معلوم نہیں مگر جتنا آپ نے ہمیں علم عطاء فرمایا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کا انعام یہ ہے کہ وہ میرے گھر (جنت) میں داخل ہوگا اور میرے چہرہ کی زیارت کرے گا۔

۱۔ البدور السافره (۲۲۲۴)، مع اضافہ از حدی الارواح ص ۳۷۳،

۲۔ طبرانی اوسط، ابن ابی حاتم فی کتاب السنہ، لا لکائی فی کتاب السنہ، (البدور السافره: ۲۲۲۶)،

ترغیب و ترہیب (۳/ ۳۰۲)، اتحاف السادۃ (۹/ ۲۸)

جنتیوں کو اللہ کا سلام :

جنت کی تمام نعمتوں میں سے سب سے زیادہ مزہ اللہ تعالیٰ کی زیارت میں آئے گا

(حدیث) حضرت جابرؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"بينا اهل الجنة في نعيمهم اذ سطع عليهم نور، فرفعوا عن رؤوسهم، فاذا الرب تبارك وتعالى، قد اشرف عليهم من فوقه، فقال: السلام عليكم يا اهل الجنة، وذلك قوله تعالى عز وجل: (سلام قولاً من رب رحيم)، قال: فينظرون اليهم وينظرون اليه، فلا يلتفتون الى شيء من النعيم ماداموا ينظرون اليه، حتى يحتجب عنهم، ويبقى نوره وبركته عليهم في ديارهم۔"

(ترجمہ) جنتی حضرات اپنی اپنی نعمتوں میں مزے لے رہے ہوں گے کہ اچانک ان پر ایک نور چمکے گا اور وہ اپنے سر اٹھائیں گے تو اللہ تبارک و تعالیٰ کو دیکھیں گے کہ اس نے اوپر سے ان پر جھانکا ہو گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "السلام علیکم یا اهل الجنة" (اے جنت والو السلام علیکم) اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ عز و جل کا یہ ارشاد ہے "سلام قولاً من رب رحيم" ان کو پروردگار مہربان کی طرف سے سلام فرمایا جائے گا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف دیکھیں گے اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے اور جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھتے رہیں گے جنت کی کسی بھی نعمت کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان سے پردہ میں چلے جائیں لیکن اللہ تعالیٰ کا نور اور

۱۔ ابن ماجہ، (۱۸۴) ابن ابی الدنیا (۹۷)، دارقطنی، آجری (فی الرویۃ) البدور السافرہ: (۲۲۲۹)، حلیہ ابو نعیم (۶/۲۰۸)، صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۹۱)، ضعفاء عقیلی ۲/۲۷۴، کامل ۶/۲۰۳۹، موضوعات ابن جوزی ۳/۲۶۰، ۲۶۲، تفسیر ابن کثیر ۶/۵۷۰، البعث والنشور (۴۹۳)، مسند بزار (۳/۱۶۷)، مجمع الزوائد (۷/۹۸)، نہایہ ابن کثیر (۲/۴۷۴)، الشریعۃ آجری ص ۲۶۷، شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ (۸۳۶) ۳/۴۸۲، الرویۃ دارقطنی (۵۲/۱)، الفوائد المختبۃ عن ابی الشعب مخطوط (ورق ۴)، المقاصد السنیۃ فی الاحادیث القدسیۃ۔ ابو القاسم علی بن لبان ص ۳۷۴، ترغیب وترہیب ۴/۵۵۳، حادی الارواح ص ۳۹۷، درمثور (۵/۴۶۶)

برکت (کا اثر) ان پر ان کے محلات میں باقی رہے گا (اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ظاہر ہونا اور جھانک کر دیکھنا مکان اور حلول سے پاک ہے)

اللہ کی زیارت میں کوئی شبہ نہیں

(حدیث) حضرت جریر بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوندھویں کے چاندی کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا

"اما انکم سترون ربکم کماترون هذا القمر ليلة البدر لا تضامون فی رؤیتہ ، فان استطعتم علی ان لا تغلبوا علی صلاة قبل طلوع الشمس وقبل غروبها، فافعلوا"، ثم قرأ جریر و سبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها یعنی العصر و الفجر، -۱-

(ترجمہ) سن لو! تم عنقریب (قیامت اور جنت میں) اپنے رب کی زیارت اسی طرح سے کرو گے جیسے اس چودھویں کے چاند کو دیکھ رہے ہو اور اس کے نظر آنے میں تم کوئی دقت اور تکلیف محسوس نہیں کرتے پس اگر تم ہمت کرو کہ تم نماز فجر اور نماز عصر کو نہ چھوٹنے دو تو اس کی پابندی کر لو۔

پھر حضرت جریر نے یہ آیت تلاوت فرمائی و سبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها (اور تم سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی حمد بیان کرو) یعنی فجر اور عصر کی نماز ادا کرو۔

دعائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم برائے لذت زیارت خداوندی

(حدیث) حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

۱۔ بخاری (۵۲/۲ - فتح الباری)، مسلم (المساجد ۲۱۲)، ابو عوانہ (۳۷۶/۱)، تفسیر ابن جریر ۶/۱۶۸، مسند احمد (۳۶۲/۳ - ۳۶۵)، (ابن خزیمہ مختصر ۳۱۷)، بیہقی ۱/۴۶۴، البدور السافرة (۲۲۳۱)، دارقطنی، نہایہ ابن کثیر ۲/۴۷۷، تذکرۃ القرطبی ۲/۴۹۵، تہذیب تاریخ دمشق (۴۱۵/۶)، طبرانی (۳۳۲/۲)، تمیید ابن عبد البر (۱۵۶/۷)

"اللهم انى اسالك، برد العيش بعد الموت، ولذة النظر الى وجهك، والشوق الى لقائك، فى غير ضراء مضرة ولا فتنة مضلة۔ ۱۔"

(ترجمہ) اے اللہ! میں آپ سے وفات کے بعد سکون کی زندگی کی دعا کرتا ہوں، اور آپ کے چہرہ اقدس کی طرف نگاہ کرنے کی لذت کا سوال کرتا ہوں اور آپ سے ملاقات کے شوق کی دعا کرتا ہوں بغیر کسی دکھ تکلیف کے اور بے راہ کرنے والے فتنہ کے۔
زیارت خداوندی مرنے کے بعد ہی ہوگی

(حدیث) حضرت عبادہ بن صامتؓ جناب نبی کریم ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے دجال کا ذکر کیا پھر فرمایا "واعلموا انکم لن تروا ربکم حتى تموتوا" تم جان لو تم اس وقت تک اپنے پروردگار کی زیارت نہیں کر سکتے جب تک کہ تم وفات نہ پاؤ۔ ۲۔

قریب سے کون زیارت کریں گے

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "ان اهل الجنة يرون ربهم فى كل جمعة، فى رمال الكافور، واقربهم منه مجلساً اسرعهم اليه يوم الجمعة وابكرهم غدواً"۔ ۳۔
(ترجمہ) جنت والے کافور کے ٹیلوں پر بیٹھ کر ہر جمعہ اپنے رب کی زیارت کریں گے۔

- ۱۔ لا لکائی: کتاب السنہ، ابن ابی عاصم کتاب السنہ (۴۲۶)، البدور السافره (۲۲۳۴)، مسند احمد ۵/ ۱۹۱، حادی الارواح ص ۷۰۸ بہذا اللفظ واحمد ۴/ ۲۶۴ و حاکم ۱/ ۶۲۴ وابن حبان (۱۹۷۱) ونسائی ۵/ ۵۴ و کتاب التوحید ابن خزیمہ ص ۱۲، کتاب الرد علی الجہمیہ (۸۶)، حادی الارواح ص ۴۰۰،
- ۲۔ ابو نعیم، لا لکائی، البدور السافره (۲۲۳۶)، مسند احمد ۵/ ۳۲۴، یو داؤد (۴۳۲۰)، آجری (۳۷۵)، کتاب السنہ ابن ابی عاصم (۴۲۸)، فتح الباری (۱/ ۱۲۰، ۱۱/ ۲۱۳، ۳۶۱-۳۷۱/ ۲۱)،
- ۳۔ الآجری، (البدور السافره: ۲۲۳۸) مرفوعاً۔ ابن المبارک والدارقطنی عن ابن مسعود موقوفاً (البدور السافره: ۲۲۴۳)، البعث ابن ابی داؤد، البعث والنشور، حادی الارواح ص ۷۰۷، کتاب الشریعۃ آجری (۲۶۵)،

ان میں سب سے زیادہ قریب سے (زیارت کرنے) والا وہ شخص ہوگا جو جمعہ کے دن جلدی جائے گا اور صبح کو جلدی اٹھتا ہوگا۔

اعلیٰ درجہ کا جنتی اللہ تعالیٰ کی صبح و شام زیارت کرے گا

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ان ادنى اهل الجنة منزلة لمن ينظر الى جنانه وازواجه ونعيمه وخدمه وسروره مسيرة الف سنة، وان اكرمهم على الله تعالى، من ينظر الى وجهه غدوة وعشية، ثم قرأ رسول الله ﷺ (وجوه يومئذ) الآية۔ ۱۔"

(ترجمہ) سب سے کم درجہ کا جنتی وہ ہوگا جو اپنی جنتوں، بیویوں، نعمتوں، خدمتگاروں اور تختوں کو ایک ہزار سال کی مسافت تک دیکھتا ہوگا اور ان میں سے زیادہ مرتبہ کا شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے چہرہ اقدس کی صبح و شام زیارت کرے گا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة" اس دن (قیامت) میں اور جنت میں بہت سے چہرے تروتازہ ہشاش بشاش ہوں گے اپنے پروردگار کی طرف دیکھتے ہوں گے۔

ادنی جنتی کا اللہ تعالیٰ کی زیارت کرنے کا حال

"اسفل اهل الجنة درجة رجل يدخل من باب الجنة، فيلقاه غلمانہ، فيقولون: مرحباً بسيدنا قد اذن لك ان تزورنا، فتمد له الزرابي اربعين سنة، ثم ينظر عن يمينه وشماله فيقول: لمن ما ههنا؟ فيقال: لك حتى اذا انتهى، رفعت له ياقوتة حمراء، وزبرجدة خضراء لها سبعون شعباً في كل شعب سبعون غرفة، في كل غرفة سبعون باباً، فيقال: اقرا وارق، فيرقى حتى اذا انتهى الى سرير ملكه، اتكأ عليه، وسعته ميل في ميل، فيسعى اليه صحف

۱۔ ترمذی و ہذا اللفظ (۳۳۳۰)، مسند احمد ۳/ ۱۳، ۶۳، تفسیر ابن جریر ۲۹/ ۱۲۰، حاکم ۲/ ۵۰۹، درمنثور (۶/ ۲۹۰)، البدور السافرة (۲۲۳۱) حواہ ترمذی و دارقطنی و لا لکائی و آجری، حادی الارواح ص ۳۰۲، ۳۱۰، مجمع الزوائد ۱۰/ ۴۰۱ حوالہ ابو یعلیٰ و الطبرانی۔

من ذهب ، ليس فيها صحيفة فيها لون من لون اختها يجد لذة آخرها ، كما يجد لذة اولها ، ثم يسعى اليه الوان الاشربة ، فيشرب منها ما اشتهى ، ثم يقول الغلمان : اتركوه وازواجه ، فينطلق الغلمان ، فاذا حوراء من الحور جالسة على سرير ملكها و عليها سبعون حلة ، ليس منها حلة من لون صاحبها ، فيرى مخ ساقها من وراء اللحم والعظم والكسوة فوق ذلك سنة لا يصرف بصره عنها ، ثم يرفع بصره الى الغرفة ، فاذا اخرى اجمل منها ، فتقول : ما آن لك ان يكون لنا منك نصيب ؟ فيرتقى اليها اربعين سنة ، ثم يصرف بصره عنها ، ثم اذا بلغ النعيم منهم كل مبلغ ، وظنوا انه لا نعيم افضل منها ، تجلى لهم الرب تبارك و تعالى ، فينظرون الى وجه الرحمن ، فيقول : يا اهل الجنة ، هلولوني ، فيتجاويون بتهليل الرحمن عز وجل ، ثم يقول : يا داود فمجدني كما كنت تمجدني في الدنيا ، فيمجد داود ربه عز وجل "۔ ۱۔

(ترجمہ) ادنیٰ درجہ کا جنتی وہ شخص ہوگا کہ جب وہ جنت کے دروازہ سے داخل ہوگا تو اس کے غلمان (خدام) اس کا استقبال کریں گے اور کہیں گے ہمارے آقا کو خوش آمدید! آپ کو اجازت عطاء ہوگئی تو آپ ہم سے ملاقات فرمائیں۔ پھر اس کیلئے چالیس سال کے سفر کے برابر قالین بچھائے جائیں گے۔ پھر وہ اپنے دائیں بائیں دیکھے گا اور پوچھے گا یہ سب کس کیلئے ہے؟ تو کہا جائے گا یہ سب آپ کیلئے ہے حتیٰ کہ یہ جب اپنی منزل تک پہنچے گا تو اس کے سامنے یا قوت احمر اور زبرجد اخضر کو پیش کیا جائے گا جس کے ستر حصے ہوں گے اور ہر حصہ میں ستر بالا خانے ہوں گے اور ہر بالا خانہ کے ستر دروازے ہوں گے۔ کہا جائے گا تلاوت کرتے جاؤ اور بالا خانوں میں چڑھتے جاؤ۔ چنانچہ وہ چڑھے گا حتیٰ کہ اپنی سلطنت کے تخت پر براجمان ہوگا اور اس کی ٹیک لگائے گا اس تخت کی لمبائی چوڑائی ایک ایک میل ہوگی ، پھر اس کے سامنے فوراسونے کے برتن پیش ہوں گے

۱۔ ابن ابی الدنیا، دارقطنی (البدور السافره: ۲۲۳۲) مطولا بهذا اللفظ وحادی الارواح ص ۳۰۳۔
حوالہ دارقطنی مختصرا، الرد علی الجہمیہ امام دارمی ص ۵۱، ترغیب وترہیب بطولہ ۵۰۶/۴،

ان میں سے کوئی برتن اپنے دوسرے برتن کی طرح کا کھانا نہیں رکھتا ہوگا ان میں سے اخیر والے کی لذت بھی اس کو ویسی ہی معلوم ہوگی جیسی کہ پہلے والے کی معلوم ہوگی۔ پھر اس کے سامنے پینے کی مختلف چیزیں پیش کی جائیں گے اور ان سے اپنی حسب خواہش جتنا چاہے گا نوش کرے گا۔ پھر خدام کہیں گے کہ اس کو اس کی بیویوں کیلئے چھوڑ دو چنانچہ خدام تو چلے جائیں گے اور فوراً حوروں میں سے ایک حور اپنے تخت شاہی پر بیٹھی نظر آئے گی، اس پر ستر پوشاکیں ہوں گی ہر پوشاک کا رنگ دوسری سے جدا ہوگا، جنتی اس کی پنڈلی کے گودا کو بھی گوشت، ہڈی اور ملبوسات کے اندر سے ایک سال کے عرصہ تک (حسن و لذت اور نفاست کی وجہ سے) دیکھتا رہے گا۔ پھر اس حور کی طرف نظر کرے گا تو وہ کہے گی میں ان حوروں میں سے ہوں جو آپ کیلئے تیار کی گئی ہیں، پھر وہ جنتی اس حور کی طرف چالیس (سال) کے عرصہ تک دیکھتا رہے گا اس سے نظر نہیں ہٹائے گا۔ پھر اپنی نگاہ دوسرے بالا خانہ کی طرف اٹھائے گا تو اس میں (پہلی سے بھی زیادہ خوبصورت حور نظر آئے گی وہ کہے گی آپ کے نزدیک ہمارے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ ہم آپ سے کچھ نصیب پائیں؟ تو وہ اس کے پاس چالیس سال تک اس حالت میں پہنچے گا کہ اس سے اپنی نگاہ کو نہیں پھیرتا ہوگا۔ پھر جب اس تک ہر طرح کی نعمتوں کی فراوانی ہوگی اور وہ جنتی سمجھیں گے کہ اب ان سے افضل نعمت کوئی نہیں رہی تو اس وقت رب تعالیٰ تجلی فرمائیں گے اور وہ اللہ رحمن کے چہرہ اقدس کی طرف نگاہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے جنت کے مکینو! میرا کلمہ طیبہ پڑھو تو وہ رحمن عزوجل کو لا الہ الا اللہ کے ساتھ جواب دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے داؤد (علیہ السلام!) آپ میری ویسی ہی بزرگی بیان کریں جس طرح سے دنیا میں کیا کرتے تھے تو حضرت داؤد علیہ السلام اپنے رب عزوجل کی بزرگی بیان فرمائیں گے۔

زیارت کے وقت انبیاء صدیقین اور شہداء کا اعزاز

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 جاءني جبريل عليه السلام وقال ان في الجنة واديا فيح من مسك ابيض
 كان الجمعة نزل الرب تعالى من عليين على كرسیه . ثم حف الكرسي

منابر من نور فجاء النبیون حتی یجلسوا علیہا ثم حف تلك المنابر مکملۃ من جوهر فجاء الصدیقون والشهداء فجلسوا اعنیہا وجاء اهل الغرف حتی یجلسوا علیہا الکثیر ثم یتجلی لہم فیقول انا الذی صدقتکم وعدی واتممت علیکم نعمتی وهذا محل کرامتی فاسالونی فیسا لونه حتی تنتہی بہم رغبتہم ثم یفتح لہم عمالم تر عین ولم یخطر علی قلب بشر الی قدر منصرفہم من الجمعة فہی یاقوتۃ حمراء وزبر جدۃ خضراء مطردۃ فیہا انہارہا وفیہا ثمارہا وازواجہا وخدمہا فلیسوا اشوق منہم الی يوم الجمعة لیزدادوا نظرا الی ربہم عز وجل۔ ۱۔

(ترجمہ) میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا بخت میں ایک وادی ہے جو سفید کستوری کو پھیلاتی ہے۔ جب جمعہ کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ مقام علیین سے اپنی کرسی پر نازل ہوں گے۔ پھر اس کرسی کے گرد نور کے ممبر نصب ہوں گے اور انبیاء کرام تشریف لا کر ان پر بیٹھیں گے، پھر ان منبروں کو (سونے کی کرسیاں) گھیرے میں لیں گی جن پر جوہر کے تاج سجائے گئے ہوں گے حضرات صدیقین اور شہداء تشریف لا کر ان کو زینت بخشیں گے۔ پھر بالا خانوں والے حضرات تشریف لائیں گے اور (کستوری کے) ٹیلوں پر تشریف رکھیں گے۔ اب ان کے سامنے (اللہ تعالیٰ) رونق افروز ہوں گے اور ارشاد فرمائیں گے میں ہوں وہ ذات جس نے تمہارے ساتھ اپنا

۱۔ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۳۹۵)، مجمع الزوائد (۱۰/۳۲۱) بحوالہ بزار و الطبرانی فی الاوسط و ابو یعلیٰ۔ بریکٹوں سے باہر کا ترجمہ اوپر کی روایت کے مطابق ہے جس کو ابو نعیم سے نقل کیا گیا ہے اور بریکٹوں کے اندر کے اکثر اضافے مجمع الزوائد میں سے لئے گئے ہیں۔ والحدیث فی اخبار اصفہان لابی نعیم مختصراً (۱/۲۷۸) و تاریخ بغداد (۳/۳۲۳-۳۲۵)، ابن ابی شیبہ (۲/۱۵۰-۱۵۱)، زوائد مسند بزار (کشف الاستار ۳/۱۹۳-۱۹۵)، قال البیہقی رواہ البزار و الطبرانی فی الاوسط بخوہ و ابو یعلیٰ باختصار و رجال ابی یعلیٰ رجال الصحیح، واحد اسناد الطبرانی رجال الصحیح غیر عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان وقد وثقہ غیر واحد وضعفہ غیر ہم و اسناد البزار فیہ خلاف (مجمع الزوائد ۱۰/۳۲۱-۳۲۲)، تریب و تریب ۳/۵۵۳، وابن الجوزی فی بستان الواعظین (۱۹۶ مفصلاً)

وعدہ پورا کیا اور تم پر اپنی نعمت کو پورا فرمایا۔ یہ میری بزرگی کا مقام ہے تم مجھ سے مانگو۔ چنانچہ (یہ تمام حضرات) اللہ تعالیٰ سے اتنا طلب کریں گے کہ ان کی رغبت اور شوق پورا ہو جائے گا۔ اس کے بعد ان حضرات کیلئے (انعامات کے ایسے دروازے کھلیں گے جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہو گا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گذرا ہو گا ان کو یہ نعمتیں آئندہ کے جمعہ تک کیلئے عنایت ہوں گی) پھر اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی کرسی پر صعود فرمائیں گے اس کے ساتھ شہد اور صدیق بھی تشریف لے جائیں گے۔ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ پھر بالا خانوں والے اپنے بالا خانوں میں جو ایک سفید موتی سے بنے ہوں گے نہ ان میں کوئی جوڑ ہو گا نہ پھٹن ہو گی میں لوٹ جائیں گے (یا) یہ یا قوت احمر سے بنے ہوں گے اور زبر جد اخضر سے بنے ہوں گے (انہیں میں بالا خانے بھی ہوں گے اور ان کے دروازے بھی ہوں گے) ان میں نہریں چلتی ہوں گی اور ان کے (درختوں کے) پھل لٹکتے ہوں گے، ان میں ان کی بیویاں ہوں گی خدمتگار ہوں گے۔ مگر سب سے زیادہ ان کو جمعہ کے دن کے آنے کی طلب ہو گی (تاکہ ان کی عزت اور مرتبہ میں اور اضافہ ہو) اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی زیارت کا (بھی) اضافہ ہو) اسی لئے اس جمعہ کے دن کو یوم مزید کہا گیا ہے)

اللہ تعالیٰ کی جنتیوں سے گفتگو

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان الله تبارك و تعالى يقول يا اهل الجنة! فيقولون: لبيك ربنا وسعديك والخير فيك بديك فيقول: هل رضىتم؟ نعم: لولن: مالنا لانرضى و قد اعطينا مالهم تعط احدامن خلقك. فيقول الا اعطيكم افضل من ذلك؟ فيقولون: يا رب و اى شىء افضل من ذلك؟ فيقول: احل عليكم رضوانى فلا اسخط بعدہ ابدا۔ ۱۔

۱۔ صحیح ابن حبان (۷۳۹۷) ۱۰، ۲۶۰، ترغیب و ترہیب ۳/ ۵۵۷، البعث والنشور (۴۹۰)، صحیح بخاری (۴۱۵/ ۱۱) مع فتح الباری، مسلم ۳/ ۲۱۷۶ من طریق ابن المبارک۔ بخاری (۱۳/ ۴۸۷) فتح بخاری، (۲۱۷۶/ ۴) من طریق ابن وہب، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(ترجمہ) اللہ تبارک و تعالیٰ (جنت والوں کو پکار کر) فرمائیں گے۔ اے جنت والو! تو وہ عرض کریں گے ہم حاضر ہیں ہمارے پروردگار اور سعادت آپ کی طرف سے ہے اور خیر آپ کے قبضہ میں ہے۔ وہ فرمائے گا کیا تم راضی ہو گئے؟ تو وہ عرض کریں گے ہمیں کیا ہو گیا ہم کیوں راضی نہ ہوں گے جبکہ آپ نے ہمیں اتنا نوازا ہے کہ اپنی مخلوق میں سے اتنا کسی کو نہیں نوازا۔ تو وہ فرمائے گا میں تمہیں اس سے افضل نعمت عطاء نہ کروں؟ تو وہ عرض کریں گے اے رب! اس سے افضل کو نسی نعمت ہے؟ تو وہ فرمائے گا میں آپ سب حضرات کو اپنی رضا اور خوشنودی عطاء کرتا ہوں اب کے بعد (تم پر) کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

جنتیوں پر تجلی فرما کر اللہ تعالیٰ کا مسکرانا

(حدیث) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان الله يتجلى للمؤمنين يصحك۔ ۱۔

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ (جنت میں) مؤمنین کی طرف مسکراتے ہوئے تجلی فرمائیں گے۔
(فائدہ) اللہ تعالیٰ کے مسکرانے کا معنی علم عقائد کے مطابق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت پر اپنے فضل، نعمت اظہار شرافت کا نزول فرمائیں گے۔ ۲۔
کامل نعمت کیا ہے؟

حضرت علیؓ فرماتے ہیں (اللہ تعالیٰ کی) کامل نعمت جنت میں داخل ہونا اور جنت میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۴۸۲)، حلیۃ الاولیاء (۶/۳۴۲)، مسند احمد ۳/۸۸، زہد ابن مبارک نسخہ نعیم بن حماد (۴۳۰)، ترمذی (۲۵۵۵)، شرح السنۃ بغوی (۲۳۹۴)، ۱۵/۲۳۱، معالم التنزیل بغوی (۱/۳۲۷)، الاسماء والصفات ص ۲۸، ۶۳۹، فتح الباری ۱۱/۲۲۲ حوالہ دارقطنی فی الغرائب، تھۃ الاشراف ۳/۴۰۵ حوالہ سنن الکبریٰ للنسائی، الاحادیث القدسیہ ابو القاسم بن لبان (۱۹)، التبصرۃ لکن الجوزی ۱/۴۳۸،

۱۔ جہالات فی ریاض الجنات حوالہ مسلم، خطیب: تاریخ بغداد ۱۲/۲۰، اتحاف السادة ۹/۶۳۸، تفسیر ابن کثیر ۱/۳۰۵،
۲۔ مشکل الحدیث لابن فورک ص ۴۰، ۱۶۲، ۱۹۰،

اللہ تعالیٰ کی زیارت کرنا ہے۔ ۱۔

اللہ تعالیٰ کی زیارت کس طرح کی جنت میں ہوگی

(حدیث) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ان الله تبارك و تعالى اذا اسكن اهل الجنة، واهل النار النار، بعث الروح الامين الى اهل الجنة، فقال: يا اهل الجنة، ان ربكم يقرئكم السلام ويامركم ان تزوروه الى فناء الجنة، وهو ابطح الجنة تراه المسك، وحصاه الدر والياقوت، وشجره الذهب الرطب، وورقه الزبرجد، فيخرج اهل الجنة مستبشرين مسرورين غانمين سالمين، ثم يحل بهم كرامة الله تعالى والنظر الى وجهه، وهو موعد الله انجز لهم، فعند ذلك ينظرون الى وجه رب العالمين، فيقولون: سبحانك ما عبدناك حق عبادتك، فيقول: كرامتي امكنتكم جوارى واسكنتكم دارى"۔ ۲۔

(ترجمہ) بلاشبہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ جنت والوں کو جنت میں اور دوزخ والوں کو دوزخ میں داخل کر چکیں گے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو جنتی حضرات کے پاس بھیجیں گے تو حضرت جبریل (پکار کر) فرمائیں گے اے جنت والو! آپ کا رب آپ کو سلام فرماتا ہے اور آپ کو حکم دیتا ہے کہ تم جنت کے میدان میں اس کی زیارت کو نکلو۔ یہ میدان جنت کا ہموار حصہ ہوگا اس کی مٹی مشک کی ہوگی اور کنکر درو یا قوت کے ہوں گے اور درخت سرسبز سونے کے ہوں گے جس کے پتے زبرجد کے ہوں گے۔ چنانچہ جنت والے حضرات خوشی اور سرور کے ساتھ سلامتی اور غنیمت میں نکلیں گے۔ ان

کو اللہ تعالیٰ کی شان و شوکت اور زیارت چہرہ اقدس کے ساتھ سرخرو کیا جائے گا۔ یہی اللہ تعالیٰ کے وعدہ کا مقام ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ پورا فرمائیں گے۔ اس وقت یہ رب العالمین کے چہرہ اقدس کی زیارت سے لطف اندوز ہوں گے اور کہیں گے آپ کی ذات

۱۔ لا لکائی (البدور السافره: ۲۲۴۶)، حاوی الارواح ص ۴۰۹،

۲۔ ترغیب والترہیب امام اصبہانی، البدور السافره (۲۲۴۷)، مسند احمد (۱۱/۱۲)، ابن ماجہ

(۱۸۰)، حاکم ۴/۵۶۰،

بُک ہے ہم نے آپ کی عبادت اس طرح سے نہیں کی جس طرح سے آپ کی عبادت کا حق تھا۔ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے میری شان اور عظمت کے لائق یہ ہے کہ میں نے تمہیں اپنے قریب جگہ دی اور اپنے گھر میں رہائش عطاء کی۔

حضرت داؤد کی خوبصورت آواز، زیارت خداوندی اور مائدۃ الخلد

(حدیث) حضرت علیؓ فرماتے ہیں (کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا)

"اذا سكن اهل الجنة الجنة اتاهم ملك، فيقول: ان الله تعالى يامرکم ان تزوروه، فيجتمعون، فيامر الله تعالى داؤد ليرفع صوته بالتسبيح والتهليل، ثم يوضع مائدة الخلد، قالوا: يا رسول الله ﷺ، وما مائدة الخلد؟ قال: (زاوية من زواياها اوسع مما بين المشرق والمغرب، فيطعمون ثم يسقون ثم يكسبون، فيقولون: لم يبق الا النظر في وجه ربنا عز وجل، فيتجلى لهم فيخرون سجداً، فيقال لهم: لستم في دار عمل، انما انتم في دار جزاء)۔^۱

(ترجمہ) جب جنتی جنت میں سکونت اختیار کر لیں گے تو ان کے پاس ایک فرشتہ آکر کہے گا اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو حکم دے رہے ہیں کہ تم لوگ اس کی زیارت کرو جب سب حضرات زیارت کیلئے جمع ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم فرمائیں گے کہ وہ بلند آواز سے تسبیح و تہلیل ادا کریں۔ پھر مائدۃ الخلد کو بچھایا جائے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! مائدۃ الخلد کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس کے زاویوں میں سے ایک زاویہ (کنارہ) مشرق و مغرب کے درمیانی حصہ سے بھی زیادہ وسیع ہو گا یہ جنتی اس سے کھائیں گے پھر پیئیں گے پھر لباس پہنیں گے پھر کہیں گے اب کوئی بات باقی نہیں صرف اللہ عز وجل کے رخ زیبا کی زیارت ہی رہ گئی ہے اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی فرمائیں گے تو جنتی سجدہ میں گر پڑیں گے۔ مگر ان سے کہا جائے گا تم عمل کرنے کی جگہ نہیں رہتے ہو بلکہ انعام و اکرام کی جگہ میں رہ رہے ہو (اس لئے سجدہ سے سر اٹھا لو اور جنت کی نعمتوں میں مسرور رہو)

^۱ صفۃ الجنة ابو نعیم اصبہانی (۳۹۷/۳)، البدور السافرة (۲۲۴/۷)، حادی الارواح ص

۲۳۰، ترغیب و ترہیب (۵۳۵-۵۳۶/۴)، اتحاف السادة (۵۵۳/۱۰)

(فائدہ) تسبیح اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرنے کو کہتے ہیں جبکہ تہلیل لا الہ الا اللہ کہنے کو کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کو سب مسلمان دیکھیں گے

(حدیث) حضرت ابو زین (لقیظؓ) نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم سب اپنے رب تعالیٰ کو قیامت کے دن انفرادی طور پر دیکھیں گے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا اس کی کیا علامت ہوگی؟ آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک انفرادی طور پر چاند کو نہیں دیکھتا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کیوں نہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ (تو اس چاند سے) بہت زیادہ عظمت والے ہیں۔ ۱۔

زیارت میں ایک انعام یہ ہوگا

(حدیث) حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان اهل الجنة لينظرون الى ربهم في كل جمعة على كتيب من كافور و لا يرى طرفاه، وفيه نهر جار حافتاه المسك، عليه جوار يقرآن القرآن باحسن اصوات، ماسمعها الاولون والآخرين، فاذا انصرفوا الى منازلهم اخذ كل رجل بيد من يشاء منهم، ثم يمر على قناطير من لؤلؤ الى منازلهم، فلولوا ان الله تعالى يهديهم الى منازلهم ما اهتمدوا اليها، / لما يحدث الله لهم في كل جمعة۔ ۲۔

(ترجمہ) جنتی حضرات کافور کے ٹیلوں پر جس کے دونوں کنارے نظر نہ آئیں گے بیٹھ کر ہر جمعہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کیا کریں گے کافور کے اس ٹیلہ پر ایک نہر جاری ہوگی جس کے دونوں کنارے مشک کے ہوں گے اس پر لڑکیاں ہوں گی جو نہایت خوبصورت آواز میں تلاوت قرآن کریں گی جس کو نہ اگلے لوگوں نے سنا ہے نہ بچپے

۱۔ البدور السافره (۲۲۴۸)، مسند احمد (۳/ ۱۱-۱۲)، ابن ماجہ ()، دارقطنی ()، حاکم وصحیح ()

()، ابوداؤد (۳۷۳۱) فی السنہ باب (۲۰)، حادی الارواح ص ۳۹۵، تذکرۃ القرطبی ۲/ ۴۹۰،

۲۔ یحییٰ بن سلام (البدور السافره: ۲۲۵۱)،

لوگ سنیں گے، جب یہ حضرات اپنے محلات کی طرف واپس جانے لگیں گے تو ان میں سے ہر شخص ان لڑکیوں میں سے جس کو چاہے گا اس کے ہاتھ سے پکڑ لے جائے گا، پھر یہ اپنے گھروں میں جانے کیلئے موتیوں کے انباروں سے گذریں گے اگر اللہ تعالیٰ ان کو ان کے گھروں تک پہنچنے کی ہدایت نہ کرے تو وہ ان تک کبھی نہ پہنچ سکیں یہ ان نعمتوں کی وجہ سے ہوگا جو ان کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہر جمعہ کو تیار کی ہوں گی۔

زیارت کی شان و شوکت اور انعامات کی بھرمار

امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ (ان فی الجنة شجرة يقال لها طوبى، يسير الراكب الجواد فی ظلها مائة عام، ورقها برود خضر، وزهرها رياط صفر، وافنانها سندس واستبرق، وثمرها حلل وصمغها زنجبیل وعسل، وبطحائرها ياقوت احمر وزمرد اخضر، وترابها مسك وعنبر وكافور اصفر، وحشيشها زعفران مولع، والالنجوج يتأججان من غير وقود، يتفجر من اصلها السلسيل والمعین والرحیق، واصلها مجلس من مجالس اهل الجنة، يالفون ومتحدث لجمعهم، فینما هم فی ظلها يتحدثون اذ جاءتهم الملائكة يقودون بنجائب جبلت من الياقوت، ثم ينفع فیها الروح مزومة بسلاسل من ذهب كأن وجوهها المصابيح نضارة و حسنا، وبرها خز احمر، ومرعزی ابيض، مختلطان لم ينظر الناظرون الى مثلها حسناً وبهاء، ذلل من غير مهانة، یخبأ من غیر ریاضة علیها رحال ألواحها من الدر والياقوت، معصفة بالؤلؤ والمرجان، صفائحها من الذهب الأحمر، ملبسة بالعقري والأرجوان، فأناخوالهم تلك النجائب، ثم قالوا لهم: ان ربکم یقرئکم السلام، ویتزیدکم لتنظروا الیه وینظر الیکم، وتکلموه ویکلمکم، ویزیدکم من فضله ومن سعته فیتحول کل رجل منهم علی راحلته، ثم ینطلقون صفاً معتدلاً، لا یفوت منهم شیء شیئاً ولا یفوت أذن ناقة أذن صاحبها، ولا یمرون بشجرة من اشجار الجنة الا أتحتهم بثمرها، وزحلت لهم من طریقهم، کراهة ان

تشلم صفهم وتفرق بين الرجل ورفيقه ، فلما رفعوا الى الجبار ، تبارك و
 تعالى ، اسفر لهم عن وجهه الكريم ، وتجلي لهم ، عن عظمتة العظيمة
 تحيتهم فيها سلام ، قالوا : ربنا انت السلام ، ولك حق الجلال والاكرام ،
 فقال لهم ربهم : انى انا السلام و منى السلام ، ولى حق الجلال والاكرام ،
 مرحباً بعبادى الذين حفظوا وصيتى ، وراعوا عهدي ، وخافونى بالغيب
 وكانوا منى مشفقين ، قالوا : اما وعزتك ، ماقدرناك حق قدرك ، ولا ادينا
 اليك حقك ، فاذن لنا بالسجود ، فقال لهم تبارك و تعالى : انى قد وضعت
 عنكم مؤنة العبادة ، و ارحت لكم ابدانكم ، فطال ما انصبتم الابدان واعنتم
 الوجوه ، فالآن افضتكم الى روحى ورحمتى وكرامتى فاسألونى ماشئتم ،
 فتمنوا على اعطكم امانيتكم ، فانى لا اجيزكم اليوم بقدر اعمالكم ، ولكن
 بقدر رحمتى وكرامتى و طولى و جلالى فما يزالون فى الأمانى والمواهب
 والعطايا حتى ان المقصر منهم لىتمنى مثل جميع الدنيا منذ خلق الله تعالى
 الى يوم افنائها قال لهم ربهم لقد قصرتم فى امانيتكم ، فقد اوجبت لكم ما
 سالتهم و تمنيتهم وزددتكم / على ما قصرتم عنه امانيتكم ، فانظروا الى مواهب
 ربكم الذى اعطاكم ، فاذا بقباب من الرفيع الاعلى ، و غرف مبنية من الدر
 والمرجان ، ابوابها من ذهب وسررها من ياقوت ، وفرشها من سندس
 واستبرق ، ومنابرها من نور ينور من ابوابها واعراضها نور كشعاع
 الشمس و اذا قصور شامخة فى اعلى عليين ، من الياقوت يزهر نورها فلولاً
 ان سخر لالتمع الابصار ، فما كان من تلك القصور من الياقوت الابيض
 فهو مفروش بالحرير الابيض ، وما كان من الياقوت الاحمر ، فهو مفروش
 بالعقري الاحمر . وما فيها من الياقوت الاخضر ، فهو مفروش بالسندس
 الاخضر ، وما كان من الياقوت الاصفر ، فهو مفروش بالارجوان الاصفر
 مموء بالزمرد الاخضر والذهب الاحمر والفضة البيضاء وقواعدها
 و اركانها من الياقوت وشرفها قباب اللؤلؤ ، وبروجها غرف المرجان ، فلما
 انصرفوا الى ما اعطاهم ربهم ، قربت لهم براذين من الياقوت الابيض ،

منفوخ فيه الروح، بجانبها الولدان المخلدون، وبید کل منهم حكمة برذون، واعنتها من فضة بيضاء منظومة بالدر والياقوت سرجها سرد موضونة بالسندس والا ستبرق، فانطلقت بهم البراذين و تزف بهم وتنظر في رياض الجنة، فلما انتهوا الى منازلهم وجدوا فيها جميع ما تطول به ربهم عليهم، مما سألوه، و تمنوا واذا على باب كل قصر من تلك القصور اربعة جنان، جنتان ذواتا افنان، وجنتان مدهامتان، فلما تبوأوا منازلهم واستقروا قرارهم، قال لهم ربهم: هل وجدتم ما وعد ربكم حقاً؟ قالوا: نعم، رضينا فارض عنا، قال: برضائي عنكم حللتم داري، ونظرتم الى وجهي، وصافحتم ملائكتي، فهنينا هنيئاً، عطاء غير مجدوذ، ليس فيه تنغيص ولا تصريح، فعند ذلك قالوا: الحمد لله الذي اذهب عنا الحزن ان ربنا لغفور شكور، الذي احلنا دار المقامة من فضله لا يمسنا فيها نصب ولا يمسنا فيها لغوب) ۱۷

(ترجمہ) جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام طوئی ہے اس کے سایہ میں تیز رفتار سوار سو سال تک چل سکتا ہے اس کے پتے سبز چادروں کے ہیں، اس کے پھول ملائم نفیس ہیں، اس کی ٹہنیاں باریک اور موٹے ریشم کی ہیں، اس کے پھل پوشاکیں ہیں، اس کی گوند زنجبیل اور شہد ہے، اس کی وادی یاقوت احمر اور زمرہ اخضر کی ہے، اس کی مٹی مشک، عنبر اور کافور اصفر کی ہے۔ اس کی گھاس چمکدار زعفران کی ہے، اس کی خوشبو کی لکڑی بغیر جلانے کے خوشبودیتی ہے، اس کی جڑ سے چشمہ سلسبیل، چشمہ معین اور

۱۷ البدور السافره (۲۲۵۲) واللفظ منه، ابن ابی الدنیا (۵۳) صفة الجنة ابو نعیم (۴۱۱)، ترجمہ و ترہیب منذری ۴/ ۵۴۶، نہایہ ابن کثیر ۲/ ۴۰۵ تفسیر ابن ابی حاتم، صفة الجنة ابن کثیر ص ۱۶۹، الدر الثور ۴/ ۶۰-۶۱، حادی الارواح ص ۳۳۳، تفسیر ابن جریر طبری ۱۳/ ۱۳۸، قال الحافظ ابن کثیر و ہذا مرسل ضعیف غریب و احسن احوالہ ان یکون من کلام بعض السلف فوہم بعض رواۃ فجعلہ مرفوعاً و لیس كذلك و اللہ اعلم (نہایہ ۲/ ۴۰۶)، و قال ابن القیم: و لا یصح رفعہ الی النبی ﷺ و حسبہ ان یکون من کلام محمد بن علی فغلط بعض ہولاء الضعفاء فجعلہ من کلام النبی ﷺ (حادی الارواح ص ۳۳۴)، و قال منذری: رفعہ منکر۔

چشمہ ر حیق پھوٹتے ہیں۔ اس کی جڑ جنتیوں کی مجالس کی جگہ ہے جہاں وہ ایک دوسرے سے محبت کا اظہار کریں گے اور ان کے جمع ہو کر گفتگو کرنے کی جگہ ہے۔ چنانچہ وہ حضرات اسی طرح سے اس کے سایہ میں گفتگو میں مصروف ہوں گے کہ ان کے پاس فرشتے حاضر ہوں گے اور یا قوت سے پیدا شدہ (اونٹ کی) عمدہ سواریوں کو کھینچ کر لائیں گے پھر ان (اونٹوں) میں روح پھونک دی جائے گی (اور وہ زندہ ہو جائیں گے) ان کی باگیں سونے کی کڑیوں کی ہوں گی چمک دمک اور حسن کی وجہ سے ان کے چہرے گویا کہ چمکنے والے ستارے ہوں گے، ان کی اون سرخ ریشم کی ہوگی اور حسن کی وجہ سے ان کے چہرے گویا کہ چمکنے والے ستارے ہوں گے، ان کی اون سرخ ریشم کی ہوگی اور چمکدار سفید پتھر کی طرح ملتی جلتی ہوگی دیکھنے والوں نے حسن و رعنائی میں ویسی (سواریاں) نہیں دیکھی ہوں گی از خود تابعدار ہوں گی بغیر مشقت کے اطاعت کریں گی۔ ان پر کجاوے ہوں گے در اور یا قوت کے ان کو لو لو اور مرجان کے نگینے جڑے ہوں گے اس کے سر کی ہڈیاں سرخ سونے کی ہوں گی ان کو تعجب انگیز سرخ لباس پہنایا گیا ہوگا ایسی خوبصورت سواریاں (یہ فرشتے) ان کیلئے بٹھائیں گے اور ان سے کہیں گے آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور تمہاری نعمتوں میں اضافہ کرنا چاہتا ہے تاکہ تم اس کی زیارت کر سکو اور وہ تمہاری زیارت کرے تم اس سے گفت و شنید کرو اور وہ تم سے گفت و شنید کرے اور وہ اپنے فضل کے ساتھ اور وسعت کے ساتھ تمہارے انعامات میں ترقی بخشے تو ان حضرات میں سے ہر شخص اپنی اپنی سواری پر سوار ہو جائے گا اور ایک سیدھی صف کی شکل میں چلیں گے!

اونٹنی کا کان دوسری اونٹنی کے کان سے آگے نہ بڑھے گا۔ یہ جنت کے درختوں میں سے جس درخت کے پاس سے گذریں گے وہ ان کو اپنے پھل کا تحفہ پیش کرے گا اور ان کے راستہ سے ہٹ جائے گا اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ ان کی صف نہ ٹوٹ جائے اور کوئی دوست دوسرے دوست سے جدا نہ ہو جائے۔ پھر جب یہ اللہ جبار تبارک و تعالیٰ کے روبرو پیش ہوں گے تو وہ ان کیلئے رخ زیبا کو ظاہر کر دیں گے اور ان کے سامنے تجلی فرمائیں گے اپنی عظیم عظمت کے ساتھ، ان کا تحفہ جنت میں سلام ہوگا۔ چنانچہ یہ عرض کریں گے اے ہمارے رب آپ ہی سلام ہیں اور آپ ہی کیلئے جلال اور

اکرام کا حق ہے۔ تو ان کا رب ان سے فرمائے گا میں ہی سلام ہوں اور میری ہی طرف سے سلامتی ہے اور جلال و اکرام میرا ہی حق ہے خوش آمدید میرے بند و جنہوں نے میری وصیت کی حفاظت کی اور میرے عہد کی پاسداری کی اور پشت مجھ سے خوف کھایا اور مجھ سے ڈرتے رہے۔ وہ عرض کریں گے ہمیں آپ کی عزت کی قسم! جس طرح سے آپ کی قدر کا حق ہے ہم نے ویسی قدر نہیں کی اور نہ آپ کا حق ادا کیا آپ ہمیں سجدہ کرنے کی اجازت عطاء فرمائیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ ان سے فرمائیں گے میں نے تم سے عبادت کرنے کی مشقت ختم کر دی ہے اور تمہارے بدنوں کو راحت میں کر دیا ہے وہ زمانہ طویل ہو گیا ہے جو تم نے اپنے بدنوں کو (نماز و عبادت وغیرہ میں) کھڑے رکھا اور چہروں کو جھکایا اب تم میرے عیش میری رحمت اور شان و شوکت کی منزل تک پہنچ چکے ہو اب تم جو چاہو مجھ سے مانگو میرے آگے تمنا کرو میں تمہاری تمنائیں پوری کروں گا آج میں تمہارے نیک اعمال کے مطابق انعام و اکرام سے نہیں نوازوں گا بلکہ اپنی رحمت اور شان و شوکت اور وسعت و جلال کے مطابق عطاء کروں گا۔ چنانچہ جنتی حضرات خواہشات کرنے اور تحفہ جات اور عطیات کی وصولی میں مصروف رہیں گے حتیٰ کہ ان میں سب سے کم درجہ کا جنتی جب سے اللہ تعالیٰ نے دنیا بنائی ہے قیامت تک کی تمام دنیا کے برابر تمنا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے کہ تم نے اپنی خواہشات میں ابھی کافی کسر چھوڑی ہے جو کچھ تم نے مانگا اور تمنا کی ہے وہ سب تمہیں عطاء کرتا ہوں اور جو تم نے اپنی خواہشات میں کمی چھوڑی ہے اس کا (مزید) اضافہ کرتا ہوں اب تم ان عنایات اور عطیات کی طرف دیکھو جو تمہارے رب نے تمہیں عطاء فرمائے ہیں۔ تو بڑے اونچے اونچے اور بلند و بالا قبے ہوں گے اور موتیوں اور مرجان کے بالا خانے بنے ہوں گے۔ ان کے دروازے سونے کے ہوں گے۔ ان کے پلنگ یا قوت کے ہوں گے، ان کے چھوٹے باریک اور موٹے ریشم کے ہوں گے، ان کے منبر ایسے نور کے ہوں گے جو بالا خانوں کے دروازوں اور صحن کو روشن کر رہے ہوں گے سورج کی شعاع کی طرح، اور کچھ اور محلات ہوں گے جو اعلیٰ علیین میں جڑے ہوں گے یا قوت سے بنے ہوں گے ان کا نور خوب چمکتا ہو گا اگر اللہ تعالیٰ ان کے نور کو تابع نہ کرتے تو وہ نگاہ کی روشنی چھین لیتے۔ ان محلات میں سے جو یا قوت سے بنے ہوں

گے ان میں سفید ریشم پنچھا ہوگا اور جو یا قوت احمر سے بنا ہوگا اس میں سرخ ریشم پنچھا ہوگا اور جو یا قوت اخضر سے بنا ہوگا اس میں باریک سبز ریشم پنچھا ہوگا اور جو یا قوت اصفر سے بنا ہوگا اس میں پیلا ریشم پنچھا ہوگا اس کا لپ زمرہ اخضر اور سرخ سونے اور سفید چاندی کا ہوگا، اس کی دیواریں اور ستون یا قوت کے ہوں گے، اس کی گنبدی لولہ کے گنبد کی ہوگی، اس کے برج مرجان کے بالا خانے ہوں گے، جب وہ اللہ تعالیٰ کے عطیات کی وصولی کر کے واپس ہوں گے تو ترکی گھوڑوں (کی طرح کے ٹٹو) یا قوت انیض کے بنے ہوئے پیش کئے جائیں گے جن میں روح پھونک دی گئی ہوگی، ان گھوڑوں کے ایک طرف ہمیشہ رہنے والے لڑکے ہوں گے ان میں سے ایک ہاتھ میں اس گھوڑے کی لگام ہوگی ان کی باگیں سفید چاندی کی ہوں گی جن پر درو یا قوت جڑے ہوں گے، ان کی زینیں تہ بہتہ باریک اور موٹے ریشم کی ہوں گی چنانچہ یہ گھوڑے (ٹٹو) ان کو لیکر کے چلیں گے اور تیز رفتاری دکھائیں گے اور جنت کے باغات کی سیر کریں گے، جب یہ اپنے گھروں میں پہنچیں گے تو وہاں وہ سب کچھ موجود پائیں گے جو ان کو ان کے رب نے عطاء فرمایا تھا اور انہوں نے اس کا سوال اور تمنا کی تھی۔ پھر اچانک ان محلات میں سے ہر محل کے دروازہ پر چار قسم کی جنتیں ہوں گی دو باغ بہت سی شاخوں والے ہوں گے اور دو باغ گہرے سبز جیسے سیاہ۔ پھر جب یہ اپنے منازل میں پہنچیں گے اور آرام سے بیٹھیں گے تو ان سے ان کا رب پوچھے گا جس کا تمہارے رب نے تم سے وعدہ فرمایا تھا کیا تم نے اس کو سچ پایا؟ وہ عرض کریں گے جی ہاں ہم راضی ہو گئے آپ بھی ہم سے راضی ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم میری رضا ہی سے میرے گھر میں پہنچے ہو اور میرے چہرہ کو دیکھا ہے اور میرے فرشتوں سے مصافحہ کیا ہے پس مبارک ہو مبارک ہو یہ کبھی ختم نہ ہونے والی عطاء ہے اس میں کوئی بد مزگی اور بخشش میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ پھر اس وقت جنتی کہیں گے الحمد للہ الذی اذهب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور الذی احلنا دار المقامة من فضله لا یمسنا فیہا نصب ولا یمسنا فیہا لغوب (سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے ہم سے غم کو دور کیا بے شک ہمارا رب بخشش کرنے والا اور قدردان ہے جس نے ہمیں اپنے فضل سے دائمی جنت میں ٹھکانہ دیا نہ تو ہمیں اس میں کوئی مشقت پہنچے گی اور نہ اس میں ہمیں کوئی تھکاوٹ پہنچے گی۔

اللہ تعالیٰ کو سب سے پہلے اندھے دیکھیں گے

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جو شخص اللہ تبارک و تعالیٰ کے چہرہ اقدس کی زیارت کرے گا وہ اندھا ہو گا۔ ۱۔

زیارت کے وقت جنت کی سب نعمتیں بھول جائیں گی

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ جنت والوں کے سامنے تجلی فرمائیں گے اور جنتی اللہ کی زیارت سے مشرف ہوں گے تو جنت کی تمام نعمتیں بھول جائیں گے۔ ۲۔

عجب تیری ہے اے محبوب صورت
نظر سے گر گئے سب خواہ صورت

تیری نگاہ نے مخمور کر دیا
کیا میكدے کو جاؤں تجھے دیکھنے کے بعد

ستر گناہ حسن و جمال میں اضافہ

حضرت کعب احبارؒ فرماتے ہیں جب بھی اللہ تعالیٰ جنت کی طرف دیکھتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ تو اپنے لوگوں کیلئے اور بہتر ہو جا تو وہ پہلے سے کئی گنا حسین و جمیل ہو جاتی ہے حتیٰ کہ اس کے اندر رہنے والے اس میں داخل ہوں اور دنیا میں جو دن لوگوں کی عید کا ہوتا ہے اس میں وہ جنتی بھی جنت کے باغات میں اسی میعاد کے مطابق نکلا کریں گے اور ان پر جنت کی پاکیزہ خوشبو جلا کرے گی یہ اپنے پروردگار سے جس چیز کا سوال کریں گے اللہ تعالیٰ وہ کچھ ان کو ان کے حسن و جمال وغیرہ میں ستر گناہ زیادہ عطاء کرے گا، پھر جب یہ اپنی بیویوں کے پاس لوٹ کر واپس آئیں گے تو وہ بھی اسی طرح سے حسن و

۱۔ ابن ابی حاتم کتاب السنہ، لالکائی کتاب السنہ (البدور السافرہ: ۲۲۵۸)

۲۔ الآجری۔ البدور السافرہ (۲۲۵۹)،

۱۔ ماں میں بڑھ چکی ہوں گی۔ ۱۰۰

زیارت نہ ہونے سے بے ہوش ہونے والے حضرات

حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ اس کے ایسے خواص بندے ہیں ان کے سامنے جنت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار میں رکاوٹ پڑ جائے تو وہ اسی طرح سے فریاد کرنے لگیں جس طرح سے دوزخی فریاد کریں گے۔ ۲۰

روزانہ دو دفعہ دیکھنے والے کون ہوں گے

امام عثمٰیؒ فرماتے ہیں کہ جنت میں سب سے اعلیٰ درجہ پر وہ لوگ فائز ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کو صبح و شام دیکھا کریں گے۔ ۳۰

کونسا مسلمان زیارت سے محروم ہوگا

حضرت یزید بن مالک دمشقیؒ فرماتے ہیں کوئی بندہ ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو مگر وہ قیامت کے دن اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کی زیارت کرے گا وہاں وہ عالم زیارت نہیں کر سکے گا جو ظلم کا حکم کرتا ہو کیونکہ اس کیلئے حلال نہیں ہوگا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کر سکے بلکہ وہ اندھا ہوگا۔ ۴۰

ریاکار بھی زیارت سے محروم

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں فمن كان يرجو لقاء ربه فليعمل عملا صالحا ولا يشرك بعبادة ربه احد (سورۃ الکہف آخری آیت) جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات (اور زیارت) کی امید رکھتا ہے۔ اس کو چاہیے کہ وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت

۱۔ آجری۔ البدور السافره (۲۲۶۰)، حاوی الارواح ص ۴۱۳،

۲۔ ابو نعیم۔ البدور السافره (۲۲۶۳)،

۳۔ بیہقی۔ البدور السافره (۲۲۶۳)،

۴۔ ماہنن لاصالی۔ البدور السافره (۲۲۶۵)،

میں کسی کو شریک نہ کرے اس آیت کے متعلق حضرت عبداللہ بن مبارکؓ سے سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے خالق کے رخ انور کی زیارت کرنا چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ نیک عمل کرے اور اس کی کسی کو خبر نہ کرے (یعنی ریاکاری نہ کرے) ۱۔

میں ہی اپنا حجاب ہوں ورنہ
تیرے منہ پر کوئی نقاب نہیں

حضرت ابو بکر کیلئے خصوصی زیارت

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا
ان الله عز وجل يتجلى للناس عامة و يتجلى لابی بكر خاصة - ۲۔
(ترجمہ) اللہ تعالیٰ تمام امتیوں کیلئے عام تجلی فرمائیں گے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کیلئے
خاص تجلی فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی زیارت کے مزید تفصیلی حالات

جو حضرات اللہ تعالیٰ کی زیارت اور تجلی کے مزید تفصیلی حالات کو ملاحظہ کرنا چاہیں تو وہ ملاحظہ فرمائیں
ان قیم کی کتاب حادی الارواح کا باب نمبر پینسٹھ ملاحظہ فرمائیں انہوں نے اس میں ساٹھ
صفحات پر مشتمل تفصیل سے دلائل اور احادیث بیان کی ہیں اردو میں استاذ یم حضرت اقدس
مولانا ابو الزاہد محمد سر فراز خان صاحب صفدر دامت برکاتہم العالیہ شیخ الحدیث جامعہ نصرت
العلوم گوجرانوالہ کے صاحبزادہ محبت گرامی قدر جناب حضرت مولانا عبدالقدوس قارن
نے حادی الارواح کا ترجمہ بنام "جنت کے نظارے" کیا ہے اس کو ملاحظہ فرمائیں۔
ہم نے اس کتاب میں زیارت خداوندی کے متعلق صرف چیدہ چیدہ، دلچسپ اور جامع
احادیث کو ذکر کر دیا ہے۔ (امداد اللہ انور)

۱۔ عبداللہ بن المبارک۔ البدور السافرہ (۲۲۶۸)، حادی الارواح ص ۳۱۳،

۲۔ البعث والنشور (۴۹۳)، و کتاب الرؤیۃ للشیخ الیومنی و کتاب الرؤیۃ للدارقطنی، حادی الارواح ص

۳۹۸ واللفظ منه، کنز العمال (حدیث نمبر ۳۲۶۳۰) حوالہ حاکم مطولا و تعجب و (حدیث

نمبر ۳۲۶۲۹) حوالہ ابن نجار۔ تاریخ بغداد (۱۲/۱۹)، اتحاف السادہ (۵۸۲/۹)،

اللہ تعالیٰ قرآن سنائیں گے

حضرت عبداللہ بن بریدہ فرماتے ہیں کہ (اعلیٰ درجہ کے) جنتی جنت میں روزانہ دو مرتبہ اللہ جبار کے حضور زیارت کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے سامنے قرآن پاک پڑھ کر سنائیں گے اور قرآن سننے والوں میں سے ہر جنتی اپنی اس مجلس پر رونق افروز ہوگا جہاں وہ بیٹھا کرتا ہوگا گوہرِ یاقوت، زبرِ جد، سونے اور زمرد کے منبروں پر اپنے اپنے اعمال کے درجات کے مطابق بیٹھیں گے اور اس قراءت سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور اس سے بڑھ کر کوئی عظمت والی اور حسین چیز نہیں سنیں گے۔ اس کے بعد وہ اپنی سواریوں پر بیٹھ کر اپنی مسرور آنکھوں کے ساتھ ایسی ہی کل تک کیلئے واپس لوٹ آیا کریں گے۔ ۱۷

۱۷ صفحہ الجنتہ ابو نعیم اصبہانی (۲۷۰) حادی الارواح ص ۳۲۸ حوالہ ابو الشیخ ابن حبان۔ نوادر الاصول حکیم ترمذی ص ۱۵۶

اللہ تعالیٰ کی اور جنتیوں کی باہمی گفتگو

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ان الذين يشترون بعهد الله وايمانهم ثمنا قليلا اولئك لا خلاق لهم في الآخرة ولا يكلمهم الله ولا ينظر اليهم يوم القيامة ولا يزكهم

(سورة آل عمران / ۷۷)

(ترجمہ) یقیناً جو لوگ معاوضہ (یعنی نفع دنیوی) لے لیتے ہیں بمقابلہ اس عہد کے جو (انہوں نے) اللہ تعالیٰ سے کیا (مثلاً انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا) اور (بمقابلہ) اپنی قسموں کے (مثلاً حقوق العباد و معاملات کے باب میں قسم کھا لینا) ان لوگوں کو کچھ حصہ آخرت میں (وہاں کی نعمت کا) نہ ملے گا اور نہ خدا تعالیٰ ان سے (لطف کا) کلام فرمائیں گے اور نہ ان کی طرف (نظر محبت سے) دیکھیں گے، قیامت کے روز، اور نہ ان (کو گناہوں سے) پاک کریں گے اور ان کیلئے دردناک عذاب (تجویز) ہوگا۔

(فائدہ) ان مذکورہ قسم کے لوگوں سے چونکہ اللہ تعالیٰ ناراض ہوں گے اس لئے ان سے کلام محبت نہیں کریں گے اور اہل جنت سے چونکہ راضی ہوں گے اس لئے ان سے کلام فرمائیں گے یہ بات مذکورہ آیت سے بطور اقتضاء النص کے ثابت ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ جنتیوں کو سلام کریں گے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

سلام قولاً من رب رحيم (سورة يس / ۵۸)

(ترجمہ) ان کو پروردگار مہربان کی طرف سے سلام فرمایا جائے گا حدیث جابر میں ہے کہ جنتی حضرات کے سامنے اللہ تعالیٰ جھانک کر ان کو فرمائیں گے السلام علیکم یا اهل الجنة (اے اہل جنت تم پر سلام ہو) ۱۔ مزید تفصیل زیارت خداوندی کے باب میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ لکن ماجہ فی مقدمۃ سنہ (۱۸۳) حلیۃ الاولیاء ابو نعیم ۶ / ۲۰۸ صفحہ الجہنہ ابو نعیم (۹۱) صفحہ الجہنہ لکن ابی الدہب (۶۷)

درمثور (۵ / ۲۶۶) حوالہ بزار و لکن ابی حاتم و لا جری فی الرکبۃ و لکن مردویہ وغیرہ۔ حادی الزرارۃ ص ۱۰۰

اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وعد الله المؤمنين والمؤمنات جنات تجري من تحتها الانهار خالدين فيها
ومساكن طيبة في جنات عدن ورضوان من الله اكبر ذلك هو الفوز العظيم
(سورة التوبة / ٤٢)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں سے ایسے باغات کا وعدہ کیا
ہے جن کے نیچے سے نہریں چلتی ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور نفیس مکانوں
کا جو کہ ان ہمیشگی کے باغات میں ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی سب سے بڑی چیز
ہے، یہ بڑی کامیابی ہے۔

رضائے خداوندی سب سے بڑی نعمت ہوگی

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
ان الله يقول لاهل الجنة يا اهل الجنة فيقولون لبيك ربنا وسعديك فيقول
هل رضيتم؟ فيقولون وما لنا لا نرضى وقد اعطينا ما لم تعط احدا من
خلقك؟ فيقول الا اعطيكم افضل من ذلك؟ فقالوا ياربنا وای شیء افضل
من ذلك؟ فقال احل عليكم رضوانی فلا اسخط عليكم بعده ابدا۔

اسلام آباد، (۲/ ۱۲۹) مسند احمد (۸۸/ ۳) بخاری (۱۱/ ۳۱۵ مع فتح الباری)، مسلم (الجنة
(۹) تفسیر ابن جریر (۱۰/ ۱۲۶) ترمذی (حدیث نمبر ۲۵۵۸) حلیۃ الاولیاء (۶/ ۳۴۲) بدور
سافرہ (۲۱۵۰) صفۃ الجنة ابن کثیر ص ۱۲۱ البعث والنشور شہقی (۳۹۰) تذکرة القرطبی (۲/ ۴۹۲)
صحیح ابن حبان (۱۰/ ۲۶۶) جامع الاصول (۱۰/ ۵۳۳) المتجر الرابع (۲۱۲۶) مشکوٰۃ (۵۶۲۶)
جمع الجوامع (۵۳۱۳) اتحاف السادة (۹/ ۶۳۹) کنز العمال (۳۹۲۸۷) تفسیر ابن کثیر
(۱۱۸/ ۳) درمنثور (۳/ ۲۵۷) تفسیر معالم الثزیل (۱/ ۳۲۷) تفسیر ابن جریر (۱۰/ ۱۲۶)
قرطبی (۱۸/ ۱۳۲) الاسماء والصفات (۵۰۲۲۲۱)

(ترجمہ) اللہ تبارک و تعالیٰ جنت والوں سے فرمائیں گے اے جنت والو! تو وہ عرض کریں گے لبیک و سعیدیک (ہم حاضر ہیں اور سعادت آپ ہی کی طرف سے ہے) اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کیا تم راضی ہو گئے؟ وہ عرض کریں گے ہمیں کیا ہے ہم کس وجہ سے راضی نہ ہوں جبکہ آپ نے ہمیں اتنا عطاء فرمایا ہے کہ اپنی مخلوق میں سے اتنا کسی کو عطاء نہیں کیا؟ تو (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے کیا میں آپ حضرات کو اس سے بھی افضل نعمت عطاء نہ کروں؟ وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب کون سی نعمت اس سے افضل باقی رہ گئی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے تمہارے لئے اپنی رضا نچھاور کی اب اس کے بعد میں کبھی بھی آپ حضرات پر ناراض نہیں ہوں گا۔

(حدیث) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اذا دخل اهل الجنة الجنة قال الله يا عبادي هل تسألوني شيئا فازيدكم؟ قالوا يا ربنا وما خير منها اعطينا؟ قال رضواني اكبر۔ ا۔ (ترجمہ) جب جنتی جنت میں داخل ہو چکیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے میرے بندو! تم مجھ سے کچھ مانگتے نہیں کہ میں تمہاری (نعمتوں میں) اضافہ کروں؟ وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب جو کچھ آپ نے ہمیں نوازا ہے اس سے بہتر کیا نعمت ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میری رضا اور خوشنودی سب سے بڑی نعمت ہے۔

زیارت خداوندی کسی نیک عمل کے بدلہ میں نہیں ہوگی

اللہ تعالیٰ جنت تو اہل جنت کو ان کے عمل صالح (ایمان و عبادات) کے بدلہ میں عنایت فرمائیں گے مگر اپنے چہرہ اقدس کی زیارت کو اضافی طور پر عطاء فرمائیں گے اس کو کسی عمل کے ثواب کا بدلہ قرار نہیں دیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں "للذين احسنوا الحسنى و زيادة" سے مراد تو جنت ہے اور "زيادة" سے مراد

۱۔ تفسیر ابن کثیر ۲/ ۳۸۵، وقال الحافظ الضیاء المقدسی فی کتابہ صفۃ الجنۃ ہذا عندی علی شرط الصحیح، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۱۲۲ بزار (طبرانی اوسط) (البیہدور السافرہ) (۲۱۵۱) صحیح ابن حبان بلغلہ (۲۶۵/ ۱۰) (۷۳۹۶) درمنثور (۲۵۷/ ۳) حلیۃ الاولیاء (۱۳۲/ ۵)

اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے اس دیدار کو "زیادہ" اس لئے کہا کیونکہ یہ "زیادہ" بہت عظیم ہے اعمال میں سے کوئی چیز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اس لئے کہ یہ جنت سے بھی افضل ہے۔ اے

اللہ تعالیٰ کی زیارت دنیا میں کیوں نہیں کرائی گئی

اللہ تعالیٰ دنیا میں ہم سے پردہ میں کیوں ہیں جب کہ قرآن و حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ہم آخرت میں اس کے دیدار سے مشرف ہوں گے دنیا میں بھی اللہ کی زیارت ہوتی تو کیا ہی اچھا ہوتا؟

اس کی علماء کرام نے بہت سی وجوہات تحریر کی ہیں (۱) دنیا میں اس لئے زیارت نہیں کرائی تاکہ بندہ کے شوق اور محبت میں مزید اضافہ ہو جیسا کہ کہا گیا ہے کہ وطن میں واپسی کا لطف طویل عرصہ تک سفر میں رہنے کے بعد ہی آتا ہے (۲) ایک وجہ خوف و خشیت میں اضافہ کرنا مطلوب ہے (۳) تاکہ طلبگاروں کو غیر طلبگاروں پر فضیلت حاصل ہو (۴) اگر ان سے حجاب اٹھادیا جاتا اور وہ دنیا میں ہی اس کی زیارت سے مشرف ہو جاتے تو وہ ذات باری کے جمال بے بہا میں ہی مستغرق ہو جاتے اور اپنے آپ سے اور دنیا میں نیک اعمال کی ترقی کے حصول سے بے پرواہ ہو جاتے آپ نے عزیز مصر کی بیوی کا واقعہ تو قرآن شریف میں پڑھا ہی ہے کہ اس نے مصر کی ان عورتوں کو (جنہوں اس کو حضرت یوسف علیہ السلام پر فریفتہ ہونے پر انگشت نمائی کی تھی) ہر ایک کو ایک ایک چھری دی اور دوسری طرف حضرت یوسف علیہ السلام کو حکم دیا کہ ان کے سامنے نکلو اور عورتوں کو کہا کہ لیموں کا ٹوا اس وقت میں جب انہوں نے حضرت یوسف کے حسن کو دیکھا تو اپنے آپ کو بھول گئیں حتیٰ کہ اپنے ہاتھوں کو چھریوں سے کاٹ بیٹھیں اور تکلیف کا ذرہ برابر احساس نہ ہوا۔ تو جب ان کی یہ حالت مخلوق کو دیکھنے سے ہوئی تمہارا کیا گمان ہے جب تم خالق کے جمال کو دیکھو گے تو تمہارا کیا حال ہوگا (۵) فانی ہونے والا باقی رہنے والی ذات کو کب دیکھ سکتا ہے۔

اور یہ بات ذہن نشین رکھ لو کہ اللہ تعالیٰ پردہ میں نہیں ہے اگر وہ پردہ میں ہو تو اس کا

مطلب یہ ہے کہ کسی چیز نے اس کو چھپا رکھا ہے (اور چھپانے والی چیز کیلئے خدا کی عظیم ذات کو چھپانے کی فوقیت حاصل ہو گئی اور یہ بات بالکل غلط ہے اور) حالانکہ اللہ تعالیٰ کیلئے نہ تو کوئی جہت ہے اور نہ کوئی مکان۔ بلکہ اسے دیکھنے والے تو ہی حجاب میں ہے (کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے اندر دنیا میں ایسی قوت نہیں رکھی کہ تو اس کو دیکھ سکے)۔ اے

اسماء النبی کریم

اشتہار

سائز 23x36x16 صفحات 336 مجلد، ہدیہ

قرآن اور احادیث میں موجود اور ان سے ماخوذ حضور ﷺ کے ایک ہزار اسماء گرامی پر محیط ایک جامع کتاب، اسماء نبویہ مع اردو ترجمہ و تشریح، اور فضائل و برکات اسماء نبویہ اور فضائل ”اسم محمد“ تالیف از مفتی امداد اللہ نور صاحب۔

فرشتے اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے؟

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے ذکر کیا ہے کہ بعض ائمہ کے کلام میں اس کلمات کا ذکر آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی زیارت فقط مؤمن انسانوں کے ساتھ مخصوص ہے، فرشتے اللہ تعالیٰ کی زیارت نہیں کر سکیں گے ان حضرات نے ارشاد خداوندی لا تدركه الابصار سے استدلال کیا ہے کہ اس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں۔ یہ آیت عام ہے جس کو مؤمنین کے حق میں دوسری آیت کی وجہ سے مخصوص کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ فرشتے نہ دیکھنے والی آیت کے عموم میں داخل ہیں جبکہ امام شہبہؒ نے اس کے خلاف لکھا ہے۔ چنانچہ آپ کتاب الرویۃ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا، ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کو اللہ نے جب سے پیدا کیا ہے صف بستہ کھڑے ہیں اور اللہ سبحانہ کے چہرہ اقدس کو دیکھ دیکھ کر سبحانک کہہ رہے ہیں (یعنی اے اللہ آپ کی ذات تمام عیبوں اور نقائص سے پاک ہے) ۱۔

فرشتے قیامت کے دن زیارت کریں گے

(حدیث) حضرت عدی بن ارطاطؓ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"ان لله تعالى ملائكة قيام ترعد فرائضهم من مخافته مامنهم ملك تنحدر دمة من عينه الا وقعت ملكا يسبح و ملائكة سجوداً منذ خلق الله السموات والارض لم يرفعوا رؤوسهم و لا يرفعونها الى يوم القيامة و صفوفاً لم ينصرفوا عن مصافهم و لا ينصرفون الى يوم القيامة فاذا كان يوم القيامة يتجلى لهم ربهم فينظرون اليه قالوا: سبحانك ما عبدناك حق

۱۔ کتاب الرویۃ امام شہبہؒ، البدور السافره (۲۲۶۹) الحبائک فی اخبار الملائک (۵۵۱) بحوالہ ابن

عساکر، حادی الارواح ص ۴۰۷ تاریخ کبیر بخاری ۲/ ۸

عبادتک، کما ینبغی لک"۔ ۱۔

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جن کے کندھے کے گوشت خوف کے مارے کانپتے ہیں ان میں سے کوئی فرشتہ ایسا نہیں کہ اس کی آنکھوں سے کوئی آنسو نکلے مگر (فرشتوں کی کثرت کی وجہ سے) وہ حالت قیام میں تسبیح پڑھنے والے کسی نہ کسی فرشتے پر جاگرتا ہے اور کچھ فرشتے ایسے ہیں جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے تب سے سجدہ میں ہیں۔ انہوں نے کبھی سر نہیں اٹھایا اور نہ قیامت تک سر اٹھائیں گے اور کچھ فرشتے رکوع میں ہیں انہوں نے بھی کبھی سر نہیں اٹھایا اور نہ کبھی قیامت تک سر اٹھائیں گے اور کچھ فرشتے صف بستہ ہیں جو اپنی صفوں سے کبھی نہیں ہٹے اور نہ قیامت تک ہٹیں گے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی فرمائیں گے تو یہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے اور عرض کریں گے کہ آپ کی ذات پاک ہے جس طرح سے لائق تھا ہم نے اس طرح سے آپ کی عبادت نہیں کی۔

۱۔ کتاب الرویۃ امام شہبختی، البدور السافره (۲۲۷۰) الحبانک (۲۴) بحوالہ شعب الایمان شہبختی وابن عساکر وغیرہ کتاب العظمت ابو الشیخ (۵۱۷) تاریخ بغداد ۱۲/ ۳۰۷، تفسیر ابن کثیر ۸/ ۲۹۷، الحاوی للفتاویٰ ۲/ ۳۵۰، اتحاف السادة المتکلمین ۹/ ۱۲۶، ۱۰/ ۲۱۷، کنز العمال ۶۸۳۶، جمع الجوامع (۶۹۳۵) الفقیہ والمنہج ص ۱۰، حادی الارواح ص ۴۰۹، تاریخ اسلام امام ذہبی ۴/ ۱۰۵

حضرات انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی زیارت

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے اپنی جان اور بیوی بچوں سے زیادہ محبت کرتا ہوں اور جب میں گھر میں ہوتا ہوں اور آپ کو یاد کرتا ہوں تو مجھ سے صبر نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ میں حاضر ہو کر آپ کی زیارت کر لیتا ہوں۔ لیکن جب میں اپنی موت کو اور آپ کے انتقال کو یاد کرتا ہوں اور اس کو جانتا ہوں کہ جب آپ جنت میں داخل ہوں گے تو آپ کا درجہ انبیاء کرام کے ساتھ ہو گا اس لئے مجھے ڈر ہے کہ میں جنت میں داخل ہوا تو آپ کو نہیں دیکھ سکوں گا۔۔۔ تو آنحضرت ﷺ نے اس صحابی کو اس بات کا کوئی جواب عنایت نہ فرمایا حتیٰ کہ حضرت جبریل علیہ السلام یہ آیت لیکر نازل ہوئے

وَمَنْ يَطْعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ
وَالصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا (سورة النساء: ۶۹) ۷۱

(ترجمہ) اور جو شخص اللہ اور رسول کا کہنا مانے گا (گو زیادہ عبادت کرنے سے درجہ کمال حاصل نہ کر سکے) تو ایسے اشخاص بھی (جنت میں) ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (کامل) انعام (دین و قرب و قبول کا) فرمایا ہے، یعنی انبیاء (علیہم السلام) اور صدیقین (جو کہ انبیاء کی امت میں سب سے زیادہ رتبہ کے ہوتے ہیں جن میں کمال باطنی بھی ہوتا ہے جن کو عرف میں اولیاء کہا جاتا ہے) اور شہداء (جنہوں نے دین کی محبت میں اپنی جان دیدی) اور صلحاء (جو شریعت کے پورے قبیح ہوتے ہیں واجبات میں بھی اور مستحبات میں بھی جن کو نیک و ہندار کہا جاتا ہے)، اور یہ حضرات (جس کے رفیق ہوں) بہت اچھے رفیق ہیں۔ ۷۲

۱۔ البدور السافره (۲۲۰۳) "مخواله طبرانی" (۱) و ابو نعیم فی (۲) و ضیاء الدین (۳)

المقدس (في المختاره) وحسنه

۴۲۔ تفسیر بیان القرآن حضرت تھانویؒ

جنتیوں کی باہم ملاقاتیں اور سواریاں

جنتی کی جنتیوں اور دوزخیوں سے ملاقاتیں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

فَاقْبَلْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَسَاءَ لَوْ أَنَّ قَائِلَ مَنْهُمْ أَنَّىٰ كَبَانُ لِي قَرِينٌ .
 يَقُولُ إِنَّكَ لَمِنَ الْمَصْدُوقِينَ . ؕ إِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا ؕ أَنَا لِمَدِينَتُونِ .
 قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُطْلَعُونَ . فَاطْلَعْ فَرَأَاهُ فِي سُوءٍ الْعَاجِمِ . قَالَ تَاللَّهِ إِنْ كِدْتُ
 لَتُرْدِينَ . وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّی لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِّينَ . أَفَمَا نَحْنُ بِمُتِّينَ .
 الْأَمْوِتْنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذِّبِينَ . إِنْ هَذَا لَهُوَ الْفُوزُ الْعَظِيمُ . لِمِثْلِ هَذَا
 فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ (سورة الصافات: ۵۰ تا ۶۱)

(ترجمہ) پھر (جب سب لوگ ایک جلسہ میں جمع ہوں گے تو) ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بات چیت کریں گے (اس بات چیت کے دوران میں) ان (اہل جنت) میں سے ایک کہنے والا (اہل مجلس سے) کہے گا کہ (دنیا میں) میرا ایک ملاقاتی تھا وہ (مجھ سے بطور تعجب) کہا کرتا تھا کہ کیا تو (مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کے) ماننے والوں میں سے ہے؟ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم (دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اور زندہ کر کے) جزاء و سزا دیئے جائیں گے؟ (یعنی وہ آخرت کا منکر تھا) اس لئے ضرور وہ دوزخ میں گیا ہو گا! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہو گا کہ (اے اہل جنت) کیا تم جھانک کر (اس کو) دیکھنا چاہتے ہو؟ (اگر چاہو تو تم کو اجازت ہے) سو وہ شخص (جس نے قصہ بیان کیا تھا) جھانکے گا تو اس کو جہنم کے درمیان میں (پڑا ہوا) دیکھے گا (اس کو وہاں دیکھ کر اس سے) کہے گا کہ خدا کی قسم تو تو مجھ کو تباہ ہی کرنے کو تھا (یعنی مجھ کو بھی منکر آخرت بنانے کی کوشش کیا کرتا تھا) اور اگر میرے رب کا (مجھ پر) فضل نہ ہوتا (کہ مجھ کو اس نے صحیح عقیدے پر قائم رکھا) تو میں بھی (تیری طرح) عذاب میں گرفتار لوگوں میں ہوتا (اور اس کے بعد جنتی اہل مجلس سے کہے گا کہ) کیا ہم جز پہلی بار مر چکنے کے (کہ دنیا میں مر چکے ہیں) اب نہیں مریں گے اور نہ ہم کو عذاب ہو گا (یہ ساری

باتیں اس جوش مسرت میں کہی جائیں گی کہ اللہ تعالیٰ نے سب آفات اور کلفتوں سے بچا لیا اور ہمیشہ کیلئے بے فکر کر دیا، آگے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جنت کی جتنی جسمانی اور روحانی نعمتیں اوپر کی آیات میں بیان کی گئی ہیں (یہ بے شک بڑی کامیابی ہے، ایسی ہی کامیابی (حاصل کرنے) کیلئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہئے) (یعنی ایمان لانا اور اطاعت کرنی چاہئے) ۱۔

اہل جنت کا دنیا میں آپ بیتیوں کا مذکر

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

واقبل بعضهم على بعض يتساءلون . قالوا انا كنا قبل في اهلنا مشفقين . فمن الله علينا ووقانا عذاب السموم . انا كنا من قبل ندعوه انه هو البر الرحيم (سورة طور: ۲۵ تا ۲۸)

(ترجمہ) وہ (جنتی) ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بات کریں گے (اور اثنائے گفتگو میں) یہ بھی کہیں گے کہ (بھائی) ہم تو اس سے پہلے اپنے گھر (یعنی دنیا میں انجام کار سے) بہت ڈرا کرتے تھے سو خدا نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچا لیا (اور) ہم اس سے پہلے (یعنی دنیا میں) اس سے دعائیں مانگا کرتے تھے (کہ ہم کو دوزخ سے بچا کر جنت میں لے جائے سو اللہ نے دعا قبول کر لی) وہ واقعی بڑا محسن مہربان ہے۔

علمی محافل بھی قائم ہوں گی

علامہ ابن قیمؒ لکھتے ہیں کہ جب اہل جنت آپس کی آپ بتیاں ایک دوسرے کو سنائیں گے تو ان میں علم کے مسائل، فہم قرآن و سنت اور صحت احادیث پر گفتگو زیادہ قرین قیاس ہے کیونکہ دنیا میں اس کا مذاکرہ کھانے پینے اور جماع سے زیادہ لذیذ ہے تو اس کا مذاکرہ جنت میں بھی بہت ہی لذیذ ہو گا، اور یہ لذت صرف اہل علم کے ساتھ خاص ہو گی جو لوگ اہل علم میں سے نہ ہوں گے وہ ان محافل کے شرکاء بھی نہ ہوں گے واللہ اعلم۔ ۲۔

۱۔ تفسیر بیان القرآن حضرت تھانویؒ مع تغیر یسر فی اللفظ۔

۲۔ حاوی الارواح ص ۸۹

ملاقات کا انداز و گفتگو

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 اذا دخل اهل الجنة الجنة اشتاقوا الى الاحوان فيجىء سرير هذا حتى
 يحاذى سرير هذا فيتحدثان فيتكى هذا ويتكى هذا ويتحدثان ما كان في
 الدنيا فيقول: احدهما لصاحبه يا فلان تدري يوم غفر الله لنا يوم كذا في
 موضع كذا وكذا فدعونا الله تعالى فغفر لنا۔ ۱۔
 (ترجمہ) جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو وہ اپنے بھائیوں (اور مؤمنوں اور
 دوستوں) کی ملاقات کا شوق کریں گے تو ایک جنتی کے پلنگ کو لا کر کے دوسرے
 جنتی کے پلنگ کے برابر رکھ دیا جائے گا چنانچہ وہ دونوں آپس میں باتیں کرتے رہیں
 گے اس نے بھی تکیہ لگایا ہو گا اور اس نے بھی تکیہ لگایا ہو گا۔ یہ دونوں حضرات دنیا میں
 جو کچھ ہو اس کے متعلق باتیں کرتے رہیں گے۔ ان میں سے ایک اپنے دوست سے
 کہے گا اے فلاں! آپ کو معلوم ہے کہ فلاں دن فلاں اور فلاں جگہ اللہ تعالیٰ نے ہماری
 بخشش فرمائی جب ہم نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی تو اس نے ہمیں معاف کر دیا تھا۔

۱۔ البدور السافره (۲۱۹/۷) 'صفة الجنة ابن ابی الدنیا (۲۳۹) 'مجمع الزوائد (۴۲۱/۱۰) 'حلیہ ابو نعیم
 ۲/۵۱۱ 'البعث والنشور (۳۹۹) 'مسند بزار (۳۵۵۳) 'کتاب العظمت ابو الشیخ (۶۱۲) 'درمنثور
 ۶/۱۱۹ 'حادی الارواح ص ۳۳۲ ۳۸۸ ترغیب وترہیب ۴/۵۴۳ 'تفسیر ابن کثیر (۴/۱۰) '۴۱۰
 لسان المیزان (۹۱/۳) 'میزان الاعتدال (۳۱۶۳) 'علل الحدیث (۲۱۵۱) 'عقیلی فی التبعقاء
 (۱۰۳/۲)

زیارت کی سواریاں

(حدیث) حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان اهل الجنة يتزاورون على نجائب بيض كأنهن الياقوت وليس في الجنة من البهائم الا الابل والطير۔^۱

(ترجمہ) جنتی حضرات یاقوت کی طرح کی خوبصورت سفید سواریوں پر بیٹھ کر ایک دوسرے کی زیارت کو جائیں گے، جبکہ جنت میں اونٹ اور پرندے (یا گھوڑے) کے علاوہ کوئی جانور (سواری کا) نہیں ہوگا۔

مشک کا غبار اڑانے والے اونٹ

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں جنتی حضرات ایک دوسرے کی ملاقات (میں جانے) کیلئے بھورے رنگ کے اونٹ کو استعمال کریں گے جن پر درخت میس کی لکڑی کے کجاوے ہوں گے اس کے پاؤں کے تلوے مشک کا غبار اڑاتے ہوں گے ان میں سے ہر اونٹ کی (خالی) لگام (ہی) دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگی۔^۲

عمدہ گھوڑے اور اونٹ

(حدیث) حضرت شفی من ماتع سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

۱۔ صفۃ الجنة لمن اتى الدنيا (۲۴۸) مجمع الزوائد (۱۰/ ۴۱۲-۴۱۳) البدور السافرة (۲۱۹۸) طبرانی (۴۶۰۹) کامل لمن عدی ۷ / ۲۵۴ ولہ شاہد اخرجہ ابن المبارک فی الزہد (۲۳۹) و شاہد آخر اخرجہ ہناد فی الزہد (۸۵) نہایہ ابن کثیر ۲ / ۵۱۹ شرح السنۃ (۵ / ۲۲۷) ترغیب و ترہیب ۴ / ۵۴۳ صفۃ الجنة ابو نعیم ۳ / ۴۲۰ وفیہ لفظ الخلیل بدل الطیر۔ مسند احمد (۲ / ۳۳۵) جمع الجوامع (۶۳۰۷) کنز العمال (۳۹۳۲۴)

۲۔ صفۃ الجنة لمن اتى الدنيا (۲۴۱) البدور السافرة (۲۲۰۱) حاوی الارواح ص ۳۳۵ صفۃ الجنة ابن کثیر ص ۱۶۷ ترغیب و ترہیب ۴ / ۵۴۳

"ان من نعيم اهل الجنة انهم يتزاورون على المطايا والنجب وانهم يؤتون في يوم الجمعة بخيل مسرجة ملجمة لا تروث ولا تبول فيركبونها حيث شاء الله . عز وجل . فتاتيهم مثل السحابة فيها ما لا عين رأت ولا اذن سمعت فيقولون : امطري علينا فما يزال المطر عليهم حتى ينتهي ذلك فوق ايمانهم ثم يبعث الله . عز وجل . ريحاً غير مؤذية فتنسف كثباناً من المسك على ايمانهم وعن شمائلهم فيأخذ ذلك المسك في نواصي خيولهم وفي معارفها وفي رؤسهم ولكل رجل منهم جمة على ما اشتئت نفسه فيتعلق ذلك المسك في تلك الحمام وفي الخيل وفيما سوى ذلك من الثياب ثم يقبلون حتى ينتهوا الى ما شاء الله . عز وجل . فاذا المرأة تنادى بعض اولئك : يا عبد الله مالك فينا حاجة؟ فيقول : ما انت؟ ومن انت؟ فتقول : انا زوجتك وحبك فيقول : ما كنت علمت بمكانك فتقول المرأة : او ما علمت ان الله قال : (فلا تعلم نفس ما اخفى لهم من قرة اعين جزاء بما كانوا يعملون) فيقول : بلى وربى فلعله يشتغل عنها بعد ذلك الموقف مقدار اربعين خريفاً لا يلتفت ولا يعود ما يشغله عنها الا هو فيه من النعيم والكرامة" ۱-

(ترجمہ) جنت کی نعمتوں میں سے ایک یہ ہے کہ جنتی حضرات ایک دوسرے کی زیارت اور ملاقات کیلئے اونٹ اور خوبصورت سواریاں استعمال کریں گے اور یہ جمعہ کے دن زین اور لگام والے گھوڑے پر سوار ہو کر آئیں گے جو نہ تو لید کرتا ہو گا نہ پیشاب کرتا ہو گا۔ جہاں اللہ تعالیٰ چاہیں گے۔ یہ اس پر سوار ہو گا۔ بادل کی طرح کی کوئی چیز ان کے پاس آئے گی جس میں ایسی نعمتیں ہوں گی جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے۔ یہ جنتی کہیں گے تم ہم پر برسو تو وہ ان پر برستی رہے گی حتیٰ کہ بالکل ان کی خواہشات کے تکمیل پر جا کر کے تھمے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا چلائیں گے جو مشک

۱- صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (۲۳۹) 'زوائد زبد ابن المبارک' (۲۳۹) 'ترغیب و ترہیب' ۴/ ۵۴۲

حادی الارواح ص ۳۳۳ صفۃ الجنة ابن کثیر ص ۱۶۶۔

کے نیلے اکھیر کر جنتیوں کے دائیں بائیں رکھ دے گی، پھر مشک (کستوری) اڑ کر جنتیوں کے کھوڑوں کی پیشانیوں چروں اور ان کے سروں میں بے گی، ہر ایک جنتی کیلئے جو کچھ اس کا جی چاہے گا بہت کچھ ملے گا اور یہ مشک ان تمام چیزوں میں شامل ہو جائے گی حتیٰ کہ گھوڑے میں بھی اس کے علاوہ کپڑوں میں بھی۔ پھر یہ جنتی واپس مڑیں گے حتیٰ کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ چاہے گا ان نعمتوں کی انتہاء کو پہنچیں گے۔ کہ اچانک ایک عورت ان حضرات میں سے کسی ایک کو پکارے گی کہ اے بندہ خدا! کیا تمہیں ہماری ضرورت نہیں؟ تو وہ پوچھے گا تو کون سی نعمت ہے تو کون ہے؟ تو وہ کہے گی میں تیری دِلہن ہوں اور تیری محبت ہوں وہ کہے گا مجھے معلوم نہیں ہوا تو کہاں تھی؟ تو وہ کہے گی کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (سورة السجدة: ۱۷) (ترجمہ) سو کسی شخص کو خبر نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں کیلئے خزانہ غیب (جنت) میں موجود ہے یہ ان کو ان کے اعمال کا صلہ ملا ہے) تو وہ کہے گا کیوں نہیں مجھے میرے رب کی قسم۔ پس شاید کہ وہ جنتی اس مجمع کے بعد چالیس سال تک اوہر ادھر متوجہ نہ ہو گا اور نہ اس کو ایسی کوئی چیز اس سے ہٹا سکے گی اس حالت میں وہ نعمت اور شان و شوکت میں رہے گا۔

شہداء کی سواریاں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا (و نفخ فی الصور فصعق من فی السموات و من فی الارض الا من شاء اللہ) (سورة الزمر: ۶۸) (ترجمہ) اور صور میں پھونک ماری جائے گی تو تمام آسمان اور زمین والوں کے ہوش اڑ جائیں گے مگر جس کو خدا چاہے۔

یہ کون لوگ ہوں گے اللہ تعالیٰ جن کے ہوش قائم رکھنا چاہیں گے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ شہداء ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کو اس حالت میں اٹھائے گا کہ انہوں نے اپنی تلواریں عرش خداوندی کے ارد گرد لٹکائی ہوں گی فرشتے ان سے میدان محشر میں جب ملیں گے تو یہ یا قوت کی عمدہ سواریوں پر سوار ہوں گے ان کی بایں غید موتی کی ہوں گی

کجاوے سونے کے ہوں گے، لگاموں کی رسیاں باریک اور موٹے ریشم کی ہوں گی اور لگامیں ریشم سے زیادہ ملائم ہوں گی، ان کے قدم مردوں کی تاحد نظر پر پڑیں گے، یہ اپنے گھوڑوں پر جنت کی سیر کرتے ہوں گے، جب سیر تفریح لمبی ہو جائے گی تو کہیں گے چلو ہمارے ساتھ پروردگار کی طرف ہم اس کو دیکھیں کہ وہ اپنی مخلوق کے درمیان کس طرح سے فیصلہ کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ (ان کو دیکھ کر) ان کو (خوش کرنے) کیلئے ہنس پڑیں گے اور جب اللہ عزوجل کسی بندہ کی طرف کسی موقعہ پر دیکھ کر ہنس پڑیں تو اس سے (قیامت کے دن اعمال کا) حساب و کتاب نہیں ہوگا۔ ۱۷

اعلیٰ جنتی کا گھوڑا

(حدیث) حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

ان فی الجنة شجرة يخرج من اعلاها حلل ومن اسفلها خيل من ذهب مسرجة ملجمة من ياقوت ودر لا تروث ولا تبول لها اجنحة خطوها مدبصرها فيركبها اهل الجنة فتطير بهم حيث شاؤا، فيقول الذي اسفل منهم درجة يارب ما بلغ عبادك هذه الكرامة؟ فيقال لهم انهم يصلون الليل وانتم تنامون، وكانوا يصومون وكنتم تاكلون، وكانوا ينفقون وكنتم تبخلون و كانوا يقاتلون وكنتم تجبنون۔ ۱۸

(ترجمہ) جنت میں ایک درخت ہے جس کے اوپر کے حصہ سے پوشاکیں نکلیں گی اور نچلے حصہ سے یاقوت اور جوہر کی زین اور لگام سمیت سونے کا گھوڑا نکلے گا، یہ نہ تولید کرے گا اور نہ پیشاب اس کے کئی پر ہوں گے، اس کا قدم تاحد نگاہ پر پڑے گا، جنتی اس پر سوار ہوں گے اور جہاں چاہیں گے یہ ان کو لیکر اڑے گا۔ وہ جنتی جو ان سے نچلے درجہ میں ہو گا وہ کہے گا اے رب کس عمل نے تیرے ان بندوں کو اس شان و شوکت

۱۷ صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (۲۴۲) حادی الارواح ص ۳۳۰ درمنثور ۵/ ۳۳۶ حوالہ ابو یعلیٰ ودارقطنی فی الافراد و حاکم وصحیحہ و ابن مردودیہ و شہیقی فی البعث والنشور صفۃ الجنة ابن کثیر ص ۱۶۸

تک پہنچایا ہے؟ تو ان سے کہا جائے گا (۱) یہ لوگ رات کو نماز پڑھتے تھے جب تم سو رہے ہوتے تھے (۲) یہ لوگ روزہ میں ہوتے تھے جب کہ تم کھا رہے ہوتے تھے۔
(۳) یہ لوگ صدقہ خیرات کرتے تھے جب کہ تم مغل کرتے تھے (۴) یہ لوگ جہاد کرتے تھے جبکہ تم بزدلی دکھاتے تھے۔

جنت کے گھوڑے اور اونٹ

(حدیث) حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا جنت میں گھوڑا بھی ہوگا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل فرمائیں گے تو جب چاہے گا کہ یا قوت احمر کے گھوڑے پر سوار ہو اور وہ تمہیں جنت میں اڑاتا پھرے تو تو سوار (ہو کر جنت کی اس طرح سے سیر کر سکے) گا ایک اور صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا جنت میں اونٹ ہوگا؟ تو آپ نے اس کو ویسا جواب نہ دیا جیسا کہ پہلے صحابی کو دیا تھا بلکہ فرمایا اگر آپ کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائیں گے تو آپ کیلئے جنت میں وہ سب کچھ ہوگا جس کا تمہارا دل چاہے گا اور تمہاری آنکھوں کو لذت ملے گی۔ ا۔

اللہ کی زیارت کیلئے لے جانے والا گھوڑا

(حدیث) حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اذا دخل اهل الجنة الجنة جاءتهم خيول من ياقوت احمر لها اجنحة لا تروث ولا تبول فقعدها عليها ثم طارت بهم في الجنة فيتجلى لهم الجبار فاذا راوه خروا سجدا فيقول لهم الجبار تبارك و تعالیٰ: ارفعوا رؤوسكم فان هذا ليس يوم عمل انما هو يوم نعيم وكرامة. قال فيرفعون

حدیث حسن۔ زہد ابن مبارک ۲/ ۱۷۷ ابن جریر (تفسیر ۲۵/ ۵۸) شرح السنہ ۱۵/ ۲۲۲

مسند احمد ۵/ ۳۵۲ ترمذی (۲۵۴۶) البدور السافر (۲۱۲۰) شہتی "حادی الارواح ص ۳۲۹"

وصف الفردوس (۱۶۸)

رؤوسهم فيمطر الله عليهم طيبا فيمرون بكثبان المسك فيبعث الله على تلك الكثبان ريحا فتھيجها عليهم حتى انهم ليرجعون الى اھليهم و انهم لشعث غبر۔ ۱۷

(ترجمہ) جب جنتی جنت میں داخل ہو چکیں گے تو ان کے پاس یا قوت احمر کے گھوڑے پیش ہوں گے جن کے پر بھی ہوں گے جو نہ تولید کریں گے نہ پیشاب، یہ حضرات ان پر سوار ہوں گے اور یہ گھوڑے ان کو اٹھا کر اڑیں گے۔ اللہ جبار ان کے سامنے تجلی فرمائیں گے تو یہ حضرات اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوتے ہی سجدہ میں گر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے: اپنے سر اٹھا لو کیونکہ یہ عمل کرنے کا دن نہیں ہے یہ نعمتوں اور عزت و مرتبہ پانے کا دن ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ جنتی اپنے سر اٹھائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان پر خوشبو پاشی کریں گے۔ پھر یہ مشک کے ٹیلوں کے پاس سے گذریں گے تو اللہ تعالیٰ ان ٹیلوں پر ایسی ہوا چلائیں گے کہ وہ ان جنتی حضرات کو معطر کر دے گی حتیٰ کہ جب یہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس لوٹیں گے تو یہ بال کھلے ہوئے مشک آلود ہوں گے۔

۱۷ صفۃ الجنۃ ابو نعیم (۴۲۹) نہایہ ابن کثیر ۲/ ۵۱۵ کتاب العظمتۃ ابو الشیخ، حاذی الارواب
۳۳۱ کتاب الشریعہ آجری (۲۶۷)

جنتی حضرات علماء کرام کے جنت میں محتاج ہوں گے

(حدیث) حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ان اهل الجنة ليحتاجون الى العلماء في الجنة وذلك انهم يزورون الله تعالى في كل جمعة ، فيقول تمنوا ما شئتم فيلتفتون الى العلماء فيقولون ماذا تمنى على ربنا فيقولون تمنوا كذا وكذا فهم يحتاجون اليهم في الجنة كما يحتاجون اليهم في الدنيا ۔ ۱۔

(ترجمہ) جنت والے جنت میں بھی علماء کے محتاج ہوں گے اور وہ اس طرح سے کہ جنتی ہر جمعہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوں گے اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے تم جو چاہو تمنا کرو اس وقت یہ علماء کرام کی طرف متوجہ ہوں گے اور پوچھیں گے کہ ہم اپنے رب کے سامنے کس چیز کی تمنا کریں؟ تو وہ بتائیں گے کہ تم اس اس طرح کی تمنا کرو۔ چنانچہ یہ حضرات جنت میں علماء کرام کے اسی طرح سے محتاج ہوں گے جس طرح سے یہ ان کے دنیا میں محتاج ہیں۔

حضرت سلیمان بن عبد الرحمنؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جنت والے لوگ جنت میں علماء کرام کے محتاج ہوں گے جس طرح سے وہ دنیا میں علماء کے محتاج ہوتے ہیں (وہ اس طرح سے کہ) ان کے پاس ان کے رب تعالیٰ کی طرف سے ایلچی حاضر ہوں گے اور کہیں گے کہ آپ حضرات اپنے رب سے (نعمتیں) مانگو تو وہ کہیں گے کہ ہم نہیں جانتے کہ ہم کیا مانگیں پھر ان میں سے ایک دوسرے سے کہے گا چلو ان علماء کی طرف جب ہمیں دنیا میں کوئی مشکل مسئلہ پیش آتا تھا تب بھی تو ہم ان کے پاس جایا کرتے تھے پھر وہ (ان علماء کے پاس جا کر) کہیں گے کہ ہمارے پاس ہمارے

۱۔ مسند الفردوس دیلمی (۸۸۰) لسان المیزان (۵/۵۵) میزان الاعتدال (۷۰۶۶) البدور

السافرہ (۲۱۹۰) بحوالہ دیلمی وابن عساکر بسند ضعیف۔

رب تعالیٰ کی طرف سے ایچی تشریف لائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کچھ مانگنے کا حکم فرماتے ہیں جبکہ ہمیں علم نہیں کہ ہم کیا مانگیں؟ تو اللہ تعالیٰ علماء کے سامنے (ان نعمتوں کا) اظہار کر دیں گے تو علماء ان عوام اہل جنت کو بتائیں گے کہ تم ایسا ایسا سوال کرو چنانچہ وہ (ویسے ہی) سوال کریں گے اور ان کو وہ چیزیں عطاء کی جائیں گی۔ اے

اشہار جہنم کے خوفناک مناظر

سائز 16x36x23 صفحات 352 مجلد، ہدیہ

اردو زبان میں اپنے موضوع کی پہلی مستند اور تفصیلی کتاب امام ابن رجب حنبلی (وفات 795ھ) کی ”التخويف من النار“ کا اصل صحیح اردو ترجمہ جو دوزخ اور دوزخیوں کے حالات کا مکمل آئینہ دار دیدہ و دل کیلئے عبرت اور نہایت ہی اصلاحی کتاب ہے۔

اے ابن عساکر (تاریخ دمشق ابن عساکر) (البدور السافره / ۲۱۹۱)

جنتیوں کی زبان

جنتیوں کی زبان عربی ہوگی

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا
 یدخل اهل الجنة الجنة على طول آدم ستين ذراعا بذراع الملك على
 حسن يوسف و على ميلاد عيسى ثلاث وثلاثين سنة و على لسان محمد
 جرد مرد مکملون۔^۱

(ترجمہ) جنتی حضرات جنت میں حضرت آدم کے طویل قد کے برابر اللہ جل شانہ کے
 ہاتھ کے حساب سے ساٹھ ہاتھ کے ہوں گے، حضرت یوسف کے حسن پر ہوں گے
 اور حضرت عیسیٰ کی ۳۳ سال کی عمر میں ہوں گے اور حضرت محمد ﷺ کی زبان
 (عربی) پر ہوں گے نہ تو جسم پر بال ہوں گے نہ داڑھی ہوگی آنکھوں میں سرمہ لگائے
 گئے ہوں گے۔

(نوٹ) اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اس کی شان کے اعتبار سے ہے اس کو کسی محسوس ہاتھ سے
 تشبیہ نہیں دی جاسکتی اگر ہاتھ سے اللہ تعالیٰ کی قدرت مراد لی جائے تو کچھ بعید نہیں
 جیسا کہ ابن فورکؒ نے یہ سے قدرت کا معنی مراد لیا ہے۔^۲ (پھر معنی یہ ہوگا کہ اللہ
 تعالیٰ اپنی قدرت سے جتنا ان کا قد مناسب سمجھیں گے ان کو عطاء فرمائیں گے)
 امام زہریؒ فرماتے ہیں کہ اہل جنت کی زبان عربی ہوگی۔^۳
 حضرت ابن عباسؓ سے بھی ایسے ہی منقول ہے۔^۴

۱۔ احمد (۲۴۳/۵) معناه ترمذی (۲۵۴۵) بغیر لفظ 'حادی الارواح' ص ۶۷۴ صفۃ الجنة ابن ابی

الدنیا (۲۱۵) البدور السافره ()

۲۔ مشکل الحدیث ابن فورک

۳۔ صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (۲۱۶، ۲۱۴) زوائد زبد ابن المبارک (۲۴۵) نہایہ ابن

کثیر (۵۴۸/۲) 'حادی الارواح' ص ۶۷۴ بدور سافره (۲۱۸۰)

۴۔ صفۃ الجنة ابن ابی الدنیا (۲۱۳) مستدرک حاکم (۸۷/۴)

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 احبوا العرب لثلاث لانى عربى و القرآن عربى و كلام اهل الجنة عربى۔ ۱۔
 (ترجمہ) عرب والوں سے تین وجہ سے محبت رکھو کیونکہ میں بھی عربی ہوں، قرآن بھی
 عربی میں ہے اور جنت والوں کا (باہمی) کلام بھی عربی میں ہوگا۔
 (فائدہ) علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ جنتی جب قبروں سے اٹھیں گے تو ان کی زبان
 سریانی ہوگی اور حضرت سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ لوگ
 قیامت کے دن جنت میں داخل ہونے سے پہلے سریانی زبان بولیں گے اور جب جنت
 میں داخل ہو چلیں گے تو عربی زبان میں بات چیت کریں گے۔ ۲۔
 یہ سریانی اور عربی بغیر سیکھنے کے خود بخود آجائے گی۔

۱۔ مستدرک حاکم (۳/ ۸۷) بدور سافرہ (۲۱۷۹) درمنثور (۳/ ۳) حوالہ طبرانی (۱۱۳۴۲) والیو
 الشیخ () وحاکم وائن مردویہ والیہبتی فی الشعب۔ صفۃ الجنۃ لانی نعیم (۲۶۸) مناقبہ الشافعی
 للیہبتی (۱/ ۳۳۳) علوم الحدیث للحاکم ص ۱۶۱، ۱۶۲، معجم اوسط کمافی مجمع البحرین (۳/ ۷۷)
 ضعفاء عقیلی (۳/ ۳۲۸، ۳۲۹) موضوعات ابن الجوزی (۲/ ۴۱) صفۃ الجنۃ مقدسی
 (۳/ ۷۹/ ۱) الفوائد للمقدسی (۱/ ۲۲) تفسیر واحدی (۱/ ۸۱) تاریخ دمشق ابن
 عساکر (۶/ ۲۳۰/ ۱) (۷/ ۳۳/ ۱) ایضاح الوقف والابتداء لانی بکر ابن الانباری (ق ۶/ ۱)
 ۲۔ البدور السافرہ (۲۱۸۰)، صفۃ الجنۃ ابن کثیر ص ۱۹۳۔

اولاد مؤمنین و مشرکین

اولاد مؤمنین اپنے والدین کے ساتھ ہوگی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مسلمان آدمی کی اولاد کا درجہ بلند کرے (کے ان کو اعلیٰ درجہ کے جنتی آدمی کے درجہ تک) پہنچا دیں گے اگرچہ وہ عمل میں اس جنتی سے کم ہوں گے تاکہ اس کی آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیں پھر حضرت ابن عباسؓ نے یہ آیت تلاوت کی والذین اتبعوہم ذریعتہم بایمان الحقنا بہم ذریعتہم (سورۃ الطور ۲۱/) یعنی جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کا ساتھ دیا (ان آباء مؤمنین کے اکرام اور ان کو خوش کرنے کیلئے) ہم ان کی اولاد کو بھی (درجہ میں) ان کے ساتھ شامل کر دیں گے اور (اس شامل کرنے کیلئے) ہم ان (اہل جنت متبوعین) کے عمل میں سے کوئی چیز کم نہیں کریں گے۔ ۱۔

یعنی یہ نہ کریں گے کہ ان متبوعین کے بعض اعمال لے کر ان کی ذریت کو دے کر دونوں کو برابر کر دیں، جیسے مثلاً ایک شخص کے پاس چھ سو روپے ہوں اور ایک کے پاس چار سو اور دونوں کو برابر کرنا مقصود ہو تو اس کی ایک صورت تو یہ ہو سکتی ہے کہ چھ سو روپے والے سے ایک سو لیکر اس چار سو والے کو دیدے جائیں کہ دونوں کے پاس پانچ سو ہو جائیں، اور دوسری صورت جو کریموں کی شان کے لائق ہے یہ ہے کہ چھ سو والے سے کچھ نہ لیا جائے بلکہ اس چار سو والے کو دو سو روپے اپنے پاس سے دیدیں اور دونوں کو برابر کر دیں۔ پس مطلب یہ ہے کہ وہاں پہلی صورت واقع نہیں ہوگی۔

اولاد مشرکین اہل جنت کی خادم ہوگی

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی (تابالغ) اولاد کے متعلق سوال کیا کہ ان کے گناہ تو نہیں ہوں گے (کیونکہ وہ تابالغ

۱۔ البہدور السافرہ (۱۷۱۳) بحوالہ ہناد (فی الزہد)

ہونے کی وجہ سے شریعت کے مکلف نہیں ہوئے تھے) اس لئے ان کو سزا تو نہیں دی جائے گی کہ ان کو دوزخ میں داخل کیا جائے اور ان کی نیکیاں بھی نہیں ہوں گی کہ ان کو جنت کا مالک بنایا جائے (لہذا وہ کہاں جائیں گے؟) تو جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ اہل جنت کے خادم ہوں گے۔ ۱۷

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "میں نے اپنے رب سے اولاد مشرکین کو طلب کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو مجھے اہل جنت کے خدمتگار بنا کر عطاء فرمایا کیونکہ وہ شرک تک نہیں پہنچے تھے جس طرح سے ان کے والدین پہنچے ہیں بلکہ یہ یشاق اول (وعدہ الست) سے وابستہ ہیں۔ ۱۸ واللہ اعلم

اسم اعظم

اشتہار

سائز 23x36x16 صفحات 152 مجلد، ہد یہ

اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے متعلق اکابرین اسلام اور اولیاء امت کے تقریباً سب اقوال اور ان کے دلائل برکات اور تفصیلات پر مشتمل جامع تذکرہ۔

۱۷ تذکرۃ القرطبی (۲/ ۵۱۶) بحوالہ تفسیر یحییٰ بن سلام و مسند ابی داؤد سلیمان بن داؤد نعیم
۱۸ کنز العمال (۳۹۳۰۶) (۳۹۳۰۵) بحوالہ نوادر الاصول حکیم ترمذی و امالی ابی الحسن بن مملۃ۔

مؤمنین کی اولاد کی پرورش کون کر رہے ہیں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ذراری المؤمنین یكفلہم ابراہیم فی الجنة۔ ۱۔

(ترجمہ) مؤمنین کی اولاد کی جنت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کفالت (اور پرورش) کر رہے ہیں۔

(فائدہ) حضرت مکحول مرسل روایت کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے بچے جنت کے درخت پر سبز چڑیوں کی شکل میں ہیں اور ان کے ابا حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کی کفالت کرتے ہیں۔ ۲۔

حضرت سلیمان سے موقوف روایت ہے کہ مؤمنین کے بچے جنت کے ایک پہاڑ میں ہیں حضرت ابراہیم اور (ان کی اہلیہ) حضرت سارہ ان کی کفالت کرتے ہیں۔ ۳۔

۱۔ صحیح ابن حبان (الاحسان / ۷۴۰۳) مستدرک حاکم (۲ / ۳۷۰) مسند احمد (۲ / ۳۲۶) مجمع الزوائد (۷ / ۲۱۹) المطالب العالیہ (۶ / ۱۵۷) البعث ابن ابی داؤد (۱۶) فوائد ابو محمد الخلدی (۱ / ۲۸۹) ابن عساکر (۱۱ / ۳۲۸ ب) فیض القدیر (۳ / ۵۶۱) دیلمی (۳۱۵۳)

۲۔ معجم صغیر طبرانی (کنز العمال / ۳۹۳۰۸)

۳۔ کنز العمال (۳۹۳۱۰) بحوالہ طبرانی صغیر۔

ہم شروع ہی سے جنت میں کیوں نہیں پیدا کئے گئے

ہم شروع ہی سے جنت میں کیوں نہیں پیدا کئے گئے اس سوال کے حضرات علماء کرام نے تین جواب دیئے ہیں (۱) نعمت کی عظمت کو پہچاننا ضروری ہے اگر ہم دنیا میں پیدا نہ کئے جاتے تو ان نعمتوں کی قدردانیت سے واقف نہ ہوتے (۲) تاکہ ہم انجام کار جنت میں جزاء اعلیٰ کے حق دار بن سکیں اور زوال سے محفوظ ہو جائیں۔ (۳) تاکہ اہل جنت کو عزت کی تجارت حاصل ہونہ کہ سوال کرنے کی ذلت (اور عزت کی تجارت یہ ہے کہ ہم دنیا میں شریعت کے مطابق اللہ تعالیٰ کو راضی کریں اور اس سے اس اتباع کے بدلہ میں آخرت میں جنت کو حاصل کریں)۔ ۱۔

جنت کی تعبیرات

کبھی کبھی اللہ تعالیٰ مؤمن کو اس کی ایمانی بصیرت کے مطابق اور اعمال صالحہ کے مطابق خوابوں میں جنت کی خوشخبری عطاء فرماتے رہتے ہیں۔ ذیل میں وہ خواب اور ان کی تعبیریں ذکر کی جاتی ہیں جو اکثر طور پر مؤمن کو نظر آتے ہیں۔ چنانچہ ترجمہ کامل التفسیر میں ہے۔

”حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے کہ خواب میں بہشت کا دیکھنا حق تعالیٰ کی طرف سے خوشی اور خوشخبری ہے فرمان حق تعالیٰ ہے : ادخلوها بسلام آمین (اس میں سلامتی اور امن کے ساتھ داخل ہو جاؤ)

اور اگر دیکھے کہ بہشت کے میوے لئے یا کسی نے دیئے اور کھائے تو دلیل ہے کہ جس قدر میوے کھائے ہیں اسی قدر علم و دانش اور دین کی خصلت سیکھے گا لیکن فائدہ نہ اٹھائے گا۔

اور اگر کوئی شخص خواب میں حوروں کو بھی دیکھے تو دلیل ہے کہ نزاع کا وقت اس پر آسان ہو گا اور اگر دیکھے کہ بہشت میں مقیم ہے لیکن ویران ہے تو دلیل ہے کہ فساد اور گناہ کی طرف مائل ہو گا۔

اور اگر خواب میں دیکھے کہ بہشت اس پر بند کر دی گئی ہے تو دلیل ہے کہ اس کے ماں باپ اس سے ناراض ہیں اور اگر دیکھے کہ بہشت کے پاس جا کر واپس ہوا ہے تو دلیل ہے کہ موت کی بیماری میں گرفتار ہو گا۔ لیکن شفاء پائے گا۔

اور اگر دیکھے کہ فرشتے ہاتھ پکڑ کر اس کو بہشت میں لے گئے ہیں اور وہ وقت پر طوفانی کے سائے میں بیٹھا ہے تو دلیل ہے کہ دونوں جہان کی مراد پائے گا۔ فرمان حق ہے : طوبیٰ لہم و حسن مآب (ان کے لئے خوشخبری اور اچھا ٹھکانہ ہے)

اور اگر دیکھے کہ اس کو شراب اور دودھ کے پینے سے منع کیا ہے تو یہ اس کے دین کی تباہی کی دلیل ہے۔ فرمان حق تعالیٰ ہے : ومن يشرك بالله فقد حرم الله عليه الجنة (اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے گا تو اللہ نے اس پر بہشت کو حرام کر دیا ہے)

اور اگر دیکھے کہ بہشت کے میوے اس کو کسی نے دیئے ہیں تو دلیل ہے کہ اس کو اس کے علم سے حصہ ہوگا۔

اور اگر دیکھے کہ بہشت میں آگ ڈالی ہے تو دلیل ہے کہ کسی کے باغ سے حرام کی چیز کھائے گا اور اگر دیکھے کہ حوض کوثر سے پانی پیا ہے تو دلیل ہے کہ دشمن پر فتح پائے گا۔ اور اگر دیکھے کہ اس کو بہشت کا محل ملا ہے تو دلیل ہے کہ معشوقہ دلآرام یا کنیز اس کو ملے گی اور اس سے نکاح کرے گا۔

حضرت جابر مغربیؓ نے فرمایا ہے کہ اگر دیکھے کہ رضوان داروغہ بہشت اس کے برابر خوش و خرم ہے تو دلیل ہے کہ کسی سے خرم و شادماں ہوگا اور نعمت پائے گا۔ فرمان حق تعالیٰ ہے: سلام علیکم طبتم فادخلوها خالدین (تم پر سلام ہو، خوش رہو، اس میں ہمیشہ کے لئے داخل رہو۔)

اور اگر دیکھے کہ اچھی بلند جگہ پر ہے کہ بہشت کی صورت ہے اور وہ جانتا ہے کہ بہشت ہے تو دلیل ہے کہ بادشاہ عادل کے ساتھ یا امیر کے ساتھ یا بزرگ عالم کے ساتھ ہمیشہ رہے گا اور اگر دیکھے کہ بہشت کی طرف جاتا ہے تو دلیل ہے کہ راہ حق پر رہے گا۔

حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خواب میں بہشت کا دیکھنا نوجہ پر ہے۔ اول علم۔ دوم زہد۔ سوم احسان۔ چہارم خوشی۔ پنجم بشارت۔ ششم امن۔ ہفتم خیر و برکت۔ ہشتم نعمت۔ نہم سعادت۔

اگر کوئی شخص خواب میں دیکھے کہ بہشت میں ہے تو دلیل ہے کہ دونوں جہان کی مرادیں پائے گا اور اس کے ہاتھ سے بہت سی خیرات ہوگی۔ اگر مصلح دیکھے تو دلیل ہے کہ بیماری یا بلا میں مبتلا ہوگا۔ چنانچہ اہل بہشت کا ثواب پائے گا اور عالم ہمارے اور لوگ اس کے علم سے نفع پائیں گے۔ "۱۔"

جنت کی کھیتی اور کاشتکاری

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں وفيها ما تشتهيہ النفس وتلذ الا عين

(سورۃ زخرف: آیت ۱۷)

(ترجمہ) اور وہاں (جنت میں) وہ چیزیں ملیں گی جن کو دل چاہے گا اور جن سے آنکھوں کو لذت ہوگی (لہذا اگر کوئی جنت میں کاشتکاری کی خواہش کرے گا تو وہ بھی اس آیت کی روشنی میں ثابت ہوتی ہے)۔

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک دن کچھ بیان فرما رہے تھے اس وقت حضور ﷺ کے پاس ایک دیہاتی شخص بھی بیٹھا تھا (آپ نے فرمایا) جنتیوں میں سے ایک شخص اپنے پروردگار جل شانہ سے کھیتی کرنے کیلئے درخواست کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم نے جو چاہا ہے وہ تمہیں نہیں ملا؟ وہ عرض کرے گا کیوں نہیں لیکن میں پسند کرتا ہوں کہ کاشتکاری کروں تو وہ کاشتکاری کرے گا اور بیج بوائے گا تو وہ فوراً ہی اگ جائے گا اور برابر (کھڑا) ہو جائے گا اور کاٹ لیا جائے گا اور اس کا ذخیرہ پہاڑوں کی طرح ڈھیر کی شکل میں نظر آئے گا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ اے انسان! یہ لے تجھے تو کوئی چیز سیر نہیں کر سکتی۔ تو (یہ سن کر) دیہاتی نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ (یعنی جنت میں کھیتی کی طلب کرنے والا) کوئی قریشی یا انصاری ہی ہو گا کیونکہ یہی حضرات کاشتکاری کرتے ہیں ہم لوگ تو کھیتوں والے ہیں ہی نہیں۔ تو رسول خدا ﷺ (یہ سن کر) مسکرا دئے۔ ۱۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی جنتی جنت میں کاشتکاری کرنا چاہے گا تو اس کی یہ خواہش بھی پوری ہوگی۔

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

۱۔ بخاری فی التوحید (۵۱۹) باب ۳۸ (۲۳۳۸) فی الحرث و المزارعة ب ۲۰ بدور السافرة (۲۱۴۰) حادی الارواح ص ۲۳۴ صفة الجنة ابو نعیم ۳/ ۲۳۹ (۳۹۹) مسند احمد ۲/ ۵۱۱-۵۱۲ صفة الجنة ابن کثیر ص ۸۹

اذا دخل اهل الجنة قام رجل فقال يا رب ائذن لي في الزرع فاذن له فيه
 فيبذرهبه فلا يلتفت حتى يكون سنبله اثني عشر ذراعاً ثم لا يبرح مكانه حتى
 يكون منه ركاب امثال الجبال۔ ۱۔

(ترجمہ) جنت والے جب جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک شخص کھڑے ہو کر
 عرض کرے گا یا رب! آپ مجھے کاشت کاری کی اجازت دیدیں تو اس کو جنت میں
 کاشت کی اجازت دی جائے گی تو وہ اس میں بیج بوائے گا ابھی وہ مڑا نہیں ہو گا کہ اس کی
 بالیں بارہ ہاتھ کی ہو چکی ہوں گی ابھی وہ وہیں پر ہو گا کہ (کٹ کر) پہاڑوں کی طرح اس
 کے ڈھیر لگ جائیں گے۔

حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک شخص اپنے تکیہ کی ٹیک لگائے لیٹا ہوا ہو گا
 اور اپنے لب ہلائے بغیر اپنے دل میں کہے گا "کاش کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے اجازت
 عنایت فرماتے تو میں کاشتکاری کرتا"۔ تو اس کو معلوم بھی نہ ہو گا کہ جنت کے
 دروازوں کو تھامے ہوئے بہت سے فرشتے (آ) موجود ہوں گے اور عرض کریں گے
 "سلام علیک" تو وہ سیدھا بیٹھ جائے گا تو وہ اس سے کہیں گے "آپ کا رب فرماتا ہے کہ
 آپ نے اپنے دل میں ایک شے کی تمنا کی ہے جس کا اس کو علم ہے اس نے یہ بیج روانہ
 کئے ہیں اور فرمایا ہے کہ ان کو بویں دیں تو وہ (ان کو) اپنے دائیں بائیں اور آگے پیچھے
 ڈال دے گا تو وہ پہاڑوں کی طرح پھوٹ پڑیں گے اس کی تمنا کے مطابق جیسے وہ چاہتا ہو
 گا۔ پھر عرش کے اوپر سے اللہ تعالیٰ اس کو فرمائیں گے اے آدم زاد! خوب کھالے تو
 سیر ہونے کا نہیں۔ ۲۔

۱۔ البدور السافره (۲۱۳۱) کتاب العظمتہ ابو الشیخ (۲۰-۵۹۳) ص ۲۱۱، مجمع الزوائد ۱۰/ ۴۱۵ بحوالہ
 طبرانی اوسط۔

۲۔ البدور السافره (۲۱۳۲) بحوالہ حلیہ ابو نعیم، حادی الارواح ص ۲۳۵

موت اور طرح طرح کی تکالیف سے نجات

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وترى الجبال تحسبها جامدة وهى تمر مر السحاب صنع الله الذى اتقن كل شىء انه خبير بما تفعلون. من جاء بالحسنة فله خير منها وهم من فزع يومئذ آمنون (سورة النحل: ۸۸، ۸۹)

(ترجمہ و تفسیر) اور تو (اس وقت) پہاڑوں کو ایسی حالت میں دیکھ رہا ہے جس سے تجھ کو خیال ہوتا ہے کہ یہ ہمیشہ (یوں ہی رہیں گے اور کبھی اپنی جگہ سے) جنبش نہ کریں گے حالانکہ (قیامت واقع ہونے کے وقت ان کی یہ حالت ہوگی کہ) وہ بادلوں کی طرح (خفیف اور اجزاء منتشر ہو کر فضائے آسمانی میں) اڑے اڑے پھریں گے یہ خدا کا کام ہوگا جس نے ہر چیز کو (مناسب انداز پر) بنا رکھا ہے (کیونکہ ابتداء میں کسی شے میں

کوئی مضبوطی نہ تھی کیونکہ خود اس شے کی ذات ہی نہ تھی) یہ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب افعال کی پوری خبر ہے (جو جزاء و سزا کی پہلی شرط ہے اور دوسری شرائط مثل قدرت و غیرہ مستقل دلائل سے ثابت ہیں پس) (جو شخص نیکی (ایمان) لائے گا سو) اس شخص کو اس سے بہتر (اجر) ملے گا اور وہ لوگ بڑی گھبراہٹ سے اس روز امن میں رہیں گے۔ ۱۷

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وما اموالکم ولا اولادکم بالتی تقر بکم عندنا زلفی الا من آمن و عمل صالحا فاولئک لهم جزاء الضعف بما عملوا وهم فی الغرفات آمنون (سورة سبا: ۳۷)

(ترجمہ) اور تمہارے اموال و اولاد ایسی چیزیں نہیں جو تم کو درجہ میں ہمارا مقرب بنا دیتے ہاں مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کرے (یہ دونوں چیزیں البتہ قرب کا سبب ہیں) سو ایسے لوگوں کیلئے ان کے (نیک) عمل کا دگنا صلہ ہے (یعنی عمل سے زیادہ خواہ دوونے سے بھی زیادہ) اور وہ (بہشت کے) بالا خانوں میں چین سے بیٹھے ہوں گے۔ ۲۷

اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتے ہیں

ان المتقين في مقام امين . في جنات و عيون . يلبسون من سندس و
استبرق متقابلين . كذلك و زوجناهم بحور عين . يدعون فيها بكل فاكهة
آمين . لا يذوقون فيها الموت الا الموتة الاولى و وقاهم عذاب الجحيم .
فضلا من ربك ذلك هو الفوز العظيم (سورة الدخان : ۵۱ تا ۵۷)

(ترجمہ) بے شک خدا سے ڈرنے والے امن (چین) کی جگہ میں ہوں گے یعنی باغوں
میں اور نہروں میں (اور) وہ لباس پہنیں گے باریک اور موٹے ریشم کا، آمنے سامنے بیٹھے
ہوں گے، (اور یہ) بات اسی طرح ہے اور ہم ان کا گوری گوری بڑی آنکھوں والیوں سے
بیاہ کر دیں گے (اور) وہاں اطمینان سے ہر قسم کے میوے منگاتے ہوں گے (اور) وہاں
سوائے اس موت کے جو دنیا میں آچکی تھی اور موت کا ذائقہ بھی نہ چکھیں گے (یعنی
مریں گے نہیں) اور اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ سے بھی بچالے گا (اور) یہ سب کچھ آپ کے
رب کے فضل سے ہو گا بڑی کامیابی یہی ہے۔ ۱۷

جنت میں ذرہ برابر تکلیف نہ ہوگی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ان المتقين في جنات وعيون . ادخلوها بسلام آمين . ونزعنا ما في صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين . لا يمسهم فيها نصب وما هم منها بمخرجين (سورة النجر: ۴۵ تا ۴۸)

(ترجمہ) بے شک خدا سے ڈرنے والے (اہل ایمان) باغوں اور چشموں میں (بستے) ہوں گے تم ان (جنات اور چشموں) میں سلامتی اور امن کے ساتھ داخل ہو جاؤ (یعنی اس وقت بھی ہر مکروہ سے سلامتی ہے اور آئندہ بھی کسی شر کا اندیشہ نہیں) اور (دنیا میں طبعی تقاضا سے) ان کے دلوں میں جو کینہ تھا ہم وہ سب (ان کے دلوں سے جنت میں داخل ہونے سے پہلے ہی) دور کر دیں گے کہ سب بھائی بھائی کی طرح (الف و محبت سے) رہیں گے، تختوں پر آمنے سامنے بیٹھا کریں گے وہاں ان کو ذرا بھی تکلیف نہ پہنچے گی اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔ ۱۔

دلوں سے کینے نکال دئے جائیں گے

حضرت عبدالکریم بن رشیدؒ فرماتے ہیں جب جنتی جنت کے دروازہ تک پہنچیں گے تو وہ (آپس کے مخالفوں اور دشمنوں کو) ایسے دیکھیں گے جیسے آگ آگ کو دیکھتی ہے لیکن جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں موجود کینوں کو ختم کر دیں گے اور وہ آپس میں بھائی بھائی بن جائیں گے۔ ۲۔

آپس کی مخالفت کی صفائی کس جگہ ہوگی

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

۱۔ تفسیر بیان القرآن حضرت تھانویؒ

۲۔ زاد المعاد عبد اللہ بن احمد البدور السافره (۲۱۱۵)

اذا خلص المؤمنون من النار حبسوا بقنطرة بين الجنة والنار فيتقاصون
فطالما كانت بينهم في الدنيا حتى اذ انقروا وهدبوا اذن لهم يدخلون الجنة
فوالذي نفس محمد بيده لا احدثهم بمسكنه في الجنة اذل بمنزله كان في
الدنيا۔ ۱۔

(ترجمہ) جب مؤمن حضرات دوزخ سے چھٹکارا حاصل کر لیں گے تو ان کو جنت اور
دوزخ کے درمیان روک دیا جائے گا چنانچہ وہ لوگ ایک دوسرے سے اپنا اپنا بدلہ لیں
گے جو ان کے درمیان دنیا میں رنج اور دکھ پہنچا تھا۔ حتیٰ کہ جب وہ پاک صاف ہو
جائیں گے تب ان کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ مجھے قسم ہے اس
ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے ان میں سے ہر ایک جنت میں اپنے اپنے
ٹھکانے اور محل سے زیادہ واقف ہے دنیا کے اپنے مکان کے اعتبار سے۔

۱۔ صحیح ابن حبان (۷۳۹۱) ۱۰/۲۶۳، بخاری (۲۲۴۰، ۶۵۳۵) مسند احمد (۳/۱۳، ۵۷)
۶۳، ۷۴) تفسیر طبری ۲۶/۴۴، مسند ابو یعلیٰ (۱۱۸۶) کتاب الایمان ابن مندہ (۳/۷۹۲،
۸۳۸) عبد بن حمید وابن ابی حاتم فی تفسیر یہما وابن مردویہ کما فی فتح الباری (۱۱/۳۹۸) کتاب
السنن ابن ابی عاصم (۱/۴۱۲، ۴۱۳) شعب الایمان ۱/۲۲۹، معالم التنزیل بغوی ۲/۲۴۰، صفحۃ الجنة،
ابو نعیم (۲۸۸) (۲۹۲)

جنتیوں اور دوزخیوں کے درمیان موت کو ذبح کر دیا جائے گا

(حدیث) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (جنتیوں جنت کے میں اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے کے بعد) موت کو اس شکل میں لایا جائے گا گویا کہ وہ نیلے رنگ کا دنبہ ہے اس کو جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا۔ پھر پکارا جائے گا اے جنت والو! کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ تو وہ گردن لمبی کر کے دیکھیں گے اور کہیں گے ہاں یہ موت ہے۔ پھر دوزخیوں کو پکارا جائے گا اے دوزخ والو! کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ تو وہ بھی گردن لمبی کر کے دیکھیں گے اور کہیں گے ہاں یہ موت ہے۔ پھر اس کیلئے حکم ہو گا تو اس کو ذبح کر دیا جائے گا پھر اعلان کیا جائے گا اے جنت والو! اب تم نے ہمیشہ رہنا ہے تم پر کبھی موت نہیں آئے گی اور اے دوزخ والو! تم نے بھی ہمیشہ رہنا ہے تم پر بھی کبھی موت نہیں آئے گی اس کے بعد جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی

وانذرهم يوم الحسرة اذ قضى الامر وهم في غفلة وهم لا يؤمنون (مریم ۳۹)
اور ان انسانوں کو اس حسرت کے دن سے ڈرائیے جب (ہمیشہ کیلئے جنت یا دوزخ میں رہنے کا) فیصلہ کر دیا جائے گا حالانکہ یہ لوگ غفلت میں ہیں ایمان نہیں لاتے۔ ۱۔
(فائدہ) حضرت ابن عمرؓ کی حدیث میں ہے کہ جب جنت والوں اور دوزخ والوں کے سامنے موت کو ذبح کر دیا جائے گا تو جنت والوں کی خوشی میں (انتہائی) اضافہ ہو جائے گا اور دوزخ والوں کا غم بھی بہت ہو جائے گا۔ ۲۔

موت سے امان پر جنتیوں کا شکرانہ

آیت کریمہ: الحمد لله الذي اذهب عنا الحزن (سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے

۱۔ بخاری (۴۷۳۰) فی التفسیر ب ۱، مسلم (۲۸۴۹) فی صفۃ الجنۃ۔ الفتح الربانی ترتیب مسند احمد

۰ ۲۴ / ۲۰۴ بلفظ ترغیب وترہیب (۴ / ۵۶۲)

۲۔ بخاری (۶۵۴۸) فی الرقاق ۵۰، مسلم (۴۳) فی الجنۃ ب ۱۳، الفتح الربانی ۲۴ / ۲۰۵

ہے وہ مرنے سے محفوظ ہو جائیں گے۔ ۱۷

حضرت یزید رقاشیؒ نے فرمایا جنت والے موت سے محفوظ ہو جائیں گے ان کا عیش خوب پاکیزہ اور مزے دار ہو جائے گا یہ بیمار یوں سے محفوظ ہو جائیں گے۔ ہم ان کو اللہ تعالیٰ کے قرب و جوار میں طویل قیام کی مبارک باد دیتے ہیں۔ پھر آپ رونے لگے حتیٰ کہ آپ کے آنسو ان کی داڑھی پر بہنے لگ گئے۔ ۱۸

تاریخ علم اکابر

اشتہار

سائز 20x30x8 - صفحات 352 مجلد، ہدیہ

پہلی سات صدیوں پر محیط اکابر محدثین، مفسرین، فقہاء اور علماء اسلاف کی طلب علم و خدمت علم کے حیرت انگیز حالات، واقعات، کمالات اور علمی کارنامے۔ تالیف مولانا مفتی امداد اللہ انور۔

۱۷ صفحہ الجند ابو نعیم ۱/ ۱۲۵ و ذکرہ الطبری فی تفسیرہ (۱۰/ ۲۲/ ۱۳۸) من قول عطیہ۔

۱۸ ابن المبارک کتاب الزہد (حادی الارواح ص ۲۸۷)

جنت چھوڑنے کو دل ہی نہ چاہے گا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات كانت لهم جنت الفردوس نزلاً.
خالدين فيها لا يبعثون عنها حولا (سورة الكهف: ۱۰۷-۱۰۸)

(ترجمہ) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ان کی مہمانی کیلئے فردوس (یعنی بہشت) کے باغ ہوں گے جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے (نہ ان کو کوئی نکالے گا) اور نہ وہ وہاں سے کہیں اور جانا پسند کریں گے۔

صرف شہید ہی دنیا میں واپسی کی تمنا کرے گا

(حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ما من اهل الجنة احد يسره ان يرجع الى الدنيا وله عشرة امثالها الا الشهيد فانه ودانه يرجع الى الدنيا فيقتل عشر مرات لما يرى من الفضل۔ ۱۔
(ترجمہ) کوئی جنتی ایسا نہیں جس کو یہ بات اچھی لگے کہ وہ دنیا میں لوٹ جائے اور اس کو دس گنا دنیا کا مالک بنادیا جائے، مگر شہید کیونکہ یہ اس کی خواہش کرے گا کہ یہ دنیا میں لوٹ جائے اور دس مرتبہ شہید کیا جائے اس وجہ سے کہ جو اس نے (شہادت کے ثواب میں) فضل و مرتبہ پایا ہوگا۔

جنت کے حسن و اوصاف کی تفصیلات کو حسب توفیق و جستجو انہیں مضامین پر ختم کرتا ہوں ورنہ بقول شیخ سعدی علیہ الرحمۃ ۲۔

نہ حسرت غایتی زارد نہ سعدی را سخن پایاں
ہمیرد تشنہ مستقی و دریا بچناں باقی

۱۔ صحیح ابن حبان (الاحسان: ۱۰/۲۷۲) (۷۴۰۹) 'مسند احمد (۳/۲۵۱-۲۸۹) طبقات ابن سعد

کلمہ شکر اور التجاء

اللہ جل شانہ و عز برہانہ و عم نوالہ کا بے انتہاء احسان اور فضل و کرم ہے کہ اس ذات پاک نے اردو زبان میں جنت کے حسین و جمیل مناظر کو سینکڑوں کتب حدیث و تفسیر، اسماء الرجال و تاریخ و غیرہ سے جمع کرنے، ترتیب دینے، آسان انداز میں ترجمہ کرنے اور تخریج احادیث و آثار کی توفیق عنایت فرمائی، اس کام کی توفیق و تکمیل کیلئے یہ ناچیز چار سال کے عرصہ سے دعا گو تھا اور اس کی متعلقہ کتب کی جستجو اور جمع کرنے کی سعی کرتا رہا، اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت دنیا کے تمام بڑے کتب خانوں میں جو کچھ کتب جنت کے متعلق مہیا ہو سکتی ہیں یا ان میں جنت کے متعلق مضامین کا ذکر ہے تقریباً کچھ اجمالی یا تفصیلی طور پر اس مجموعہ "جنت کے حسین مناظر" میں جمع کر دیا گیا ہے، چونکہ جنت کے متعلق اسلاف کی چھوٹی بڑی اکثر کتب جو زیور طباعت سے آراستہ ہو چکی ہیں ان کے ملاحظہ کرنے سے اور ان کے سب مواد کو جمع کرنے سے اب یہ بات بلا مبالغہ کہی جاسکتی ہے کہ اس کتاب سے زیادہ جامع، مفصل اور مدلل کوئی مجموعہ اہل اسلام کی خدمت میں پیش نہیں ہوا، یہ اللہ جل شانہ و عم نوالہ کا خاص لطف و کرم ہے کہ اس خدمت کی یہ گرانقدر توفیق ناچیز کے حصہ میں آئی۔ اللہ تعالیٰ شانہ نے جس طرح سے اس کی تالیف و تصنیف میں انتہائی احسان فرمایا ہے اس کی شان رحمت سے اس سے کہیں زیادہ یہ یقین ہے کہ وہ اس کو اپنی بارگاہ قدوسی میں سرفراز بھی فرمائیں گے اور جو جو انعام و اکرام اور جنت کی نعمتیں اس کتاب میں مذکور ہوئیں یا اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں ان سے کامل طور پر بہرہ افروز فرمائیں گے، جنت میں انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام خصوصاً جناب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰات والتسلیم کی مرافقت نصیب فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ بھی التجاء ہے کہ ناچیز کی اس خدمت میں جو لغزشیں سرزد ہوئی ہوں ان سے درگزر فرمائیں اور کتاب کو عوام و خواص تمام حلقہ اہل اسلام میں مقبول عام فرمائیں اور ہم سب مسلمان اس کتاب کے قارئین اور مؤلف کے اساتذہ شاگردان اولاد خصوصاً میرے والدین اور مؤلف ناچیز کو جنات الفردوس

میں مرافقت نبوی سے سرشار فرمائیں گے اور ہمارے تمام گناہوں کی مغفرت فرمائیں گے۔

وصل اللهم على سيدنا محمد صاحب الجمال الزاهر و الجلال القاهر و الكمال الفاخر واسطة عقد النبوة ولجة زخار الكرم والفتوة وعلى آله وصحبه وسلم افضل الصلوة عدد المعلومات وعدد الحروف والكلمات وعدد السكون والحركات صلوة تملأ الارضين والسموات و ملأ ما بينهما وملأ الميزان ومنتهى العلم و مبلغ الرضى وزنة الكرسي والعرش وعدد الحجب والسرادقات وعدد الاسماء الحسنی والصفات.

ربنا تقبل منى يا مجيب الدعوات ويا ولى الحسنات يا رفيع الدرجات ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم واجعل خالصا لوجهك الكريم وموجبا للفوز فى دار النعيم ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم۔

امداد اللہ انور

تاریخ تکمیل: ۱۵ صفر المظفر ۱۴۱۹ھ بعد نماز مغرب

آغاز در مدینہ منورہ۔

مآخذ و مصادر

- قرآن کریم
صفحة الجنة ابو نعیم
در منثور علامہ سیوطی
تہذیب تاریخ و مشق ابن عساکر
البدور السافرة فی امور الآخرة علامہ سیوطی
العاقبة امام عبد الحق اشعری
صحیح امام بخاری
سنن امام ترمذی
مسند امام احمد
شرح السنن امام بغوی
صحیح امام مسلم
معجم کبیر (طبرانی کبیر) امام طبرانی
معجم اوسط (طبرانی اوسط) امام طبرانی
معجم صغیر (طبرانی صغیر) امام طبرانی
مستدرک حاکم
صفحة الجنة ابن ابی الدنیا
صحیح ابن حبان
مجمع الزوائد علامہ بیہقی
مصنف ابن ابی شیبہ
مشکوۃ المصابیح
کنز العمال حضرت علی متقی
اتحاف السادة المتقین علامہ مرتضیٰ زبیدی
الزهد ابن المبارک
جامع احکام القرآن (تفسیر قرطبی)
جامع البیان (تفسیر ابن جریر طبری)
تفسیر القرآن الکریم (تفسیر ابن کثیر)
مسند امام حمیدی
حلیۃ الاولیاء ابو نعیم
البعث والنشور امام بیہقی
سنن امام ماجہ
الاوائل طبرانی
- ترغیب و ترہیب امام اصمہانی
البعث امام ابن ابی داؤد
حادی الارواح علامہ ابن قیم
موارد الظمآن (زوائد ابن حبان) علامہ بیہقی
التذکرۃ فی احوال الموتی وامور الآخرة علامہ قرطبی
مسند امام شہاب
نہایہ فی التسنن والملاحم (صفحة الجنة ابن کثیر)
شرح عقیدہ طحاویہ
سنن نسائی (صغری)
سنن نسائی (کبری)
تہذیب الاشراف امام مزنی
کتاب الشریعہ آجری
صفحة الجنة ضیاء الدین مقدسی
تاریخ بغداد علامہ خطیب بغدادی
مسند ابو داؤد طیار
کامل ابن عدی
مسند بزار
مسند ابو یعلیٰ موصلی
ترغیب و ترہیب علامہ منذری
مسند الفردوس ویلمی
ابو بکر الشافعی
المقاصد الحسنہ علامہ سخاوی
فیض القدر علامہ عبد الرؤف مناوی
الاذکار امام نووی
فوائد سمویہ
مجلس المالی ابی بکر ابن الانباری
عقود الجواهر النیفہ علامہ مرتضیٰ زبیدی
کتاب السنن ابن عاصم
علل الحدیث ابن ابی حاتم
اوائل ابن ابی عاصم
الفوائد النخبہ خطیب بغدادی
الحبانک فی اخبار الملائک سیوطی

غریب الحدیث ابن قتیبہ
جامع الاصول علامہ ابن اثیر جزری
نودوی شرح مسلم
کتاب المحقق دارقطنی
معجم اسماعیلی

مسند خیشمہ بن عثمان
ثلاثیات عبد بن حمید
الموضوعات ابن الجوزی
فوائد الرازی

الاسرار المرفوعة فی الاحادیث الموضوعه
الفکت والعیون للماوردی
المائتین للصاوی

تاریخ جرجان سہمی
تذکرۃ الموضوعات محمد طاہر پٹوی
تذکرۃ الموضوعات ابن قیسرانی
موضح اوہام الجمع والفریق خطیب بغدادی
نوادیر الاصول حکیم ترمذی

الجالسہ تلذذینوری
زہد ہنادین سری
حادی القلوب
فوائد ابن السماک

زاہر بن طاہر بن محمد بن محمد الشحامی ابو القاسم
مکارم الاخلاق خراطمی
تفسیر عبد الرزاق بن ہمام
ابانی

منہ المعبود ترتیب مسند ابو داؤد طلیالی
تنزیہ الشریعہ

آداب الشفوس طبرانی
کتاب الثواب ابو الشیخ اصہبہانی
بشری المبین باخیار الحور العین
کتاب المذبح دارقطنی
اخلاق النبی ابو الشیخ

جمع الوسائل شرح الشماکل للمناوی

شماکل ترمذی امام ترمذی
کتاب الوفاء ابن الجوزی
زاو المسیر (تفسیر ابن جوزی)
طبقات الحدیث شمین باصہبہان
تفسیر بیضاوی

مسند ربیع بن حبیب
زہر الفردوس علی مسند الفردوس دلیمی
تسدید القوس علی مسند الفردوس دلیمی
الطاعة والعصیان لعلی بن سعید
المطولات لابی الحسن القطان
المطولات طبرانی

المطولات ابو موسی مدینی
کتاب السنہ عبد اللہ بن احمد
زاو المعاد علامہ ابن القیم

تاریخ کبیر امام بخاری
الکفی والاسماء امام دولابی

اتحافات سحیہ علامہ عبد الرؤف مناوی
الحج و حین لایحیان

علل المناہیہ امام ابن جوزی
سنن امام دارمی

فتح الباری حافظ ابن حجر عسقلانی
تفسیر بیان القرآن حضرت تھانوی

زوائد زہدان مبارک (نسخہ نعیم بن حماد)
زوائد زہدان المبارک (نسخہ حسین مروزی)

مصنف عبد الرزاق
تاریخ واسطہ (مصنفہ عکشل)

سنن سعید بن منصور
معجم شیوخ ابن جمیع صیداوی

تاریخ جرجان علامہ سہمی
روض الریاحین من حکایات الصالحین امام یافعی

زہد امام احمد
عبد بن حمید

کتاب العظمت ابو الشیخ اصہبہانی

ابن وهب
المختار الرازي علامه شرف الدين ومياطي
جولات في رياض الجنات
تفسير حضرت مجاهد
تاريخ اصميهان ابو نعيم اصميهاني
رحلة الخلود

حاوي الانام الى دار السلام
وصف الفردوس عبد الملك بن حبيب قرطبي
ابن مردويه
كنوز الحقائق مناوي
الجامع الصغير رام سيوطي
الاسماء والصفات امام بهقي
سنن الكبرى بهقي

زهد عبد الله بن امام احمد
تهذيب التهذيب حافظ ابن حجر عسقلاني
سنة مجالس ابني جعفر حترى
رامر مزي

معالم التنزيل (تفسير بغوي)
الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان
مؤطا امام مالك

المغني عن حمل الاسفار (تخریج احياء للعراقي)
رياض الصالحين امام نووي
معجم اسماعيلي

طبقات الشافعية سبكي
تمهيد ابن عبد البر
مشيخة ابن الجوزي
اخبار اصميهان

كتاب السنه امام احمد بن حنبل
المطالب العاليه حافظ ابن حجر عسقلاني
كتاب التوحيد ابن خزيمة
دلائل النبوة بهقي

مستخرج ابو عوانه
الادب المفرد امام بخاري

كتاب الضعفاء عيني
امالي الشجري

حاوي للفتاوى امام سيوطي
كتاب الجهاد ابن المبارك
طبقات ابن سعد
تاريخ ابن نجار

احياء العلوم امام غزالي
لاي مصنوعه علامه سيوطي
كتاب الصيحه ابو الحسن آجري
تفسير امام حسن بصري
تفسير ابن المنذر
ابن فورك

الاربعين في شيوخ الصوفيه لابي سعد مائتي مخطوط
ميزان الاعتدال علامه ذهبي
واعي القلاح باذكار المساء والصبح يوطي مخطوط
رواة عن مالك خطيب بغدادي
كتاب الدعوات المستغفرى
كتاب العلل دار قطنى مخطوط
مختب عبد بن حميد

الحكم المدفون مذهب ابى سيوطي
تلخيص بيير حافظ ابن حجر عسقلاني
كلمة الاخلاص لابن رجب حنبلي

الترغيب الى فضائل الاعمال لابن شاين مخطوط
ابن السكن

الاصابه حافظ ابن حجر عسقلاني
تغليق التعليق حافظ ابن حجر عسقلاني
كشف الكفاء علامه عجلوني

البدايه والنسايه حافظ ابن كثير
مشكل الآثار امام طحاوي
المعرفة والتاريخ

تمهيد الكمال امام مزي
كتاب الزواجر عن اقتراف الكبائر ابن حجر مكي
كتاب الكبائر امام ذهبي

كتاب البخاري امام ابن نجيم
شرف اصحاب الحديث خطيب بغداد
كشف علم الآخرة امام غزالي
حسن الظن بالله ابن ابي الدنيا
مسند اسحاق بن راهويه
ابن ابي حاتم (تفسير)

جامع كرامات الاولياء علامه نهائي
تفسير معارف القرآن مفتي محمد شفيع
الرد على الجهمية امام دارمي
النزول دارقطني
شرح اصول اهل السنة والجماعة للالكائي
عمل اليوم واليلة ابن سني
الفتح الرباني بترتيب مسند الامام احمد الشيباني

عيون الاخبار قتبي
جمع الجوامع علامه سيوطي
مختاره للضياء المقدسي
مجمع البحرين علامه يثمي
شعب الايمان شهابي

التذكار في افضل الاذكار علامه قرطبي
جامع بيان العلم وفضله علامه ابن عبد البر
بستان الراغبين ورياض السامعين ابن الجوزي
مساوي الاخلاق امام خراطمي
ذم المتل ابن ابي الدنيا

كشف الاستار في زوائد مسند البرار (علامه يثمي)
ليث بن سعد

عشرة النساء امام نسائي
كتاب الزهد امام وكيع بن الجراح
عمل اليوم واليلة امام نسائي

الاحاد والمثنائ في الصحابة ابن ابي عاصم (مخطوط)
التبصرة في الوعظ امام ابن الجوزي
مناهل الصفاء

المناهل السلسلة في الاحاديث المسلسلة محمد عبد الباقي ايوب
الاحكام النبوية

الطب النبوي ذهبي
ابو جعفر النحاس
زوائد بصري

جهان ديدة مولانا تقي عثمان
الاشباه والظائر ابن نجيم
حموي شرح الاشباه والظائر
مشكوة الانوار شرح شرعة الاسلام
معجم اصحاب ابي علي الصدي لابن الاثير
بدائع المن ساعاتي
مسند امام شافعي

الطب النبوي لابن السني
زوائد مسند احمد لابن امام احمد
سير اعلام النبلاء ذهبي

مسند مسدد بن مسرهد
كتاب السنة لالكائي
كتاب الرواية آجري

المقاصد السنية في الاحاديث القدسية علي بن لبنان
كتاب الرد على الجهمية امام دارمي
غرائب امام دارقطني

مشكل الحديث امام دارقطني
مشكل الحديث امام ابن الفورك
كتاب الرواية امام شهابي

كتاب الرواية امام دارقطني
الفقيه والمنهجه خطيب بغداد
تاريخ الاسلام امام ذهبي

الافراد امام دارقطني
علوم الحديث امام حاتم
الفوائد للمقدسي
تفسير واحد

ايضاح الوقف والابتداء ابو بكر ابن الانباري
تفسير يحيى بن سلام
امالي ابو الحسن بن ملة
فوائد ابو محمد مخلدي

تصنیفات

مولانا مفتی امداد اللہ انور

عربی تالیفات:

- (۱) احکام القرآن للتھانوی منزل چہارم مع حضرت مفتی جمیل احمد تھانوی قدس سرہ،
(تعداد صفحات ۲۰۰۰) عربی (غیر مطبوعہ)
- (۲) وجوب التقلید (عربی) (غیر مطبوعہ)
- (۳) وراثۃ الانبیاء (عربی) (غیر مطبوعہ)
- (۴) علامات الاصفیاء و کرامات الاولیاء (عربی) (غیر مطبوعہ)
- (۵) ایصال الثواب فی الاسلام (عربی) (غیر مطبوعہ)
- (۶) حد الرجم علی المحسن (عربی) (غیر مطبوعہ)
- (۷) کرامۃ الانسان (عربی) (غیر مطبوعہ)
- (۸) نغمۃ الاغنیاء بحصۃ الانبیاء (عربی) (غیر مطبوعہ)
- (۹) وجوب الاضحیہ (عربی) (غیر مطبوعہ)
- (۱۰) تراجم مدونی الفقہ الحنفی (عربی) (غیر مطبوعہ)
- (۱۱) حکم الدعوات عقب الصلوات (عربی) (غیر مطبوعہ)
- (۱۲) حکم الرقی والعوذات فی ضوء الشریعۃ (عربی) (غیر مطبوعہ)
- (۱۳) اللواطۃ وحده عند الأئمة الاربعة وترجیح التعزیر علیہ (عربی) (غیر مطبوعہ)
- (۱۴) احادیث حرمة اللواطۃ (عربی) (غیر مطبوعہ)
- (۱۵) نجاسة المنی (عربی) (غیر مطبوعہ)

اردو تالیفات

- (۱۶) فضائل حفظ القرآن (مطبوعہ) مجلد، ہدیہ /
- (۱۷) جہنم کے خوفناک مناظر (مطبوعہ) مجلد، ہدیہ /
- (۱۸) فرشتوں کے عجیب حالات (مطبوعہ) مجلد، ہدیہ /
- (۱۹) آنسوؤں کا سمندر (مطبوعہ) مجلد، ہدیہ /
- (۲۰) کرامات اولیاء (مطبوعہ) مجلد، ہدیہ /
- (۲۱) تاریخ جنات و شیاطین (مطبوعہ) مجلد، ہدیہ /

(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ	(۲۲) عشق مجازی کی تباہ کاریاں
(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ	(۲۳) جنت کے حسین مناظر
(زیر تکمیل)	(۲۴) ترجمہ موطا امام مالک
(زیر تکمیل)	(۲۵) ترجمہ القراءۃ الراشدہ حصہ اول
(زیر تکمیل)	(۲۶) ترجمہ القراءۃ الراشدہ حصہ دوم
(زیر تکمیل)	(۲۷) ترجمہ مفید الطالبین
	(۲۸) غیر مقلدین کی غیر مستند نماز (کی تزئین و مقدمہ)
(مطبوعہ) مفت تقسیم کی گئی	(۲۹) رخصتین بعد الوتر
(مطبوعہ) مفت تقسیم کی گئی	(۳۰) احکام عشر
(مطبوعہ) مفت تقسیم کی گئی	(۳۱) احکام زراعت
(مطبوعہ) مفت تقسیم کی گئی	(۳۲) قاضی شریح
(مطبوعہ) مفت تقسیم کی گئی	(۳۳) خصوصیات الاسلام
(مطبوعہ) مفت تقسیم کی گئی	(۳۴) مسیحی ذرائع تبلیغ و ترقی اور ان کا سد باب
(مطبوعہ) مفت تقسیم کی گئی	(۳۵) فضائل شب قدر
(غیر مطبوعہ)	(۳۶) تکمیل ترجمہ اعلاء السنن۔ آٹھ جلد مکمل
(مطبوعہ) مفت تقسیم کی گئی	(۳۷) اولیاء کرام اور ان کی پہچان
(غیر مطبوعہ)	(۳۸) عورت کی سربراہی
(مطبوعہ) مفت تقسیم کی گئی	(۳۹) مسیحیت کا ماضی، حال اور مستقبل
(غیر مطبوعہ)	(۴۰) احکام تجارت
(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ	(۴۱) صحابہ کرام کے جنگی معرکے

اللہ تعالیٰ ان کتب کو قبول فرما کر ان کا نفع عام فرمائے اور مزید تالیفات کی توفیق عطاء فرمائے۔

تصانیف

مولانا محمد ادا اللہ انور

(1) فرشتوں کے عجیب حالات سائز 23x36x16 صفحات 472 خوبصورت جلد ہدیہ =
محدث عظیم امام جلال الدین سیوطی کی کتاب ”الجبائک فی اخبار الملائک“ کا سلیس اردو ترجمہ جس میں مشہور غیر مشہور فرشتوں کے احوال اور اللہ کی قدرت و عظمت کی تقریباً 404 احادیث مبارکہ اور 395 ارشادات صحابہ و تابعین وغیرہ کو بڑی عرق ریزی سے یکجا کیا گیا ہے، آخر میں فرشتوں کے متعلق عقائد و احکام کو بھی جامع شکل میں مزین فرمایا ہے۔ مترجم نے احادیث کے حوالہ جات کے ساتھ دوسری بہت سی خوبیاں ترجمہ میں جمع کر دی ہیں انتہائی قابل دید کتاب ہے۔

(2) فضائل حفظ القرآن: سائز 23x36x16 صفحات 208 مجلد ہدیہ = / روپے۔ فضائل حفاظ و اساتذہ حفظ اور حفاظ کے والدین اور تلاوت کے فضائل کو مدلل طریقہ سے سینکڑوں کتب حدیث کے حوالہ سے مستند کر کے جمع کیا ہے اس کتاب کی خوبیاں اس کتاب کے ملاحظہ فرمانے کے بعد ہی معلوم ہو سکتی ہیں۔

(3) جہنم کے خوفناک مناظر: سائز 23x36x16 صفحات 352 مجلد ہدیہ = /۔ اردو زبان میں اپنے موضوع کی پہلی مستند اور تفصیلی کتاب، امام ابن رجب حنبلی (وفات 795ھ) کی ”التحویف من النار“ کا اردو ترجمہ، جو دوزخ اور دوزخیوں کے حالات کا مکمل آئینہ دار اور نہایت ہی اصلاحی کتاب ہے

(4) کرامات اولیاء: صفحات 304 سائز 23x36x16 مجلد ہدیہ = /۔ روپے۔ امام غزالی، امام ابن جوزی، شیخ شہاب الدین سروردی، ابواللیث سرقندی، استاذ قیسری اور دیگر ائمہ تصوف کی کتب میں منتشر کرامات اولیاء کو قطب مدینہ حضرت امام محمد بن عبد اللہ یافعی یمنی نے ”روض الریاحین“ میں جمع کیا، یہ کتاب کرامات اولیاء اسی کا انتخاب ہے اس کے مطالعہ سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی محبت اور نیک اعمال کی توفیق نصیب ہوتی ہے اور اولیاء کے مقامات محبت الہی کے مطالعہ کا نفیس تحفہ ہے۔

(5) آنسوؤں کا سمندر: سائز 23x36x16 صفحات 272 مجلد ہدیہ = /۔ روپے۔ پانچ سو اسلامی کتابوں کے مصنف اور خطیب زمانہ امام ابن جوزی (وفات 597ھ) کے 32 مواعظ اور عبرتوں پر مشتمل <بحرالدموع> ”آنسوؤں کا سمندر“ ہر مسلمان کی اصلاح اعمال اور فکر آخرت کے لئے خوبصورت کتاب اور دلچسپ مضامین کا مرقع اور مقبول عام و خواص کتاب ہے

(6) مارتح جنات و شیاطین: سائز 23x36x16 صفحات 432 مجلد ہدیہ = /۔ روپے۔ عالم اسلام کے مشہور مصنف امام جلال الدین سیوطی کی کتاب ”لقطہ الریحان فی احکام الجنان“ کا اردو ترجمہ جو جنات اور شیاطین کے احوال، کثوت، حکایات وغیرہ پر لکھی جانے والی تمام کتابوں کا پچوڑ اور قرآین و حدیث کی روشنی میں جنات اور شیاطین کا بہترین توڑ ہے۔

(7) محسوس مجازی کی تباہ کاریاں: سائز 23x36x16 صفحات 280 خوبصورت جلد ہدیہ = /۔

چھٹی صدی ہجری کے عظیم خطیب، محقق، مصنف، محدث امام ابن جوزی (وفات 597ھ) کی مایہ ناز عربی تصنیف ”ذم الہوی“ کا اردو ترجمہ، شہوات اور عشق مجازی کی خرابیاں، عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ بد نظری، زنا اور لواطت کی حرمت اور سزائیں، عشق مجازی اور بد نظری کا علاج، شادی اور نکاح کی ترغیب، عاشقوں پر عشق کی دنیاوی آفات، لیل اور مجنوں کے واقعات، عشق، عاشقوں اور معشوقوں کے خطرناک واقعات اور حالات پر مشتمل چھٹی صدی اسلامی کے سب سے بڑے مصنف کا عجیب و غریب دلچسپ مرقع، بار بار پڑھنے والی کتاب، انداز بیان نہایت آسان اور سلیس

(8) صحابہ کرامؓ کے جنگی معرکے: سائز 23x36x16، صفحات 500، خوبصورت جلد، ہدیہ - /
- مورخ اسلام علامہ وائلی (وفات 207ھ) کی مشہور زمانہ تاریخی کتاب فتوح الشام عربی کا نہایت عالیشان ترجمہ از مولانا حکیم شبیر احمد سہارنپوری، اور انتخاب، تسہیل اور عنوانات وغیرہ از مفتی محمد امداد اللہ انور، صحابہ کرامؓ کی دنیاوی طاقتوں کی نکر کے لازوال کارنامے، صحابہ کرامؓ کی زور آوری، سپہ سالاری، فتح مندی، شجاعت و استقلال کی چندہ معرکہ آراء جنگوں کے تفصیلی مناظر، نہایت دلچسپ، حیرت انگیز، دلورہ انگیز واقعات، عظمت صحابہ کی بہترین ترجمان، جہاد فی سبیل اللہ کے اہیاء کی شاندار کوشش، ہر مسلمان کے مطالعہ کی زینت، افواج اسلام کیلئے صحابہ کرامؓ کے معرکوں کا زین تحفہ

(9) خوبصورت خزانے: سائز 23x36x16، صفحات تقریباً 500، خوبصورت جلد، ہدیہ = /
- امام ابن جوزی کی کتاب ”صید الخاطر“ عربی کا سلیس اردو ترجمہ، سینکڑوں علمی مضامین کے گرد گھومتی ہوئی ایک اچھوتی تحریر، قرآن، حدیث، فقہ، عقائد، تصوف، تاریخ، خطابت، مواعظ، اخلاقیات، ترغیب و ترہیب، دنیا اور آخرت جیسے عظیم اسلامی مضامین کا تخلیقی شہ پارہ جس کو امام ابن جوزی اپنی نوے سالہ علمی اور تجربات کی فکر و نظر کے ساتھ دوران تصنیف و تالیف جمع فرماتے رہے، یہ کتاب ہر زمانہ کے اونچے درجہ کے علماء اور اہل علم کیلئے حرز جان بنی رہی، اور آج بھی اس کتاب کی اہمیت اور ضرورت اہل تحقیق و مطالعہ کی نظر میں دو بالا ہے، یقیناً آپ نے ایسی علمی کتاب پہلے نہیں پڑھی ہوگی، یہ کتاب مولانا رحمت اللہ سبحانی کی کتاب مخزن اخلاق سے بہت درجہ مضامین حکمت و دانش وغیرہ میں اعلیٰ و ارفع ہے، اس کتاب کا حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد المجید انور دامت برکاتہم سالیواں نے ترجمہ کیا ہے اور نظر ثانی اور تسہیل حضرت مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور صاحب دامت برکاتہم نے کی ہے۔

(10) جنت کے حسین مناظر: 23x36x16، صفحات تقریباً 700، مجلد، قرآن پاک، کتب حدیث، امام عبد الملک بن حبیب قرطبی، امام ابن ابی الدنیا، امام بیہقی، امام ابو نعیم اصبہانی، امام ابن کثیر، امام ابن قیم، امام جلال الدین سیوطی اور امام قرطبی کی جنت کے موضوع پر تحریر کردہ بے مثال کتابوں کا جامع شہ پارہ، ہر مضمون عجائبات جنت اور حسین مناظر کا مرقع، تمام مسلمانوں کے لئے نادر تحفہ
ہدیہ - / روپیے